

181
①
L. J. ...
...
...
...
...

~~Chambers~~
2/24/54

سلسلہ مطبوعات ادارہ ادبیات اردو شماره (۱۱۴)

ادارہ ادبیات اردو

سنہ ۱۹۴۳ عیسوی میں

یعنی

حیدرآباد دکن کے مشہور ادارہ ادبیات اردو نے
اپنی مختلف مجلسوں شعبوں اور شاخوں کے ذریعہ سے اردو زبان
اور ادب کی جو خدمات سلسلہ ۱۹۴۳ء میں انجام دیں ان کا مجل

تذکرہ

تہیہ

خواجہ حمید الدین شاہد بی

مدیر سر

مطبوعہ اعظم ایس ایس حیدرآباد دکن

۵ جنوری ۱۹۴۴ء

قیمت ۸/-

۵۶۳۷۷



17 JUN 1972

ادارہ ادبیات اردو سے متعلق دوسرے معلوماتی کتابچے

۱۔ سرگزشت ادارہ (۱۹۳۰ء تا ۱۹۴۰ء)

۲۔ ادارہ ۱۹۴۱ء میں

۳۔ " ۱۹۴۲ء میں

۴۔ ادارہ اسکے مقاصد اور مصروفیات (انگریزی میں)

۵۔ کتابچہ معلومات اردو انسائیکلو پیڈیا

۶۔ قواعد و ضوابط و نصاب نامہ اردو امتحانات

۷۔ قواعد و ضوابط شعبہ طلبہ

۸۔ تبصرہ ۱۹۴۳ء کی مصروفیات ادارہ پر از معتمد عمومی ادارہ

۹۔ رولڈ اور اردو امتحانات بابۃ ۱۹۴۰ء از صدر مجلس اردو امتحانات

۱۰۔ " " " " ۱۹۴۱ء " " " "

۱۱۔ " " " " ۱۹۴۲ء " " " "

CHI 2002

لے کا پیسہ
سب سے کتاب گھر
خیریت آباد - حیدر آباد کن

ادارہ ادبیات اردو ۱۹۴۳ء میں

- ۱۔ ویب ایچ مرتب
- ۲۔ عام معلومات
- ۳۔ عام مصروفیات
- ۴۔ شعبوں کی مصروفیات
- ۵۔ شاخوں اور مرکزوں کی اردو خدمات
- ۶۔ مطبوعات

دیکھو

(— — — — —)

ادارہ ادبیات اردو کے تیرھویں سال کی مصروفیات کا ایک اجمالی خاکہ آئندہ صفحات میں درج ہے۔ اگرچہ ۱۹۴۳ء یوں بھی اہل عالم پر سخت گزرا لیکن ادارے کی زندگی کا یہ تیرھواں برس ادارہ اور بعض ارباب ادارہ کیلئے واقعی بہت سی آزمائشوں اور کھٹائیوں کا باعث بنا رہا۔ جہاں اس کے ایک غیر اور مخلص موسس مولوی عبدالقادر صاحب صدیقی ایم۔ اے نے اسی سال وفات پائی اسکے سرگرم موسس اور معتد عمومی جناب ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور خاکی اور سرکاری افکار میں مبتلا رہے۔ اور اسکے ایک اور موسس پروفیسر عبدالقادر صاحب سروری کے میسر میں منتقل ہو جانے کی وجہ سے ادارے کی اکثر مصروفیتوں کو ناقابل نفاذی صدمہ پہنچا۔ ساتھ ہی ادارہ کا مالیہ بھی گزشتہ دو تین سالوں کے مقابلے میں اس سال ایسا کمزور رہا کہ ادارے کے کارکنوں کو اتنی تنگی شاید ہی کبھی محسوس ہوئی ہو۔

ان تمام پریشانیوں کے باوجود خدا کا شکر ہے کہ ادارے نے ہمہ جہتی ترقی کی جو رفتار پیدا کی تھی وہ ۱۹۴۳ء میں بھی نہ صرف قائم رہی بلکہ اس میں قابل اطمینان اضافہ بھی ہوا۔ چنانچہ اس سال ادارے نے اردو کی جو خدمات انجام دی ہیں شاید ہی اس سے قبل کے کسی ایک سال میں انجام دی گئی ہوں۔

ادارہ کی کوششوں سے شہر حیدرآباد سے باہر جن مقامات پر اردو کا کام انجام پارہا تھا انکی تعداد ۱۹۴۳ء میں ۳۴ تھی اور اس سال یہ تعداد بڑھ کر ۴۷ کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اور سرت کا مقام ہے کہ اب مالک محروسہ سے باہر بھی ادارے کا فیض عام ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ ۱۹۴۳ء میں ایسے چھ مقامات (یعنی ابوت محل۔ نمبئی۔ بنگلور۔ کھام گاؤں۔ میسور۔ اور ناگپور) میں ادارے کی معاون شاخیں اور اردو کے کارگذار مرکز قائم ہو گئے ہیں۔

اردو امتحانات میں ۱۹۴۲ء میں ۱۱۴۸ امیدوار شریک ہوئے تھے لیکن ۱۹۴۳ء میں شرکاء کی تعداد دو ہزار ایک سو تک پہنچ گئی گویا اس ایک سال ہی میں اتنے امیدوار شریک ہوئے جنکی تعداد گزشتہ سالوں کے جملہ امتحانات کے شرکاء کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ رہی۔ ادارہ نے تعلیم بالغاں کی جو ہم شروع کی تھی وہ ایسی مقبول ہوئی ہے کہ ۱۹۴۳ء میں خاص طور پر دو بار اردو دانی کا امتحان منعقد کرنا پڑا۔ اس سلسلہ میں اس سال کی ایک نمایاں کامیابی یہ ہے کہ سرکاری کی جملہ افواج کیلئے اردو امتحانات میں شرکت اور کامیابی لازمی قرار دی گئی ہے۔

ادارے کے کتب خانہ میں اگرچہ اس سال کوئی نمایاں اضافہ نہیں ہوا لیکن کتب خانہ کی تنظیم کا کام مکمل ہو گیا اور

کتابوں کے اندر کس کارڈ مصنفوں اور کتابوں دونوں کے ناموں کے لحاظ سے مرتب کر لیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ قلمی کتب کے مجموعہ میں ۲۷۵ اردو خطوں کا ایک تفصیلی تذکرہ ضخیم کتاب کی صورت میں شائع کیا گیا۔ یہ کتاب جدید ترین تحقیقی انداز میں مرتب اور شائع کی گئی ہے اور اس کی اشاعت جناب ڈاکٹر زور صاحب معتمد اعزازی ادارہ کی دوسالہ شانہ روز محنت و تحقیق کا نتیجہ ہے۔

اس سال ادارے نے ایک اور مهم کام آغاز کیا۔ یعنی اسکے ایک وفد نے راقم الحروف کی قیادت میں تقریباً (۲۳) اضلاع و دیہات کا دورہ کر کے اردو کا جائزہ لیا اور ہر جگہ کے مقامی باشندوں میں تبادلوہ خیال اور تقریروں اور جلسوں کی مدد سے اردو کی خدمت گزار کی کا ولولہ پیدا کیا۔ اس وفد نے اپنی تفصیلی رپورٹ بھی مرتب کی ہے جو علیحدہ کتابی صورت میں شائع ہوگی۔

۱۹۳۳ء ادارے کی عمارت کے مسئلہ میں بھی مبارک ثابت ہوا۔ اس سال ادارہ کی ایک ذاتی عمارت حصول کے لئے نواب مہدی یار جنگ پٹہ کی صدر اور نواب زین یار جنگ پٹہ کی نائب صدارت میں ایک باضابطہ مجلس طاقم ہوئی اور انتخاب حصول اراضی و تہائی نقشہ جات وغیرہ کی کارروائی کا آغاز کیا گیا جو کامیابی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ ادارے سے دلچسپی رکھنے والے صحاب اس خبر سے بھی خوش ہوئے کہ قلمہ کو لکھنے میں کٹورہ عوض کے کنارے ادارے کو پانچ ایکڑ زمین کا ایک باغ بطور دواہی بیٹہ حاصل ہو گیا ہے۔ جس پر ادارہ کی جانب سے تاج و انارکون کی ایک اعلیٰ نمائش گاہ اور محققین و مصنفین کیلئے مہمان خانے تعمیر کئے جائینگے۔ چنانچہ اس کام کا آغاز بھی ہو چکا۔ گذشتہ سال ادارے نے صرف ۱۹۳۳ء میں شائع کی تحفیں لیکن ۱۹۳۳ء میں صرف چار کتابیں شائع ہوئیں (جنہیں بعض بہت ضخیم بیس چار سو صفحات کی ہیں)

- ۱۔ ادارہ ادبیات اردو ۱۹۳۲ء میں از خواجہ حمید الدین شاہد کی
- ۲۔ ماہ لقا اور دوسری نظمیں۔ از مولوی عزیز احمد صاحبی (آنرڈ لٹرن)
- ۳۔ پودوں کی کہانی۔ از پروفیسر محمد سعید الدین نقی ایم بی ایس سی آنرڈ ایڈیٹر
- ۴۔ طبیعیاتی کائنات۔ از پروفیسر محمد علی نقی ایم بی ایس سی آنرڈ
- ۵۔ ہندوستانی تمدن۔ از ڈاکٹر اینتھروپو لوجی دی فل
- ۶۔ تعلیم کا مسئلہ۔ از ڈاکٹر ضی الدین نقی ایم اے (کننگ) پی ایچ ڈی۔ ڈی ایس
- ۷۔ سچ کا جادو۔ از مولوی علی بن عبد المجید انصاری صاحب
- ۸۔ ناصر الدولہ آصفیہ چہارم۔ از مولوی مراد علی صاحب طالع اردو فاضل
- ۹۔ افضل الدولہ آصفیہ پنجم از " " " " " "
- ۱۰۔ باتیں۔ از مولوی شجاع احمد صاحب قائد
- ۱۱۔ تذکرہ اردو محفلوں جلد اول۔ از ڈاکٹر سید علی الدین صاحب قادری زور
- ۱۲۔ حیوانی (طبع ثانی) از جناب مہندر راج صاحب سکینہ ایم ایس سی

ان کتب کے علاوہ اردو انسائیکلو پیڈیا کی پہلی جلد کا ابتدائی مسودہ بغرض طباعت دارالطبع سرکاری میں بھیجا جا چکا ہے اور توقع ہے کہ اب یہ کتاب جلد منظر عام پر آسکے گی۔ اس سال ادارہ کے دونوں ماہ نامے سب سے اور بچوں کا سب سے پابندی جاری کر اور انکی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ ہوا۔ ۱۹۳۳ء میں ادارے نے اپنے طرز کار میں ایک اہم تبدیلی بھی کی چنانچہ اسنے طے کیا کہ آئندہ سے وہ اپنا دارالاشاعت کی حیثیت کا کام رفتہ رفتہ گھساوٹ کا کیونکہ حیدر آباد میں حسن اتفاق سے ایک نئی ناشرین اور ادارہ قائم ہو چکے ہیں جو یہ کام بخوبی انجام دیر ہے ہیں۔ اسلئے ادارہ ہذا اب اردو کا ذوق پھیلانے کی خاطر اپنی قوتیں زیادہ تر ادبی و تاریخی تحقیقات۔ تعلیم بالغاں اور اس سے متعلقہ اردو ادبیات اور انسائیکلو پیڈیا۔ وفد کی شکل میں اضلاع و دیہات کے دوروں اور دیگر علمی مصروفیات میں صرف کرے گا۔ اور اسکی جانب سے ضرر ایسی ہی کتابیں شائع کی جائیں گی جنکو اسکے شعبہ مخصوص ضرورتوں کے پیش نظر خود مرتب کرائیے۔ یا جنگی اشاعت کی بطور خاص سفارش کریں گے۔

خواجہ حمید الدین شاہد

۵ جنوری ۱۹۳۳ء

تفصیلی فہرست مندرجات

صفحہ

۲۱	خطبہ صدارت ہرمائی نس والاشان ڈاکٹر شہزادہ سر اعظم جاہ بہادر ولیعہد آصفی
۲۳	مشاورہ بصدارت ازبیل مولوی غلام محمد صاحب سی آئی ای صدر المہام مالیات
۲۴	ادارہ کاسالانہ علمی و اجلاس ۱۹۲۲ء کی مصروفیات پر تبصرہ
۲۶	از ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور
۳۱	صدارتی تقریر ازبیل نواب سر مہدی یار جنگ بہادر مشاورتی اجلاس اور نظہرانہ
۳۳	ادارے کے وفد کا دورہ اضلاع
۴۱	دوسرا دورہ
۸۰	ادارے کی عمارت
۶۸	مجلس عمارت کے اجلاس
۸۱	نقلہ گو لکندہ میں تاریخی نمائش گاہ کی تعمیر
۱۵۵	وفات مولوی عبدالقادر صاحب صدیقی موس ادارہ
۱۰۴	حالات " " " " "
۱۲۱	مصروفیات ادارہ دنیائے اردو کی نظر میں
۱۶۱	(۳) شعبوں کی مصروفیات
	(۱) شعبہ اردو امتحانات
۱۳۴، ۶۴	مجلس انتظامی کے اجلاس
۹۳، ۸۱، ۶۴	ذیلی مجلس اردو امتحانات کے اجلاس
۸۹	جیدر آباد میں خواندگی کی مہم
۱۳	جلد عطا اسناد و انعامات ۱۹۲۲ء

صفحہ

(۱) عام معلومات

۱۳	ادارے کے اغراض و مقاصد
۱۳	رکنیت کے قواعد
۶	سرپرست
۲۳ و ۶	مجلس انتظامی
۷	شعبہ جات اور ان کے مقیمین
۲۵	رفقائے ادارہ
۸	معاونین ادارہ
۱۷۹	نئے اراکین
۲۰	مختصر تاریخ ادارہ
۲۰	شاخوں کے قواعد اور طرز کار
۱۷۷	عطایا

(۲) عام مصروفیات

۱۳۸ و ۷۳	مجلس انتظامی کے اجلاس
۹۴	مجلس مقیمین شعبہ جات کا اجلاس
۳۳ تا ۹	سالانہ اجلاس
۹	جلسوں کا نظام العمل
"	مندوبین اضلاع کی آمد
۱۳	جلد عطائے اسناد و انعامات
	خیر مقدم و رد و شیعہ اردو امتحانات
۱۵	از مولوی سید علی اکبر صاحب ایم اے کمنٹ
	تقریر استعائے عطائے اسناد و انعامات
۲۲	از ازبیل نواب سر مہدی یار جنگ بہادر

۶۷	(ج) شعبہ ادب اطفال
۱۵۳	مجلس انتظامی کے اجلاس
	۱۹۴۳ء کی مرتبہ کتابیہ
۹۲، ۷۶	(د) شعبہ زبان
	مجلس انتظامی کے اجلاس
۱۵۳	(ه) شعبہ تاریخ
	شعبہ کی جانب سے کتب کی اشاعت
۷۵	(و) شعبہ شعر و مصنفین
	اجلاس
۷۶	(ز) شعبہ سائنس
۱۵۴	مجلس انتظامی کے اجلاس
	مفید سائنسی کتب کی ترتیب
۱۵۳	(ح) شعبہ کتب خانہ
۱۷۷	اردو مخطوطات کی تنظیم اور تذکرے کی پہلی جلد کی اشاعت
	مطبعیہ کتب
۱۲۵، ۸۶	(ط) شعبہ نسوان
۱۵۳	مجلس انتظامی کے اجلاس
۳۵	علی وادی سرگرمیوں کی تفصیل (یوم اقبال ویوم حالی)
۳۶	سالانہ اجلاس و عصرانہ
۴۱	خطبہ استقبالیہ محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ صدر شعبہ
۴۳	خطبہ صدارت بیگم صاحبہ کمال یار جنگ
۳۹	تقریر شکر یہ بشیر النساء بیگم صاحبہ بشیر شریک ممتاز
۴۰	اردو کی راجدھانی (نظم) از بشیر صاحبہ
۴۲	دکن کے فن کار سے (نظم) ..
۱۷۹	مطبوعات شعبہ نسوان
	شعبہ نسوان کی شاخیں
	۱۔ نگرہ ر۔ نو وقتہ ۱۱۔ راجہ لالہ کا اعلان

۱۵	روڈ اور سالانہ شعبہ اردو امتحانات
۲۱	خطبہ صدارت جلسہ تقسیم اسناد
۲۲	تقریر اسد عاٹے عطائے اسناد و انعامات
۷۳	اردو امتحانات ۱۹۴۳ء کی تاریخیں
۹۰	" " " کا وقت نامہ
۹۱	" " " کے مرکز اور ان کے صدر نگران
۹۷	اردو امتحانات کے مرکوز کی روڈ ادیں
۱۰۵	امتحان اردو ادبی کا نتیجہ
۱۱۲	" اردو زبان و ادبی کا نتیجہ
۱۱۵	" خوشنویسی
۱۱۵	" اردو عالم
۱۱۶	" اردو فاضل
۱۳۶	اردو امتحانات کے چار سالہ نتائج کے تحت
۱۴۲	اردو ادبی کے دوسرے امتحان کا اعلان
۱۵۲	" " " " کے مرکز
۱۵۳	" " " " کے صدر نگران
۱۵۵	" " " " کے مرکوز کی روڈ ادیں
۱۷۴	" " " " کا نتیجہ
۱۷۷	جلسہ تقسیم اسناد ۱۹۴۳ء کا اعلان
۱۷۸	اردو امتحانات ۱۹۴۳ء کی تاریخوں کا اعلان
۱۷۹	تعلیم بالغان سے متعلق کتب کی تیاری
۱۷۸	اعزاز سے کامیاب ہونے والے امیدواروں کے متغے اور ان کے معینین
	(ب) شعبہ اردو انسائیکلو پیڈیا
۶۶	پہلی جلد کے کام کی تفصیل
۹۳، ۶۷، ۱۱	مجلس انتظامی کے اجلاس
۱۴۵	مجلس انجیزنگ کا اجلاس
۱۴۰	کام کی رفتار

۱۷۵	اردو دانی کے کامیاب امیدوار	۷۹	۲۔ برلی۔ جلسہ اور دیگر مصروفیتیں
۵۰	۲۔ اور جنگ آباد (شاخ)	۵۳	۳۔ ہنگولی " " "
۵۱	جلسہ تقسیم اسناد و انعامات ۱۹۴۲ء		(ی) شعبہ طلبہ
۶۰	جلسہ تہنیت خطاب بابی سرپرست اعلیٰ	۱۲	اغراض و مقاصد
۹۷	اردو کی تعلیم کا انتظام	۱۱	سالانہ اجلاس
۱۱۱	مرکز امتحانات کی روئداد	۱۱	خیر مقدم و روئداد سالانہ
۱۱۲	اردو دانی کے کامیاب امیدوار	۴۶	خطبہ صدارت مولوی سید علی اکبر صاحب ایم اے کنبہ
۱۱۶	اردو زبان دانی " " "		شعبہ طلبہ کی شاخیں
۱۳۵	اردو عالم " " "	۱۴۷	۱۔ اونڈہ۔ جلسہ اور انتخاب مجلس انتظامی
۱۵۷	نئی مجلس انتظامی کا انتخاب	۹۶، ۹۳	۲۔ پرلی۔ تقریری جلسے
۱۷۵	اردو دانی کے دوسرے امتحان کا مرکز	۷۸	وفدا دارہ کے تاثرات
	۳۔ اوت محل برادر (شاخ)	۱۵۱	معائنہ۔ مخدوم محی الدین صاحب
۷۲	اردو کا کام	۵۶	۳۔ روئین گلبرگہ۔ تعلیم کا انتظام اور مصروفیتیں
۱۴۳	مجلس انتظامی	۱۴۸	۴۔ رینا پور۔ مجلس انتظامی
	۴۔ برداپور (شاخ)	۶۰	" " کے اجلاس
۶۹	جلسہ تقسیم اسناد و انعامات ۱۹۴۲ء	۱۲۸	سالانہ اجلاس اور نئی مجلس انتظامی کا انتخاب
۱۰۸	۵۔ لسمت (شاخ)	۱۴۰	۵۔ کلیانی۔ مصروفیات
۱۱۵	اردو دانی کے کامیاب امیدوار	۱۵۰	جلسے اور اردو کا کام
۱۳۵	اردو عالم " " "	۴۹	۶۔ ناراین کھیٹر۔ قیام شاخ
۱۳۹	مرکز امتحانات کی روئداد	۱۴۸	نئی مجلس انتظامی کا انتخاب
	اردو خدمات کی تفصیلات	۱۴۷	۷۔ ہنگولی۔ شعبہ طلبہ کے وفد کا دورہ اونڈہ
	۶۔ بلولی (شاخ)	۱۵۱	کام کی تفصیلات، نئی مجلس انتظامی کا انتخاب
۶۱	قیام شاخ اور مجلس انتظامی		(م) شاخوں اور امتحانات کے مرکزوں
۹۸	مرکز امتحانات کی روئداد		کی اردو خدمات
۱۰۶	اردو دانی کے کامیاب امیدوار		۱۔ اوڈگیر (مرکز)
		۱۵۸	اردو دانی کے دوسرے امتحان کی تیاری

- ۱۰۷ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
- ۱۱۳ اردو زبان دانی " "
- ۱۱۵ خوشنویسی " "
- ۱۱۵ اردو عالم " "
- ۱۱۶ اردو فاضل " "
- ۱۲۸ اردو کے کام کی تفصیلات
- ۱۳- پرلی (شاخ)
- ۶۲ اردو کی علمی بنائش
- ۷۹ جلسہ تقسیم اسناد ۱۹۴۲ء
- ۱۰۰ مرکز امتحانات کی روئداد
- ۱۱۰ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
- ۱۱۴ اردو زبان دانی " "
- ۱۱۶ اردو عالم " "
- ۱۴- پرینڈہ (شاخ)
- ۴۹ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات ۱۹۴۲ء
- ۵۰ مجلس انتظامی
- ۱۱۰ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
- ۱۱۴ اردو زبان دانی " "
- ۱۱۶ اردو عالم " "
- ۱۱۷ مرکز امتحانات کی روئداد
- ۱۵۵ اردو دانی کے دوسرے امتحان کا مرکز
- ۱۷۵ دوسرے امتحان کے کامیاب امیدوار
- ۱۵- پوسے گاؤں (مرکز)
- ۱۰۱ مرکز امتحانات کی روئداد
- ۱۰۶ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
- ۱۱۵ اردو عالم " "
- ۱۱۵ اردو عالم کے کامیاب امیدوار
- ۷- بمبئی (مرکز)
- ۱۵۹ اردو دانی کا دوسرا امتحان اور اردو کے کام کی تفصیل
- ۱۷۵ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
- ۸- بھوم (شاخ)
- ۵۲ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات ۱۹۴۲ء
- ۶۱ اردو کی تعلیم اور کتب خانہ کا انتظام
- ۸۰ نئی مجلس انتظامی کا انتخاب
- ۹۸ مرکز اردو امتحانات کی روئداد
- ۱۰۸ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
- ۱۱۳ اردو زبان دانی " "
- ۱۱۶ اردو عالم " "
- ۱۱۶ اردو فاضل " "
- ۹- بھینہ (مرکز)
- ۷۹ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات ۱۹۴۲ء
- ۱۰- بیڑ (شاخ)
- ۶۷ اردو کی بنائش
- ۱۱- پٹن (شاخ)
- ۱۱۰ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
- ۱۱۳ اردو زبان دانی " "
- ۱۱۶ اردو عالم " "
- ۱۱۷ مرکز امتحانات کی روئداد
- ۱۳- پرچہنی (شاخ)
- ۵۱ اردو کی خدمات اور معاینہ
- ۵۱ انتخاب مجلس انتظامی
- ۹۹ مرکز امتحانات کی روئداد

۸۶	۲۲۔ سائے گاؤں (شاخ)	۶۰	۱۶۔ پھلمڑی (شاخ)
۱۰۲	جلستہ تقسیم اسناد ۱۹۴۲ء		قیام شاخ
۱۰۹	مرکز اردو امتحانات کی روئداد		۱۷۔ جملہ نظام الدین (شاخ)
۱۱۳	اردو دانی کے کامیاب امیدوار	۹۲	اردو کا کام
	اردو زبان دانی	۱۰۲	مرکز امتحانات کی روئداد
	۲۳۔ شاہ آباد (شاخ)	۱۴۲	اجازت نامہ شاخ
۵۸	جلستہ تقسیم اسناد ۱۹۴۲ء	۱۰۵	اردو دانی کے کامیاب امیدوار
۵۹	مجلس انتظامی	۱۱۳	اردو زبان دانی
۱۱۸	مرکز امتحانات کی روئداد		۱۸۔ چنی پور (شاخ)
۱۰۹	اردو دانی کے کامیاب امیدوار	۶۲	یوم اردو کے اجلاس
۱۱۳	اردو زبان دانی	۶۵	علی نمائش مشاعرہ اور تقریری مقابلہ
۱۱۶	اردو عالم	۶۵	جلستہ تقسیم اسناد ۱۹۴۲ء
	۲۴۔ فتح آباد (شاخ)	۹۶	معائنہ نواب ظہیر یار جنگ بہادر
۷۸	مجلس انتظامی کا اجلاس	۱۸۸	مرکز امتحانات کی روئداد
	۲۵۔ کامارڈی (شاخ)	۱۰۷	اردو دانی کے کامیاب امیدوار
۶۳	جلستہ تقسیم اسناد ۱۹۴۲ء	۱۱۳	اردو زبان دانی
۸۰	مجلس انتظامی	۱۱۵	خوشنویسی
۱۰۹	اردو دانی کے کامیاب امیدوار	۱۱۵	اردو عالم
۱۱۳	اردو زبان دانی کے		۱۹۔ خانہ پور (شاخ)
	۲۶۔ کریم نگر (شاخ)	۶۸	جلستہ تقسیم اسناد و انعامات ۱۹۴۲ء
۱۴۳	قیام شاخ اور اجازت نامہ		۲۰۔ داور واری (شاخ)
	۲۷۔ کلیانی (شاخ)	۸۶	جلستہ تقسیم اسناد ۱۹۴۲ء
۵۷	اردو کا کام	۱۷۵	اردو دانی کے کامیاب امیدوار اور روئداد
۸۲	جلستہ تقسیم اسناد ۱۹۴۲ء	۱۸۰	رینا پور (شاخ)
۱۳۵ ۸۵	مجلس انتظامی کے اجلاس	۱۰۳	مرکز اردو امتحانات کی روئداد
۱۱۹	مرکز امتحانات کی روئداد	۱۰۹	اردو دانی کے کامیاب امیدوار
۱۰۷	اردو دانی کے کامیاب امیدوار	۱۱۳	اردو زبان دانی

- ۱۱۳ اردو زبان دانی کے کامیاب امیدوار
۱۱۵ اردو عالم
اردو خدمات کی تفصیل
(امتحانات دارالمطالعہ شیعہ طلبہ مجلس انتظامیہ)
۱۳۹ اردو مطالعہ کی توسیع
۱۴۹
- ۲۸۔ کورنگل (شاخ)
۱۴۳ قیام شاخ و مجلس انتظامی
۲۹۔ کھام گاؤں برار (شاخ)
۱۴۳ شاخ کا قیام اور اردو کا کام
۳۰۔ گدوال (شاخ)
۱۰۷ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
۱۱۲ اردو زبان دانی
۱۱۵ خوشنویسی
۱۱۵ اردو عالم
۱۱۶ اردو فاضل
۱۳۰ مرکز اردو امتحانات کی روئداد
- ۳۱۔ گلبرگہ (شاخ)
۹۶ اجلاس عام و جدید انتخاب مجلس انتظامی
۱۱۱ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
۱۱۴ اردو زبان دانی
۱۱۶ اردو عالم
۱۳۲ مرکز اردو امتحانات کی روئداد
- ۳۲۔ موئن آباد (شاخ)
۱۷۵ دوسرا امتحان اردو دانی کے کامیاب امیدوار
۱۷۹
۳۳۔ میدک (مرکز)
۱۱۱ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
۱۱۴ اردو زبان دانی
- ۳۴۔ میسور
اردو کا کام
۷۳
- ۳۵۔ ناگر کرنول (شاخ)
۱۴۳ قیام و اجازت نامہ شاخ
۱۴۷ جلسہ عام و انتخاب مجلس انتظامی
۳۶۔ نرمل (شاخ)
۸۰ قیام شاخ و انتخاب مجلس انتظامی
۹۶ اردو کا کام
۳۷۔ نظام آباد (شاخ)
۶۰ جلسہ تقسیم اسناد ۱۹۴۲ء
۶۰ مجلس انتظامی
۱۰۸ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
۱۱۶ اردو عالم
۱۳۲ مرکز اردو امتحانات کی روئداد
۱۵۵ اردو دانی کے دوسرے امتحان کا مرکز
۱۷۶ دوسرے امتحان کے کامیاب امیدوار
- ۳۸۔ ویجا پور (شاخ)
۸۲ قیام شاخ و انتخاب مجلس انتظامی
۱۰۶ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
۱۱۲ اردو زبان دانی
۱۱۵ خوشنویسی
۱۱۵ اردو عالم
۱۳۳ مرکز اردو امتحانات کی روئداد
- ۳۹۔ ہمن آباد (شاخ)
۱۰۷ اردو دانی کے کامیاب امیدوار
۱۱۳ اردو زبان دانی
۱۱۵ اردو عالم
۱۳۳ مرکز اردو امتحانات کی روئداد
- ۴۰۔ ہنگولی (شاخ)
۵۴ جلسہ عام

- ۷۔ سیح کا جادو
از مولوی علی بن عبد الجبیب الحضری صاحب
خصوصیات اور تبصروں کے اقتباس ۱۳۱ء
۱۴۳
- ۸۔ ناصر الدولہ آصفیہ چہارم
از مولوی سید مراد علی صاحب طالع اردو فاضل
خصوصیات ۱۴۰
- ۹۔ افضل الدولہ آصفیہ چہارم
از مولوی سید مراد علی صاحب طالع اردو فاضل
خصوصیات ۱۴۱
- ۱۰۔ بانیش
از مولوی شجاع احمد صاحب قائد
خصوصیات اور تبصرے ۱۴۱ء
۱۴۲
- ۱۱۔ تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول
از ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور ایم اے پی ایچ ڈی
خصوصیات ۱۵۳
- ۱۲۔ ۱۹۴۳ء سے قبل کی وہ مطبوعات جن پر ۱۹۴۳ء کے
رسائل جرائد میں بھی تبصرے شائع ہوئے
- ۱۔ آریبا بی زبائین
از پروفیسر ڈاکٹر سید رشید نور محمد صاحب ایم اے پی ایچ ڈی۔ ڈی۔ ایل
۱۶۱
۱۶۶
- ۲۔ رات کا بھولا اور دیگر افسانے
از پروفیسر عبد القادر سرور صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی ۱۶۱
- ۳۔ شاد اقبال
از ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور ایم اے پی ایچ ڈی ۱۶۲
- ۴۔ عرب اور عربستان
از محترمہ جہاں بانو سیک صاحبہ نقوی ایم اے ۱۶۰ء
۱۶۸

- انتخاب مجلس انتظامی ۵۵
- اردو کی تعلیم کا انتظام ۶۰
- اردو دانوں کے کامیاب امیدوار ۱۱۶
- اردو زبان دان ۱۱۳
- اردو عالم ۱۱۶
- اردو فاضل ۱۱۶
- مرکز اردو امتحانات کی روئداد ۱۳۳
- (۵) مطبوعات
- ۱۔ ادارہ ادبیات اردو ۱۹۴۲ء میں
از خواجہ حمید الدین شاہد بی اے
خصوصیات اور تبصروں کے اقتباس ۱۳۳ء
۱۴۰
- ۲۔ ماہِ نقاد اور دوسری نظمیں
از مولوی عزیز احمد صاحب بی۔ اے آئرلینڈ
خصوصیات اور تبصروں کے اقتباس ۱۶۹ء
۱۷۰
- ۳۔ پودوں کی کہانی
از پروفیسر محمد سعید الدین صاحب ایم اے بی بی سی آئرلینڈ
خصوصیات اور تبصروں کے اقتباس ۱۶۹ء
۱۷۰
- ۴۔ طبیعیاتی کائنات
از پروفیسر سید محمد علی نقی صاحب ایم اے بی بی سی آئرلینڈ
خصوصیات اور تبصروں کے اقتباس ۱۶۴ء
۱۶۲
- ۵۔ ہندوستانی تمدن
از پروفیسر ڈاکٹر ایشوریا لوبا صاحب ڈی فل
خصوصیات اور تبصروں کے اقتباس ۱۳۱ء
۱۵۲
- ۶۔ تعلیم کا مسئلہ
از پروفیسر ڈاکٹر محمد رفیع الدین صاحب تعلیمی ایم اے
پی ایچ ڈی۔ ڈی ایس سی
- خصوصیات ۱۴۲

ادارہ ادبیات اردو

سرپرست اعلیٰ

ہرمائی نس و الا نشان ڈاکٹر سر عظم جاہ بہادر ایل ایل ڈی جی بی ای۔ شہزادہ یار
پہ سالار افواج اصفی و ولیعہد سلطنت آصفیہ

سرپرست

ہر کسطنی کرل ڈاکٹر حافظ سر محمد احمد مسجد خاں بہادر نواب چختاری و صدر اعظم دولت آصفیہ
عالیجناب نواب میر یوسف علی خاں بہادر سالار جنگ ثالث سابق مدار الہام حیدر آباد
عالیجناب آنر بیل راجہ دھرم کرن بہادر ایچ سی ایس صدر الہام تعمیرات سرکار عالی

صدر

عالیجناب آنر بیل ڈاکٹر سر نواب مہدی یار جنگ بہادر ایم اے ڈی لٹ
معین میر جامعہ عثمانیہ و صدر الہام تعلیمات و عدالت سرکار عالی

مفتی

عالیجناب ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور ایم اے پی ایچ ڈی (لندن)

پروفیسر اردو جامعہ عثمانیہ

ارکان مجلس انتظامی

عالیجناب نواب لیاقت جنگ بہادر ایچ سی ایس مفتی فیضائس سرکار عالی
عالیجناب نواب معین نواز جنگ بہادر ایچ سی ایس مفتی سیاسیات و باب حکومت سرکار عالی
عالیجناب نواب زین یار جنگ بہادر انجینیر و چیف آرکیٹیکٹ سرکار عالی
عالیجناب مولوی سید محمد اعظم صاحب ایم اے بی ایس سی کنٹینر ناظم تعلیمات سرکار عالی
عالیجناب مولوی سید علی اکبر صاحب ایم اے کنٹینر ناظم کالج حیدر آباد
عالیجناب مولوی عبد القادر صاحب سروری ایم اے ایل ایل بی صدر شعبہ اردو جامعہ میور
عالیجناب مولوی عبد الحمید صاحب صدیقی ایم اے ایل ایل بی ریڈر تاریخ جامعہ عثمانیہ
عالیجناب مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی نائب ناظم محکمہ رجسٹریشن و اسٹامپ سرکار عالی

شعبہ جات اور ان کے معتمدین

شعبہ زبان — ڈاکٹر محمد راحت اللہ خاں صاحب ایم اے ڈی فل (اکن) مہتمم کتب خانہ تصفیہ
 شعبہ اردو امتحانات — پروفیسر عبدالقادر صاحب سروری ایم۔ اے، ایل ایل بی صدر شعبہ اردو جامعہ میسور
 شعبہ تالیف و ترجمہ — مولوی ظہیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے، ایچ سی ایس نائب معتمد فیاض سرکار عالی
 شعبہ اردو انسائیکلو پیڈیا — مولوی فیض محمد صاحب صدیقی ایم ایڈ و مولوی سید بادشاہ حسین صاحب
 شعبہ تاریخ و کن — مولوی عبدالحمید صاحب صدیقی ایم۔ اے، ایل ایل بی۔ ریڈر تاریخ جامعہ عثمانیہ
 شعبہ شعرا و مصنفین و کن — مولوی سید محمد صاحب ایم۔ اے لکچرار اردو کلیہ بلدہ حیدر آباد
 شعبہ سائنس — پروفیسر محمد سعید الدین صاحب ایم۔ اے بی ایس سی آزد اید بنبر احمد شعبہ نباتیات جامعہ عثمانیہ
 شعبہ تنقید — نواب میر سعادت علی صاحب رضوی ایم۔ اے ریسرچ اسکالر۔
 شعبہ نسوان — محترمہ سکیٹہ بیگم صاحبہ (محل مولوی سید رحمت اللہ صاحب ناظم محکمہ جیش و اساتذہ)
 شعبہ کتب خانہ — نواب مرزا سیف علی خاں صاحب جاگیر دار
 شعبہ ادب اطفال — محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ بی اے (اکن) صدر کلیہ انات جامعہ عثمانیہ
 شعبہ طلبہ — مولوی معین الدین احمد صاحب الفزاری

اراکین مجلس ادارت سب رس

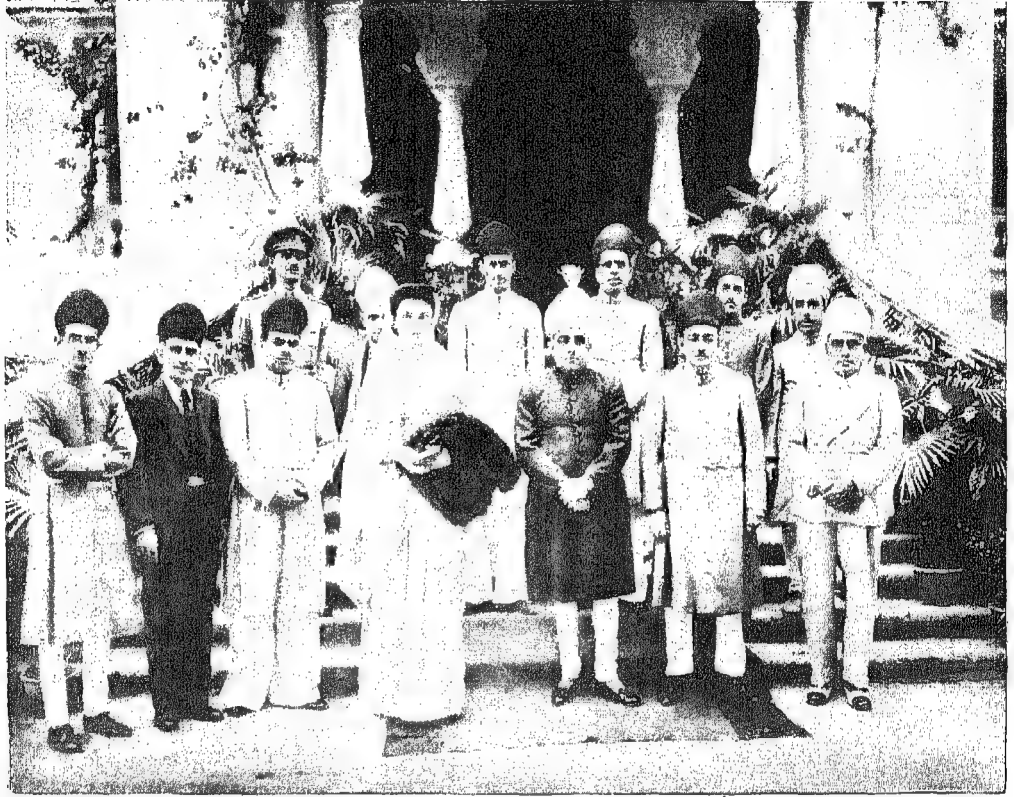
محترمہ سکیٹہ بیگم صاحبہ
 مولوی عبدالحمید صاحب صدیقی بی ایس سی
 خواجہ حمید الدین شاہد
 مولوی معین الدین احمد صاحب الفزاری

ادارہ ادبیات اردو

معاونین

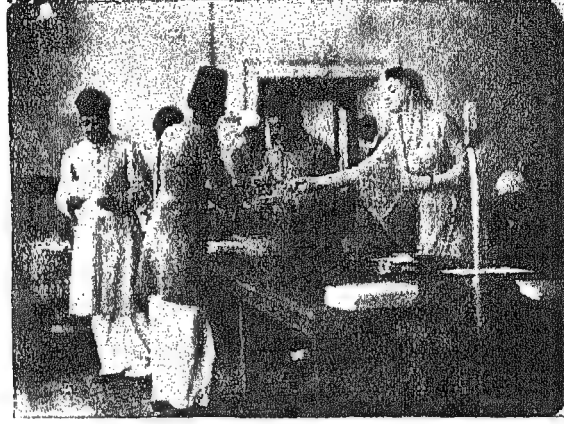
نواب عزیز یار جنگ بہادر عزیز
 مولوی محمد عبدالرحمن خاں صاحب اے آر سی ایس بی ایس سی (لندن) سابق صدر کلبہ جامعہ عثمانیہ
 نواب یوسف جنگ بہادر ایچ سی ایس معتد محکمہ فینانس سرکار عالی
 مولانا ڈاکٹر عبدالحق صاحب بی اے ڈی لٹ - معتد انجمن ترقی اردو
 مولوی قاضی محمد حسین صاحب ایم اے ایل ایل بی 'نائب معین امیر جامعہ عثمانیہ
 مولوی انور حسین صاحب بی اے سابق معتد تعلیمات سرکار عالی
 مولوی سید احمد حسین صاحب امجد
 مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری بی اے اکن سابق ناظم تعلیمات
 مولوی مرزا حسین علی خاں صاحب بی اے اکن پراڈوسٹ جامعہ عثمانیہ
 نواب عنایت جنگ بہادر
 راجہ زنگہ راج بہادر عالی
 مولوی سید خورشید علی صاحب سابق ناظم دفتر دیوانی و مال و مکی وغیرہ
 مولوی حبیب الرحمن صاحب بی ایس سی لندن - ناظم محکمہ صنعت و حرفت سرکار عالی
 مولوی سید محمد اعظم صاحب ایم اے بی ایس سی کتب ناظم تعلیمات سرکار عالی
 مولوی سید علی اکبر صاحب ایم اے کتب پرنسپل نظام کالج حیدر آباد
 مولوی محمد سجاد مرزا صاحب ایم اے کتب پرنسپل کالج تعلیم المعلمین جامعہ عثمانیہ
 مولوی مرزا محمد بیگ صاحب ناظم اسٹیشن پرنٹنگ کاری
 محترمہ صفری بیگم صاحبہ (محل ہمایون مرزا مرحوم)
 مولوی میر اکبر علی خاں صاحب بی اے ایل ایل بی - پرنسپل لا -
 مولوی عارف الدین حسن صاحب ڈیوٹن افسر اورنگ آباد

ہز ہائی نس ڈاکٹر جنرل والا شان شہزادہ اعظم جاہ بہادر اور ہر ہائی نس شہزادی در شہوار
شہزادی ہزار کی تشریف آوری جلسہ عطاءے اسناد و انعامات کے موقع پر
ادارے کی مجلس انتظامی اور معتمدین شعبہ جات کا گروپ

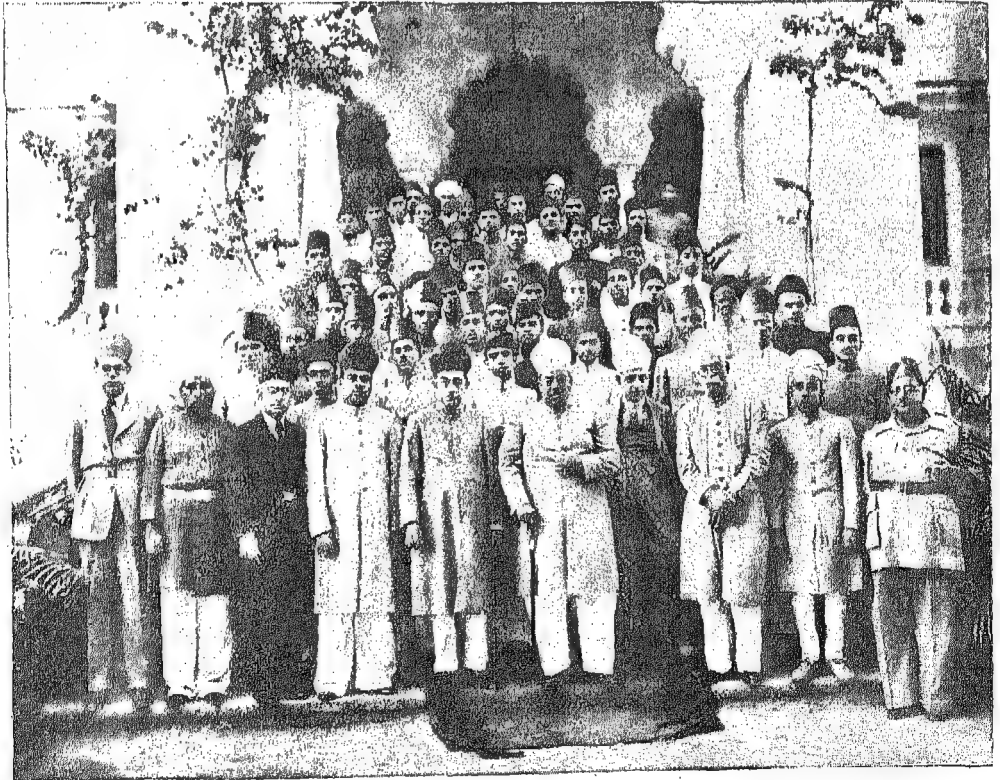


انہیں سے بائیں طرف :- مولوی سید محمد اعظم صاحب ایم۔ اے۔ کتب رکن مجلس انتظامی۔ انریبل ڈاکٹر
نواب مہدی یار جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ڈی اے صدر ادارہ۔ ہز ہائی نس شہزادہ ہزار۔
ہر ہائی نس شہزادی ہزار۔ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور معتمد ادارہ۔ مولوی سید
علی اکبر صاحب ایم۔ اے کتب رکن مجلس انتظامی۔ مولوی نصیر الدین ہاشمی صاحب
رکن انتظامی۔

دوسری طرف :- میر سعادت علی صاحب رضوی ایم۔ اے معتمد شعبہ تنقید۔ مولوی فیض محمد صاحب
صدیقی ایم۔ ایڈ معتمد شعبہ اردو انسائیکلو پیڈیا۔ مولوی ظہیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے۔
ایم۔ سی۔ ایس معتمد شعبہ تالیف و ترجمہ۔ مولوی سید محمد صاحب ایم۔ اے معتمد شعبہ
شعرا و مصنفین دکن۔ نواب صمد یار جنگ بہادر کنٹرولر شہزادہ والا شان۔ مولوی حامد اللہ
صاحب۔ اے ڈی سی والا شان بہادر۔



ہر ہائی نس شہزادی ہوار تاون ہال میں سنہ ۱۹۴۲ع کی اسناد تقسیم فرما رہی ہیں



ارباب إدارة اور اُردو امتحانات کے کامیاب امیدواران سنہ ۱۹۴۲ع کا ایک فوٹو
جلسہ عطاءے اسناد کے بعد تاون ہال باغ میں -

ادارہ ادبیات اردو کے سالانہ اجلاس ۱۹۴۲ء

ادارے کے سلسلہ کے سالانہ اجلاس دو شنبہ و سہ شنبہ بتایک ۱۲ و ۱۳ جون ۱۹۴۲ء سے ۲۲ و ۲۳ ستمبر ۱۹۴۲ء تک منعقد ہوئے۔ اس تقریب میں حسب سالہائے گزشتہ ادارے کی جملہ شاخوں کے ارباب کار کے علاوہ مختلف منظمات کے علم و دستوں اور جامعات کے نمائندوں کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ بڑی مسرت کا مقام ہے کہ جامعات، بڑی، مدراس اور میور نے اپنے نمائندوں کو ہماری دعوت پر روانہ کرنے کا انتظام کیا۔ رات بیل سرنج بہادر سہرو، علامہ سیلیان ندوی، ملا موزی وغیرہ نے بھی شرکت پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ لیکن بروقت شریک نہ ہو سکے۔

انتظامات جلسہ گاہ اور قیام گاہ کے انتظامات کئی روز قبل ہی سے نواب سراج الدین احمد صاحب بی اے اور مولوی ضامن علی صاحب غازی کی نگرانی میں شروع ہو چکے تھے اور ان دونوں کی شانہ روز معرفیوں کی وجہ سے بروقت جملہ انتظامات مکمل ہو سکے۔ اس دفعہ جلسہ گاہ اور قیام گاہ کو متصل رکھنے کی بجائے علاحدہ علاحدہ ڈیول اور شامیانوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ حسب سال گزشتہ اس سال بھی نواب ظہیر یار جنگ بہادر بی اے امیر گاہ و رفیق ادارہ نے اپنے شامیانے اور ڈیرے روانہ فرمائے تھے۔ ان کے علاوہ محکمہ نظامت بہکاری اور محکمہ نظامت بندوبست سے بھی متحد و ڈیرے حاصل کئے گئے تھے جن کی فراہمی خاص طور پر مولوی غلام احمد خاں صاحب میرٹھس پارک گاہ، مولوی قاضی زین العابدین صاحب ناظم بہکاری، مولوی ابوالحسن صاحب مہتمم بہکاری، مولوی مظہر حسین صاحب بی اے اور مولوی غلام محمد صاحب مدو گارڈان ناظم بندوبست وغیرہ کی دیکھ بھال کی رہنمائی ہے۔ قیام گاہ کے انتظامات مولوی مرزا عبدالحلیم بیگ صاحب کے سپرد تھے جنہوں نے خاص ایشیا راترن دہی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دئے اور ہر ڈیرے میں آتش فروش فریچر اور نمائندگان اضلاع کے ناموں کی چٹھیاں وغیرہ لگا کر انتظامات میں اضافہ کیا اور خوبی پیدا کی۔

جلسوں کا نظام العمل اس سال اس امر کی پوری کوشش کی گئی کہ جلسوں میں شرکت کرنے والوں کے لئے علی و معروفتوں کے باعث ادبی ضیافت کا اعلیٰ پیمانہ پر انتظام ہو سکے۔ نیز ادارے کے اکثر شعبوں کو اپنی خدمات کے اظہار کا موقع ملے۔ پچاس پچاس ہی روز صبح میں دس بجے سے مولوی سیٹھ اکبر صاحب ایم اے کینیڈا کی صدارت میں شعبہ طلبہ کا سالانہ اجلاس منعقد کیا گیا اور سہ پہر میں چار بجے سے ٹائون ہال باغ عامہ میں ہرٹلر ٹیس والا شان حضرت ولید بہادر نے طلبہ تقسیم اسناد و انعامات کی صدارت فرمائی۔ رات میں شاعر و معقد ہوا جس کی صدارت عالیجناب آنر بیل مولوی غلام محمد صاحب سی آئی ای صدر الہام فیائنس نے کی۔ دوسرے روز تین جلسے منعقد ہوئے۔ صبح میں عالیجناب آنر بیل ڈاکٹر مہدی یار جنگ بہادر ایم ڈی لٹ کی صدارت میں ادارے کا سالانہ علی اجلاس، دوپہر میں جملہ ارباب کار و نمائندگان اضلاع کا شاندار علی اجلاس اور سہ پہر میں محکمہ نواب کمال یار جنگ بہادر کی صدارت میں ادارے کے شعبہ ناول کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ ان تمام جلسوں میں جو مفید اور پر مغز تقریریں کی گئیں ان کی روڈ اور اقتباسات آئندہ صفحات میں درج ہیں۔

مندوبین کی آمد جملہ مندوبین دو شنبہ ۱۲ ستمبر کی صبح میں فائز حیدر آباد ہوئے اور ادارے کی طرف سے سٹیٹوں پر ان کا استقبال کیا گیا جن ہماروں نے ان جلسوں کی شرکت کے لئے سفر کی رحمت گوارا کی ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ پروفیسر سید نجیب الرحمن صاحب ندوی ایم آئی ای ایس۔ نمائندہ جامعہ ممبئی شاخ اورنگ آباد۔

۲۔ مولوی محمد عثمان صاحب بی اے ٹی ڈی لندن صدر مہتمم تعلیمات و معارف مولوی غازی حسین الدین صاحب بی اے ایل ایل بی کول و معتمد شاخ اورنگ آباد۔

- ۴۔ مولوی سید عارف الدین حسن صاحب ڈویژن انفر ونگ آباد دسرپٹ
شاخ پرکھنی۔
- ۵۔ مولوی حمید اللہ خاں صاحب شیدا اردو عالم معتمد شاخ پرکھنی۔
- ۶۔ مولوی انور الدین صاحب فیضی اردو فاضل ٹرک معتمد شاخ پرکھنی۔
- ۸۔ مولوی محبوب خاں صاحب یوسف زئی بی اے ڈیپ ایڈ معتمد شاخ چٹیا۔
- ۹۔ مولوی عطاء الدین صاحب نمائندہ شاخ چٹیا پور۔
- ۱۰۔ مولوی حسرت علی صاحب نظر معتمد شاخ بالا نگر۔
- ۱۱۔ مسٹر ڈی ویکلیا شریک معتمد شاخ بالا نگر۔
- ۱۲۔ مولوی محمود عالم حسینی صاحب نمائندہ شاخ نظام آباد۔
- ۱۳۔ مولوی نور الحسن صاحب انور شاخ شاہ آباد۔
- ۱۴۔ سید بدیع اللہ حسینی صاحب قلندر نمائندہ شاخ شاہ آباد۔
- ۱۵۔ شبیر علی صاحب معتمد شاخ رینا پور۔
- ۱۶۔ احمد الدین صاحب نمائندہ شاخ رینا پور۔
- ۱۷۔ شیخ محمودی صاحب معتمد شاخ بہت نگر۔
- ۱۸۔ غنایت علی خاں صاحب نائب معتمد شاخ بہت نگر۔
- ۱۹۔ عثمان خاں صاحب کمالی معتمد شاخ ہنگولی۔
- ۲۰۔ عبداللہ صاحب نمائندہ شاخ ۔
- ۲۱۔ محمد عمر خاں صاحب صدر شاخ داوردواڑی۔
- ۲۲۔ عبدالحی خاں صاحب معتمد شاخ ۔
- ۲۳۔ مختار محمد زہرہ بیگم صاحبہ معتمدہ شاخ نہواں داوردواڑی۔
- ۲۴۔ کریمہ صاحبہ نائب شاخ ۔
- ۲۵۔ مولوی محمد؟ صاحب نائب صدر شاخ داوردواڑی۔
- ۲۶۔ منظور احمد صاحب معتمد شاخ ۔
- ۲۷۔ مولوی محمد علی خاں صاحب معتمد شاخ بہوم۔
- ۲۸۔ محمد یونس صاحب نمائندہ شاخ ۔
- ۲۹۔ خواجہ معین الدین صاحب بی ایل ایل بی صدر شاخ رضویہ گلبرگ۔
- ۳۰۔ نیاز علی خاں صاحب نیاز معتمد شاخ ۔
- ۳۱۔ عطاء اللہ صاحب عطاء معتمد شاخ کلیانی۔
- ۳۲۔ عبدالکریم صاحب وکیل شرکت ختمہ شاخ ۔
- ۳۳۔ غلام حسین صدیقی صاحب معتمد شاخ پرلی۔
- ۳۴۔ دولت خاں صاحب گندہ دار نمائندہ شاخ پریتھہ۔
- ۳۵۔ خلیل احمد صاحب صدیقی نمائندہ شاخ ۔
- ۳۶۔ سید غلام علی صاحب نمائندہ شاخ ۔
- ۳۷۔ مولوی محمد بن عمر صاحب ایم اے معتمد شاخ گلبرگ۔
- ۳۸۔ عبدالغنی صاحب اکبر نمائندہ شاخ ۔
- ۳۹۔ محمد عمران صاحب خیام شاخ شعبہ طلبہ گلبرگ۔
- ۴۰۔ فخر الدین صاحب آرمان نمائندہ شاخ ۔
- ۴۱۔ محبوب حسین صاحب سخنا اردو فاضل نمائندہ شعبہ طلبہ گلبرگ۔
- ۴۲۔ غوث محی الدین صاحب معتمد شاخ رانچور۔
- ۴۳۔ بشیر احمد صاحب صدیقی بشیر نمائندہ شاخ رانچور۔
- ۴۴۔ قاضی خواجہ عطاء اللہ صاحب معتمد شاخ میٹرم۔
- ۴۵۔ منصور علی صاحب معتمد شاخ سائے گاؤں۔
- ۴۶۔ عبدالخالق صاحب ۔
- ۴۷۔ عبداللہ صاحب ۔
- ۴۸۔ عبدالرزاق صاحب ۔
- ۴۹۔ احمد اللہ خاں صاحب نمائندہ گلان شاخ داوردواڑی۔

ان نمائندوں کے علاوہ مختلف شاخوں کے منعمہ کامیاب امیدواروں نے بھی جلسوں میں شرکت کی۔

اجلاسوں کے اختتامات کے بعد جس ارباب ادارہ غیر نواب سراج الدین احمد صاحب، مولوی ضامن علی صاحب غازی اور مولوی مرزا عبدالحی صاحب

کے علاوہ مولوی سید عارف الدین حسن صاحب، مولوی مراد علی صاحب طالع، مولوی ابوسعید اسماعیل صاحب شورا پوری، مولوی جہیم الدین صاحب کمال ٹھیکر آبادی، مولوی عبدالخالق صاحب، مولوی غازی معین الدین صاحب وکیل، دوگن آباد، مولوی شعیب اللہ خاں صاحب، مولوی فضل الرحمن صاحب جعفری وغیرہ نے ادارے کی جو مخلصانہ اور رضا کارانہ مدد فرمائی اس کے لئے جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ خاص کر مولوی سید عارف الدین حسن صاحب نے جس خلوص و ایثار کے ساتھ قیام گاہ کے انتظامات کی رہبری کی اس کا تو کوئی شکریہ ہی ادا نہیں کیا جاسکتا۔

اس سال شعبہ نسا کے لئے جو اجلاس مختص کیا گیا تھا اس کے انتظامات اس شعبہ کے ارباب کار کے رہن منت رہے۔ ان کے علاوہ خاص طور پر مولوی فاضل علی صاحب غازی کے خلوص و ایثار کا جتنا اعتراف کیا جائے بجا ہے کیونکہ صاحب موصوف نے اس سالانہ اجلاس کے لئے کئی روز مصروف رہنے کے علاوہ متاوان روپے کے عطیے سے بھی ادارے کی مدد کی۔ بخیرہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر زور نے حسب سالہائے گزشتہ اس سال بھی نہ صرف شعبہ نسا کے سالانہ اجلاس کے انتظامات میں مدد فرمائی بلکہ اپنی مسلسل تباہ روز مصروفیت سے ہماروں کے قیام و طعام کا قابل تعریف انتظام کیا۔

سالانہ اجلاس شعبہ طلبہ

اس سال ادارے کے سالانہ اجلاسوں کے لئے دفتر ادارہ کے محاذی وسیع میدان میں جو شامیانے نصب کئے گئے تھے ان میں کرسیوں اور صوفوں پر تقریباً سات سو اصحاب کی نشست کا انتظام تھا۔ اور خواتین کے لئے جلسہ گاہ سے متصل ایک ڈیرہ مخصوص کر دیا گیا تھا۔ یہاں اس واقعہ کا اظہار بھی ضروری ہے کہ ان جلسوں کے لئے حکم جات صدر نظامت تعلیمات، صدر شعبہ تعلیمات، مہتممی نساں بلکہ مہتممی نساں میڈک، اعظمیہ ٹریننگ کالج، کلیڈنٹ بلکہ اور نظامت آبکاری سے تقریباً ایک ہزار کرسیاں حاصل کی گئیں جن کے لئے مولوی سید علی اکبر صاحب، محترمہ رفیقہ صاحبہ، مولوی سجاد مرزا صاحب، مولوی فیض الدین صاحب، مولوی قاضی زین العابدین صاحب خاص کر سختی شکریہ ہیں۔

۱۲ دسمبر کی صبح ہی سے جبکہ اضلاع کے ہمارے بھی تشریف لائے تھے کہ جلسہ گاہ میں علم دوست اصحاب جمع ہوئے گئے جن میں محترمہ نوران بیگم صاحبہ پرنسپل زنانہ ہائی اسکول نام پلی اور ان کے شوہر مولوی محمد عثمان صاحب صدر محترم تعلیمات، نواب میر باسط علی خاں صاحب ناظم ادارہ تحقیقہ، نواب غوث ایچنگ بہادر، پروفیسر شعیب اشرف صاحب ندوی، نواب امیر الدین احمد صاحب، مولوی عارف الدین حسن صاحب ڈویژن انٹر اوگن آباد، ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادی زور اور دیگر ارباب ادارہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولوی سید علی اکبر صاحب صدر جلسہ بھی قبل از وقت تشریف لائے اور مندوبین کی قیام گاہ کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ جلسہ کے آغاز کے بعد مولوی معین الدین احمد صاحب انصاری صدر شعبہ طلبہ نے ہماروں کا خیر مقدم کیا اور اپنے شعبہ کی روئداد سنا کی جس کے بعد جید آباد کے مشہور ہندو قائد مسٹر سری کشن بیرسٹرا لائے بعنوان "میرے تعلیمی خواب" ایک پرمغز تقریر کی، مولوی سید محمد صاحب ایم اے نے "طلبہ اور اردو" کے موضوع پر وہ تمام وسائل بیان کئے جو طالب علموں کو اردو کی خدمت کے لئے اختیار کرنے چاہئیں شاخ ہائے اضلاع کے نمائندوں میں سے مولوی محمد بن عمر صاحب محدث شاخ گلگت نے "دکن کی اردو خدمات" پر ایک بسیط تقریر کی جس کے بعد مظفر علی خاں صاحب محترمہ شعبہ نے ایک نظم سنائی اور مولوی شیخ جہیم الدین صاحب ٹھیکر آبادی نے شعبہ طلبہ کے اغراض و مقاصد اور طلبہ کے برادرانہ تعلقات اور باہمی تعاون پر مفید خیالات کا اظہار کیا۔ مولوی سید علی اکبر صاحب

نے اپنی صدارتی تقریر میں ادارے کی خدمات، شعبہ طلبہ کے افادے، پرکوشی ڈاٹھ مونسے طالب علموں کے لئے مفید مشورے پیش کئے۔ صدارتی تقریر کے بعد نواب بہادر یار جنگ بہادر نے جو مجلس اتحاد المسلمین کے سالانہ مشاورتی اجلاس کے باعث دیر میں شریف لائے تھے طلبہ کو مخاطب کر کے نہایت فصیح و بلیغ تقریر فرمائی۔ اس میں بہت سے ایسے مفید مشورے شامل تھے جو طلبہ کے لئے ہمیشہ کیس عمل ثابت ہونگے۔ آخر میں مولوی معین الدین صاحب انصاری نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور صدر جلسہ نے نواب صاحب کی تقریر پر بشورہ فکر اجلاس کے درخواست کا اعلان کیا۔ اس اجلاس کی تقریریں بدل کے امتیازاً آئندہ صفحات میں درج ہیں۔

شعبہ طلبہ کے اغراض و مقاصد

شعبہ طلبہ کی صحیح تربیت کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

- (۱) اس میں فوقانی طبقہ تک کے طلبہ بلا لحاظ مذہب و ملت شریک ہو سکیں گے۔ اس شعبہ کے ذریعہ طلبہ کی ایک مستحکم برادری قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی جس کے اراکین باہمی تعاون و ہمدردی کے ذریعے اپنے کاموں کو کھل اور اپنی دیکھیوں میں اضافہ کر سکیں گے۔
- (۲) اراکین میں علمی اور ادبی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے تحریری و تقریری مقابلے منعقد کئے جائیں گے جن پر شعبہ کی جانب سے العات بھی دیے جائیں گے۔ اور بہترین مضامین سب رس میں شائع ہوا کریں گے۔
- (۳) سب رس کے ضمیمے میں اراکین شعبہ کی مضامین کو ترجیح دی جائے گی۔
- (۴) اراکین میں سے کسی کو تصنیف و ایض کا شوق ہو تو ان کی اشاعت میں مدد دی جائے گی۔
- (۵) طلبہ کو مفید مشورے دیے جائیں گے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ آسانی کے ساتھ ہر کام سرانجام دے سکیں۔
- (۶) اراکین شعبہ ادارہ ادبیات اردو کی مطبوعات و عاقبتی قیمت پر خریدیں گے تاکہ ان میں کتابیں جمع کر کے کا شوق پیدا ہو اور مطالعہ کا ذوق بھی ترقی پائے۔
- (۷) اراکین ادارہ کے کتب خانے سے بھی استفادہ کر سکیں گے۔
- (۸) طلبہ کے لئے تفسیر و تفسیر نائماذ انصاریہ و فیات میں حصہ لینے کے مواقع ہم پہنچائے جائیں گے۔
- (۹) اراکین شعبہ گرامی یا دیگر مسلسل تعطیلات میں ملک میں دورہ کریں گے تاکہ اصلاح کے طلبہ کے ساتھ ان کے تعلقات زیادہ استوار ہو جائیں۔
- (۱۰) طلبہ کے محبوب شاغل کی صحیح تربیت کیلئے انہیں مفید مشورے دئے جائیں گے۔
- (۱۱) گرامی دیگر مسلسل تعطیلات کو بہتر طریقے پر گزارنے کے لئے ان دنوں میں مناسب دیکھیاں پیدا کی جائیں گی۔
- (۱۲) ڈرامے اور معاشرتی جلسے منعقد ہوا کریں گے۔
- (۱۳) اراکین شعبہ ادارہ ادبیات اردو کی ہر دیکھی میں برابر کے شریک رہیں گے۔
- (۱۴) اراکین کو ترغیب دی جائے گی کہ دیہات سدا راہی قسم کی اور تحریکات میں حصہ لیں۔

جلسہ عطا اسناد و انعام

دوشنبہ ۱۸ دسمبر چار بجے دارالبلد باغ عامہ میں ادارے کا عطا اسناد و انعام کا جلسہ عام زیر صدارت ہر پائیس جنرل والا شان ڈاکٹر شہزادہ اعظم جاہ بہادر ولیم چند دولت آصفیہ و سرپرست اعلیٰ ادارہ ادبیات اردو منعقد ہوا۔ چار بجے سے قبل ہی اسناد و انعام حاصل کرنے والے امیدواران بلدہ و اصلاح نیز علی دہچی رکھنے والوں کی ایک کافی تعداد ٹاؤن ہال میں جمع ہو گئی۔ بالائی منزل پر پردہ نشین خواتین کی نشست کا انتظام منجانب سے ایک سائے چار بجے شہزادہ ولیم چند اور ہر پائیس شہزادی و شہزاد کی رونق افزائی پر انریبل ڈاکٹر نواب ہمدی یار جنگ بہادر صدر ادارہ، مولوی سید علی اکبر صاحب صدر مجلس اردو و امتحانات، ڈاکٹر سید محمد الدین صاحب قادی زور معتد ادارہ اور ادارے کے مختلف شعبوں کے معتمدین نے استقبال کی عزت حاصل کی۔ ویرل مینیس کے موڑ سے اترتے ہی ایک گروپ فوٹو لیا گیا۔ جہانوں میں جو علم دوست مرد اور خواتین شامل تھے ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

نواب ظہیر یار جنگ بہادر بی اے امیر یانگیگا، آنریبل راجہ دھرم کرن بہادر صدر الہام تعمیرات، نواب شوکت جنگ حمام الدولہ بہادر، نواب بہادر یار جنگ بہادر، نواب سید یار جنگ بہادر، نواب ممتاز یار الدولہ بہادر، نواب ناظر یار جنگ بہادر، مولوی خواجہ معین الدین صاحب انصاری معتمد سیاسیات، مولوی محمد عبد الرحمن خاں صاحب سابق صد کلیہ جامعہ عثمانیہ، مولوی ابیاس برنی صاحب ناظم دارالترجمہ، خاں بہادر سید احمد صاحب پرنس آرٹس اسکول، مولوی فاضل زین العابدین صاحب ناظم آبکاری، نواب میر باسط علی خاں صاحب ناظم عدالت خفیفہ، مولوی عظیم الدین احمد صاحب سابق ناظم کرگڑگری، نجیب اشرف صاحب ندی پڑو اردو بچی، مولوی سید شاہ محمد صاحب محتدا اقبال اکیڈمی لاہور، مسٹر سری کشن بیسٹ، مولانا تاجنامہ عادی پھلواری، پرنس سید محمد اعظم صاحب، مولوی عزیزا فرحت اللہ بیگ صاحب، کرنل نذیر الاسلام خاں صاحب، کرنل میاں بشیر صاحب، پروفیسر اردون خاں صاحب شروانی، ڈاکٹر داس صد شخبہ جواہر، مولوی فیض الدین صاحب صدر مہتمم تعلیمات بلدہ، مولوی محمد عثمان صاحب صدر مہتمم تعلیمات اوزگ آباد، ڈاکٹر سید حسین صاحب سبیل جامعہ عثمانیہ، مولوی ظہیر الدین احمد صاحب نائب محتدا فیض، مولوی کریم اللہ خاں صاحب مددگار ناظم معلومات، ڈاکٹر رضی الدین صدیقی صاحب، ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب، ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب، پروفیسر فضل حق صاحب، پروفیسر حمید صدیقی صاحب، ڈاکٹر کلیم اللہ حسینی صاحب، مولوی خواجہ محمد احمد صاحب مددگار ناظم آثار قدیمہ، مولوی منظر اللہ صاحب مددگار سبیل جامعہ عثمانیہ، مولوی ابوالحسن صاحب مہتمم آبکاری بلدہ، مولوی نصیر الدین ہاشمی صاحب مددگار ناظم جبرائیل، مولوی عزیز احمد صاحب سکریٹری شہزادی برار، نواب سعادت علی صاحب رفوی، مولوی سید بادشاہ حسین صاحب، مولوی فیض محمد صاحب صدیقی، پروفیسر عبدالباری صاحب، پروفیسر لطیف احمد صاحب فاروقی، پروفیسر عبدالقادر صاحب، مولوی سید ابو محمد صاحب، مولوی سید محمد صاحب اور دیگر پروفیسران عثمانیہ کالج، نظام کالج، ٹرننگ کالج، دسٹی کالج وغیرہ۔

مسز رستم جنگ بہادر، مسز ہالیوں مرزا، مسز پلے، مس پدمجائیٹو، نورالنا بیگم صاحبہ پرنس زناہ ہائی اسکول، زہرہ بیگم صاحبہ وغیرہ۔ حضرت والا شان شہزادہ اعظم بہادر کے کرسی صدارت پر فائز ہوتے ہی جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مولوی سید علی اکبر صاحب نے منجانب ادارہ صدر جلسہ اور شہزادی صاحبہ کا خیر مقدم کرنے کے بعد ۱۹۴۷ء کے اردو امتحانات کی روئادہ نامی جس کے بعد حضرت والا شان ولیم چند بہادر نے اپنا خطبہ صدارت ارشاد فرمایا جس کو محکمہ اسکی حیدر آباد کی جانب سے ریکارڈ کیا گیا اور اسی روز رات میں نو بج کر بیس منٹ پر ریڈیو اسٹیشن سے خبروں کے بعد نشر کیا گیا۔ شہزادہ والا شان کے ہر محلے پر حاضرین کی تالیوں سے ٹاؤن ہال گونج رہا تھا۔

نواب مہدی یار جنگ بہادر نے اپنی تقریر میں ادارہ ادبیات اردو کی خدمات کا تعارف کرائے ہوئے اس امر کا اعلان کیا کہ آنریبل راجہ دہرم کنت بہادر نے ادارے کو ایک ہزار روپیے کا عطیہ دے کر اس کی سرپرستی قبول فرمائی۔ آخر میں نواب صاحب نے بحیثیت صدر ادارہ شہزادی صاحبہ سے استدعا کی کہ اسناد اور انعامات تقسیم فرمائیں جس کو شہزادی صاحبہ نے بڑی مسرت سے قبول کیا اور جلد امیدواروں کو انعامات تک سے تمغے اور اسناد عطا فرمائیں بعض نہایت مہین اسیدواروں کو اردو ادبی کی اسناد دیتے وقت شہزادی صاحبہ نے خاص طور پر مسرت کا اظہار فرمایا۔ آخر میں ڈاکٹر نور صاحبہ مخدوم ادارہ نے دیرپا مہینس اور بہانوں کا شکریہ ادا کیا جلسہ کے بعد تمام مہمان معمرانہ میں مصروف ہوئے جٹانوں ال کی گیلری میں بیٹھ گیا تھا۔

ادار کے اغراض و مقاصد

- (۱) اردو زبان و ادب کی توسیع اور حفاظت۔
- (۲) سرزمین دکن میں اردو زبان اور ادب کا صحیح ذوق پیدا کرنا۔
- (۳) ملک کے نوجوانوں میں انشا پر دہازی اور شاعری کا ذوق پیدا کرنا اور تصنیف و تالیف میں مہم سہی اور مدد کرنا۔
- (۴) عوام میں اردو کی تعلیم اور مطالعہ کا شوق پیدا کرنا اور اس کے لئے ضروری وسائل اختیار کرنا۔
- (۵) اردو کو مختلف علوم و فنون سے روشناس کرنا۔
- (۶) تاریخ دکن کی خدمت اور ملک کے تاریخی اور ادبی آثار کی حفاظت۔
- (۷) ایک ایک مکمل کتب خانہ قائم کرنا جس میں اردو کی بالعموم اور خاص طور پر دکن کی تمام تحریریں اور آثار محفوظ ہو سکیں، اور جس کا ایک حصہ دانش کے لئے وقف رہے گا۔

قواعد و ضوابط ادارہ

- ۱۔ سرپرست وہ ہوں گے جو ایک ہزار روپیہ بحیثیت یا ایک سو روپیے سالانہ ادارہ کو عطا فرمائیں۔ ان کی خدمت میں تمام مطبوعات ادارہ بلا قیمت پیش کی جائیں گی۔
- ۲۔ معاون وہ ہوں گے جو ڈھائی سو روپیہ بحیثیت یا چوبیس روپیے سالانہ ادارہ کو عطا فرمائیں۔ ان کو سال بھر مطبوعات ادارہ بلا قیمت دی جائیں گی۔
- ۳۔ رکن دہامی وہ ہوں گے جو ان کے قواعد بالا ادارہ کے سرپرست یا معاون ہوں یا جو ادارہ کو پچاس روپیہ بحیثیت عطا کریں گے۔ ان کو سال بھر مطبوعات ادارہ کی مطبوعات و رسائل تین چوتھائی قیمت پر دیئے جائیں گے۔
- ۴۔ رکن الف وہ ہوں گے جو پچاس روپیے سالانہ دیں۔ ان کو سال بھر مطبوعات ادارہ کی مطبوعات تین چوتھائی قیمت پر سالانہ سب سے بلا قیمت دیا جائے گا۔
- ۵۔ رکن ب وہ ہوں گے جو چار روپیے سالانہ دیں گے۔ ان کو سال بھر مطبوعات ادارہ کی مطبوعات بار فیصد کی قیمت پر یا طلبہ و تلامذہ کیوں کا سب سے بلا قیمت دیا جائے گا۔
- ۶۔ رفیق وہ ہوں گے جن کی علمی و ادبی خدمات مستند سمجھی گئی ہوں یا جو ادارہ کے علمی و ادبی کاموں میں غیر معمولی حصہ لے رہے ہوں جس کے اعتراف میں مجلس انتظامی ان کو رفیق منتخب کرے گی۔

خیر مقدم ورود اشعبہ اردو امتحانات

یہ ورود اس جلسہ عظمیٰ اناد میں سنائی گئی جو ۱۲ دسمبر ۱۹۳۲ء کو بعد از ہفتائیس

حضرت والا شان شہزادہ اعظم جاہ بہادر بمقام ٹاؤن ہال بارغ عامہ منعقد ہوا۔

میں اس امر کو اپنے لئے باعث صداقت سمجھتا ہوں کہ ادارہ ادبیات اردو کے شعبہ امتحانات کے صدر کی حیثیت سے اس کے امتحانات کے تیسرے جلسہ تقسیم اسناد و انعامات میں آپ سب خواتین حضرات کا خیر مقدم کروں۔ ادارہ ادبیات اردو اور اس کے ارباب کار آج اپنی قسمت پر جتنا ہی ناز کریں کم ہے کہ اس کے سرپرست اعلیٰ اور دوستانہ صنفی کے چشم و چراغ حضرت شہزادہ جنرل والا شان اعظم جاہ بہادر ہر ٹائیس وی پرس آٹ بار اس جلسہ کی صدارت فرما رہے ہیں۔ ہر ٹائیس نے حیثیت سپہ سالار افواج باقاعدہ مکرکار عالی جو نمایاں کام انجام دے رہے ہیں ان سے آپ سب حضرات بخوبی واقف ہیں۔ گزشتہ چند سال کے عرصہ میں فوج کی جو تنظیم اور اصلاح ہوئی ہے وہ جنرل والا شان ہی کی رہنمائی اور دیکھ بھال کی مرہمت ہے جن کی مساعی جمیدہ کا یہ نتیجہ ہے کہ میدان جنگ میں حیدر آبادی سپاہی سرخروئی حاصل کر رہے ہیں۔ ہر ٹائیس کی دیکھ بھال اور مساعی صرف فوج تک محدود نہیں ہیں بلکہ ملکہ ملکہ کی ہر جہتی ترقی ہر ٹائیس کے ہمیشہ پیش نظر رہتی ہے اور ہر ٹائیس علمی تحریکات کی سرپرستی کرنے میں کبھی دریغ نہیں فرماتے جس کا ثبوت حضرت والا شان نے اس جلسہ کی صدارت کو شرف قبولیت عطا فرما کر دیا ہے۔

اس جلسہ کے ساتھ ادارہ کی زندگی کا بارہواں سال ختم ہو رہا ہے اور یہ مدت انفرادی زندگیوں میں تو شاید کوئی بڑی مدت سمجھی جاسکے لیکن قوموں اور اداروں کی زندگی میں اس کو نہایت قلیل سمجھا جائے گا۔ اس شان میں اس ادارہ نے جو کچھ کام انجام دیا ہے وہ حضرت والا شان کی بلند سلطنت اصفیہ کی سرپرستی کا نتیجہ ہے۔ آج سے تقریباً ۱۵ سال قبل جب حضرت والا شان نے اس ادارہ کا سرپرست اعلیٰ ہونا قبول فرمایا تھا اس وقت اس کی شہرت و افادیت اتنی وسیع نہیں تھی جتنی کہ اب ہے۔ یہ محض اس نسبت کا نتیجہ ہے جو اس ادارہ کو حضرت والا شان کے ساتھ خوش قسمتی سے حاصل ہے۔

ہر ٹائیس پرنسز آف برار کی خدمت میں بھی ہم یہ پیشکش کرتے ہیں کہ شہزادی صاحبہ نے آج کے جلسہ میں رونق افروز ہو کر ہماری عزت اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ حیدر آباد کے طبقہ اناٹ کی سماجی اور تعلیمی تحریکات کو ہر ٹائیس کی دیکھ بھال اور سرپرستی نے چار چاند لگا دیے ہیں۔ اردو سے ہر ٹائیس کو جو دلچسپی ہے اور اس کی اہمیت کا آپ کو جو احساس ہے وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ حیدر آباد شریف لائے ہی آپ نے نہ صرف اردو میں گفتگو کرنے بلکہ لکھنے پڑھنے میں بھی ہمارے ساتھ شامل کر لی۔ شہزادی صاحبہ حیدر آباد کی تعلیم یافتہ خواتین کی صحیح معنوں میں رہنما ہیں چنانچہ ہر ٹائیس کی رہنمائی میں پرنسز آف برار رسول و ایفنس کو جو خدمات انجام دے رہی ہے وہ اپنی آپ نظر میں۔

مرحوم سر اکبر حیدر فہرہاں جنگ بہادر کو ادارہ ادبیات اردو کی سرگرمیوں سے خاص دلچسپی تھی اور انھوں نے اس کے پہلے جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت فرمائی تھی۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے موجودہ صدر عظیم ہر ٹائیس کی کنسلٹنسی کرنل حافظ سراجہ سعید خاں بہادر کو بھتاری کو بھی جب سے کہ مدعو نے ادارہ کے کاروبار و ذرائع و خیر و کامعانیہ فرمایا ہے اس کے ساتھ ایک خاص دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اور ادارہ علم و روشنی شروع سے اس ادارے کی سرپرستی قبول فرمائی۔

آنہیں ڈاکٹر نواب ہمدی یار جنگ بہادر اس ادارے کے صدر ہیں اور ادارہ ادبیات اردو نے گزشتہ بارہ سال میں جو ترقی کی ہے اس میں آپ کا بڑا حصہ ہے۔ آپ نہ صرف ماہر تعلیم بلکہ اردو کے ادیب بھی ہیں اور صرف اردو ہی نہیں بلکہ انگریزی، فارسی اور عربی ادب پر بھی حاوی ہیں ملک کی شاید ہی کوئی ایسی تعلیمی یا علمی تحریک ہوگی خواہ وہ سرکاری ہو خواہ غیر سرکاری جس کی ترقی میں آپ کی اعانت کو غل نہ ہو۔ ادارہ کو آپ سے بہتر رہنما نہیں مل سکتا جملہ اہل اردو کی طرف سے نواب ہمدی یار جنگ بہادر کی مبارک یادیں کہ ان کی ذاتی نگرانی اور توجہ کی بدولت ادارے نے ایسے وسائل اختیار کئے ہیں کہ جن کی وجہ سے ملک محروسہ کے دور دراز کسے اشخاص کے علاوہ اطراف و اکناف کے صوبہ جات میں بھی اردو کی نشر و اشاعت سرعت کے ساتھ عمل میں آ رہی ہے۔

اس نامناک دور ہمایونی کا سب سے زیادہ درخشاں اور عظیم الشان کارنامہ جامعہ عثمانیہ کا قیام ہے۔ اس کے وجود میں آنے تک ایک اجنبی زبان ذریعہ تعلیم تھی اسی کا نتیجہ تھا کہ بہت کم افراد ملک جدید علوم و فنون سیکھ سکتے تھے اور کتنی کے چند ہی مہارت حاصل کر سکتے تھے اور ان کو بھی اپنی زبان پر آنا محسوس نہیں ہوتا تھا کہ وہ ملک میں علم کی اشاعت میں کوئی نمایاں حصہ لے سکیں وہ قوم بھی ترقی نہیں کر سکتی جو اپنی زبان کے متعلق احساس کمتری رکھتی ہو۔ جامعہ عثمانیہ قائم فرما کر نیدگان عالی علی حضرت سلطان العلوم نے ملک اور قوم کی ترقی میں اس رکاوٹ کو دور فرمادیا جو اس احساس کمتری کے باعث پیش آرہی تھی۔ علی حضرت سلطان اشعار نے جو اقلیم سخن کے بھی شہنشاہ ہیں اردو کو نہ صرف اس بلند مرتبہ پر فائز فرمایا جس کی وہ مستحق تھی بلکہ علوم و فنون کے خزانے بھی اس میں منتقل فرما کر اس زبان کو بڑی وسعت عطا فرمائی جس کی وجہ سے ملک کے ہر گوشہ میں ایک علمی فضا پیدا ہو گئی۔ اردو کی مقبولیت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور دو یا ہندوستانی کے باشندگان ہند کی مشترک زبان ہونے کی دلیل اس طرح کر کیا ہو سکتی ہے کہ اطلاع عالم کی نشر گاہوں سے جو بات بھی ہندوستان کو سنلے کے لئے کہی جاتی ہے وہ اردو ہی میں ہوا کرتی ہے۔ اردو ہندوستان کے کسی خاص صوبہ یا فرقہ کی زبان نہیں ہے بلکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے میل جول سے اس نے جنم لیا ہے۔

ہمارا رہبر سرگزن پرشاد انجمنی نے ایک حقیقت کا اظہار کیا جب انھوں نے ایک موقع پر یہ فرمایا کہ "اردو زبان ہندوستان کی دو بڑی قوموں یعنی ہندو مسلم اتحاد کی یادگار ہے اور جس قدر اسے فروغ ہوگا اسی قدر ان دونوں قوموں کی یک جہتی کا باعث ہوگا۔"

اس مشترک زبان کی مزید اشاعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کو سلیس اور عام فہم بنایا جائے اور اس کو فارسی ترکیبوں اور عربی وسکرت و ہند کے غیر مانوس اور غیر ضروری الفاظ کے بوجھ سے ہلکا کیا جائے۔ اب وقت آگیا ہے کہ دفتری زبان کی اصلاح کی جانب بھی پوری توجہ اور کوشش کی جائے ممالک محروسہ سرکار عالی میں پہلے دفتری زبان فارسی تھی اب یہی وجہ ہے کہ اب تک سرکاری مراسلت میں فارسی الفاظ اور ترکیبوں کی بہتات پائی جاتی ہے۔ اس کا ایک نمونہ آپ حضرات کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں۔

"بظرف واقعات مذکورۃ الصدور بملاحظہ حالات مسطورۃ تشریح و بیان ہوگا کہ در یوں لا بحت گرائی تشریح اجناس و مفیق حالات بسر برد اس امر کی شدید ترین ضرورت داعی ہے کہ غلا زمان و تنو سلان علاقہ بات سرکاری کے موجب و شہادت کے شروحات جاریہ میں بنظر تعمق غور و محض کر کے ان کے معیار کو اس تناسب سے طبع کیا جائے کہ وہ اپنی بسر برد اور سرکاری کاروبار کے تمام انصاف میں کمائی بنی انہماک قائم رکھ سکیں۔"

اس ادارے نے ۱۹۳۸ء کے اواخر میں تعلیم الغان کی ضرورت کو محسوس کر کے اردو امتحانات کا ایک خاکہ تیار کیا۔ ان امتحانات کا اہم مقصد یہ ہے کہ چہانت کو دور کر کے علم کی روشنی کو پھیلایا جائے۔ قوم کے نو بہانوں کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے تو عام طور پر انتظامات کئے جاتے ہیں لیکن بڑی عمر کے

ایسے لوگوں یا فوجیوں کے لئے جو کسی جامعہ یا سرکاری ادارے میں اردو کی تعلیم سے بہرہ مند نہیں ہو سکتے یا ایسے اصحاب کے لئے جو دوسرے مضامین کے تعلیم یافتہ یا سند یافتہ ہوتے ہیں لیکن اردو ادب سے بخوبی واقف نہیں ہیں اردو کی تعلیم کا کوئی منظم انتظام نہ تھا۔ اسی طرح ایسی خواتین کے ذوق علم کو سیراب کرنے کے کوئی مواقع موجود نہ تھے جو تعلیمی زندگی کا ہر سے آگے بڑھ چکی ہوں اور سرکاری مدارس سے استفادہ کرنے کی قابل نہ رہی ہوں۔ ہماری اکثر خواتین ایسی ہی ہیں جنہوں نے خانگی طرز پر اچھی لیاقت حاصل کی ہے لیکن اپنے ٹھیک تعلیمی معیار سے واقف نہیں اور اس طرح اس خود اعتمادی سے محروم ہیں جو امتحان دینے اور سند حاصل کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ اس اہم مقصد کے پیش نظر ادارہ ادبیات اردو نے اپنے دوسرے شعبوں کیسٹا اردو امتحانات کا ایک شعبہ آغاز ۱۹۳۲ء سے قائم کیا جس کے پہلے امتحانات مسئلہ میں منعقد ہوئے۔ اس شعبہ کا کام ایک مجلس انتظامی کے سپرد ہے جس کی ہدایت کا مجھے خرم حاصل ہے۔ یہ شعبہ مقررہ قواعد و ضوابط کے تحت امتحانات لیتا ہے اور کامیاب امیدواروں کو ادارہ کی طرف سے شہید اور امتیاز کے ساتھ کامیاب ہونے والوں کو انعامات عطا کرتا ہے۔ ان امتحانوں میں ہر فرد بلا امتیاز مذہب و ملت و جنس شریک ہو سکتا ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ اب تک ہفتے امتحان ہوئے ہیں ان میں صرف اردو بولنے والے ہی نہیں بلکہ غیر اردو والے افراد بھی خاصی تعداد میں شریک رہے ہیں۔

ادارہ نے مختلف مقامات پر اپنے مقررہ نصاب کی تعلیم کا انتظام کیا ہے اور اصلاح اور دیہات میں ادارہ کی شاخیں یہ کام محسن و خوبی انجام دے رہی ہیں۔ درسی انتظام کے علاوہ امتحانات کے سلسلے میں ایسی عام فہم تقریروں کا بھی انتظام کیا جاتا ہے جو ادارہ کے نصاب کے مطابق ہوتی ہیں اور جن سے امتحانات کے امیدواروں کے علاوہ عام لوگ بھی یکساں طور پر مستفید ہوتے ہیں۔

مجلس امتحانات میں منعقد ہمارے تعلیم مسلم الشہوت اساتذہ اور سرگرم قومی کارکن شامل ہیں۔ اس مجلس نے بڑی کدو کاوش سے مختلف درجے کے امتحان قائم کئے۔ ان کے لئے معیاری اور جدید طرز کا نصاب اور نصابی ضرورتوں کے مطابق ایک وجہ کے قریب کتابیں مرتب کرائیں۔ اس مجلس کا کام سب سے ختم نہیں ہو گیا بلکہ موقع بہ موقع حسب ضرورت نصابی کتب میں ترقی و تبدل ہر سال کے منتخبین اور پچھلے مہرین کا انتخاب مرکز کی نگرانی غرض جملہ امور اسی مجلس میں طے ہوتے ہیں۔ یہاں اس واقعہ کا اظہار ضروری ہے کہ ان اردو امتحانات کے لئے ہمتیوں کا انتخاب خاص معیار اور احتیاط سے کیا جاتا ہے اور اس امر کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے کہ ہر امتحان کے تقریباً نصف ممتحن بیرون محالک محروسہ کے علماء اہل سائنہ ہوں۔

ادارہ کی طرف سے فی الحال ۶ امتحان لئے جاتے ہیں۔

۱۔ اردو وائی۔ ۲۔ اردو زبان و ادبیات۔ ۳۔ اردو عالم۔ ۴۔ اردو فاضل۔ ۵۔ خوشنویسی۔ ۶۔ خطاطی و کتابت۔

آخری دو امتحان اردو ادب کی خاطر خواہ ترقی کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ خوش نویسی ہمارے یہاں ایک ایسا شریف فن تھا جو ترقی کرتے کرتے مصوری اور نقاشی کے رتبہ کو پہنچ چکا تھا لیکن کچھ عرصے سے اس میں ایسا انحطاط پیدا ہوا کہ خوش نویس اور خطاط محروم ہونے لگے اور اردو زبان کی کتابوں میں وہ دیدہ زیبی اور خوش اسلوبی باقی نہ رہی جو ایک شائستہ اور ترقی یافتہ زبان کے شایان شان ہے۔

اردو زبان و ادبیات کا امتحان اسی سال پہلی دفعہ قائم ہوا ہے اور اس امر کا اظہار میرے لئے موجب مسرت ہے کہ اس کے قیام کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ جن لوگوں نے ادارہ کے مسامی سے اردو لکھنا پڑھا سیکھا یا امتحان میں علم کی دنیا میں قدم رکھنے کے بعد آگے بڑھنے کی فطری طور پر خواہش پیدا ہوئی اور ادارہ کے دفتر میں ایسے بیسیوں خطوط وصول ہوئے جن میں استدعا کی گئی کہ ایک ایسا امتحان بھی قائم کیا جائے جو اردو و ادبی

کامیاب لوگوں کے پٹھے کھینچنے کے شوق میں امتداد کا عرصہ ہو اس بڑھتے ہوئے شوق کو پیش نظر رکھ کر اردو زبان والی اس سال پہلی دفعہ امتحان لیا گیا اور بڑی مسرت کا مقام ہے کہ اس میں ان امیدواروں میں سے اکثروں نے شرکت کی جنہوں نے گزشتہ سالوں میں اردو دانی کا امتحان کامیاب کیا صرف ایک واقعہ ہمارے قصہ کی تکمیل کی گواہی دیتا ہے۔ ادارہ کے شعبہ امتحانات کے کام میں اب تک جو کچھ بھی کامیابی ہوئی ہے وہ اس لئے بھی ہیں زیادہ اہم معلوم ہوتی ہے کہ ان امتحانوں کی شرکت کے ولولے شہر جدید آباد سے زیادہ اضلاع اور چھوٹے چھوٹے دیہات کے باشندوں کے دلوں میں موجزن ہیں۔ شہر میں تو یہی تعلیم و تعلم کے مختلف ذرائع موجود ہیں اور یہاں تعلیم یافتہ آبادی کا تناسب نسبتاً زیادہ ہے۔ کل فرصت دیہات اور دور دراز کے علاقوں کو علم کی روشنی سے منور کرنے کی انتہائی ضرورت پڑی ہو رہی ہے چنانچہ اس سال جو تقریباً (۱۲۰۰) امیدواران امتحانات میں شرکت تھے ان میں سے شہر جدید آباد سے شرکت ہونے والوں کی تعداد (۲۲۵) تھی اور تقریباً (۱۱۷۵) امیدوار اضلاع اور دیہات ہی سے شرکت ہوئے تھے جن میں زیادہ تر تعداد کافوں سپرواہوں اور طبقہ ادنیٰ کے ملازمین کی تھی۔

ادارے کے جوامعی امتحانات ہیں ان کے نصاب کی ترتیب کے وقت اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا کہ محض ادنیٰ معلومات ہی پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ ایسے مضامین بھی شرکت نصاب کئے گئے جو زندگی کے سنوارنے اور بصیرت کے وسیع کرنے اور عمل کی طرف راغب کرنے کا باعث ہیں۔ اردو زبان اور اردو عالم کے امتحانوں میں ایسے مختلف اختیاری پرچے رکھے گئے ہیں جن سے امیدواروں کو اپنی طبیعت اور ذوق کے مضامین کے اختیار کرنے میں بڑی سہولت ہو گئی ہے۔ امور زمانہ داری شہری و دیہی معلومات کنڑی، تملی، اور مرٹھی میں ترجمہ، ٹائپ، خوش نویسی، مختصر نویسی، فونٹری، احکامات، جیسے مضامین کو شرکت کے ان امتحانات کی افادیت میں خاص طور پر اضافہ کیا گیا ہے۔ جماعت کی بڑی بڑی سندیں رکھنے والے امیدوار بھی اکثر دفتروں میں ناکام ثابت ہوئے ہیں اور چونکہ اکثر و بیشتر نوجوان محض ملازمت ہی کی خاطر تعلیم پاتے ہیں اس لئے ادارے نے اپنے امتحان اردو عالم میں دفتری معلومات کو بھی ایک اختیاری مضمون کے طور پر شریک کیا ہے اور اس کے لئے مولوی ظہیر الدین احمد صاحب ایم اے ایچ، ایس انٹرنیٹ توفیق و رکن مجلس انتظامی اردو امتحانات سے دفتری معلومات سے متعلق ایک کتاب مرتب کر کے شائع کی ہے۔ اس طرح دوسرے مضمونوں مثلاً امور خانہ داری، عروض و بلاغت، تاریخ ادب اردو و غیرہ سے متعلق بھی اس مجلس نے خاص کتابیں مرتب کرائی ہیں۔

اس سلسلے میں ان کتابوں کا تذکرہ خاص طور پر ضروری ہے جو تعلیم بالغان کے لئے مولوی محمد سجاد مرزا صاحب کی نگرانی میں کھولائی گئی ہیں اردو میں بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے تو مختلف قاعدے موجود ہیں لیکن کوئی ایسی کتاب موجود نہ تھی جو بالغان کو اردو سکھانے کے کام آتی۔ اصول تعلیم کے لحاظ سے بچوں اور بالغان کی دوسری ضروریات بالکل مختلف ہیں ہمارا ادارہ خوش قسمت ہے کہ مولوی سجاد مرزا صاحب جیسے اہم تعلیم نے ہماری خواہش پر اردو دانی کی پہلی اور دوسری اپنی خاص نگرانی میں مرتب کرائی ہیں یہ دونوں کتابیں بالقصور شائع ہوئی ہیں اور ادارہ کے ابتدائی امتحان کے علاوہ صوبہ بمبئی اور ریاست میور میں بھی ان کو تعلیم بالغان کے نصاب کے لئے خاص طور پر سفیداد کا کامیاب بھگایا ہے۔

سامحال شرکت کی تعداد میں قابل لحاظ اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ سال ۱۹۲۷ء شرکت تمام امتحانوں میں شرکت ہوئے تھے۔ اس سال (۱۹۲۸) یعنی (۱۹۲۷ء) امیدوار زیادہ شرکت ہوئے۔ اب میں ادارہ کے امتحانوں کے نتائج گوش گزار کرتا ہوں۔

نام امتحان . . . شرکت . . . کامیاب . . . نتیجہ
اردو دانی . . . ۸۳۹ - ۶۵۵ - ۷۸۰ فیصد

اردو زبان دان	۲۲۰ - ۹۸ - ۴۳ فیصد
خوش نویسی	۸ - ۲ - ۲۵
اردو عالم	۱۹۵ - ۱۰۰ - ۵۱
اردو فاضل	۵۵ - ۳۳ - ۶۲
جلد	۱۳۲۳ - ۸۸۹ - ۰

بحیثیت مجموعی نتیجہ (۶۷) فیصد رہا۔

گزشتہ سال ادارہ کی کوششوں سے (۴۳۵) اشخاص نے اردو کھنا پینا سیکھا تھا اس سال (۶۵۵) ان پڑھ زبیر علم سے آراستہ ہوئے ان اعداد سے ظاہر ہے کہ ادارے کا شعبہ امتحانات علاوہ علمی خدمت کے ناخواندگی کو دور کرنے میں قابل قدر خدمت انجام دے رہا ہے۔

یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری نہیں کہ پہلے سال صرف (۸) مرکزوں میں امتحان لئے گئے تھے اور سال مال (۴۲) مرکزوں کا انتظام کرنا پڑا۔ بلکہ کے مروانہ اور مرکز نوان کے علاوہ دور دراز کے اضلاع اور دیہات کے جملہ مرکزوں کو ادارہ کی طرف سے ایک ایک صدر مقرر کیا گیا۔ روانہ کئے گئے جن کے ساتھ ہر روزہ پیکٹوں میں سوالات کے پرچے اور جوابی بیانات بھیجے گئے۔ ہر مرکز کے اشتغالات وہاں کی مقامی شاخوں نے اطمینان بخش طور پر کئے تھے۔ جملہ مقررہ کامین اور مرکزوں کے انتظام میں مدد دینے والے اصحاب کا نام تمام شکریہ ادا کرنے کا یہ موقع نہیں ہے تاہم یہاں آنا ضرور عرض کروں گا کہ بعض محکمہ کاروں کو اپنے مرکزوں تک پہنچنے میں کوشش کی شدت اور راستے کی خرابی کی وجہ سے بڑی وقیفش پیش آئی لیکن اس کے باوجود انھوں نے وقت پر پہنچنا ہر اپنے فریض کی انجام دہی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔

ان امتحانات کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کی فیس بہت قلیل یعنی (۵۰) (۱۰۰) اور زیادہ سے زیادہ (۵۰۰) رکھی گئی ہیں جن کی وجہ سے غریب سے غریب لوگ ان میں شریک ہو سکتے ہیں ابتداء میں ان سے ادارہ کو اتنی آمدنی نہ ہوئی کہ معمولی اخراجات کی تکمیل ہو سکے جس بڑی مسرت ہے کہ بعض درو مندا صاحب نے ان کی افادیت کے پیش نظر اپنے عطیوں کے ذریعے سے اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹایا۔ چنانچہ اس سال بھی حسب ذیل پانچ اصحاب نے ان کے سلسلے میں پچاس پچاس روپے عطیہ فرمائے ہیں جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب، پروفیسر عبد المجید صاحب صدیقی، مولوی ظہیر الدین احمد صاحب، مولوی کمال رضا صاحب اور ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری رور۔

ان رقمی عطیوں کے علاوہ ان ملائی اور نقروی تحفوں کا ذکر بھی ضروری ہے جو آج عطا کئے جائیں گے۔ ملائی تحفوں میں آئینہ عقیقہ جگنا اور آئینہ سید عبدالعزیز صاحب کے تحفے خاص قابل ذکر ہیں جو اردو فاضل اور اردو عالم کے امتحانوں میں اہل آنے والے امیدواروں کو دے دیے جا رہے ہیں۔ اردو فاضل میں طبقہ اثاثہ سے جو امیدوارہ اول آئی ہیں ان کو محترمہ سکریٹری عظیم صاحب نے طیبہ بیکم ملائی تحفہ عطا کیا ہے جو کل کے اجلاس شعبہ نوان میں عطا کیا جائے گا۔ اس سال (۲۵) نقروی تحفے دیے جا رہے ہیں جو پھر سے امتحان میں اول آنے والے امیدواروں کے علاوہ ہر مرکز سے بہ امتیاز کامیاب ہونے والے امیدواروں کو ادارہ کے علاوہ مختلف مقامی علم دوست اصحاب نے عطا کئے ہیں۔ ان سب عطیوں کے نام تحفوں پر کندہ کر دیے گئے ہیں اور وقت تقسیم ان کا اعلان ہوگا اس لئے کہ ان کی فہرست سنائی جائے ان سب کا منجانب مجلس امتحانات شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ادارہ ادبیات اردو کے بانی اور روح رواں ڈاکٹر سید محمد الدین صاحب قادری نور نے ادارہ میں شعبہ امتحانات کا اضافہ کر کے ایک بڑی تعلیمی اور علمی خدمت انجام دی ہے۔ آپ کا ایک بڑا کام یہ ہے کہ آپ ملک کے نوجوانوں کو اردو اور اس طرح قوم کی خدمت کے لئے تیار کرتے ہیں جس عمر کی سے آپ نے ادارہ کی تنظیم فرمائی ہے اور جس متعدی اور انہماک سے آپ اس کے مختلف شعبوں کی نگرانی اور رہبری فرماتے ہیں اس کے لئے آپ تمام اہل ملک کے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

سید علی اکبر

ادارہ کی شاخوں کے قاعدے اور طرز کار

- (۵) سب کس کے لئے تعلیمی معائنات اور خریداروں کو فراہم کرنا۔
- (۶) ادارہ کے قواعد کے تحت اپنے ارکان بنانا اور جمع شہر و قہم میں سے صرف نصف کی مدت تک متعدد ادارہ کو روانہ کرنا اور نصف سے اپنی شاخ اور مطالعہ خانہ کے اندراجات کا انتظام کرنا
- (۷) شاخیں سب رس کے غور و انداز فراہم کریں گی ان کے چیلے کا ایک چھٹائی حصہ ادارہ کے کٹاؤں سے بطور ادائیگی اور اخبارات و رسائل کی صورت میں شاخوں کو دیا جائے گا۔
- (۸) ہر شاخ کے دارالطالعہ کے لئے ادارہ کی تمام مطبوعات کا ایک ایک نمونہ نصف قیمت پر دیا جائے گا اور شاخوں کی کوششیں جس قدر مطبوعات فروخت ہوں گی ان پر ایک کمیشن شاخوں کو دیا جائے گا
- (۹) ان کے علاوہ شاخوں کے مزید تمام ضروریات و ہوائیوں کے جو ادارہ ادبیات اردو کے ہیں اور اس کے پہلے کتا بخسہ معلومات میں شائع ہو چکے ہیں۔

حیدرآباد سے باہر اگر کسی مقام کے اہل ذوق اصحاب اردو اور ادب کی توسیع و اشاعت کی خاطر اجتماعی طور پر کوشش کرنا چاہتے ہوں تو ادارہ ادبیات اردو کے مخصوص صاحب اعزازی کے نام پانچ علم دوست اصحاب کے دستخطوں کے ساتھ ایک خط روانہ کریں تاکہ قیام شاخ کے لئے اجازت نامہ کا فارم بھیجا جائے۔ اس فارم کو بعد نمائندہ پڑھی واپس کرنے پر مستند صاحب مذکور ادارہ کی مجلس انتظامی سے منظوری حاصل کر کے قیام شاخ کی اطلاع دیں گے اور اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کریں گے۔

ادارہ کی شاخوں کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں۔

- (۱) ادارہ کے اردو امتحانات کا چھپا کرنا۔
- (۲) امتحان زبان دانی کے لئے مفت تعلیم کا انتظام کرنا۔
- (۳) اردو علم اور اردو فاضل کے امتحانات کی تعلیم کے لئے مطبوعات کے ساتھ انتظام کرنا۔
- (۴) اردو مطالعہ نمائندہ قیام کرنا۔

خطبہ صدر جنرل لاشان ہرلینڈی لکشنز اور اعظم جابر ولیعہد دولت اصفیہ و سرپرست اعلیٰ ادارہ ادبیات دو

(جس کو ہر مائیں نے ادارہ کے طلبہ عطا کئے سنا دوا لغات میں تباہی ۱۱ دسمبر ۱۳۳۲ء بمقام ٹاؤن ہال باغ عامہ سنایا۔)
ادارہ ادبیات اردو کے گزشتہ بارہ سال میں جو ترقی کی ہے اور علم کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا ہے اس پر ادارے کے کارکن
مبارک باد کے مستحق ہیں۔ مجھے بڑی مسرت ہے کہ ایسے وسائل اختیار کئے جا رہے ہیں جن کے باعث ممالک محروسہ کے اضلاع میں علم و فن کا فیض
رعایا تک پہنچے ہیں مزید آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔
یہ خیال نہایت صحیح ہے کہ اردو ہندوستان کے کسی خاص صوبے یا فرقے کی زبان نہیں بلکہ ہندو مسلم طرز گفتگو کا سنگم اور دونوں قوموں
کے میل جول کی یادگار ہے۔

مجھے اتفاق ہے کہ اردو کی اشاعت کے لئے ضروری ہے کہ اس کو زیادہ وافی الفاظ کے بوجھ سے ہلکا کیا جائے۔ یہی درست ہے کہ دفتری
زبان میں غیر ضروری الفاظ زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ مگر تعلیم یافتہ طبقے کی اردو زبان ادب خصوصاً گفتگو میں انگریزی الفاظ کی کثرت بھی لائق توجہ
ہے اور اس کثرت کی بھی نہایت دلچسپ مثالیں دی جاسکتی ہیں۔

نوائین کے ذوق علم کی تکمیل کے لئے شعبہ امتحانات کا اضافہ ہر مائیں کی خاص مسرت کا باعث ہے۔ نیز بڑی عمر کے لوگوں کے لئے اردو تعلیم
کے انتظام اور جدید طرز کے نصاب اور امتحانات کے لئے معذوں کتابوں کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی۔ مجھے یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی کہ امتحانوں میں
اضلاع کے باشندے کثیر تعداد میں شریک ہو رہے ہیں اور تعلیم بالغان کے لئے جو کتابیں شائع ہوئی ہیں وہ صوبہ بھٹی اور میسور میں بھی وقعت کی نظر
دیکھی گئی ہیں۔ امتحانات کے مرکزوں میں اضافے سے پایا جاتا ہے کہ ترقی کا رفتار اطمینان بخش ہے۔

حالات حاضرہ میں صرف ادبی معلومات کسی طرح کافی نہیں ہو سکتے اور نصاب میں ایسے مضامین کی شرکت جو علم و عمل کے میدان کے لئے
ضروری ہیں نہایت صحیح اقدام ہے۔ اس نمایاں کامیابی سے جو ملک کی علمی خدمت میں ادارے کی سرگرمیوں سے ماہل ہوئی ہر مائیں کو اور مجھے
بڑی خوشی ہوئی۔

ادارے کے بانی ڈاکٹر سید محمد الدین قادری نے ملک کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اور اس اہم کام میں رقی یا قلمی امداد ملک کے شکر
کی مستحق ہے۔ اعلیٰ حضرت سلطان العلوم کے عہدہ خود کا یہ بڑا کام سہ ہے کہ نوہالان قوم اس طرح علم و فن کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہیں۔

تقریر استغاثہ اسناد و انعام ادارہ

(ڈاکٹر نواب ہندی یار جنگ بہادر صدر الہام و صدر ادارہ نے ۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء کو ان دن ہال باغ ماتمہ میں جلسہ کے کامیاب امیدوارانہ اردو استقامات کو اسناد و انعامات عطا کرنے کیلئے پرنسپلینس در شہر ہوا شہزادی برار سے استغاثہ کرتے ہوئے تقریر فرمائی اس کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔ نواب صاحب کی یہ تقریر محکمہ لاسکلی کی طرف سے ریکارڈ کی گئی اور اسی روز رات میں نشر گاہ سے نشر بھی ہو گئی تھی۔
یہ پرنسپلینس!

قبل اس کے کہ میں ہر پرنسپلینس آف براہ سے یہ درخواست کروں کہ وہ برائے ہر بانی آج کی اسناد و انعامات تقسیم فرمائیں صرف ایک آدمہ لفظ کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ ادارہ ادبیات اردو ان بہت ہی شاذ و نادر اداروں میں سے ہے جو خود اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہوتے ہیں۔ حیدرآباد میں یہ طریقہ پڑ گیا ہے کہ ہر چھوٹی سی چھوٹی بات کے لئے سرکار سے امداد طلب کی جاتی ہے۔ گویا سرکار ماں بھی ہے اور باپ بھی۔ اور وہ ادارہ جو اپنے آپ کو چھوٹا بچہ سمجھتا ہے جب تک مال اس کا ہاتھ نہ پکڑے وہ آگے بڑھنے نہیں چاہتا۔ ادارہ ادبیات اردو نے اس نظریے کو چھوڑ دیا کہ سرکار ہی ہمارے مال باپ ہیں بلکہ اس نے اپنی کوششوں سے اپنے آپ کو نہ صرف قائم کیا بلکہ ترقی کر کے اس کو بت پرستی پر پہنچ گیا ہے جس کو بت پرک وہ آج کل ہے۔ بڑھتے بڑھتے اب اس کی یہ حالت ہے کہ چودہ سو طالب علم اس کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس ادارے کے کتب خانہ نے جو صرف چند کتابوں سے ابتداء کی تھی اب اس میں بہت سی نادر قلمی کتابیں بھی موجود ہیں۔

ادارے کی یہ سب ترقیاں صرف چند افراد کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اور انہی باتوں سے یہ ادارہ بہت زیادہ قابل عزت ہے۔ اس کے بانی ڈاکٹر سید محمد الدین قادری صاحب زور اس کو قائم کرتے وقت سرکار کے دست نگر نہیں ہوئے۔ بلکہ ذاتی اور خانگی عطیوں سے اس کا کام شروع کیا۔ چنانچہ آج بھی میں اس بات کا خوشی سے اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ راجہ دھرم کرشن بہادر نے ادارے کو ایک ہزار روپے عنایت کئے ہیں۔ ایسی ہی سرپرستیوں کی وجہ سے یہ ادارہ ترقی کر رہا ہے۔

ادارے نے جو اردو امتحان قائم کئے ہیں ان کا فائدہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ جو تعلیم نہ پاسکے یا جن کی عمر زیادہ ہو گئی ہے ان کو اردو کے سیکھنے میں مدد ملتی ہے۔ ان امتحانوں میں ہر قوم کے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ابتداء میں ان میں صرف دو سو پچاس امیدوار شریک تھے۔ اور اب چودہ سو نے شرکت کیا۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اصلاح پر گرم جوشی سے کام کیا جا رہا ہے۔ ہمارے یہاں صرف چودہ اضلاع ہیں مگر اس سال تقریباً پچاس مرکز قائم ہوئے۔ گویا ہر ضلع میں تین مرکزوں کا تناسب رہا۔ ان مرکروں میں امتحانوں کی تیاری کرائی جاتی ہے اور یہ مرکز اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اردو سیکھیں اور امتحانوں میں شریک ہوں۔ ان استقامات کے ممتحن اچھے اور مستند لوگ ہیں۔ اور وہ اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ معیار بلند ہوتا ہے جیسے کہ ناظم صاحب تعلیمات نے اپنی روداد میں اچھی پڑھ کر سنایا۔ غرض ڈاکٹر زور صاحب نے ادارے میں استقامات کا شعبہ قائم کر کے ایک مفید کام کا آغاز کیا ہے۔ کسی اور ذریعہ سے اردو کی اتنی زیادہ خدمت انجام نہیں پاسکتی جتنی کہ ان امتحانوں کے ذریعہ سے نہایت چھپ چاپ اردو کی ترقی ہو رہی ہے۔ زور صاحب نے مختلف موضوعوں پر بہت سی کتابیں بھی چھپوائی ہیں۔ اور ادارے سے وقتاً فوقتاً جو کتابیں چھپتی رہتی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے موضوعوں کے علاوہ ان کے لکھنے والے بھی ہر فرقے اور مختلف معیار کے ہیں۔ تاکہ ہر قسم کے

لوگوں کو فائدہ پہنچا رہے۔ اس جنگ کے زمانے میں کافذ کی گرائی کی وجہ سے کتابوں کا تیار ہونا مشکل ہو گیا ہے۔ پھر مکی زور صاحب بھی پواتے ہی رہتے ہیں۔ ادارے کا سب کس سبھی جاری ہے اور وہ بہت ہر دل عزیز ہوتا جا رہا ہے۔ بچوں کے لئے بھی علم و سب کس پابندی سے نکلتا ہے۔ اب میں ہر ٹینس پرنس آف برار سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس سال کے امیدواروں کو اناد اور تم سے عطا فرمائیں۔

مشاعرہ

دوشنبہ ۲۸ ستمبر کی رات میں دس بجے سے ادارے کے جلسہ گاہ میں ایک شاعرہ ترتیب دیا گیا تھا جس کی صدارت آنریبل مولوی غلام محمد صاحب صدر الہام فنیائش نے فرمائی چونکہ صاحب موصوف کسی ضروری مصروفیت کی وجہ سے دیر سے تشریف لائے اس لئے تقریباً ساڑھے دس بجے نواب اصغر یار جنگ بہادر اصغر کی صدارت میں شاعرہ شروع کر دیا گیا۔ اور بعد کو مولوی غلام محمد صاحب نے اس کی صدارت فرمائی۔ حسب ذیل شعراء نے اپنے کلام سے مخطوط فرمایا: حسرت موہانی، صفی اوزنگ آبادی، تنہا عہادی پھلواروی، حسرت تزدی، محمد مہدی الدین، عبدالرزاق راشد، رکن الدین فضا، عجمین سروری، علی اشرف، عابد علی سعید، عطا کلیوی، نواب ناصر الدین احمد نقوی عابدی، حسرت جے پوری، زین العابدین عابد، ابو الحسن فیض، نواب اصغر یار جنگ بہادر اصغر، نظر حیدر آبادی، محمد حسین آزاد، و امیدورینت ذکی ہتین سہروردی، صابر کوسگلی، مظفر الدین ظفر، انور شاہ آبادی، چونکہ مولوی غلام محمد صاحب صدر الہام فنیائش، و صدر مشاعرہ رات کے دو بجے کے قریب واپس تشریف لے گئے اور اپنی جگہ مولانا تھنا کو صدر مشاعرہ مقرر فرمایا اس لئے تقریباً تین بجے تک مشاعرہ جاری رہا لیکن انیس بجے کہ بعض شعراء صدر صاحب کے تشریف لے جانے کے ساتھ ہی اٹھ گئے اس لئے ان کے کلام سے مخطوط ہونے کا موقع نہ مل سکا۔

ادار کی مجلس انتظامی

- | | |
|---|---|
| مولوی عبدالحمید ربنا صدیقی ایم ایل ایل بی اتا و تاریخ جامعہ عثمانیہ | صدر۔ آنریبل ڈاکٹر نواب ہدی یار جنگ بہادر ایم ڈی لٹ |
| مولوی عبد القادر صاحب سروری ایم ایل ایل بی | (کیمرج) معین امیر عثمانیہ و صدر الہام تعلیمات |
| صدر شعبہ اردو جامعہ میور۔ | نائب صدر۔ مولوی محمد لیاقت اللہ خاں متنازع سی ایس محمد فنیائش |
| مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی نقوی فاضل | ادالین۔ مولوی سید محمد عظیم صاحب ایم (کنٹ) بی ایس سی |
| مددگار نظم رجسٹریشن بلدہ۔ | صدر رکنیہ بلدہ حیدر آباد۔ |
| مولوی عبدالقادر صاحب صدیقی ایم اے اتا و شعبہ و نیات جامعہ عثمانیہ | مولوی خواجہ معین الدین صاحب انصاری ایچ سی ایس |
| مستند۔ ڈاکٹر سید محمد الدین صاحب قادری زور | مستند سیاسیات سرکار عالی۔ |
| ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (لندن) | مولوی سید علی اکبر صاحب ایم (کن) ناظم تعلیمات |

تیسرا اجلاس یعنی ادارے کا سالانہ علمی اجلاس

شعبہ ۲۲، ڈسمبر کو صبح دس بجے ادارے کے جلسہ گاہ میں آئریبل ڈاکٹر نواب ہمدی بابرنگ بہادر ایم اے ڈی لٹ صدر ادارہ کے زیر صدارت ادارے کا سالانہ علمی جلسہ منعقد ہوا جس میں ادارے کے رفقاء، معتمدین، شعبہ جات، دیگر ارباب کار کے علاوہ مختلف علم دوست اصحاب نے شرکت فرمائی جن میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

نواب ٹوٹ بابرنگ بہادر، راجہ نرسنگ راج بہادر عالی، مولوی خواجہ معین الدین صاحب انصاری، مولوی قاضی زین العابدین صاحب، مولوی ابوالحسن صاحب، مولوی محمد عثمان صاحب، محترمہ نور النساء بیگم صاحبہ، مولوی سید محمد اعظم صاحب، پروفیسر نجیب اشرف صاحب ندوی، مولوی سید علی اکبر صاحب، مولوی عارف الدین حسن صاحب، مولوی ابو محمد صاحب، مولوی عبدالقیوم خاں صاحب باقی، مولوی سید محمد شاہ صاحب معتمد اقبال اکیڈمی، پروفیسر ہارون خاں صاحب شروانی، ڈاکٹر رضی الدین صدیقی صاحب وغیرہ۔

ابتداء میں ڈاکٹر تروڑ صاحب معتمد ادارہ نے سلسلہ کی سرعہ و غایت ادارہ پر ایک تبصرہ کیا۔ مولانا تاج محمد علی بھلواروی نے بعنوان ادارہ و قرآن شریف ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔ مولوی غلام احمد خاں صاحب میر مجلس پاکستان نے قدیم اقوام کی تعلیم پر ایک پراثر محفلات، تقریر کی۔ پروفیسر نجیب اشرف صاحب ندوی ایم اے بی ایس نے ادارہ کے مسائل پر تبلیغ انداز میں نظر ڈالی۔ ڈاکٹر یوسف حسن خاں صاحب نے اقبال کی تعلیم کو وضاحت سے بیان کیا۔ مولوی غازی معین الدین صاحب بی اے ایل بی سائنس اور ادبیات آباد نے اشاعت اردو کے وسائل پیش کئے۔ آخر میں محترم صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں جملہ تقریروں پر تبصرہ کرتے ہوئے ادارہ ادبیات اردو کی خدمات اور خصوصیات پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ اس تقریر کے اقتباسات آئندہ صفحات میں درج ہیں۔

اختتام جلسہ سے قبل ڈاکٹر تروڑ صاحب معتمد ادارہ نے صدر و حاضرین جلسہ کے علاوہ ان تمام اصحاب و خواتین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ادارے کے کاموں اور جلسوں کے انتظام میں مدد کی تھی اور مجلس انتظامیہ کے تصفیے کے مطابق ادارے کے ان جدید رفقاء کا اعلان کیا جو سلسلہ میں ادارے کے رفیق منتخب کئے گئے۔

اس سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب نے اس امر کی وضاحت کی کہ ادارہ ہر سال ایسے چند اصحاب کو اپنا رفیق منتخب کرتا ہے جن کی علمی و ادبی خدمات مستند سمجھی گئی ہوں یا جو ادارے کے علمی و ادبی کاموں میں غیر معمولی حصہ لے رہے ہوں جس کے اعتراف میں مجلس انتظامیہ ان کو اپنا رفیق منتخب کرتی ہے۔ اس سال اس مجلس نے حسب ذیل اصحاب کو ان کی علمی و عملی خصوصیات کے پیش نظر ادارے کا رفیق منتخب کیا ہے۔

۱۔ مولوی قاضی زین العابدین صاحب عابدی جی ایس این ناظم آبکاری

۲۔ مولوی سید بادشاہ حسین صاحب معتمد اردو انسائیکلو پیڈیا۔

۳۔ عارف الدین حسن صاحب ڈوٹرین افسر ونگ آباد۔

۴۔ ضامن علی صاحب غازی کٹر اکٹر

۵۔ خواجہ حمید الدین صاحب شاہد بی اے مدیر سبکدس۔

دیگر رفقاء ادارہ

اس سے قبل ادارے نے جن اصحاب علم و عمل کو ادارے کا رفیق منتخب کیا تھا ان کے نام چونکہ گزشتہ اور پیشہ سال کی مطبوعہ روئدادوں میں شائع نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے یہاں تاریخ وار ترتیب کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔

۱۹۳۹ء

- ۱۳۔ مخدوم لطیف النساء بیگم صاحبہ ایم اے کرن انظامی شعبہ نونوان
- ۱۴۔ جہاں بانو بیگم صاحبہ
- ۱۵۔ مسٹر مہندر راج سکسینہ ایم ایس سی کرن انظامی شعبہ سائنس
- ۱۶۔ صاحبزادہ میر محمد علی خان شش در سہارس۔

۱۹۴۰ء

- ۱۷۔ سر شیخ عبد القادر بی اے بیرسٹر لاہ۔
- ۱۸۔ علامہ سید سلیمان صاحب ندوی۔
- ۱۹۔ پروفیسر سید نجیب اثر صاحب ندوی ایم بی ای ایس۔
- ۲۰۔ مخدومہ سکینہ بیگم صاحبہ مخدومہ شعبہ نونوان
- ۲۱۔ پروفیسر فضل حسن صاحب ایم اے کرن انظامی شعبہ الہیت و ترجمہ
- ۲۲۔ مولوی ضیاء الدین صاحب انصاری ایم بی ایچ ڈی آئرن مینڈ شعبہ زبان
- ۲۳۔ مولوی ظہیر الدین احمد صاحب ایم بی ایچ سی ایس مخدومہ شعبہ تاریخ و ترجمہ

۱۹۴۱ء

- ۲۴۔ ڈاکٹر محمد رحمت اللہ خاں مخدوم ایم ڈی فل (اکن) مخدومہ شعبہ زبان
- ۲۵۔ مولوی فیض محمد صدیقی صاحب بی اے ایم ایڈ مسٹر اردو انسٹی ٹیوٹ پٹنہ

۲۶۔ مخدومہ راجہ بیگم صاحبہ مسٹر شعبہ نونوان

۲۷۔ بشیر انصاری بیگم صاحبہ بشیر شریک مسٹر شعبہ نونوان

۱۹۳۵ء

- ۱۔ ڈاکٹر محمد رفی الدین صاحب صدیقی ایم اے کینیڈا پی ایچ ڈی۔ لارڈ پک۔
- ۲۔ میر ولی الدین صاحب ایم اے پی ایچ ڈی لندن۔
- ۳۔ قاری کلیم اللہ حسینی صاحب ایم اے ایل بی بی پی ایچ ڈی لندن
- ۴۔ امیر علی خاں صاحب پی ایچ ڈی۔

۱۹۳۶ء

- ۵۔ مولوی سید محمد صاحب ایم اے مخدومہ شعبہ شعر و مصنفین دکن۔
- ۶۔ مولوی سید محمد اکبر صاحب دفاترانی بی اے ایل ایل وکیل۔

۱۹۳۷ء

- ۷۔ نواب محمد ظہیر الدین خاں ظہیر بار جنگ بہادر بی اے۔
- ۸۔ مولوی میر حسن صاحب ایم اے مخدومہ شعبہ ادب اطفال۔
- ۹۔ مولوی مخدوم محی الدین صاحب ایم اے۔

۱۹۳۸ء

- ۱۰۔ نواب میر معاون علی صاحبہ مخدومہ شعبہ تنقید۔
- ۱۱۔ مولوی میر سکندر علی صاحبہ و جد بی اے ایچ سی ایس۔
- ۱۲۔ مسٹر راجویندر راو صاحب جذب وکیل عالمپور۔

تبصرہ

(ادارہ ادبیات اردو کی سالانہ تقریریں)

(ادارے کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا جو ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء کو انجیل ڈاکٹر قواب ہمدی بارہنگ بہادر ایم اے بی ایل

کی صدارت میں منعقد ہوا۔)

اس بیسیف ادارہ ادبیات اردو کی زندگی کا بار ہواں سال ختم ہوا ہے۔ اس اثنا میں عام اجتماعی اور انفرادی زندگیوں کی طرح اس ادارے نے بھی کئی نشیب و فراز دیکھے اور مذاکرات کا فصل ہے کہ دو ایک ہونہار کی طرح برابر روانہ چڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اس کی بقا و نشوونما میں اس کے صدر انجیل ڈاکٹر قواب ہمدی بارہنگ کی ذاتی و فکری کوششوں کا دخل ہے۔ یہ ادارہ بچہ نوزائیدہ ہے کہ اس کی فوری ہی میں قواب صاحبہ عزیز جیسے علم دوست نے اس کا ہاتھ بھرا دیا اور ہم ترقی کی طرف بڑھانے چلے جا رہے ہیں۔

ادارہ ادبیات اردو کا حضرت سلطان العلوم شہر یار کن و بار کے عہد میں ہند کی علمی و ادبی ترقیوں کا خاص آئینہ وار ہے۔ اس نے اپنی مختصر عمر میں اس امر کو واضح کر دیا کہ کن کا یہ ترین جہاں سرکاری فیاضیوں اور وسیع رفاہی حکموں کے ذریعہ سے رعایا کی فلاح و بہبود کی جملہ گنجینوں کو سامنے رکھ کر اپنے پاؤں پر تپ کھڑے ہو سکیں اور خانگی ذرائع سے ایسے ایسے کام انجام دے سکیں جن کو شاہی خزانے اور بڑی بڑی حکومتیں بھی پھیل کو پہنچا نہیں سکتی۔ اس ادارے نے اپنی محدود و بے باط کے ساتھ جو کام شروع کئے ہیں ان کا تذکرہ کرنا اپنی تعریف آپ کرنا ہے لیکن اس موقع پر چند حقائق کا اظہار ضروری ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ ادارے نے جو کچھ کیا وہ ہرگز نہ کر سکتا اگر نہ پرنسپل ڈاکٹر والا شان شہزادہ عظیم جاہ بہادر اس کے سرپرست اور معاون قواب سالانہ جنگ بہادر کے کیرئیر جیورڈ از جنگ مرحوم اور ان کے بعد پرنسپل کرنل حافظ ڈاکٹر محمد احمد سعید خاں بہادر قواب چھتاری جیسی باوقار و عظیم دست ہستیاں اس کو سرپرست نہ ہوتیں۔ یہی وجہ ہے کہ ادارے کی سرگرمیاں ہر سال بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ ابھی تو اس نے عشق و شہاب میں قدم رکھا ہے۔ آگے بڑی بڑی منزلوں سے گزرنے والا ہے اور یہ معلوم کتنے ہفت خواں اس کو طے کرنے پڑیں گے تاہم اس عمر میں باوجود بعض شدید بغاوتوں کے اس نے ہر توانائی اور محنت پیدا کر لی۔ سہہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ اس کے قدم کھٹن سے کھٹن آرائش کے وقت بھی نہ ڈلگائیں گے۔

سالانہ اجلاس میں جنگ کی پریشانیوں نے قومی اور انفرادی دونوں طرح کی زندگیوں کو بری طرح متاثر کیا ہے اور اس اثر سے کوئی قوم کوئی ملک اور کوئی ادارہ نہ بچ سکا۔ ادارہ ادبیات اردو پر بھی اس کا اثر پڑنا ضروری تھا، چنانچہ اس کی مطبوعات کی رفتار باقی نہ رہی جو گزشتہ چند سالوں میں بہت زیادہ ہو چکی تھی اور جس کی بناء پر قریباً نصفی اس سال اس کی مطبوعات کی تعداد محاسن و جملہ کی کاغذ کی کمی اور کمیابی کی وجہ سے اگرچہ ادارے کو اشاعت کا کام ایک حد تک کم کرنا پڑا تاہم اس کے وہ فرائض جو ان کے ذمہ تھے ان کے سبب اس نے "بچوں کا سب رس" برابر شائع ہوتے رہے اور ان کے علاوہ اسی سال نو ذرا کہیں بھی ادارے نے شائع نہیں کی تھی تاہم علی تذکرہ اس سال کی سرگزشت میں ملے گا جس کو ادارے کے جواں سال اور معتد بہ ختم خواہ عید الدین شاہد صاحب علی دے نے بڑی محنت اور سلیقے سے مرتب کر کے بھی شائع کیا ہے۔

شعبہ مطبوعات کی طرح ادارے کے دوسرے شعبوں کی کارروائی بھی اسی حالت سے متاثر ہوئے بغیر نہ ہو سکتی۔ چنانچہ "بچوں کی کتابیں" اور "کتابیں" معنی ہمارے ان کی وقت اور انداز میں پڑھنے والوں کی کمی کی وجہ سے منقطع ہو سکتی ہیں۔ ان کی کمی اور کمیوں نے اپنی مصروفیت کی تقسیم رفتار کو جاری رکھنے کی کوشش کی

اور عوام کی شہداء اردو امتحانات نے توجہ نہایت ناک طریقہ پر اپنی کارکردگی میں اضافہ کیا۔ اس شعبہ کی روئے کار کل آپ متابعین اس کے فاضل صدر مولوی سید علی اکبر صاحب سے سن چکے ہیں۔ یہاں میں اس میں اس واقعہ کا اضافہ کروں گا کہ اردو امتحانات جیسی مفید تجویز کو کامیاب بنانے میں مولوی سید علی اکبر صاحب اور شعبہ کے نائب صدر مولوی محمد سجاد مرزا صاحب کی توجہ اور بہت کارآمد مشوروں کو بڑا دخل ہے۔ ادارے کی مجلس انتظامی کی طرح ان امتحانات کی مجلس ملک کے شہرہ باہرین تعلیم، مستند اساتذہ اور تجربہ کار علم و دول پر مشتمل ہے، جن کی مدد سے اردو امتحانات کا نہ صرف بحیاری اور عہری نصاب تیار ہو سکا بلکہ تقریباً ایک دہائی کے بعد ابھی تک یہی ترتیب کر کے شائع کی گئیں۔ ان کے علاوہ ہر سال اندرونی اور بیرونی ریاست کے متعلمین کے انتخاب میں خاص احتیاط اور مہیا کو پیش نظر رکھا گیا۔ ساتھ ہی اس مجلس نے امتحان کے جملہ مرکوزوں کے انتظامات کی نگرانی پوری ذمہ داری کے ساتھ کی۔ غرض گزشتہ سالوں میں مجلس امتحانات نے اپنے صدر و نائب صدر کی قیادت میں امتحانات کی ایسی سادہ قائم کر دی اور اردو دنیا کی اتنی قابل رشک توجہ اپنی طرف متغفل کرائی کہ اب سنا جاتا ہے کہ بعض دوسری انجمنیں بھی اسی قسم کے اردو امتحانات کی تجاویز تیار کرنا چاہتی ہیں۔

اس سال ادارے کے کثیر سالانہ امتحانات لئے گئے تھے اور یہ واقعہ میرے نزدیک ایک جھڑپ سے کم نہیں کہ جن امتحانات میں پہلے سال ڈیڑھ سو امیدوار بھی شرکت نہ ہو سکے تھے ان میں سماجی تقریباً چودہ سو امیدواروں نے شرکت کی اور پہلے سال یہاں آٹھ مرکوزوں میں امتحان لیا گیا تھا اس سال ادارے کو پالیس مرکز قائم کرنے پڑے۔

ان امتحانات کے ذریعہ سے اردو کی جو محسوس خدمت ہو رہی ہے اس کا اظہار قابل حاصل ہے وہ لوگ جو کسی وجہ سے دیکھوں میں نظم نہ پاسکتے تھے اب گھر بیٹھے زبرد علم سے آراستہ ہوتے چلے جا رہے ہیں اور وہ خواتین جو پڑھنے لکھنے سے محروم تھیں یا اپنی قابلیت کے جبار سے واقف نہ تھیں وہ ان امتحانات کے ذریعہ سے رفتہ رفتہ ایک ایسی خود اعتمادی حاصل کرتی جا رہی ہیں جو یقین ہے کہ اردو بولنے والوں کی اور عام خاندانہ اشخاص کی آئندہ نسلوں کی صحت مند نشوونما اور ترقی کا ضامن ہوگی۔

ادارے کا ایک دوسرا اہم شعبہ جو اردو انسائیکلو پیڈیا کی ترتیب و اشاعت کا گراں بہا بوجھ اپنے سر پر اٹھائے ہوئے آہستہ آہستہ آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ راستے کی دشواریاں اور ہمہ جہتی ذمہ داریاں اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتیں۔ وہ ان کی جملہ مصعوتوں اور مہولناکیوں سے واقف ہے اور اس کے باوجود کام کئے جا رہے ہیں۔ اردو میں ایک انسائیکلو پیڈیا کی ترتیب کوئی آسان کام نہیں ہے اور نہ یہ جلد تکمیل کو پہنچ سکتا ہے لیکن حسن اتفاق سے اس کام کے لئے ادارہ کو جو مخلص اور سرگرم خدمت گزار حاصل ہو گئے ہیں ان پر ادارہ جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ یہ کام محض دولت اور اقتدار سے تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس کا وہی لوگ سرانجام کر سکتے ہیں جو بغیر کسی قسم کی لالچ کے اپنے خون اور پانی کو ایک کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں ہے جب کہ ادارہ اپنے محدود ذرائع اور تہی سالی کے اعتراف کے باوجود اس عظیم شاندار کتاب کی پہلی جلد اردو دنیا کے آگے پیش کر سکے گا۔ اگرچہ اس سال کے آغاز میں کاغذ کی کمیابی کی وجہ سے اس کام میں کچھ سستی سی پیدا ہوئی نظر آ رہی تھی لیکن اب سرور پر پیراز سے معاملات کی وجہ سے یہ رکاوٹ ایک جھٹک دور ہو گئی ہے۔ البتہ مناسب ٹائپ کی فراہمی کا مسئلہ اس وقت پیش نظر ہے جو توقع ہے کہ مستقبل قریب میں حل ہو جائے گا۔ اس سال ادارے کے کتب خانہ میں ایک سو سے زیادہ نئے نسخوں کا اضافہ ہوا اور تقریباً آٹھ سو مطلوبہ کتابیں بھی حاصل کی گئیں چونکہ ادارے کے کتب خانہ اور نوادر کا ذخیرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اس لئے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب کہ اس کی اپنی عمارت کی عدم موجودگی کا

احساس کارکنان ادارہ کو نہ ہوتا ہو۔ اور یہی ایسا سوال ہے جس کا جواب مسلسل کوشش اور متعدد معاولوں کی مدد سے ہی مل سکتا ہو۔ اور چونکہ ادارے کی مالی حالت ابھی نہیں ہے کہ کوئی شایان شان مکان ادارے کے لئے کرایہ پر لیا جاسکے اس لئے فی الحال جلد پیش ہونا اور گودام کی شکل میں مستحکم مکان میں پڑے ہوئے ہیں اور اس طرح ان کی افادہ حیثیت کو ضرور بچ رہا ہے۔

ہمارا کتب خانہ نواب مرزا سیف علی خاں صاحب ناظم اعزازی کی خاموشی کا دشمنوں سے اب قدیم اور جدید سے جدید قلمی و مطبوعہ کتابوں اور رسالوں کا ایک ایسا گنجینہ بن گیا ہے جس پر کوئی بڑے سے بڑا سرکاری علمی ادارہ بھی بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ اس کتب خانہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کی جملہ کتابیں رسائل اور اخبارات حوالے کی کتابوں کے طور پر کتب خانہ ہی میں ہر وقت موجود رہتی ہیں جس کی وجہ سے محققین کو یہاں کبھی عام کتب خانہ کی وہ دشواری پیش نہیں آسکتی کہ وقت پر کوئی کتاب نہ ملے۔ حفاظت اور احتیاط کا یہی اہتمام ہے جس کی بنا پر بہت سے علم دوست بزرگوں نے اس کتب خانے کو پیش ہر قلمی نسخوں مطبوعہ کتابوں رسالوں اور اخباروں کی جلدیں بطور عطیہ عنایت کی ہیں۔ اس سال کتب و رسائل کے معطین میں نواب عنایت جنگ بہادر اور مولوی سید محمد تقی صاحب وظیفہ یاب نائب ناظم بکاری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اگر ہر سال اس قسم کے دوچار ہی گراں بہا عطیے مل جایا کریں تو یہ کتب خانہ قابل رشک ترقی کر جائے گا۔

ارباب ادارہ نے آج سے بارہ سال قبل جن حقیر رقمی عطیوں اور نیک نیت خیالات کے ساتھ اس ادارے کی بنیاد ڈالی تھی ان کے لحاظ سے تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ ادارے کے کاروبار اور اثرات اتنے وسیع اور دور رس ثابت ہو سکیں گے۔ حیدرآباد کے ایک چھوٹے سے محلہ کے ایک چھوٹے سے کمرے میں جس کام کو شروع کیا گیا تھا وہ اب ہندوستان کی وسیع پہنائیوں تک پہنچ چکا ہے۔ اور خاص کر مالک محروسہ تصنیف کے اکثر مضامین و دیہات کے علاوہ صوبہ مدراس، صوبہ سندھ، صوبہ بمبئی اور ریاست میور میں اس کے پرچوش اور مخلص کارکن پیدا ہو چکے ہیں۔ یہی وہ آثار ہیں جن کی بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اردو کے چند حقیر پروانوں کی روشن کی ہوئی یہ شمع اب کچھ نہ سکے گی بلکہ دیے سے دیالوں ہی جلتا رہے گا۔

اردو کے جو مخلص خدمت گزار مضامین اور دیہات میں پیدا ہو چکے ہیں ان کو بعض دفعہ کٹھن آزمائشوں سے بھی گزنا پڑ رہا ہے اور بعضوں نے تلخ تجربوں اور بہت مشکل ماحول کے باوجود اس کام کو جس پامردی کے ساتھ جاری رکھا ہے وہ ادارے کے ہوسوں افسر ارباب کار کے لئے زندگی اور سرگرمی کا ایک سبق ہے۔ ان واقعات کی تفصیل میں جانے کا یہاں موقع نہیں ہے، لیکن اس امر واقعہ کا اظہار کئے بغیر نہیں رہا جاسکتا کہ ادارے کے بعض دیہاتی کارکنوں نے اردو کی خدمت گزاری کے سلسلہ میں اس سال جس اثبات کے ساتھ اپنا کام جاری رکھا ہے اس کے مقابلہ میں ادارے کے انیسویں کا خلوص و اثبات اب کم وقعت نظر آئے لگا ہے۔ ہمیں سب سے بڑھ کر اس امر کا اطمینان ہے کہ کسی سرکاری و دوکا انتظار یا قومی چندہ جمع کئے بغیر آج سے بارہ سال قبل علمی کام کی جو بنیاد رکھی گئی تھی اس کو بطور ایک روایت کے ادارے کی جملہ شاخوں نے برقرار رکھا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر خوشی اس بات کی ہے کہ ایسی سرگرم عمل شاخوں میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ یہ سال نئی شاخوں کے قیام کے لحاظ سے بھی بہت کامیاب ثابت ہوا۔ اور صرف گیارہ ہفتوں کے اندر کچھ نئے مقامات پر اردو کا کام کرنے والے مرکز قائم ہوئے۔ یہ تعداد اس لئے قابل ذکر ہے کہ ۱۹۲۱ء کے آخر تک صرف پچیس مقامات ہی پر ادارے کی شاخیں قائم ہوئیں۔ اب ان کی تعداد پچاس سے متجاوز ہو گئی ہے۔ اس معجزہ ترقی کی ایک یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ بعض پرانی شاخوں کے مضمین اور خود مرکزی ادارے کے ارباب کار نے اس سال کے دوران میں دور دراز کے مختلف مقامات کی زحمت سفر گوارا کی اور وہاں کے لوگوں کو تبادلاً خیال کے ذریعہ سے اردو کی خدمت پر آمادہ کیا۔ اسی مقصد کے پیش نظر آئندہ سال کے لئے عمل

میں بھی نئے نئے مقامات کے سفر کو ارباب ادارہ نے خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ یہ کام بہت پہلے ہی شروع کر دیا جائیگا لیکن مرکزی ادارے کی گونا گوں مصروفیتوں اور انتظامات نے اس کام کو قیام نہ دیا۔ اب تقریباً جلد تجاویز تکمیل ہو چکی ہیں اور دقت آچکا ہے کہ بیرون شہر کے تشہد کا مان اوروں کی سیرانی کے اسباب مہیا کئے جائیں۔

اس تبصرے کو ختم کرنے سے پہلے آئندہ سال کے نظام العمل میں جن خاص منطبعیات کی اشاعت پیش نظر ہے ان کی طرف اشارہ کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے بعض کتابیں ایسی ہیں جن کی اشاعت ۱۹۴۲ء کے ختم تک ہو جانی چاہیے تھی لیکن کاغذ کی کمی یا بیانی کی وجہ سے اب تک طباعت کا جامہ نہ پہن سکیں اور بعض کتابیں ایسی ہیں جو اوائل سال میں بغرض اشاعت وصول ہوئی ہیں۔ ان سب کو آئندہ سال شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی بشرطیکہ طباعت و اشاعت کے وسائل موافق مرام ہوں۔ زیر طباعت یا زیر ترتیب کتابیں کس نوعیت اور پائے کی ہیں ان کا اندازہ اس فہرست سے ہو سکے گا۔

- ۱۔ ہندوستانی تمدن، از ڈاکٹر ایڈوارڈ ہارن، ترمیم و ترمیم صاحب لکھا۔
 - ۲۔ تاریخ ادبیات عربی، از مولوی سید ابوالفضل صاحب ایم اے۔
 - ۳۔ تاثرات سفریہ، از پروفیسر لارون خاں صاحب شروانی
 - ۴۔ معاشیات، از مولوی ناصر علی صاحب ایم اے۔
 - ۵۔ تاریخ حیدرآباد، از دست گرد پر شاہ صاحب ایڈووکیٹ (۱۰ جلدوں میں)
 - ۶۔ روح سخن، حضرت جلیل کا جدید دیوان۔
 - ۷۔ حضرت علی اختر کے کلام کا دوسرا مجموعہ۔
 - ۸۔ مکتوبات مشاہیر، یعنی نواب حماد الملک، عبدالعلیم شرر، حکیم جمل جانا
 - ۹۔ مرقع سخن، جلد سوم، مرتبہ سجاد علی ضوی صاحب ایم اے۔
 - ۱۰۔ مرقع سخن، مرتبہ عظیم الدین مجتہد ایم اے۔
 - ۱۱۔ نواب ناصر الدولہ، صفحہ رابع، از مولوی مراد علی طالع۔
 - ۱۲۔ نواب محبوب علی خاں، صفحہ سادس، از مولوی مراد علی طالع۔
 - ۱۳۔ نواب افضل الدولہ، صفحہ خاس، از مولوی مراد علی طالع۔
 - ۱۴۔ مرقع سخن، مرتبہ عظیم الدین مجتہد ایم اے۔
 - ۱۵۔ مرقع سخن، جلد سوم، مرتبہ سجاد علی ضوی صاحب ایم اے۔
- یہ توہ کتابیں ہیں جن کے مسودے مکمل ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ ادارے کے مختلف شعبوں کی طرف سے جو کتابیں بھی جاری ہیں ان کی تعداد بہت کافی ہے۔ خاص کر شعبہ ادبیات اطفال، شعبہ ترقیہ بیگم صاحبہ ایم اے (مسنر زین یار جنگ بہادر) کی صدارت میں سچوں کے لئے مفید معلومات کی دلچسپ اور پانچویں طباعت کے سلسلے قائم کیے منعقد و کتابیں تیار کر رہا ہے۔
- ان کتابوں کے علاوہ توقع ہے کہ اردو انسائیکلو پیڈیا کی پہلی جلد بھی آئندہ سال شائع ہو کر منظر عام پر آ سکے گی۔ ساتھ ہی ڈاکٹر انور اقبال فریسی حقا کی یہ تجویز ہے کہ وہ ختم سال تک اردو میں ایک مکمل معاشیاتی انسائیکلو پیڈیا بغرض اشاعت مرتب کر سکیں گے۔ اگر یہ مکمل ہو جائے تو اس کی اشاعت بھی ۱۹۴۳ء میں ہو سکے گی۔

یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ یہ ادارہ تجارتی مقاصد کے تحت قائم نہیں کیا گیا ہے اور نہ اس کا کوئی بک ڈپوسٹ ہے تاہم اس کی مطبوعات اور سہولت فرشت ہوتی رہتی ہیں اور ہر سال ان سے اتنی آمدنی ہو جاتی ہے کہ مزید کتابیں شائع ہو سکیں۔ مگر اشاعت کتب ہی ہمارا ایک کام نہیں ہے۔ ہمارے پیش نظر زبان اور ادب کے کئی مسائل ہیں جن کو ہم خاموشی کے ساتھ حل کرتے جا رہے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ایسی ٹھوس خدمت انجام دے رہے ہیں جس کے نتائج شاید ابھی ظاہر نہ ہوں لیکن یہ توقع بھی نہیں کہ اردو کی تاریخ لکھنے والے ان کو محسوس اور فہم نہ کر سکیں گے۔

اردو کی خدمت گزاری کی دنیا تنگ نہیں ہے۔ اس کے لئے جتنے زیادہ انفرادی یا اجتماعی خدمت گزار پیدا ہو سکیں اتنا ہی زیادہ مفید ہے۔ اس لئے دوسری مفید انجمنوں کے ساتھ ہم نے کبھی اختلافات پیدا نہ ہونے دیئے اور اس طرح اپنی تعمیری قوتوں کو ضائع کرنا کبھی پسند نہ کیا بلکہ اپنی دنیا آپ پیدا کر لی۔ غرض اہل اردو کے آپس میں انتشار اور افتراق پیدا کرنے کی قوتیں ہمارے اتحاد اور قوت عمل کو کبھی متاثر نہ کر سکیں گی جو لوگ اردو کا سچا دوست رکھتے ہیں۔ اور جن کے دلوں میں اس کی خدمت کے دلوں کو جنم نہیں پائیں۔ ہمارے نقصان پر چشم پوشی نہ کریں اور ادارے کی سرگرمیوں کو صحیح اور وسیع نقطہ نظر سے دیکھنے کی کوشش فرمائیں۔

سید محمد الدین قادری نور

مختصر تاریخ ادارہ

اس طرح مختلف مکاتیب خیال اور نظریات نگاہ کے علماء و فضلا کا ادارہ کے کاموں میں تعاون حاصل ہو گیا کیونکہ ہر شعبے میں متعدد اصحاب کمال شریک ہیں اور سب ضرورت ان شعبوں کے اجلاس منعقد ہونے رہتے ہیں۔

جولائی ۱۹۲۱ء میں ادارہ کا پہلا کتابچہ معلومات شائع ہوا اس کے بعد ستمبر ۱۹۲۲ء میں ادارہ کی "تعلیمی" سرگذشت "جو تین سو صفحات پر مشتمل ہے راقم الحروف نے مرتب کر کے شائع کی۔ نومبر ۱۹۲۳ء میں انگریزی زبان میں ادارہ کی ایک مختصر تاریخ شائع کی گئی۔

جنوری ۱۹۲۶ء میں ایک کتابچہ معلومات موسومہ "ادارہ" شائع ہوا اور اگلے جنوری ۱۹۲۷ء میں ایسی ہی کتاب کیا دوسری جو ادارہ کی مصروفیات کی آئینہ دار ہے۔ ادارہ کے ان عام کتابچوں کے علاوہ مختلف شعبوں مثلاً اردو استخوانات اردو انسائیکلو پیڈیا کے متعلق بھی معلوماتی کتابچے حسب ضرورت کئی بار شائع ہوئے ہیں۔

۱۹۳۵ء سے ادارے کی شائع شدہ کمالک محروسہ کے مختلف اضلاع و قیام میں قائم ہونی شروع ہو گئیں اور اس وقت تو مالک محروسہ سے باہر بھی ادارہ کی شائع شدہ قایم ہو چکی ہیں۔

۱۹۲۱ء کے اوائل میں ڈاکٹر سید محمد الدین صاحب قادری کی تحریک اور پروفیسر عبدالقادر صاحب سروری، پروفیسر عبدالحی صاحب لکھنوی، نمبر الدین صاحب اٹمی اور پروفیسر عبدالقادر صاحب صدیقی کی کفایت سے یہ ادارہ قائم ہوا۔ اور اپنی پانچ اصحاب کے خطوط سے اس نے اپنے جملہ امور کا آغاز کیا۔ اور اپنی مالی استواری کی بنیاد حکومت کی امداد یا عام چندوں کے انتظار اور بیرونی سے نہیں رکھی بلکہ بڑی حد تک خود کفایتی بننے کی کوشش کی۔

جب ادارے کی مصروفیتیں بڑھ گئیں اور متعدد کتابیں شائع ہو گئیں تو ۱۹۲۳ء میں اس نے اپنا ایک ترجمان شائع کرنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ جنوری ۱۹۲۳ء سے ماہنامہ سب کس صاحبزادہ میر محمد علی خاں صاحب مکیش کی ادارت اور راقم الحروف کے انتظام سے شائع ہونا شروع ہو گیا جو کچھ اشخاص وقت تمام ہندوستان میں مقبول ہے۔ بعد کو ڈوا اور آہ تائے یعنی بچوں کا سب کس اور سب کس معلومات بھی شائع ہونے لگے جن میں سے پہلا متعلق طور پر شائع ہوتا ہے۔ اور موزع الذکر کو دو سال بعد سب کس ہی میں ضم کر دیا گیا۔

اگست ۱۹۳۵ء میں ادارہ نے اپنی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے پیش نظر اپنے کام کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر دیا۔

صدارتی تقریر

(ادارہ کے اس سالانہ علمی اجلاس میں جو ۲۲ دسمبر و دستہ بنہ منعقد ہوا تھا نواب مہدی یاجنگ پور نے جو صدارتی تقریر فرمائی تھی اس کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔

معزز حاضرین جلسہ!

پروفیسر نجیب اشرف صاحب ندوی کے ذمہ ایک مقالہ کیا گیا تھا "اردو کے مسائل" جس کے سلسلے میں انھوں نے عزرات کا ایک دفتر کھول دیا کہ کیوں انہیں ان مسائل کو بیان نہ کرنا چاہیے۔ اس لئے میرا بھی جی چاہتا ہے کہ میں عزرات و ہر این کا دفتر کھول دوں کہ کیوں تحریری خطبہ نہ پڑھنا چاہتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس قسم کے اجتماع کا اہم مقصد یہ ہے کہ ہم سب باہمی مشاورت سے مل جل کر کام کریں۔ رسمی تقریروں اور خطبوں سے وہ بات پیدا نہیں ہو سکتی جو مشاورت سے ہوتی ہے۔ اس لئے میں غیر رسمی طور پر آپ کو مخاطب کر رہا ہوں۔

حضرات! اچھا دیکھو کہ آپ کی کوششوں کے بارہ سال ختم ہوئے۔ اس زمانہ میں کیا کام ہوا ہے اس کا نظر اس اندازہ اس ہو سکتا ہے جب آپ بازو کے مکان میں ادارہ کا سمائٹ کریں یہاں نادر علمی کتابیں اور دوسرا تاریخی ذخیرہ بڑی جدوجہد اور محنت سے جمع کیا گیا ہے۔ میں اب تک میرے گوارو کا شاعر سمجھتا تھا مگر ادارہ کے کتب خانہ میں مجھے اس کا ایفاری دیوان بھی نظر آیا جو خود اس کی زندگی میں لکھا گیا تھا۔

ادارہ نے مختلف مضمائین پر بہت سی کتابیں شائع کی ہیں۔ اور اس طرح سے اردو زبان پر ایک احسان کیا ہے کہ اس کا کل سرمایہ نہیں ہے۔ اصل سرمایہ یہ ہے کہ سیکڑوں آدمیوں کو کچھ نہ کچھ لکھا پڑھا بنا دیا۔ اور اس طرح ایک طرف زبان پر احسان کیا تو دوسری طرف ملک پر بھی اس کی کوششیں سیاسی قسم کی

ادارہ میں کتابوں کا ذخیرہ تو آپ نے دیکھا ہوگا جس کو محی الدین صاحب قادری زور نے بڑی دقت جمع کیا اور بڑی تکلیف سے رکھے ہوئے ہیں۔ اپنے مکان کو وقف کر دیا ہے۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک مستقل مکان اس کے لئے فراہم کیا جائے۔ ہم سب کا فرغیہ ہے کہ تائیخی نمائش اور کتابوں کے لئے ایک علیحدہ عمارت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس میں ہم کو ضرور کامیابی ہوگی۔ ہماری کوششوں میں برکت اس لئے ہوتی ہے کہ ان میں خلوص ہوتا ہے۔ اگر ہم مکان کیلئے بھی پر خلوص کوشش کریں تو یہ کام بھی پورا ہو جائے گا۔

محی الدین صاحب کے خلوص کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ وہ کام خود ہی نہیں کرتے بلکہ دوسروں سے بھی کام لیتے ہیں۔ اگر کسی شخص کی ذاتی غرض ہو تو وہ دوسروں کو کام کرنے کے مواقع نہیں دیتا لیکن زور صاحب نے جس کسی نے بھی کام کرنے پر آمادگی ظاہر کی اس سے بیدار بیع کام لیا اور خوب کام لیا۔ ورنہ ایک شخص کہاں تک کام کر سکتا ہے۔

آج کی تقریریں اچھی رہیں..... خدا ہم کو یہ توفیق عطا کرے کہ خاموش کام کریں اور حضرت زور صاحب کا ہاتھ بٹائیں۔ اور اس کا صلہ یہی ہے کہ ہم ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔

ہمارا ادارہ ایسا ہے کہ بغیر پٹرول کے چلتا ہے مگر بغیر کاغذ کے نہیں چل سکتا۔ کاغذ کی کمیابی کے باوجود ہم نے بہت کام کیا ہے ایک زمانہ تھا کہ ڈبوں وغیرہ پڑتیں تک لکھی جاتی تھیں اس لحاظ سے ان ماسازگار حالات میں ہم کو اپنا کام نہ چھوڑنا چاہیے۔ ہم میں بہت سے ادارے اس کے ساتھ ہی خدا کی توفیق بھی ہے کہ ہم کام کرتے چلے جا رہے ہیں۔

مشاورتی اجلاس اور نظر

ادارے کے ارباب کار اور شاخوں کے نمائندوں کا مشترکہ اجلاس دو شنبہ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۲ء کو تین بجے دفتر ادارہ میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں پیش کرنے کے لئے مختلف شاخوں اور ہمدردان ادارہ نے جو تحریکات روانہ فرمائی تھیں، ان پر غور و خوض کیا گیا اور ان میں سے جتنی انتظامی امور سے متعلق تھیں ان کو متعلقہ شعبوں اور کمیٹیوں میں پیش کرنے کے لئے علیحدہ کر دیا گیا۔ بقیہ تحریکوں پر کافی تبادلہ خیال اور مباحث کے بعد حسب ذیل امور طے پائے۔

- ۱۔ ادارے کے سالانہ استقامت اس سال ۸ مارچ اور ۱۳ اپریل ۱۹۳۳ء تک کو طے جائیں۔
- ۲۔ ہر شاخ اس امر کی کوشش کرے کہ اس کے تحت دو سال ۱۹۳۳ء میں کتب خانہ اور دارالمطالعہ قائم ہو۔
- ۳۔ آمد آئندہ سالانہ اجلاس تک ادارے کی جملہ شاخوں کے کتب خانوں سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد اور نوعیت سے متعلق معلومات دفتر ادارہ کو روانہ کی جائیں۔
- ۴۔ ہر شاخ اس امر کی کوشش کرے گی کہ باضابطہ طور پر اراکین بنانے کی مہم شروع کرے تاکہ ادارے کے ہمدردوں اور اردو کے ہی خواہوں میں اضافہ ہو۔

- ۵۔ چونکہ اس سال بعض شاخوں نے اس امر پر اصرار کیا کہ ان کی طرف سے دو سے زیادہ نمائندے سالانہ اجلاس میں شرکت کے لئے آجائے ہیں اور مرکزی ادارے نے صرف دو نمائندوں کی اجازت دی تھی اس لئے یہ مسئلہ پیش ہوا اور طے پایا کہ آئندہ سے ہر شاخ حسب سابق دو نمائندے بغیر کسی فیس کے بھیجے گی اور ان کے علاوہ شاخوں کے توسط سے جتنے بھی نمائندے شریک ہونا چاہیں انہیں فیس شرکت فی کس دو روپے ادا کرنے ہوں گے۔
- ۵۔ ہر سال مختلف مقامات اور خاص کر ان جگہوں پر جہاں ادارے کی شاخیں قائم ہیں یوم اردو منایا جائے۔
- یہ تقریب ادارے کے سالانہ اجلاس کے بعد ہی منعقد کی جائے اور اس میں صدر مجلس استقامت اور محترم ادارہ کی سالانہ رپورٹ اور اردو سے متعلق مفید تقریریں کی جائیں اور ایسے وسائل اختیار کئے جائیں جن سے اردو کی اشاعت اور قبولیت میں ترقی ہو۔

ان تحریکوں سے متعلقہ مباحث میں اشعار کے اکثر نمائندوں نے حصہ لیا اور خاص طور پر مولوی عارف الدین حسن صاحب، مولوی غازی حسین الدین صاحب، مولوی محبوب خاں صاحب، مولوی محمد علی خاں صاحب اور نمائندگان داور واڑی۔

گلبرگہ، شاہ آباد، بلائگر وغیرہ نے تقریریں کیں۔
آخر میں ڈاکٹر زور صاحب مختار ادارہ نے اختتامی تقریر میں جملہ شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور اسی طرح تعاون عمل جاری رکھنے اور دیئے سے دیا روشن کرتے رہنے کی طرف توجہ دلائی۔

ظہرانہ

مشاورتی اجلاس سے قبل ڈاکٹر زور صاحب نے اپنی طرف سے جملہ نمائندگان اضلاع اور ارباب ادارہ کو ایک ظہرانے پر مدعو فرمایا تاکہ ادارے کے جملہ ارباب کار ایک دوسرے کے ساتھ ہم طعام ہوں اور دور دراز کے خدمت گزاران اردو کے آپس میں یکجا گت پیدا ہو۔ اس ظہرانے میں جملہ نمائندگان اضلاع کے ساتھ ادارے کے صدر جالینجاب ڈاکٹر آریل نواب مہدی یار جنگ بہادر ایم اے ڈی لٹ صدر المہام تعلیمات و معین امیر جامعہ عثمانیہ، مولوی خواجہ معین الدین صاحب انصاری ایچ سی ایس معتمد سیاسیات و رکن انتظامی ادارہ، مولوی سید علی اکبر ایم اے کٹیپ ناظم تعلیمات و رکن انتظامی ادارہ، مولوی قاضی زین العابدین صاحب ایچ سی ایس ناظم آبکاری و رفیق ادارہ، مولوی عبدالقادر صدیقی صاحب ایم اے پروفیسر شعبہ دینیات و رکن انتظامی ادارہ، پروفیسر نجیب اشرف صاحب ندوی ایم بی ای ایس پروفیسر زارہ و جامعہ ممبئی، مولانا تنہا عادی مجیبی پھلواری، پروفیسر سید محمد قنبرا ایم بی اے شعبہ شہزادہ ہونہن دکن، مولوی فہاسن علی صاحب غازی رفیق ادارہ، مولوی ابوالحسن صاحب مہتمم آبکاری، مولوی فیض محمد صاحب بی اے ایم اے مولوی سید بادشاہ حسین صاحب مہتممین اردو انسائیکلو پیڈیا وغیرہ نے شرکت فرمائی۔

سالانہ اجلاس شعبہ نسواں و عورت

سہ ماہیہ ۲۱ دسمبر ۱۹۴۲ء کی سہ ماہیہ میں ادارے کے شعبہ نسواں کا سالانہ اجلاس بعد از مختصرہ بیگم صاحبہ نواب کمال یار جنگ بہادر
ادارے کے جلسہ گاہ میں منعقد ہوا۔ تین بجے ہی سے اسناد و افغانیات حاصل کرنے والی خواتین بلکہ و افغانیات کی ایک کثیر تعداد جمع ہو چکی تھی جسکے
چار بجے مختصرہ صدر صاحبہ شریف لائیں جن کا عہدہ داران و ارکان مجلس انتظامیہ (مستزاد اللہ صاحبہ) ناظم تعمیرات
جامعہ عثمانیہ (صدر شعبہ) سکینہ بیگم صاحبہ (مستزاد رحمت اللہ صاحبہ) بیر شرباب مستزاد (مستزاد شعبہ) بشیر النساء بیگم صاحبہ بشیر
(مستزاد رضا حسن علی صاحبہ غازی) شریک مختصرہ شعبہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر زور، لطیف النساء بیگم صاحبہ ایم، بلقیس بانو صاحبہ اردو و فاضل علمیات النساء بیگم
صاحبہ، مستزاد القیوم صاحبہ انجینیر، مس تصدق فاطمہ غلام بخشین صاحبہ وغیرہ نے استقبال کیا۔ جلسہ کے قبل ادارے کے کئی عہدہ
عصرانہ کا انتظام کیا گیا تھا جس میں سید النساء بیگم صاحبہ وحیدہ النساء بیگم صاحبہ، افسر النساء بیگم صاحبہ نے ارباب ادارہ کا خاص طور پر
ہاتھ بٹایا۔

جلسہ گاہ میں تقریباً دو سو خواتین جمع تھیں جن میں بیگم صاحبہ نواب ہمدی یار جنگ بہادر، بیگم صاحبہ نواب ممد یار جنگ بہادر،
بیگم صاحبہ نواب غوث یار جنگ بہادر، بیگم صاحبہ فیاض الدین احمد صاحبہ مرحوم، بیگم صاحبہ مولوی سید محمد تقی صاحبہ، صفراء بیگم ہمایوں مرزا،
بیگم صاحبہ مولوی الیکس برنی صاحبہ، مستزاد خاتون الدین انصاری، مستزاد علی خاں، مستزاد بیگم صاحبہ، بیگم صاحبہ تھانی زین العابدین
صاحبہ، بیگم صاحبہ نواب فیض جنگ بہادر، بیگم صاحبہ کرم اللہ خاں صاحبہ، بیگم صاحبہ مولوی عبدالرزاق صاحبہ ایڈووکیٹ، مستزاد حفیظ اللہ
صاحبہ، بیگم صاحبہ مولوی باقر علی خاں صاحبہ، مستزاد علی صاحبہ، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

مختصرہ رابعہ بیگم صاحبہ کی قرأت اور خطبہ استقبال کے بعد مختصرہ بیگم صاحبہ نواب کمال یار جنگ بہادر نے خطبہ صدارت
سنایا جس کے بعد بلقیس بانو صاحبہ نے بعنوان "اردو کی ترقی کے وسائل" تقریر کی۔ بشیر النساء بیگم صاحبہ بشیر نے نہایت دلچسپ
انداز میں اپنی دو پراثر نظریں سنائیں اور لطیف النساء بیگم صاحبہ ایم نے بعنوان "اردو کی ترویج و تعلیم" ایک پرجوش تقریر کی۔
جس کے بعد مختصرہ صدر صاحبہ نے اسناد و افغانیات تقسیم فرمائے۔ اردو و فاضل میں اول آنے والی امیدوارہ محمودہ صدیقی صاحبہ
کو "طلیہ بیگم" طوائف عظیمہ مختصرہ سکینہ بیگم صاحبہ مختصرہ شعبہ نسواں عطا کیا گیا۔
جلسہ کے ختم پر حیدر ہمایوں نے ادارہ ادبیات اردو کے تاریخی ذخیرے اور کتب خانہ کا تفصیل سے معائنہ کیا جو رات میں
تقریباً ۸ بجے تک جاری رہا۔ مختصرہ بیگم صاحبہ نواب کمال یار جنگ بہادر نے ادارہ کے کتب خانہ نسواں کے لئے دو سو روپے عطا فرمائے۔

خطبہ استقبالیہ

از محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ صدر شعبہ نسواں ادارہ ادبیات اردو
محترمہ صدر نشین صاحبہ اور محترمہ خواتین!

فروغ جلوہ عید الفصحی مبارک ہو

ہر سال اسی طرح سے آپ عید منائیں اور شعبہ نسواں بھی کہے عید مبارک
اس خیال سے کہ آپ کے غیر مقدم کئے لئے میں آج یہاں پھر کھڑی ہوں مسرت کی جو کیفیت میرے دل پر طاری ہے اس کو الفاظ کے
دائرے میں محدود کرنا گویا گھٹ گل کو ڈبیا میں بند کر لے کی کوشش کرنا ہے۔

آپ کی کثرتِ نعمت آمدی اے قدرتِ جہیم من! ہمارے لئے حوصلہ پرور اور باعثِ ہمت افزائی ہے آمدورفت کی موجودہ و قحطوں
کے باوجود آپ ہمارے گرد جمع ہو کر شوقِ علم، ذوقِ ادب، تعاونِ عمل اور زبانِ اردو کے ساتھ جو اپنی سچی دلچسپی کا ثبوت دے رہی ہیں اس کا پرچش
شکر یہ قبول فرمائیے۔

عزیز ہنسنا! شعبہ نسواں کا یہ چوتھا اجلاس عام ہے بیگم صاحبہ نواب کمال یار جنگ بہادر نے جس کی صدارت قبول فرما کر ہماری عزت
افزائی فرمائی ہے۔ صاحبہ موصوفہ کی شخصیت مختلف تعارف نہیں ہے۔ آپ علم پرور، عمل دوست، قوم پرست، دردمند دل اپنے سینہ میں رکھتی
ہیں۔ ہمیں پوری توقع ہے کہ آپ کی شمعِ معاونت اور چراغِ ہدایت کی روشنی میں شعبہ نسواں اپنی منزل کی کٹھن گھاٹیوں کو آسانی سے طے کرے گی۔
ہم تو دل سے صاحبہ موصوفہ کی خدمت میں ہر تہنک پر پیش کرتے ہیں۔

گر قبولِ افتد زہے عز و شرف!

اب شعبہ کی سالانہ روٹا مختصر آپ کے گوش گزار کرنے کی مسرت حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ آپ بھی یہ سن کر خوش ہوں گی کہ سال
الھما للہ شعبہ نسواں نسبتاً زیادہ اطمینان کے ساتھ اپنا کام جاری رکھ سکا۔ مجلسِ عالمہ کے سہ ماہی اجلاس اور اجلاسِ موقتی ضرورت کے پیش نظر اپنے
اپنے وقت پر کامیابی کے ساتھ منعقد ہوتے رہے اور مختلف سکینے بیگم صاحبہ، شریک متہم بشیر النساء بیگم صاحبہ کے زیرِ اہتمام سیکرٹریہ معاملات بطریق
احسن انجام پائے۔ ہماری گزشتہ مجلسِ عالمہ میں یہ تجویز بہ اتفاق آراء منظور کی گئی کہ شعبہ کے سہ ماہی اجلاس آئندہ سے مدرسہ مجوبیہ اور کلپ
اناث میں باری باری سے ہوں کریں۔ اور یہ اجلاس نرم ادب کے نام سے موسوم ہوں جہاں طلیل القدر ادیب اور شعرا کا تذکرہ جمیل کیا جائے
ادبی ذوق رکھنے والی خواتین کو اس میں حصہ لینے کی دعوت دی جاتی ہے۔

ہمارا بنیادی مقصد یعنی اشاعت اور مختلف صورتوں میں سلسلِ سرگرم عمل رہا تصنیف و تالیف کی حد تک محترمہ لطیف النساء بیگم صاحبہ اور
محترمہ جہاں بانو بیگم صاحبہ اپنی روزمرہ مصروفیتوں کے باوجود ادب اور ادبِ حق خدمت ادا کر رہی ہیں۔

ناور غیر مستطیع خواتین اور بچوں کی تعلیم، مدرسہ بالغات اور مدرسہ اطفال کے پیکر میں رو بہ عمل ہے۔

مدرسہ بالغات تقریباً چار سال سے قائم ہے۔ اس مدرسہ کی رفتار ترقی امید افزا نظر آتی ہے۔ ہر سال شریک امتحان امیدوار سب کا

ہوتی رہیں۔ ہر سال ۱۲۱ میں امیدوار امتحان میں شریک ہوئیں اور سب کامیاب و بدرجہا امتیاز کامیاب رہیں۔ جن میں دو طالبانہ کنیز جید اور اختر جہاں مرکز میں اول آئیں۔ توقع ہے کہ ہر سال میں یہ مدرسہ زیادہ امیدوار شریک امتحان کر سکے گا۔ سال حال طالبانہ بالغات کی تعداد پچیس تیس کے درمیان رہتی ہے۔

قبل ازیں مدرسہ میں ادارہ کا تجزیہ نصاب پڑھایا جاتا تھا اس سال محکمہ تعلیمات کے پیش کردہ نصاب پر تعلیم دی جا رہی ہے۔ گزشتہ سال اجلاس عام کے موقع پر میں نے عرض کیا تھا کہ علاوہ مدرسہ بالغات کے ایک مدرسہ اطفال کا افتتاح بھی اسفند ارسلطیہ میں محلہ ادک میٹ میں عمل میں آیا ہے۔ اب یہ مدرسہ کافی ترقی کر گیا ہے۔ امیدواروں کی تعداد موجودہ پچاس پچیس کے امین تین جماعتوں صغیر، اول و دوم پر مشتمل ہے جو لائق اطمینان حالت سے مصروف کار ہیں۔

ہر دو مدارس کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مد نظر میرا مکان جواب تک تعلیمی مرکز تھا بالکل نا کافی ثابت ہوا۔ اور کرایہ سے مکان لینے کی ضرورت لاحق ہوئی۔ چونکہ معینہ رقم ضروریات مدرسہ کے لئے غیر کفایتی تھی ادارہ ادبیات اردو نے علاوہ (۱۰) سالانہ امداد کے (۱۰) روپیہ سالانہ کے مزید اضافہ سے ہمیں منوشیت کا موقع دیا۔ اب یہ مدرسہ ادارہ سے ملحق کر لیا گیا ہے۔

مسٹر قیوم صدر تنظیم بہار اور مسٹر حفیظ اللہ لکھنؤ اور جامعہ عثمانیہ اپنی شرکت سے سابقہ چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ کر کے تعلیمی کاروبار میں ایک مذکور بہولت پیدا کرنے کا ذریعہ بنیں جن کے بدل ممنون ہیں۔

ماہ آذر ۱۳۹۸ سے دونوں مدرسوں کو نئے مکان کے علاوہ علاحدہ حصوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ دو محلات، دو کھانے، دو خادمہ الگ الگ اپنے اپنے کام پر مین ہیں۔ اس طرح بقی کی چھوٹی بڑی دونوں خواہشمند تعلیم ہستیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

دونوں مدرسوں کے موجودہ مصارف حسب ذیل ہیں۔

دو محلات فی پندرہ شاہرو	۵۰	کرایہ مکان	۵۰
دو کھانے	۵۰	مادہ وغیرہ اوسط	۵۰
خادمہ و خادکروب	۵۰		
مالکانہ کا صرف ہوتا ہے۔ آمد مالانہ		فیس طالبانہ تقریباً	۵۰
از ادارہ	۵۰	رقم چندہ	۵۰
از محکمہ تعلیمات	۵۰	میزان	۵۰

کی کا مکمل معقول شعبہ سے بہ طور قرض رقم لے کر کیا جاتا ہے۔

اس موقع پر مسٹر واسطی کا ذکر کرنا میں ضروری خیال کرتی ہوں۔ یہ مدرسہ بالغات کی موجودہ معلم ہیں۔ سابقہ معلمہ فاطمہ بیگم کی شادی اور خدمت کے موقع پر مدد سلفہ میں ان کا تقرر عمل میں آیا۔ مسٹر واسطی نے نہایت سرگرمی کے ساتھ اپنے مفوضہ کام کی انجام دہی میں حصہ دیا اور انھیں کے پیش عمل کا نتیجہ تھا کہ سال گزشتہ امیدوار زیادہ تعداد میں شریک امتحان ہوئے اور اچھے درجوں میں کامیابی حاصل کی۔

سال ۱۳۹۸ کا ایک الناک حسرت انگیز سانحہ جس کی وجہ سے شعبہ نسوان کے احساسات پر زبردست چوٹ پڑی ہے جس جی مندی مرحومہ کا

بیوت انتقال ہے افسوس صد افسوس
 سہول تو دون بہار جانفزا دکھلا گئے
 حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے
 اپنے احساس کی مدت میں کہہ سکتی ہوں کہ بے شک وہ غنچہ کی مثال تھیں اور پھولوں کی طرح کھل کر اپنے اعلیٰ کو معطر کرنے کی اہلیت رکھتی
 تھیں لیکن یہ "اے بے آرزو کہ خاک شدہ"

درسہ بانغات کی معلمہ اور طالبہ بھی جیسی نندی کی وفات سے سید متاثر ہوئیں اور ایک جلسہ تعزیت منعقد کر کے ان کے مزار پر پھولوں
 کی چادر چڑھائی۔

مقتدر شعبہ شعبہ کا سوازد بھی اس موقع پر تہانا چاہتی تھیں لیکن بہ خوف طوالت اس کو ملتوی رکھا گیا اور مستند صاحبہ سے خواہش کی کہ اپنا
 سب رس میں مکمل حساب پیش کر دیں تاکہ جن قوانین کو دلچسپی ہو وہ اس کے مطالعہ میں اپنا وقت دیں اور چونکہ چاروں ان کا وقت محفوظ رہ سکے۔
 شعبہ نواں کو عالم وجود میں آئے یہ پانچواں سال ہے اس آثار میں مختلف قسم کے موانعات اور ناموافق حالات کا سامنا کرنا پڑا لیکن
 یہ مصداق ہے "موج خوں سر سے گزر رہی کیوں نہ جائے" آستانِ یار سے اٹھ جائیں کیا
 شعبہ خاموشی غلوں اور عزم و استقامت کے ساتھ مصروف کار ہے اور آپ کے تعاون کا امیدوار۔

عید قربان کی مبارک باد میں یہ رہ رہے
 خادانِ قوم کو مسنون احساں کیجئے
 خدمتِ اردو میں سب کچھ آپ قربان کیجئے
 اپنا پیسہ اپنی دولت اپنے اوقاتِ عزیز

اردو کی سلج دہانی

از مخمّرہ نبیر النساء بیگم صاحبہ بشیر

پھولوں کے رنگ روپ سے زینت چین کا ہے تاباں درخوش آب سے قسمت عدن کی ہے
ہندوستان میں آج جو عظمت دکن کا ہے عزت وہی ہے اپنی جوائے وطن کی ہے

خوش ہوں کہ اس زمین پہ میں نے جنم لیا!

قدرت نے جس کو علم و امارت سے بھر دیا!

علم و عمل کا راج ہے، دائم بہار ہے آسودہ حال شہری ہیں، خوش شہر بہار ہے
اپنی نظمیں آپ، یہ اپنا دیار ہے ملک اترے کرم سے دکن کا وقار ہے

بکھول ماز ہونہ ملک کو اس تاجدار پر!

پنظمیوں کا دور میں جس کے نہیں گزر!

ذہنی تباہیوں سے دکن ہے بچا ہوا اللہ کی رحمتوں سے ہے گویا بھرا ہوا
ماجست روایتوں سے دلوں میں کھبا ہوا کل ہند کی نگاہوں کا مرکز بنا ہوا

امن و اماں کے نور سے معمور ہے دکن!

اور کج ادائیگوں سے بہت دور ہے دکن!

اہل دکن کو شاہ پرستی سے کام ہے دلی یہاں کا، فطیل اللہ لا کلام ہے
کیتائے روزگار یہاں کا نظام ہے پرچم پر حکمرانی کے اللہ کا نام ہے

آزادیوں میں یاں ہے مذاہب کی پرورش!

قنبر روح و قلب ہے، اس خاک کی کش!

اس سرزمین نے کھولے ہیں عقدے قلوب کے رشتے ملا دئے ہیں شمال و جنوب کے
سارے نقوش و نقشے مٹے ہیں عیوب کے اردو بہیں سے ابھری ہے اک بار ڈوب کے

اس دور کش کش میں یہاں اطمینان ہے!

باقی دکن سے عظمت ہندوستان ہے!

ہر دم ریاض اردو پہ ہے یال نئی بہار شاہ دکن کا فیض ہمایوں سے آبیار
اس دور میں ہوا یہ زمانے پہ آشکار اردو زبان کا آصف سلج ہے تاجدار!

اردو کو ناز "جامعہ عثمانیہ" پہ ہے!

اور جامعہ کو رافت سلطانیہ پہ ہے!

دکن کے فن کارے

از محترمہ بشیر النساء بیگم صاحبہ بشیر
بن ابرہیض اور زمانے پہ چھائے جا
شاداب قلب و جاں ہو وہ دولت لگا جا
اردو کی پیش رفت کا مژدہ سنائے جا
ارو و نواز! اردو کو آگے بڑھائے جا

صدیوں سے تذکرہ تری روشن دلی کا ہے!

سب مانتے ہیں یہ کہ تو وارث ولی کا ہے!

تیری نوا سے شعلہ غم میں سکون ہے
تیری نگاہ، زخمہ سازِ فنون ہے
نیرنگی حیات میں تیرا جنون ہے
تیرا سچ کی رگوں میں رماں تیرا خون ہے

اس دور کش مکش میں عجب تیری شان ہے
باقی تجھی سے عظمت ہندوستان ہے

دابتہ تیرا لحن ہے فطرت کے ساز سے
گرمادے بزم کو سخن دل نواز سے
زندہ ہے زندگی تری سوز و گداز سے
سینوں کو جگمگادے، نوا اے راز سے

”رہنے وے جستجو میں خیال پسند کو!

حیرت میں چھوڑا دیدہ حکمت پسند کو!“

تیرے تجلیات جو گوہرِ نشاں نہیں
پھر اس سے بڑھ کے قوم کا کوئی زیاں نہیں
تیری زباں میں گرتے تابِ بیان نہیں
تو بھی نہیں، ادب بھی نہیں، اور زبان نہیں

جب یہ نہیں تو شعرِ شیرِ شستہ ہی توڑ دیا

پہلو میں دل نہیں تو تڑپتا بھی چھوڑ دیا

خطبہ صدارت

محترمہ بیگم صاحبہ نواب کمال یار جنگ بہادر

میں مسنون ہوں اراکین شعبہ نسواں ادارہ ادبیات اردو کی کہ انہوں نے تقسیم اسناد کے لئے مجھے یاد کیا۔ یقین کیجئے کہ میں نے آج کے جلسہ کی صدارت محض اس لئے قبول کی ہے کہ یہ جلسہ عورتوں کی تعلیم سے متعلق ہے جس کو میں وقت کا سب سے اہم سوال سمجھتی ہوں۔

مفسر زعمین۔ آپ اچھی طرح واقف اندیش کہ ہم زندگی کی دوڑ میں کتنی پیچھے ہیں اس کے اسباب و علل کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں لیکن جہاں تک میں نے غور کیا ہے مجھے تو صرف ایک ہی سبب بہت نمایاں نظر آتا ہے اور وہ ہماری جہالت ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ جہالت ساری برائیوں کی جڑ ہے اور باور کیجئے کہ ہماری زندگی میں جو خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں ان کا سبب زیادہ تر یہی ہماری جہالت ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ زندگی کی گامی ایک صفت کی تیز رفتاری یا ترقی کی وجہ سے مندرجہ تصورات نہیں پہنچ سکتی۔ عورت اور مرد دونوں کی مشترکہ کوششوں اور دونوں کی یکجہتی اور ایک دہی زندگی بنی اور سماج سمورتی ہے۔ ایک ہاتھ سے مالی نہیں بچتی اور ایک پتہ سے گاڑی نہیں چلتی۔

اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مال کی گود بچے کا پہلا مکتب ہے اور جدید اصول تعلیم کے لحاظ سے بھی یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ بچہ ابتدائی چند سالوں میں جو کچھ سیکھتا ہے وہ نہ صرف دیر پا ہوتا ہے بلکہ زندگی بھر اس کے اثرات باقی رہتے ہیں۔ اس لئے اگر ننھی بچہ کو تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ بنالے تو ضروری ہے کہ مال کو پہلے تعلیم و تربیت سے بہرہ مند کیا جائے، ورنہ یاد رکھئے کہ ہماری آئندہ نسل کا مستقبل غیر یقینی ہے اور اس کا سبب آپ نہیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے ادارہ ادبیات اردو کا یہ شعبہ سب سے زیادہ اہم نظر آتا ہے اور میں آج آپ سے یہی کہنے آئی ہوں کہ ہم پر آئندہ نسل کے مستقبل کا جو بار عاید کیا گیا ہے اس کو صرف تعلیم اور تربیت یافتہ ہو کر ہی اٹھایا جاسکتا ہے۔

یہ واقعہ ہے کہ حصول تعلیم کے مسئلہ میں مردوں کی نسبت عورتوں کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ تعلیم کسی قیمت پر بھی سستی ہے ہم میں سے بہت سے ایسے تھے جو سرکاری مدارس اور سرکاری امتحانات سے کسی نہ کسی وجہ سے مستفاد نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے حصول علم کا شوق مضامین ہوتا تھا۔ اور بظاہر اس شوق کو پورا کرنے کا کوئی ذریعہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اسی شوق کو حل کرنے دار ادارہ ادبیات اردو نے یہ امتحانات قائم کیے۔ اب اہل ملک کا فرض ہے کہ وہ اس سہولت سے پورا پورا مستفادہ کریں۔ خوشی کا مقام ہے کہ ادارہ کا یہ کوشش مشکور ہوئی اور اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ طالبات اور طلبہ دونوں اوردہ کے ان امتحانوں میں ہر سال زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو رہے ہیں۔

فراخ مستقبل طالبات آپ کے ذمہ ایک اہم فرض ہے جس کو میں یاد دلانا ضروری سمجھتی ہوں اور وہ یہ کہ جس طرح آپ نے تعلیم حاصل کی اسی طرح دوسری بہنوں کو بھی زلیخہ سلیم سے آراستہ کیجئے۔ تعلیم بھیلانے سے بہتر ہر شے کی خیال میں کوئی اچھی نہیں ہو سکتی جب درس و تدریس کا ذکر آجکا ہے تو میں چاہتی ہوں کہ اس ضمن میں ایک بات کہنی جائز۔ طریقہ تعلیم میں سختی اور نرمی ہونی چاہئے۔ سبب اور سختی سے تعلیم نہیں دی جاسکتی۔ بلکہ محبت اور نرمی ہی بہترین ذرائع ہیں۔ ایسے موقع نہ ہوگا اگر میں آپ کو دو واقعات اس خصوص میں سناؤں مسجد نبوی جس میں علیہ السلام دیکھتے ہیں کہ ایک شخص غلط و مکر کر رہا ہے معلم اسلام کے نواسے اور باب العلم کے بیٹے تعلیم دینے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

چھوٹے بھائی اس شخص کے ساتھ بیٹھ کر اسی غلط طریقہ پر وضو کرتے ہیں اور بڑے بھائی مداخلت کرتے ہیں کہ یہ طریقہ غلط ہے اور خود صحیح طریقہ پر وضو کر کے بتاتے ہیں کہ اس طرح کرنا چاہیے۔ وہ شخص بیٹھا سب کچھ دیکھتا ہے اور اپنی غلطی محسوس کر کے فوراً اصلاح کر لیتا ہے۔ یہ حقے اخلاق اور یہ تعاطف تعلیم۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر اسلام کے حضور میں ایک صحابی اپنے لڑکے کو پیش کر کے کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلعم اس کے لئے بیٹھا مضر ہے گرنج کرنے کے باوجود بھی یہ اسے ترک نہیں کرنا اب آپ ہی اس کو منع فرمائیے۔ حضرت یسین کر سکوت اختیار فرماتے ہیں۔ اسی طرح ایک ہفتہ تک وہ صحابی روزِ عرض کرتے ہیں اور حضرت روزِ خاموش ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ایک دن وہ صحابی یہ خیال کر کے کہ حضرت شاید کسی مصلحت کی بنا پر منع نہیں فرمانا چاہتے، اپنے لڑکے کو ساتھ نہیں لائے۔ لیکن اسی روز حضرت لڑکے کو یاد فرماتے ہیں صحابی کو تعجب ہوتا ہے کہ آٹھ روز بعد آج کہوں حضرت نے مناسب خیال فرمایا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس بات کی نصیحت کرو اس پر پہلے خود عمل کرو اور جب تک ایسا نہ کرو گے کہنے میں تاخیر نہ ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی حضرت نے فرمایا کہ آپ نے آٹھ روز تک خود میٹھا ترک فرمایا اس کے بعد نصیحت کا ارادہ فرمایا۔ یہ ہے علم عمل کا اشتراک۔ عزیز طالبات! اسنادِ تعلیم کرنے سے پہلے میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ نے تعلیم حاصل کی۔ اب کوشش کیجئے کہ دوسری بہنیں بھی تعلیم حاصل کریں۔ آپ زندگی کی دوڑ میں شریک ہو چکی ہیں اب دوسروں کو بھی اپنے ساتھ آگے بڑھائیے۔ آپ نے آئندہ نسلوں کی بہتری کا ذمہ لیا۔ اب دوسروں کو بھی اس فرض سے آگاہ کیجئے۔

ادارہ کے شعبہ نسوان کی مطبوعات

سوتیلی ماں مقررہ راجہ بیگم صاحبہ نے اصلاح معاشرت کے اہم پہلوؤں

رشتہ دہانی ہے سوتیلی ماں اور سوتیلی بچوں کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کے مفید

طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر وہ مرد جو اپنے بچوں کے لئے سوتیلی ماں لانے پر مجبور ہوا اور ہر وہ خاتون جو سوتیلی ماں بن چکی ہو یا بننے والی ہو اور وہ ذی شعور بچے جو سوتیلی ماں کے زیر سایہ اچلے چلے ہوں خصوصیت کے ساتھ اس کتاب کو غور سے پڑھیں اور اپنی زندگیوں اور گھر کی فضا کو خوشگوار بنائیں۔ صفحات ۵۶ چھوٹی تقطیع قیمت صرف ۴

رسالہ طلیہ محترمہ طلیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے عیدِ آداب میں علم و ادب اور تہذیب و معاشرت کی ترقی و اصلاح میں بڑے بڑے مفید کام کئے ہیں۔ ان کی زندگی کی یہی سرگرمیوں اور خلقِ خدا کے فلاح و بہبود میں گزری اس کا اندازہ مفید اور اخلاقی و اسلامی منہاجین اور تحریروں کے مطالعہ سے ہو سکے گا جو اس مجموعہ "رسالہ طلیہ" میں شامل ہیں۔ اس کتاب میں مرحومہ کی تحریر کا عکس بھی شامل ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ جو ابنِ علی سماجی اور مذہبی اصلاح و بہبودی کا ضامن ہوگا۔ ۱۲ صفحات قیمت عاں ابسی دلچسپ اور کارآمد کتاب اردو ادب میں اب تک نہیں لکھی گئی۔ اس میں جو عملی شعور پیش کئے گئے ہیں وہ ہزاروں مسن کی بنیاد گھروں اور خاندانوں کو تباہی سے بچالیں گے۔ یہ کتاب شائع ہوتے ہی اس کی اتنی مقبولیت حاصل ہوگی کہ ہر ذہنی نامک رہتی ہے اور جو ایک وقت پڑھ لیتا ہے وہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو اس کے مطالعہ کی سفارش کئے بغیر نہیں رہتا۔ اس کا ہر گھر میں ہر وقت موجود رہنا ضروری ہے۔ صفحات ۸۰ قیمت جلد ۸

شکر

از
محترمہ بشیر النساء بیگم صاحبہ بشیر شریک محمد شعبہ نساواں

محترمہ صمد! اور معزز حاضرین

مجلس انشطامی شعبہ نساواں کی جانب سے میں نہایت خلوص کے ساتھ آپ سب کو عید کی مبارکباد اور اس اجلاس میں شرکت اور نشریت آدرسی پر مدیہ شکر پیش کرتی ہوں، خصوصاً بیگم صاحبہ نواب کمال یار جنگ بہادر بطور خاص تحق شکر یہ ہیں کہ آپ نے اپنی گونا گوں مصروفیتوں کے باوجود اس اجلاس کی صدارت قبول فرما کر شعبہ نساواں کے اراکین کو مہمنویت کا موقع عطا فرمایا۔
اضلاع کی کہ نہیں بھی قابل تائیس ہیں کہ انھوں نے عین عید کے زمانے میں گھر دار کو چھوڑ کر اجلاس میں شرکت فرما کر اردو دوستی اور ادارے سے اپنی بے لاگ محبت کا عملی ثبوت دیا۔

ہمیں توقع ہے کہ آج کا یہ اجلاس اور اس علمی اجتماع کی طے شدہ سنجہ ویزا اور تحریکیں محض نشاندہ و گفتگو پر ختم نہ ہوں گی، ہمیں توقع ہے کہ آپ کا یہ خلوص اور یہ جوش عمل برقرار رہے گا، یقیناً انیسے کہ شعبہ نساواں کا مستقبل آپ کے تعاون اور خلوص کا محتاج ہے!

دنیا میں کوئی تحریک محض چند ایک اراکین یا افراد کی سعی سے کبھی سرسبز نہیں ہوتی جب تک کہ متحدہ طور پر پوری قوم یا جماعت نے اس کی تائید نہیں کی۔

یہ امر آپ سب پر روشن ہے کہ اس شعبہ کی سرگرمیوں کا حاصل محض اردو کی ترویج ہے! اور اردو سے ہماری وابستگی فطری ہونے کے علاوہ ایک تاریخی اہمیت رکھتی ہے۔ اس لئے اگر آپ نے رحمت اٹھائی تو کوئی مضائقہ نہیں! — اردو کی مدت ہر مند و ستانی کا اخلاقی اور قومی فریضہ ہے! تکمیل فرایض میں محنت ضروری ہے، اور محنت کبھی راگیاں نہیں جاتی — کبھی نہ کبھی آج کی محض آپ کو یاد آئے گی اور کسی نہ کسی وقت اس کے اغراض و مقاصد پر غور کا موقع بھی ملے گا، اور آپ محسوس کریں گی کہ شعبہ نساواں کی بنیاد بھی ایک اہم اور نیک مقصد پر قائم ہے، جو ملک اور قوم کے لئے نہایت ضروری ہے، بس یہی ہمارے لئے بہت کافی ہے!!

آخر میں پھر ایک بار آپ سب کا شکر یہ ادا کرتی ہوں۔

خیر مقدم و رونا و شعبہ طلبہ دارہ اوستا اردو

(جو ۱۲ دسمبر ۱۹۳۲ء کو صبح ۱۰ بجے رفعت منزل خیت آباد میں جناب مولوی سید علی اکبر صاحب ام آر کتب کی صدارت میں منایا گیا۔)
شعبہ طلبہ دارہ ادبیات اردو کے اس سالانہ اجلاس میں خیر مقدم کی عزت مجھے عطا ہوئی ہے۔ میں آپ حضرات کا استقبال کرتا ہوں کہ آپ نے اس طلبہ میں شرکت کی زحمت فرمائی، خصوصاً معائنہ ہانوں اور مندوبین کا جنہوں نے سفر کی زحمت گوارا کی اور ہمارے علم کو رونق بخشی میں خصوصیت سے جناب مولوی سید علی اکبر صاحب کا ممنون ہوں کہ جناب نے باوجود مصروفیات کے ہماری درخواست پر طلبہ کی صدارت قبول فرمائی اور اس طرح طلبہ کے ساتھ اپنی گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔

مفوز طالب علمو! یہ ہم سب کی خوش قسمتی ہے کہ ہم ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں جس میں ہیں قسم کی سہولتیں اور آسانیاں مل رہی ہیں۔ عہد عثمانی کا سب سے بڑا اور روشن کارنامہ جامعہ عثمانیہ کا قیام ہے۔ اس جامعہ کے قیام کا بڑا مقصد یہی ہے کہ ہم میں اردو زبان کی سچی بہت اور اس کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ جامعہ عثمانیہ کے قیام کے بعد ملک میں عام علمی بیداری پھیلی اور اہل دکن نے اردو کی ترقی اور اشاعت کے لئے پُرغلوں کا کام کئے ہیں۔ اردو ہندوستان کے تمام قوموں کی مشترکہ زبان ہے۔ اس لئے اس کی ترقی اور اشاعت میں حصہ لیتا ہر ایک کا فرض ہے۔ اسی مقصد کے تحت ۱۹۲۱ء میں ادارہ ادبیات اردو کا قیام عمل میں آیا اس ادارے کا بڑا مقصد یہ ہے کہ اردو زبان اور ادب کا صحیح ذوق پیدا کیا جائے اور ہم میں اس کی خدمت کا شوق بڑھایا جائے۔ ادارے نے اردو کی جو خدمت انجام دی ہے اس سے ہر ایک واقف ہے۔ ۱۹۳۲ء میں تقسیم کار کے لئے اس نے اپنی سرگرمیوں کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر دیا۔ مثلاً شعبہ زبان، شعبہ تاریخ و دکن، شعبہ سائنس، شعبہ زراعت، شعبہ اطفال، شعبہ اردو امتحانات، شعبہ اردو انسائیکلو پیڈیا اور شعبہ تالیف و ترجمہ وغیرہ۔ اسی زمانہ میں ادارے نے اپنا ایک ترجمان ماہنامہ سب رس کے نام سے جاری کیا۔ اسی کے ساتھ ہی پھول اور طلبہ کے لئے "بچوں کے سب کس" کے نام سے ایک اور ماہنامہ جاری کیا جس کے ایڈیٹر تک کئی خاص نمبر شائع کئے اور نمبر، جنگ نمبر وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔ اور جنوری میں اس کا ایک اور خاص نمبر شائع ہو گا۔

ادارہ ادبیات اردو نے طلبہ کی ذہنی نشو و نما اور ان میں اردو زبان اور ادب سے دلچسپی اور علمی و ادبی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے ۱۹۳۲ء میں شعبہ طلبہ قائم کیا اور آج اس کا قیام سالانہ اجلاس منعقد ہوا ہے۔ ہمارے شعبہ کے اعضاء و منتظمین یہ ہیں۔

۱۔ اس شعبہ کے ذریعہ طلبہ کی ایک تنظیم برادری قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کے اراکین باہمی تعاون و ہمدردی کے ذریعہ اپنے کاموں کو سہل اور اپنی دلچسپیوں میں اضافہ کریں۔

۲۔ اراکین میں علمی و ادبی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے تحریری و تقریری مقابلے منعقد ہوتے ہیں جن پر شعبہ کی جانب سے انعامات دیے جاتے ہیں اور مضامین سب کس میں شائع ہوتے ہیں۔

۳۔ طلبہ اور بچوں کے سب کس میں اراکین شعبہ کی کے مضامین کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اور ہر سالہ اراکین شعبہ کو مفت دیا جاتا ہے۔

۴۔ طلبہ کے لئے سیر و تفریح اور نائماز نصاب مصروفیات میں حصہ لینے کے مواقع بہت پہنچائے جاتے ہیں۔

۵۔ اراکین شعبہ مسلسل تعطیلات میں ملک میں دورہ کرتے ہیں تاکہ اصطلاح کے طلبہ کے ساتھ ان کے تعلقات زیادہ استوار ہو جائیں۔

- ۶۔ طلبہ کے محبوب مشاغل کی صحیح تربیت کے لئے انھیں مفید مشورے دیے جاتے ہیں۔
 ۷۔ اراکین میں کسی کو انشاء پر دازی اور مضمون نگاری کا شوق ہو تو ان کے مضمونوں اور رسائل کی اشاعت میں مدد دی جاتی ہے۔
 ۸۔ اراکین شعبہ ادارے کے کتب خانہ سے استفادہ کرتے ہیں۔
 ۹۔ اراکین کو ترغیب دی جاتی ہے کہ دیہات سدھار یا اسی قسم کی اور تحریکات میں حصہ لیں۔

یہ شعبہ اپنے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے میں برابر مصروف ہے۔ اس نے ابھی تک کئی جلسے منعقد کئے ہیں۔ ان جلسوں میں تقریر بھی ہوتی ہیں اور بحث مباحثے بھی۔ بڑے ادیبوں اور مقررین سے خاص عنوانوں پر طلبہ کے لئے تقریریں کروائی جاتی ہیں۔ بعض طلبہ میں طلبہ اپنے مضامین اور مقالے بھی پڑھ کر سنا لیتے ہیں جو بعد میں سبکس میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس شعبہ نے اپنا ایک دستور العمل تیار کیا ہے جسے ایک رکن ہی کے تیار کئے ہوئے دیدہ زیب سرورق کے ساتھ کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے جس میں ادارہ ادبیات سے متعلق ضروری معلومات شعبہ طلبہ کے قواعد و ضوابط اور اغراض و مقاصد کے علاوہ طلبہ کے مطالعہ کے ادارے نے جو مفید چھوٹی چھوٹی اور کم قیمت کتابیں چھپوائی ہیں ان کی فہرست بھی شامل ہے۔ یہ کتابچہ معلومات ہزاروں کی تعداد میں چھپوایا اور مفت تقسیم کیا گیا ہے اور اب بھی طلبہ کو مفت دیا جاتا ہے۔ اس کی اشاعت کے بعد اس شعبہ کے اراکین میں اضافہ ہوتا گیا اور اب طلبہ کی ایک بڑی تعداد اس شعبہ میں شریک ہے۔ اضلاع اور دیہات کے طلبہ نے بھی اس شعبہ کے ساتھ اپنی دلچسپی کا اظہار کیا اور اس طرح اس کی شاخیں اکثر اضلاع میں قائم ہو گئیں۔ بن میں گلبرگ، پرلی اور کلیانی کی شاخیں زیادہ کام کر رہی ہیں۔ اس خصوص میں گلبرگ کے انور شاہ آبادی صاحب مبارک باد کے مسخ ہیں کہ انھوں نے گلبرگ میں شعبہ طلبہ کے لئے بہت کام کیا اور اس شخ کے لئے کثیر اراکین فراہم کئے۔ شعبہ طلبہ کے جلسوں میں طلبہ بڑی دلچسپی سے شریک ہوتے ہیں۔

شعبہ طلبہ کی جانب سے اکثر تحریری اور تقریری مقابلے منعقد ہوتے ہیں جن میں طلبہ کافی تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ درسوں کی جانب سے انھیں سرکاری طور پر بھیجا جاتا ہے۔ اس قسم کے مقابلے کئی مرتبہ ہو چکے ہیں جن میں سٹی کالج، دارالعلوم، مدرسہ عالیہ، گورنمنٹ لمائی اسکول چادرگھاٹ، مدرسہ آصفیہ، مدرسہ رشید الانام، مدرسہ دارالشفاء، انسٹیٹیوٹ اوزام پٹی سے طلبہ کی ٹیموں نے شرکت کی۔ اول نمبر اولیٰ تعلیم کو شعبہ کی جانب سے کپ دیا جاتا ہے اور طلبہ کو کتابیں، ایک سال دارالشفاء کی ٹیم اول رہی اور ایک سال منہیہ الانام کے طلبہ نے کامیابی حاصل کی۔ اس شعبہ کی جانب سے کئی تحریری مقابلے بھی منعقد ہوئے ہیں۔ اول، دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو کتابیں دی گئیں اور ان کے مضامین سبکس میں شائع کئے گئے۔ اس سال جو تحریری مقابلہ منعقد ہوا تھا اس میں گورنمنٹ لمائی اسکول چادرگھاٹ کے طالب علم کو افضل اول، عہدہ اتحاد و ایب (گلبرگ) دوم اور عہدہ شرفاں (دارالعلوم) سوم رہے۔ انھیں آج کے جلسہ میں انعام دیئے جائیں گے۔ غرض اس شعبہ نے طلبہ و ارادوں کی جو خدمت انجام دی ہے اس سے آپ میں سے بہت کم واقف ہوں گے۔ میں آخر میں آپ سب طالب علموں سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ اس شعبہ میں شریک ہوں گے اور اردو زبان کی محبت اور خدمت کا جذبہ اپنے دلوں میں پیدا کریں گے۔

خطبہ صدارت سالانہ اجلاس شعبہ طلبہ

(۲۱ دسمبر ۱۹۷۷ء کو صبح میں دس بجے شعبہ طلبہ کا جو سالانہ اجلاس منعقد ہوا اس میں مولوی سید علی اکبر صاحب ایم اے کینسلر نے جو صدارتی تقریر فرمائی اس کے اقتباسات درج ذیل ہیں)

نوائین اور حضرات۔

میں نے آج کے جلسہ کی صدارت مولوی سید محی الدین صاحب تادری زور کے مجبور کرنے پر قبول کی ہے۔ مجھے اس کے قبول کرنے میں اس سے تامل تھا کہ گو میرا تعلق سرشتہ تعلیمات سے ہے لیکن مجھے طلبہ سے راست نہیں بلکہ بالواسطہ تعلق ہے۔ البتہ تقریباً ۲۳ سال پہلے معلم کی حیثیت سے میرا راست تعلق طلبہ سے تھا اور یہ میری ملازمت کا بہترین زمانہ تھا۔ اس ۲۳ سال کی مدت میں زمانہ بہت کچھ بدل گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ طلبہ کے خیالات، رجحانات اور جذبات میں بھی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت گزشتہ جنگ کے اثرات باقی تھے۔ برطانوی ہند میں عام طور پر سیاسی بے چینی تھی جس کا اثر تعلیمی اداروں پر بھی پڑا لیکن مالا مال محروسہ سرکار عالی میں کوئی قابل محاذ سیاسی انتشار پیدا نہیں ہوا۔ جامعہ عثمانیہ کو قائم ہو کر صرف چار پانچ سال کا عرصہ گزرا تھا۔ اعلیٰ تعلیم نہایت محدود تھی۔ ملک کے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بیروزگاری کا مسئلہ پیدا نہیں ہوا تھا اور نہ تو طلبہ میں سیاسی تحریکات میں حصہ لینے یا ہڑتال کرنے کا رجحان تھا۔

جامعہ عثمانیہ کے قیام کی بدولت ملک میں ثانوی اور اعلیٰ تعلیم نے غیر معمولی ترقی کی۔ لیکن اس کے ساتھ رفتار زمانہ کی وجہ سے آج کل کے تعلیمی مسائل نہایت مشکل ہو گئے ہیں۔ ان مسائل میں سب سے اہم ڈسپلن، یعنی نظم و ضبط کے قیام کا مسئلہ ہے۔ حقیقی ڈسپلن وہ ہے جو اندرونی اور خود اختیاری ہو اور جس کو بیرونی اثر اور دباؤ سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اس لحاظ سے ڈسپلن میں تنظیم اور باقاعدگی وقت کی پابندی، والدین اور اساتذہ کا ادب، مدرسہ یا کالج کے قواعد و احکام کی بجا آوری یہ سب امور داخل ہیں۔ ہم کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ حقیقی معنی میں ڈسپلن قائم کرنے میں ہم کو زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ ۲۰-۲۲ سال پہلے اساتذہ کا ادب کرنے سے متعلق ہندوستان کی تہذیب ہدایت یافتہ تعلیمی اداروں میں ڈسپلن قائم رکھنے میں مدد و معاون تھیں۔ لیکن اب یہ روایت کمزور ثابت ہو گئی ہے۔

برطانوی ہند میں علی ۲۵ سال سے طلبہ کو سیاسی تحریکات میں حصہ لینے کی ترغیب دلانے کا سلسلہ شروع ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تعلیمی اداروں کا نظم و ضبط بگڑا گیا اور گزشتہ چند سال سے اس کا اثر ہماری ریاست کے تعلیمی اداروں پر بھی پڑنے لگا۔ اس کی ذمہ داری زیادہ تر ان اصحاب پر ہے جو اپنے سیاسی اغراض کی تکمیل کے لئے طلبہ کو اپنا آلہ کار بناتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی تعلیمی اداروں پر بھی ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ ان کا ڈسپلن اتنا کمزور نہ تھا کہ وہ باہر اثرات کا مقابلہ نہ کر سکا۔ میرا یہ مطلب

نہیں ہے کہ طلبہ کو سیاسیات میں دلچسپی نہ لینی چاہیے۔ سیاسیات کا اثر تو تقریباً ہر شعبہ حیات پر پڑتا ہے جن طلبہ کی عمر اور استعداد اس قابل ہے کہ وہ سیاسی مسائل کو سمجھ سکیں ان کو سیاسیات کی کتابوں کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ اور رسائل و جرائد کے ذریعہ بھی مختلف مکاتیب خیال کے رجحانات سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔ لیکن سیاسیات کا مطالعہ کرنا اور چہرے اور اس میں عملی حصہ لینا اور چہرہ پر عملی حصہ لینے سے ڈسپلین میں خلل پڑنے کے علاوہ خود طلبہ کا عزیز وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور اس کا اثر ان کی آئندہ زندگی پر یہ پڑتا ہے کہ وہ ملک اور ملک کی خدمت کے قابل نہیں بن سکتے۔ بہر حال ملک کی آئندہ فلاح و بہبود کے لئے اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ طلبہ میں ضبط شکنی کا جو رجحان پیدا ہو رہا ہے اس کا انداز کیا جائے۔ آج کل دنیا میں جو انتشار ہے اس کے مد نظر والدین اور اساتذہ دونوں چاہئے کہ طلبہ کے ذہنوں پر ماحول اور بیرونی واقعات کا جو اثر پڑتا ہے اس سے باخبر رہیں اور مشفقانہ طور پر ان کی رہنمائی کریں۔ دنیا میں کوئی کام بغیر نظم و ضبط کے کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔ طالب علموں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ جب تک اطاعت کرنا نہ سیکھیں گے، رہنما بھی نہ بن سکیں گے۔

تعلیم کے مقاصد میں سے دو مقصد بہت اہم ہیں کردار سازی اور شہریت کی تربیت۔ شہریت کا جب ذکر کیا جاتا ہے تو عام طور پر لوگ محض اپنے شہری حقوق کا خیال کرتے اور اپنے فرائض کو معمول جاتے ہیں۔ اخلاق اور شہریت کی تربیت صرف کتابوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے طلبہ کو عمل کے مواقع بہم پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اور یہ مواقع زائد از نصاب مصروفیات کے ذریعہ سے بہترین طریقے پر فراہم کئے جا سکتے ہیں۔ ان مصروفیتوں کی بدولت مدرسہ ایک چھوٹی سی دنیا بن جاتا ہے۔ کردار اور شہریت علم سے زیادہ عمل کا نتیجہ ہیں۔ زائد از نصاب مصروفیات مدرسے کو حقیقی زندگی سے وابستہ کرتی ہیں۔ طلبہ میں ان کے ذریعہ سے سماجی خدمت کا شوق پیدا ہوتا ہے جو اچھے شہری کی بہترین علامت ہے۔ ان مصروفیتوں سے رہنمائی کی قوت بھی نشوونما پاتی ہے اور جو طالب علم مدرسے میں اپنے ساتھیوں کی رہنمائی کرنا سیکھے گا وہ آئندہ جیل کر بڑے کاموں میں بھی رہنمائی کر سکے گا۔

زائد از نصاب مصروفیتوں اور ان کی دلچسپیوں سے طلبہ کے خاص رجحان معلوم کرنے میں بھی سہولت ہوتی ہے۔ ان کے ذریعہ سے طلبہ کو فرصت کا صحیح استعمال بھی سکھایا جا سکتا ہے۔ جس سے اخلاق و عادات پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ آپ کے شعبہ طلبہ کے قواعد و ضوابط میں زائد از نصاب مصروفیات کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور ان کی خاطر ایک اچھا نظام نامہ بھی مرتب کر کے شائع کیا گیا ہے۔ نیز یہ شعبہ طلبہ کے متوقی مطالعہ میں بھی اضافہ کر رہا ہے۔ جیسے یہ بھی معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ شعبہ طلبہ کی جانب سے تحریری اور تقریری مقالوں کے انتظام کئے جاتے ہیں۔

فرصت کے اوقات اور خصوصاً تعطیلات میں اگر طلبہ سماجی کام کریں تو اس سے ان کو شہریت کی اچھی تربیت ہوگی۔ تعلیم بالغان کی اشاعت میں بھی طلبہ کی خدمات سے استفادہ کرنے کا خیال بہت مفید ہے۔ طلبہ برداری کی تحریک کو روہیل لائے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس تحریک سے اسی وقت مفید نتائج مترتب ہو سکتے ہیں جب کہ طلبہ کی صحیح رہنمائی کی جائے تاکہ اس تحریک اور تعلیمی اداروں کے نظام العمل اور اعراض میں تضاد واقع نہ ہو۔

اکثر زائد از نصاب مصروفیات ایسی ہیں جو ہر کس ہی کے لئے موزوں ہیں۔ البتہ طلبہ میں کتب بینی اور تحریر کا ذوق پیدا کرنے اور ان کی قوت تقریر کو ترقی دینے میں ادارہ ادبیات اردو کا شعبہ طلبہ بڑی مدد دے سکتا ہے اور دسے رہا ہے جن طلبہ کا مطالعہ درسی کتابوں ہی تک محدود رہتا ہے وہ اگر امتحانوں میں اعزاز کے ساتھ بھی کامیاب ہوں تو زندگی میں کامیاب نہیں رہ سکتے۔ آپ کو مطالعہ کا ذوق پیدا کر کے اپنی معلومات میں اضافہ کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور آپ جو کچھ پڑھیں اس پر غور اور فکر کرنے کے علاوہ تبادلہ خیالات کے ذریعہ سے بھی اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ تقریری انجمنوں کے قیام سے تبادلہ خیالات کا اچھا موقع ملتا ہے اور مکاتبات سے بھی اس وقت تک اچھا شہری نہیں بن سکتا جب تک کہ اس میں یہ صلاحیت نہ پیدا ہو جائے کہ کسی مسئلہ کے دونوں پہلوؤں پر غور و فکر اور تجربے کے بعد کوئی ذاتی رائے قائم کر سکے۔

آپ کے شعبہ کے تحت ہر جگہ نرم تقاریر قائم ہو تو بہتر ہے کہ آج کل کی دنیا میں تقریر پر ایک بڑی قوت ہے۔ مباحثوں سے تیز فہمی کو ترقی ہوتی ہے موافقین کی دلائل سے اپنے خیالات کو تقویت اور مخالفین کی کمزوری سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ تقریر کرنے کی مشق کے سلسلہ میں زبان کی اصلاح اور انداز بیان میں شگفتگی پیدا ہوتی ہے جو کامیاب زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ غرض مجھے امید ہے کہ میری اس تقریر کی کوشش میں آپ کا شعبہ طلبہ اپنے نظام العمل کو خوش اسلوبی اور کامیابی کے ساتھ انجام دیتا رہے گا۔

میر محمد مومن۔ مولفہ ڈاکٹر سید بی الدین قادری زمرہ ایم پی ایچ ڈی (لندن) صدر شعبہ ادب و جامعہ عثمانیہ۔ اس کتاب میں مملکت قطب شاہیہ کے پیشوا یعنی سلطان محمد قطب شاہ کے وزیر اعظم اور حیدر آباد کے مشہور تہذیب کار اور مصنف کے حالات زندگی اور علمی و ادبی و سیاسی کا ناموں کا مفصل تذکرہ عالمادہ مغلخانہ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مولفہ اس قصبہ میں اردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر محمد قلی قطب شاہ کے حالات زندگی شائع کر چکے ہیں۔

”یہ البتہ دس حصوں پر مشتمل ہے۔ جن میں پہلے ایک دیباچہ بھی ہے جس میں مصنف نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ جو قوم اپنے بزرگوں کے سرائے اور تجربے سے فائدہ اٹھا نہیں جانتی وہ زندگی کی دوڑ میں اپنے حریفوں سے پیچھے رہ جاتی ہے اور میر محمد مومن جیسے بزرگوں کے کان سے تو تاریک سے تاریک ماحول میں بھی بلند دنیا رول کا کام دیتے جاتے ہیں جن کی روشنی سے جھلکے ہوئے قافلوں کی منزل مقصود کی طرف رہبری ہوتی ہے۔“

کتاب کے پہلے حصہ میں میر محمد مومن کے ابتدائی حالات زندگی درج ہیں۔ دوسرے میں محمد قلی قطب شاہ کی پیشوائی، تیسرے میں دیہات اور جاگیرات۔ چوتھے میں سلطان محمد قطب شاہ کی پیشوائی اور پانچویں میں خانگی زندگی کے حالات تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ آخری پانچ حصوں میں میر صاحب کی تصنیف و تالیف تصنیفات، پس ماندگان اور دائرہ میر محمد مومن کی نسبت تحقیقی معلومات درج ہیں۔ ان تمام حصوں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف نے ایک طویل مدت کی تلاش و جستجو کے بعد کن کے اس عظیم الشان وزیر اعظم کے حالات زندگی مختلف کتب خانوں کی چھان بین اور دور دور کے دیہات میں پکڑوں میل کے افراد میر صاحب کے بنائے ہوئے تالابوں، مسجدوں اور کادلوں، گئے خانہ آفرین کے آثار کو اپنا جمع کر دیے ہیں۔

سولہ ہزار تالیفات

نار این کھڑ میں شلخ کا قیام ۲۶ دسمبر ۱۹۵۷ء
۸ ساعت شب جلسہ افتتاحی بعدارت عالی جناب مولوی محمد عبد السلام
صاحب منعقد ہوا۔ قبل ازیں ۱۸ دسمبر ۱۹۵۷ء کو قیام شعبہ طلبہ کی
ایک کمیٹی مقرر ہوئی تھی جس میں حسب ذیل نائب صدر و معتزین
دار اکین مجلس کا انتخاب عمل میں آیا۔
نائب صدر۔ مولوی انصار اللہ بیگ صاحب۔
معتز۔ مولوی محمد عبدالرشید صاحب۔
نائب مختار۔ مولوی میر محمد علی صاحب۔

ار اکین۔ مولوی نذیر احمد صاحب، مولوی محمد عبدالسلیم صاحب، محمد
مولوی محمد عبدالواحد صاحب، مولوی ضعیل الرحمن صاحب، مولوی
مرزا عبداللہ بیگ صاحب، مولوی مرزا محمد علی بیگ صاحب،
مولوی محمد قاسم صاحب شیدا، مسٹر رنگنا نند راڈ صاحب، مسٹر
ہنونا نند لو صاحب۔

جلسہ افتتاحی میں جناب نائب صدر و جمیع معتزین و
ار اکین موجود تھے۔ جلسہ کا آغاز قرارت جناب مولوی انصار اللہ
بیگ صاحب سے کیا گیا۔ بعد ازاں محمد عبدالرشید صاحب مختار نے
قیام شعبہ ہذا کے قواعد و ضوابط پر ایک وسیع نظر ڈالتے ہوئے اپنی
تقریر کو ختم کیا۔ مولوی نذیر احمد صاحب رکن نے اس شعبہ کے قیام
کے متعلق اپنی دلی مسرت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مولوی انصار اللہ
بیگ صاحب نائب صدر نے دوران تقریر میں معزز صدر جلسہ کا
شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ گو میں اس قابل نہیں کہ اس بارگاہ
کو اپنے دوش پر لے سکوں لیکن جناب صدر جلسہ کی پر غور و کوشش
نے اس عہدہ کو قبول کرنے پر مجبور کیا جس کا میں تہہ دل سے
شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ میرے بھائیوں کے تعاون و

سے اس شعبہ کو دن و گنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ بعد ازاں
مولوی میر محمد علی صاحب نائب مختار نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔
مولوی محمد عبدالسلیم صاحب سیم صدر جلسہ نے ادارہ کی
ہر چہی ترقی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح ہم آج اس
شعبہ کا افتتاح کر رہے ہیں اسی طرح ہم اس کو بام عروج پر لے جائیں
گے اس کے بعد شاہ دیباہ و خانوادہ آصفی کے لئے اپنی تقریر کو
ختم فرمایا۔

۸ جنوری ۱۹۵۸ء بروز جمعہ بمقام قلعہ پر بندہ
شلخ پر بندہ
بعدارت جناب ہدایت احمد صاحب بی آ
ایل ایل بی منصف بعض تقسیم اسناد ادارہ ادبیات اردو شلخ پر بندہ
ایک عام شاندار جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ مقامی عہدہ دار و کار صاحبان
و دیگر معززین کو مدعو کیا گیا تھا علاوہ ازیں نوامین اور کامیاب
طالبات بھی شریک جلسہ رہیں جن کے پردے کا معقول انتظام کیا
گیا تھا۔ جلسہ گاہ کے ایک حصہ میں شہ نشین کے قریب ہی
مصنوعات پر بندہ اور ایک حصہ میں پیداوار و دیگر خصوصیات
کی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

ٹھیک پانچ بجے شام جناب ٹھیل راڈ صاحب مددگار بندہ
ضلع عثمان آباد نے (جو اتفاق سے یہاں شہ نشین لائے تھے) نمائش
کا افتتاح فرمایا موصوف کو ببول پہنائے گئے۔ نمائش کی مختلف البتہ
چیزوں کو دیکھ کر حاضرین بہت مخطوط ہوئے۔ اس کے بعد مختار
شلخ کی تحریک اور سرگوبی ناتھ راڈ صاحب وکیل کی تائید کے بعد
جناب منصف صاحب تعلقہ پر بندہ نے کرسی صدارت کو زینت بخشی
مختار نے بھولوں کے ہار پہنائے۔ مختلف اسپورٹس ڈرائے اور کالے
ہوئے جن کو کس بچوں نے نہایت خوبی اور صفائی کے ساتھ پیش کیا۔

تمام حاضرین نہایت مظلوظ ہوئے۔ اس کے بعد مختصر شاخ نے اپنا تفصیلی خطبہ استقبالیہ پڑھا اور مولوی سید عبدالرؤف صاحب آرگنیزر انجمن اتحاد باہمی نے ایک پر مغز تقریر سنائی پھر سٹر نہر راؤ صاحب نے مرتبی میں "علم" پر ایک دل تھری کی تقریر کی۔ تقریروں کے اختتام پر عبدالشکور شیدا صاحب نے اپنا کلام اردو زبان پر سنایا جو موزوں اور مجمل تھا مستند نے اہر القادری کی ایک نظم الحان کے ساتھ سنائی۔ محترم صدر نے کامیاب امیدواروں میں اسناد تقسیم فرمائے۔ اور مختصر شاخ نے سالانہ رپورٹ پڑھی۔ محترم صدر نے اپنی اختتامی تقریر میں بصیرت افروز خیالات اور جامع اور لپیٹ نکات اور علمی اور عملی جدوجہد کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اپنی تقریر ختم فرمائی اس کے بعد حاضرین کی تواضع کی گئی اور نویجے شب جلسہ برخواستہ ہوا۔

شاخ پرینڈہ کی نئی مجلس انتظامی

صدر۔ مولوی ہدایت احمد صاحب بی۔ ایل ایل بی نصف تعلیقہ پڑھو
مختار۔ سید قدرت اللہ قادری۔
نائب مختار۔ مولوی محمد رحمت اللہ شاخ صاحب ڈاکٹر علاج حیوانات
حازن۔ مولوی سید ظہیر الدین صاحب ہانگی۔
اراکین۔ پنڈت گوپی ناتھ راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ
مولوی قاضی سید ظہیر الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ
مولوی خلیل احمد صاحب صدیقی۔
مولوی محمد یونس صاحب۔

شاخ اورنگ آباد

۳ جنوری ۱۳۸۶ء روز یکشنبہ زیر صدارت علامہ سید علی اصغر صاحب بلگرامی صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد و سرپرست علمی شاخ ادارہ وسعت شام بمقام "اون ہال" جلسہ تقسیم اسناد و انعامات امتحانات ادارہ ادبیات اردو منعقد ہوا۔ بعد گلوپوشی صدر جلسہ نے باتباع پروگرام کارروائی کا

آغاز فرمایا۔ مولوی غازی معین الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی مختار ادارہ نے شش ماہی رپورٹ کارگزاری ادارہ پڑھی۔ ازال بعد صدر جلسہ نے تقسیم اسناد و انعامات کی درخواست کی موصوت نے اپنے دست فیض گسترے کامیاب امیدواران اناٹ و ذکر کو اسناد مرکز میں آنے والوں کو انعامات کتب تقسیم فرمائے۔ جناب مولوی عارف الدین حسن صاحب دوم تعلقدار اورنگ آباد و رفیق ادارہ مرکزی نے تقریر فرمائی۔ تقریر صدارت کے بعد مختار صاحب ادارہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخواستہ ہوا۔

معطیان انعامات کتب حبث لیل ارکان ادارہ و مکتوب حضرات

- ۱۔ عالیجناب نواب صوبہ دار صاحب بہادر و سرپرست علمی شاخ ادارہ
- ۲۔ " شہاب الدین صاحب اول تعلقدار و سرپرست ادارہ
- ۳۔ " رائے چھوٹے لال صاحب نائب صدر ادارہ۔
- ۴۔ " محمد ابراہیم صاحب ایم۔ اے پروفیسر و رکن ادارہ۔
- ۵۔ " قاضی حمید الدین صاحب وکیل جالندہ۔

حسب ذیل امیدواران اناٹ و ذکر نے مرکز میں اول آنے اور امتیاز کے ساتھ کامیابی کا انعام حاصل کیا۔

- ۱۔ مرکز ذکر۔ اردو عالم۔ غلام صغدر ہاشمی کتب انعام اردو فضل۔
معطیہ نواب شہاب الدین صاحب اول تعلقدار
- ۲۔ اناٹ۔ " آصف جہاں بیگم غازی کتب انعام اردو نیشنل
معطیہ نواب صوبہ دار صاحب بہادر و تفتہ معطیہ والدہ
ریاض الحسن صاحب قریشی۔

۳۔ مرکز ذکر۔ اردو دانی۔ چھوٹے خاں پیراسی صوبہ داری اورنگ آباد
کتب انعام اردو عالم۔ رائے چھوٹے لال صاحب نائب صدر ادارہ

۴۔ مرکز نامت۔ اردو دانی۔ بشیر التائب بیگم کتب انعام زبان دانی
معطیہ محمد ابراہیم صاحب پروفیسر و رکن ادارہ

۵۔ مرکز اناٹ۔ زبان دانی۔ امیرزادہ داؤد زاری تصنیف کتب انعام علم حکومت
معطیہ قاضی حمید الدین صاحب وکیل جالندہ

جلسہ تہنیت بتاریخ ۶ جنوری ۱۹۳۳ء زیر صدارت جناب شہاب الدین صاحب اول تغلق دار ضلع اڈنگ آباد ایک جلسہ عام بمقام ٹائون ہال ۶ ساعت شام ہر پائیس ڈاکٹر جیل حضرت والاؒ ولیچہد بہادر پرنس آف برار و سرپرست اعلیٰ ادارہ ادبیات اردو کے خطاب عالیہ جی۔ بی۔ ای کی مبارک باد کے لئے منعقد ہوا۔

جناب رائے چھوٹے لال صاحب نائب صدر ادارہ نے قرار داد تہنیت و تبریک پیش کی جس کی تائید مولوی غازی محمد الدین صاحب پی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل و مقدمہ ادارہ نے فرمائی۔ تقریر صدارت کے بعد مستفید صاحب ادارہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا جلسہ حضرت جہاں پناہی ووالا شان بہادر کی درازی عمر و اقبال پر برکتا ہوا قرار داد کو ذریعہ تازستغ صاحب ادارہ نے مدح و اشان کی خدمت میں علامہ روانہ کر دیا ہے۔

قرار داد تہنیت و تبریک

”آج اڈنگ آباد کا یہ نمائندہ جلسہ عموماً اور ارکان ادارہ ادبیات اردو خصوصاً ڈاکٹر والا شان ہر پائیس پرنس آف برار و ولیچہد و آصفیہ حضرت اعظم جاہ بہادر و سرپرست اعلیٰ ادارہ ادبیات اردو کی خدمت عالی میں سال نو کے خطاب جی۔ بی۔ ای پر صدق دل و پر خلوص عقیدت مندی کے ساتھ ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں اور یہ صمیم قلب دست بدعا ہے کہ خدا مدد کی عمر و اقبال میں ترقی عطا فرمائے اور وقار دولت آصفیہ کو تابدالاباد بڑھاتا رہے آمین“

شاخ پیمانی کی مصروفیت معائنہ ۱۰ - ۱۱ جنوری ۱۹۳۳ء

میں نواب شناریا رنگ بہا نے شاخ کا معائنہ فرمایا۔ مولوی سید عارف الدین حسن صاحب سرپرست مولوی ابراہیم صاحب فاروقی صدر اور مولوی حمید اللہ خان صاحب شیدا و مولوی اشرف الدین صاحب فیضی وغیرہ

نے نواب صاحب کا استقبال کیا اور پھول پہنائے۔ صدر شاخ نے ادارہ ادبیات اردو اور ڈاکٹر نور مظلہ کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالی اور سرپرست شاخ ہذا نے شاخ کا تعارف کرایا۔ نواب صاحب معز نے اپنے خاص شاعرانہ و ادبیانہ انداز میں اپنے ازین خیالات سے حاضرین کو مستفید فرمایا اور آخر میں سرپرست شاخ ہذا کے خلوص اور اثار اور کارکنان شاخ ہذا کی کارگزاری کی ستائش کی اور ڈیڑھ گھنٹے بعد واپسی عمل میں آئی۔

اسی ماہ مولوی غلام محمد صاحب قریشی سچی سیس بھٹن دورہ پیمانی تشریف لائے باوجود عظیم الفرستی صاحب معر شاخ ہذا میں رونق افروز ہوئے جملہ کارکنان ادارہ نے استقبال کیا اور گل پوشی کی۔ جناب مدد و روح اردو فاضل، اردو عالم اردو زبان اردو ادبی کی جماعتوں کو دیکھ کر بہت محفوظ ہوئے۔ دارالمطالعہ کی میز پر متعدد اردو اخبارات و رسائل اور ناظرین کی کثیر تعداد کو ملاحظہ کر کے اپنی خوشنودی کا اظہار کیا اور ازراہ علم و کسبی امداد کا بھی وعدہ فرمایا اور مولوی ولی حسن صاحب اول تغلق دار ضلع ہذا سے بھی کسی فنڈ سے سالانہ رقمی امداد کی سفارش فرمائی۔

جلسہ اوداعی ۱۰ - ۱۱ اسی ماہ شاخ ہذا کے سرپرست اور بانی مولوی سید عارف الدین حسن صاحب کا تبادلہ اڈنگ آباد پر عمل میں آیا۔ صاحب مدد و روح کو اردو زبان و ادب سے ایک وابستہ محبت ہے۔ یہ آپ ہی کی سعی کوشش اور دلچسپی کا نتیجہ ہے جو شاخ پیمانی اپنی ہمسفر شاخوں میں ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ کارکنان شاخ نے اپنے سرپرست کو ہر قسم کی بادل ناخواستہ اوداع کہا۔ کا بینہ ۱۹۳۳ء سال ۱۳۵۴ھ م ۱۳۵۴ء کے لئے ایک عام جلسہ میں بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۳۵۴ء حسب ذیل عہدہ دار و ناظرین کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر مولوی محمد ابراہیم صاحب فاروقی ایم اے علی گڑھ (مدرسہ)

صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ پر بھی۔

نائب صدر۔ مسٹر امین شرف راؤ صاحب بلال بی ایل ٹی اول مدگہ مدرسہ فوقانیہ پر بھی۔

مستند۔ مولوی حمید اللہ خاں صاحب شیدا۔

شریک مستند۔ مولوی اشرف الدین صاحب فیضی اردو فاضل ادارہ کتب خانہ دار۔ مولوی عبدالعظیم صاحب اہلکار محکمہ آبکاری پر بھی۔

اراکین۔ مولوی ہمدی حسن صاحب زبیری بی اے بی ٹی علیگ،

مہتمم تعلیمات قطع پر بھی۔ مولوی حبیب احمد صاحب بی اے علیگ،

این کرو گری پر بھی۔ مولوی محمد ارشد انجن صاحب انسپکٹر آبکاری

پر بھی۔ مولوی احمد حسن صاحب علوی مدگہ مدرسہ فوقانیہ پر بھی۔

تعلیم شروع سال تعلیمی یعنی ماہ ستمبر ۱۹۲۲ء سے درس

و تدریس کا آبنا بطور انتظام ہے۔ مولوی اسماعیل شریف صاحب اہل

اردو مولوی اشرف الدین صاحب قصبی بڑی توجہ اور دلچسپی سے

تعلیم دے رہے ہیں۔

ادارہ ادبیات اردو
شاخ بھوم میں جلسہ تقسیم اسناد

جلسہ منجانب ادارہ شاخ بھوم موضع شیخا پور میں نہایت ہی اعلیٰ پیمانہ

پر بنائے ۱۲ جنوری ۱۹۲۲ء کو وقت ۱۰ شب زیر صدارت کے سرنگاؤ

صاحب صدر شاخ بھوم منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد کم و بیش ایک سو

فقی منعقدہ موافقات اور خصوصاً تعلقہ پر سیدہ، حوالہ نظام الدین

قصبہ ماٹو، بھوم اور باری شہر سے کثیر تعداد میں اشخاص نے

شرکت کی۔ جلسہ کا آغاز سید منور علی صاحب کی تحریک اور حمد بن عود

کی تائید سے ہوا۔ صدر مجلس استقبالیہ نے صدر جلسہ و معتمد شاخ

بھوم اور چند ذی اثر سندوین کی گلپوشی کی۔ سب سے پہلے فتح

جلسہ نے رپورٹ پڑھتے ہوئے کہا۔ ایک سال کا عرصہ گزرتا ہے

جب کہ شاخ بھوم سے مولوی حبیب اللہ صاحب قادری، مولوی

محمد عیسیٰ خاں صاحب اور مولوی محمد علی خاں صاحب مستند نے اردو

کی تعلیم کے سلسلہ میں شیخا پور کا دورہ کیا ان کی سعی و تعاون عمل کی وجہ

سے شیخا پور اور وکھلے کافی طور پر مستفید ہو گیا اور مولوی حبیب اللہ

صاحب قادری کے لکھے ہوئے پودے کو مولوی محمد علی خاں صاحب

نے شیخا اس سال اور ہمیشہ شیخا پور اور شاخ بھوم صاحب مومن

کی اعانت اور خلوص خدات سے مستفید ہوتا رہے گا۔ زان بعد کمال الدین

صاحب اور علی بھوموی اردو عالم و معتمد شاخ بھوم نے موثر تقریر

فرائے ہوئے کہا۔ انسان کا بہترین زبور اور اس کا لباس حرف

اس کی تعلیم ہے۔ کوئی اقوام اور ممالک دنیا میں اس وقت تک

ترقی نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ اپنے لئے تعلیم کا کوئی انقلاب

عمل میں نہ لائیں جو افراد اپنی اولاد کی تعلیم میں تغافل کرتے

ہیں۔ وہ اپنے لئے گور اور اپنے اولاد کے لئے زندگی میں

کفن کا اسباب تیار کرتے ہیں۔ ان کی زندگی ایک حقیر زندگی ہے۔

ان کا اقبال کا شمار اوج عروج سے کوسوں دور ہے۔ زان بعد

اپنی رپورٹ شاخ پڑھتے ہوئے کہا۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے جب تک

کہ ہمیں عالیجنابہ سو بھاگیولی رانی گجرا بانی صاحبہ والیہ سٹیٹ بھوم

اور جناب سردار د جئے سنگھ راؤ صاحب و شیواجی راؤ صاحب کی

بیش بہا سرپرستی کا شرف حاصل نہ ہوتا۔ ادارہ کچھ نہ کر سکتا

جب تک کہ ہمیں جناب مولوی قریشی صاحب وکیل و شیر فائز مولوی

عادل الدین صاحب تحصیل دار، مسٹر رام چندر راؤ صاحب ناظم عدالت

اور ٹھاکر دین سنگھ صاحب تنظیم پولس بھوم کی خاص دلچسپی نصیب نہ

ہوتی۔ اس کے بعد ادارہ سے متعلق عام و خاص معلومات بہم پہنچا

ہوئے کہا۔ ۱۰ ارب ۱۰ ہین ۱۰ سالہ لکھا دارہ ادبیات اردو پور آباد

میدر آباد کن کے سالانہ اجلاس بلدہ میں منعقد تھے جن میں

خادم نے شرکت کی۔ نمائندگان مقتدرین و صدور شاخ و مرکز کے

قیام و طعام کا شاہی انتظام۔ جلسہ اہتمام اسناد میں عالیجناب ہر

اس سال اس سے زیادہ امیدوار شریک امتحان رہیں گے مجھے کامیاب شدہ امیدواروں کو اسناد و انعامات تقسیم کر کے نہایت مسرت ہوتی ہے۔ میں حسب ذیل اصحاب کا خاص طور پر شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے طلبہ کو کامیاب بنانے میں خاص تعاون عمل کیا۔

سید عمر صاحب، سید محبوب صاحب، شیخ حسین صاحب، شیخ عبدالکریم صاحب پٹواری، سید نور علی صاحب، محمد عبدالرحیم خاں صاحب، شیخ عمر صاحب، رام بھاکورے۔

حبیب سالم صاحب نے جو خاص مندوبین اور نمائندہ کئے خاص ذی اثر اشخاص میں سے ہیں۔ تقریریں ادا کرتے ہوئے کہا۔ "ادارہ شاخ بھوم، میٹھا پور، جو نظام الدین، مولوی محمد علی خاں صاحب علی بھوموی کا کسی طرح شکر یہ ادا نہیں کر سکتا صاحب موصوف کی حیثیت اور روح، عوام کی فلاح کے لئے وقف ہے۔ اس ہستی پر ادارہ جتنا بھی زیادہ ناز کرے کم ہے۔ میں صدر طلبہ کا بھی عوام کی جانب سے بڑی شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بھوم سے سفر کی تکلیف برداشت فرما کر طلبہ کی صدارت قبول فرمائی۔

آخر میں طلبہ، نوان کے منظم مزاج مثلاً بی بی بیگم اور بن بنت بابوراؤ کو رے کا بہت شکور ہوں جنہوں نے نہایت مشقت سے مندوبین کے طعام اور کارکنان ادارہ کے کام میں بہترین انتظام کیا۔

شاخ نوان سنگولی، بتایا ۱۵ دسمبر ۱۹۳۲ء بروز جمعہ بمقام مدرسہ تحفانیہ صدر بازار

بصورت محترمہ سید محمد بیگم صاحبہ (سہر خاں نادر صاحبہ) صدیقی وکیل و صدر ادارہ اہلیات اردو سنگولی شاخ ڈاکور)

جنرل ڈاکٹر والاشان نواب میر حمایت علی خاں اعظم جاہ بہادر شہزادہ برار سپہ سالار افواج آصفی و لیجہ سلطنت آصفیہ کا صدارت کی کرسی کو رونق بخشنا۔ عالیجنابہ کشمہوار شہزادی برار کا اپنے اہقوال سے اسناد تقسیم کرنا اور راجہ دھرم کرن بہادر کا ادارہ کو ایک ہزار روپیہ عطا کرنا، ادارہ اور اس کے مخلص بانی جناب سید محی الدین صاحب نادر کی دور کیہ خوش اور زرین مستقبل کو یاد دلانے ہیں۔

تقریر کے بعد کامیاب شدہ امیدواروں کو اسناد و اول و دوم بہرگز کامیاب شدہ کو ادارہ و شاخ کی طرف سے انعام کتب عطا کئے گئے۔ زماں بعد گفت اور سندرم نے ایک نظم اچھے ادارے "پڑھ کر سامعین کو بیدار کر دیا۔ اور اخیر میں صدر جلسہ نے صدارتی تقریر فرمائی۔

تقریر صدارت ڈاکٹر کے رنگ راؤ صاحب "ہم خیال بھائیو! میں اپنے مشہور علی اور ادبی ادارہ شاخ بھوم کے تحت مستقر شیخاؤں جہاں شاخ بھوم کا سالانہ جلسہ آج منعقد کیا گیا ہے۔ اس سالانہ اجلاس کی صدارت کو باعث صدا افتخار سمجھتا ہوں۔ اور آپ کا بہ دل شکور ہوں۔ میں سب سے پہلے ہمارے آقائے دکن ولی نعمت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ و سلطنت کی قائم و دائم سرپرستی کے لئے پروردگار میں دعا گو ہوں کہ طلبہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ میں جناب مولوی محمد علی خاں صاحب علی بھوموی معتمد بھوم کا بیدار شکور ہوں اپنی کی خاص محنت کا نتیجہ ہے جو آج عوام ایک نئی دنیا کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ ان کی بے لوث خدمات کا اعتراف ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے ادارہ بھوم اور شیخاؤں میں پخلوس خدمات انجام دے دی ہیں اور دے رہے ہیں جو ہر لحاظ سے قابل قدر ہیں۔ میں شیخاؤں سے امید کرنا ہوتا ہے۔

جلبہ اشاعت اردو سنا گیا اس جلسہ میں مدرسہ سنوان اردو کی تمام طالباء اور معلماء وارانین ادارہ اور خصوصاً کوسلیا بانی مددگار معلمہ مدرسہ سنوان مرہٹی نے شرکت کی پہلے پہل صدارت قبول کرنے کی استدعا صدر جلسہ کی خدمت میں مختار ادارہ ادبیات نے گزرائی جناب موصوفہ نے صدق دل سے صدارت قبول فرما کر کئی صدارت کو رونق بخشی۔ بعد ازاں جلسہ کا افتتاح آیات قرآنی سے ہوا جس کو شہزادی بیگم صاحبہ متعلمہ اردو عالم نے نہایت خوش الحانی سے سنایا اس کے بعد جنابہ روضیہ بیگم صاحبہ اردو دان متعلمہ اردو عالم نے روڈ مارچ کرنا فی سنا گیا بیگم صاحبہ رکن ادارہ و متعلمہ اردو عالم نے کردار سنواں پر پرورد تقریر کی اس تقریر کے بعد زینت النساء بیگم صاحبہ متعلمہ اردو عالم نے وقت کی قدر جیسے عنوان پر تقریر کی اور وقت کو عزیز بنایا۔

ان کے بعد جنابہ شہزادی بیگم صاحبہ نے جب الوطنی اور حب الوطنی بیگم صاحبہ متعلمہ اردو عالم نے ہمدردی و جنابہ عائشہ بیگم صاحبہ متعلمہ اردو عالم نے نظرت و جنابہ صاحبہ بی صاحبہ نے خدمت قوم پر نہایت پرکشش تقریریں کیں ان کے ختم پر جماعت چہارم اردو مدرسہ سنوان کی دو لڑکیاں یعنی آمنہ بیگم و طاہرہ بیگم نے نظم ترانہ ہندی پڑھا جماعت دوم کی تین لڑکیاں یعنی شمشاد بیگم و صفویہ بیگم و چھوٹی بیگم نے بچوں کی دعا پاری آوازیں سنائی۔ اس کے بعد جنابہ قمر النساء بیگم صاحبہ صدر ادارہ ہراسنے اپنی تقریر کی جو پُر زور اور دلکش تھی سامعین خاموشی کے ساتھ سنتے جاتے تھے اور متاثر ہوتے جاتے تھے ان کی تقریر میں خواتین کی جاہلیت اور اس جہالت کے نقصان کو ایسی پُراثر باتوں میں بیان کیا کہ تمام خواتین موثر ہوئیں اس کے بعد مختار ادارہ نے ادارہ کے متعلق تقریر کی اور نوجوان دلائی

کوسلیا بانی مددگار معلمہ مرہٹی نے صدر جلسہ سے اجازت لے کر اپنے جوش کا اظہار نظم میں با آواز بلند کیا اور حضور پر نور نواب میر عثمان علیچاں بہادر کے حق میں دعا کی اور طالباء کے لئے علم و ادب کے عروج کی دعا مانگی۔

شاخ ہنگولی

بتاریخ، مرغوری سلسلہ ہفتہ پنجے شام ایک جلسہ عام بمقام مدرسہ سنا گیا "شاخ ہنگولی" زیر صدارت عالیجناب مولوی نجم الدین صاحب الفاری بی اے۔ ایچ سی ایس دوم تعلقات و عقائد ہوا۔ اکثر مقامی عہدہ دار صاحبان مثلاً مولوی سید سکندر علی صاحب و جد بی اے۔ ایچ سی ایس مسدفت، مولوی محمد نعیم خاں صاحب مددگار ہتھ پولس، جناب تحصیلدار صاحب، ڈاکٹر محمود حسن صاحب ڈیکل آفیسر جناب مولوی کاظم علی مرزا صاحب سرکل انسپکٹر پولس، مولوی مسعود خاں صاحب بی اے۔ بی ٹی صدر مدرس، مسٹر شام شہر صاحب نائب امین کروڈ گیری کے علاوہ معزز و کلاں، اساتذہ صاحبان، طلبہ اور تجارت پیشہ دال ذوق حضرات کی ایک کثیر تعداد شریک جلسہ تھی۔ قرات کے بعد محمد عثمان خاں کماٹی مفتاح شاخ نے حاضرین کا خیر مقدم کرتے ہوئے بیان کیا کہ اس اجتماع سے باہر نکلاؤں نہیں، ہزاروں بلکہ لاکھوں ایسے افراد ہیں جو علم کی لذت سے نا آشنا ہونے کے باعث زندگی کی قدر و قیمت بھی نہیں جانتے، ہمارا فرض ہے کہ اپنے ملک کی مشنری کو درست حالت میں رکھنے کے لئے ہر شخص کو کلفنا پڑھنا سکھا دیں۔ ترکی کے ابدی رہنما "کمال اناترک" کی طرح تختہ سیاہ لے کر قریب بہ قریب پھریں اور ہر انسان کو انسان بنادیں۔ کچھ کرنے ہی سے کچھ نہ کچھ ہوتا ہے نہ کرنے سے کچھ بھی نہیں۔

ادارہ ادبیات اردو ۱۲ سال سے اسی جدوجہد میں مصروف ہے

باوجود شدید مخالفتوں کے اس نے قرآنی اور بہت پیدا کر لی ہے اور یقین ہے کہ اس کے قدم کھٹن سے کھٹن آزمائش کے وقت بھی نہ ڈگدگائیں گے، جتنی ہی اس کی مخالفت کی گئی اتنا ہی یہ ادارہ ترقی کرتا گیا اور مقبول ہوتا گیا۔ نہ صرف مقبول ہوتا گیا بلکہ اعلیٰ عہدہ داران سرکار عالی کی ہمدردیاں بھی شامل ہوئی گئیں ملک اور بیرون ملک سے صدائے تحسین و مرجا بھی بلند ہوتی رہی ہندوستان کے اکثر و بیشتر ہندو مسلمان ادیبوں، رہنماؤں اور صحافت نگاروں نے اس کے کام کو سراہا۔ مرحوم سر اکبر حیدری نے اس کی سرپرستی کی اور آج بھی موجودہ صدر اعظم بہادر، نواب سالار جنگ بہادر، ہمارا بھائی شامراج بہادر اس کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ ہرنائس شہزادہ والا شان حضرت اعظم جاہ بہادر ولی عہد سلطنت آصفیہ خاص و بچہ لے رہے ہیں چنانچہ امر ڈسمبر ۱۹۱۷ء کو ملانہ ہل باغ حامہ میں ”سپہ سالار افواج آصفی اور مائے ناز ولی عہد سلطنت“ نے ادارے کے بانی عالیجناب ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور کی نسبت یہ ارشاد فرمایا کہ ”ڈاکٹر زور نے ملک کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اور اس اہم کام میں رقی یا قلی اور ملک کے شکر یہ کی مستحق ہے۔“ محمد علی صاحب متعلم کی ایک پرورش نظم کے بعد معتقد نے رپورٹ سنائی۔ رپورٹ کی سماعت کے بعد جناب صدر ”تالیوں کی گونج میں استاد ہوئے اور نہایت خندہ پیشانی اور محبت کے ساتھ اسنادات تقسیم کرتے رہے۔ اسنادات تقسیم ہونے کے بعد مولوی مسعود حسن خان صاحب بی اے۔ بی ٹی صدر مدرسہ وسطانیہ نیک ایک جامع اور معلومات سے لبریز نقیر کی جس میں آپ نے مرکزی ادارے اور شاخ ہنگوئی کے کاموں کو سراہا اور لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ادارہ ادبیات اردو کا ہاتھ بٹائیں۔ بعد ازاں جناب صدر نے نہایت ہی قابلیت کے ساتھ اس کو وضع

کیا کہ ”اردو ہندوؤں اور مسلمانوں کا مشترکہ ورثہ ہے۔ یہ تنہا ہندوؤں کی یا صرف مسلمانوں کی زبان نہیں۔ اردو کی تعمیر میں ہندوؤں نے بھی بڑا حصہ لیا ہے اس لئے ہم سب کو ملکر اس کی خدمت کرنی چاہیے۔“ ادارے کے بانی کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں جامعہ عثمانیہ کا طالب علم رہ چکا ہوں اور جناب ڈاکٹر زور کو بہت ہی قریب سے جانتا ہوں، ان کے نظریوں اور اشارے مجھ سے زیادہ اور کوئی واقف نہ ہوگا۔ یہ ہندوستان کی ایک مائے ناز استی ہیں۔ مولوی عبدالحق صاحب بابائے اردو کہا جاتا ہے ان کے جانشین اگر کوئی ہو سکتے ہیں تو وہ ڈور صاحب ہی ہو سکتے ہیں۔ آپ کو نشوونما ہوگی کہ شاید ان دونوں میں کوئی رقابت ہوگی، میں یقین دلاتا ہوں کہ ان میں کوئی رقابت نہیں، انھوں نے کاموں کی تقسیم کر لی ہے۔ مولوی عبدالحق صاحب نے اردو زبان کا پروپیگنڈہ اور ترقی اور زور صاحب نے تصنیف و تالیف اور ذخیرے کو ترقی دینے کا ذمہ لیا ہے۔“

صدر آئی تقریر کے بعد معتقد نے تحریک پیش کی کہ یکم محرم ۱۳۳۷ھ سے اس ادارے کا قیام عمل میں آیا تھا، کل سے نیا سال شروع ہو رہا ہے براہ کرم آئندہ سال کے لئے نئی مجلس انتظامیہ کے انتخابات عمل میں لائے جائیں۔ معتقد نے مشورہ ماسل کی ہوئی ایک تجویز پیش کی جو معمولی رد و بدل کے بعد اتفاق آرا منظور کی گئی اور حسب ذیل انتخابات عمل میں لائے گئے۔

صدر۔ عالیجناب مولوی سید نجم الدین صاحب انصاری بی اے پرنسپل ناٹب صدر۔ مسعود حسن خان صاحب غوری بی اے بی ٹی۔

معتقد۔ محمد عثمان خاں کمالی۔

شریک معتقد مولوی عبدالرشید صاحب قریشی وکیل۔

خازن۔ سید عتیقہ عبداللہ صاحب۔

ارکین۔ جناب مولوی کاظم علی مرزا صاحب سرکل انچیف۔

حصہ شرف و نظم :- جناب مولوی نعیم الدین صاحب ایم اے بنی ٹکپور
گلبرگہ کالج۔

تہذیب و ادب :- جناب مولوی محمد بن عمر صاحب ایم اے کپور گلبرگہ کالج
سیاسیات و معاشیات :- جناب مولوی احمد عبدالعزیز صاحب ایم اے کپور
گلبرگہ کالج۔ جناب مولوی خواجہ عین الدین صاحب بی اے ایل ایل بی۔

فلسفہ :- جناب مولوی علی بن غالب صاحب بی اے بی ٹی کپور۔

سائنس :- جناب مولوی سید کریم اللہ صاحب ایم اے کپور۔

شعبہ طلبہ رینیا پور بتائیچ ۱۸ جنوری ۱۹۵۷ء بعد از مٹر
گورنمنٹ کالج پور۔

مدرسہ رینیا پور جلسہ عام منعقد ہوا۔ صدر صاحب نے قیام شعبہ طلبہ

پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ طلبہ میں انہی سے کارکردگی اور بہت

کا جوش ہونا چاہیے۔ اس کے بعد عمدہ داران شعبہ طلبہ کا انتخاب
عمل میں آیا۔

صدر :- مولوی احمد محمدی الدین صاحب مدرس۔

نائب صدر :- الہی بخش صاحب۔

مفتی :- صدر ام پر بھوپا صاحب بنکولہ۔

نائب مفتی :- پندت ہری ناتھ صاحب۔ خازن :- صدر صاحب۔

مفتی کتب خانہ :- سیولنگ صاحب۔

ارکان :- ہاسکر، ملک، عبدالحمید، شیخ احمد، اسماعیل، امین، منظر علی۔

وشنوناختہ جوشی، دشوناختہ، زین العابدین، عباس، وگرو ناتھ

شفیع الدین، بھوجک، واسن، بشیر الدین، ہمانگہ صاحبان۔

۲۔ مولوی سید مصطفیٰ علی صاحب بی اے سی پیکر تحصیل۔

۳۔ ڈاکٹر محمود الحسن صاحب ڈیپل آفیسر۔

۴۔ مولوی سید ساجد حسین صاحب سر شہتہ دار عدالت۔

۵۔ شایم کشور صاحب نائب امین کر و گری۔

۶۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ وسطانیہ۔

۷۔ محمود علی صاحب یزدانی مٹھی فاضل۔

۸۔ ڈاکٹر مہر الہی خاں صاحب۔

۹۔ مولوی عبدالرشید خاں صاحب وکیل۔

۱۰۔ مٹر گنگا دھراو صاحب وکیل حیات نگر۔

۱۱۔ مٹر لمبار راؤ صاحب وکیل۔

۱۲۔ مولوی سید صفدر حسین صاحب وکیل۔

۱۳۔ محمد اسماعیل صاحب مدرس مدرسہ وسطانیہ۔

۱۴۔ سید قاسم خاں صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ۔

۱۵۔ مٹر کشن لال صاحب مدرس مدرسہ وسطانیہ۔

۱۶۔ نگارام راؤ صاحب دوکار۔

۱۷۔ مولوی سید سبط محمد صاحب کاظمی۔

بعد از تمام انتخابات اساتذہ صاحبان، شاخ کے سرپرستوں اور منتخب

حضرات کو بھول پھٹائے گئے حاضرین کی پان سے توافیق کی گئی جیسے

ای سالانہ کے سورج نے سر جھپایا جلسہ برخواست ہوا۔

شاخ رویتین گلبرگہ ارووا منڈانات۔ ارووا فاضل، ارووا علم

کی تعلیم کا انتظام اس سال بھی شاخ

رویتین میں کیا گیا ہے۔ تعلیم کے لئے حسب ذیل ماہران تعلیم

کی خدمات حاصل کی گئی ہیں جو حضرات ان امتحانات میں شرکت

کرنا چاہیں وہ مقدمہ دارہ کے پاس ۱۰ اراستہ دار ۱۹۵۷ء تک

اپنی درخواستیں بھیج دیں۔

شاخ شاہ آباد کا جلسہ تقسیم اسناد

میں ۶ بجے شام بھدرت جناب مولوی محمد عطاء الدین صاحب اولیٰ تعلقہ سرپرست ادارہ جلسہ تقسیم اسناد مقرر ہوا۔ آبادی کے کئی سیٹھ ساہوکار اور دیگر سربراہ آؤدہ لوگ نیز فوجان طلبہ کی ایک تعداد کثیر شریک جلسہ تھی سید محمد نور الحسن صاحب نے روزِ دوا سالانہ سنائی۔ مولوی سید غلام نسی صاحب وکیل ہیکو رٹ نے تقسیم اسناد کی استدعا کی۔ جناب صدر صاحب نے سید تقسیم فرمائیں اور مرکز میں اول آنے والے امیدواروں کو (جن کے نام درج ذیل ہیں) انعامات بھی دیے گئے۔

عبدالعید اشرار و دو عالم، سید محمد عزیز الحسن اردو زبان دان، شیخ چاند چیرسی اردو دان، مرکز انارک سلطانہ نجم النساء بیگم اردو دان۔ انعامات اور اسناد تقسیم کرنے کے بعد جناب صدر نے امیدواروں کو مبارکباد دی۔ سید محمد نور الحسن صاحب نے ادارہ کی مختصر تاریخ بیان کی اور ادارہ کے کارہائے نمایاں کی تفصیل بتائی۔ اور جنرل والا شان پرش آف برار کی تقریر (جو ٹاؤن ہال بلخ نما میں پڑھی گئی تھی) سنائے کی عزت حاصل کی اس طرح بتایا کہ ادارہ کیا اہمیت رکھتا ہے۔ اس دلچسپ تقریر کو سن کر حاضرین بے حد متحرک ہوئے اور ادارہ سے متعلق ہمدردی ظاہر کی سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے جناب نور الحسن صاحب نے شاخ کی سرگرمیوں کا بھی تذکرہ کیا اور کہا کہ اس قلیل عرصہ میں شاخ نے وہ خدمت انجام دی ہے جو ایسے مقام پر بڑی بڑی انجمنیں بھی انجام نہیں دے سکتیں۔ اس کے بعد شاخ کے دارالمطالعہ کے لئے چندہ کی اپیل کی اور کہا کہ رسائل جاری کر کے بھی شاخ کی مدد کی جاسکتی ہے۔ اپیل کی عالیجناب تعلقہ دار صاحب نے تائید کی کئی اصحاب نے خوشی سالانہ چندہ دہندگان کی فہرست میں اپنا نام لکھایا۔

معاونین۔ جناب محمد حسین صاحب سوداگر، جناب عبدالصمد صاحب، مسٹر دینی شاہ صاحب گتہ دار بکاری، جناب شیخ امام صاحب سوداگر

مٹرا بریا صاحب ساہو، مسٹر جشید جی مہراں جی، جناب سید سکین جی الدین صاحب۔

اراکین الفت۔ جناب محمد قتال صاحب مدرس، جناب سپر ویز جناب فیچر صاحب سرسوتی بنک۔

اراکین ب۔ مسٹر سنگھیا چنچر، مٹرا پارا و صاحب محافظہ دفتر، جناب عظیم الدین صاحب الفت، جناب عبدالعید صاحب اثر، جناب بیگم

حسینی صاحب قلندر، مٹرا راجندر، ان کے علاوہ جناب محمد امین صاحب نے اخبار صدق، جناب ایوب صاحب نے "مدرسہ" حیدر آباد

اور جناب عبدالغفور صاحب ہیکو رٹ نے اخبار "وقت" جاری کرنے کا وعدہ فرمایا اور جناب تحصیلدار صاحب نے مالدار ایک روپیہ چندہ دینے کے لئے کہا۔ آخر میں جناب نور الحسن صاحب نے مافیہ بین کا اور

خصوصاً چندہ دہندگان کا شکریہ ادا کیا۔

دارالمطالعہ کا معائنہ جلسہ کے برخاستہ کے بعد جلسہ اصحاب نے شاخ کے دارالمطالعہ کا معائنہ کیا۔ عالیجناب تعلقہ دار صاحب اور تحصیلدار صاحب بھی ساتھ تھے ادارہ کے دفتر اور دارالمطالعہ کے لئے مولوی سید

غلام نبی صاحب وکیل نے اپنے مکان کا ایک بڑا ہال دیدیا ہے موصوف کو ادارہ سے بڑی ہمدردی ہے جلد اصحاب نے ادارہ کے

دارالمطالعہ کو ملا حلقہ کیا۔ دیواروں پر مختلف ادیبوں اور شاعروں کی نقاد ویر آویزاں تھیں۔ میز پر مختلف رسائل اور ادارہ سے متعلق

لٹچر رکھا ہوا تھا۔ انگریزی داں اصحاب نے انگریزی زبان میں شائع شدہ کتابچے پڑھ کر بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ اور شاخ کی امداد

کا وعدہ فرمایا۔

تعلیم اردو امتحانات کی تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے دارالمطالعہ روز پانچ بجے شام سے نو بجے تک کھلا رہتا ہے۔

خطیبہ اسی ماہ جناب صابر صاحب کو سگوی نے اپنے انمولہ مجموعہ "آبشار" شاخ کے کتب خانے کے لئے شایع فرمایا اور چاہا

عبد العہد صاحب نے دارالمطالعہ کے لئے ایک کرسی عنایت کی۔

افتخار تقریر جناب سید نور الحسن صاحب

شاہ آباد میں ادارہ کی شاخ کو قائم ہو گئے ایک سال سے
نائب صدر گزرا ہماری شاخ کی سرپرستی جناب مولوی عبداللہ
صاحب اول نفلقدار جی علی دہچھی رکھنے والی شخصیت نے
اپنے ذمہ لی اور مولوی جعفر حسین صاحب اور مولوی سید
غلام نبی صاحب (وکلار / ٹیکورٹ) جیسے صدر صاحبان
ہیں امدادی۔ دارالمطالعہ کے قیام کے بعد ہم نے تعلیم
کی طرف توجہ کی۔ اردو دانی اور زبان دانی کی جماعتوں کو
جناب نور الحق صاحب و جناب کمال حسین صاحب نے دہچھی
سے پڑھایا اور اردو عالم کی تعلیم میں نے اپنے ذمہ لی۔
ساتھ ہی ساتھ شاخ نے کئی علمی اور ادبی جلسے بھی کئے
اور شاعرے بھی منعقد ہوئے۔

مرکز ذکر کبہ تہ مرکز انشائے کا قیام عمل میں آیا اور
عالم جناب تعلقدار صاحب نے اپنے صاحبزادی کو بھی
امتحان میں شریک فرما کر دوسروں کے لئے قابل تقلید
مثال پیش کی۔

نتائج اچھے رہے۔ امتحانات کے بعد کتب خانہ کے قیام
کے لئے بہت کوشش کی گئی مگر زیادہ کامیابی نہ ہوئی۔
ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ باشندگان
شاہ آباد میں یہ اکثر ہمارے ساتھ تعاون عمل نہیں کرتے
ہیں جس کی وجہ سے ایک وسیع طبقہ ادارہ کے فیض جاوید
سے محروم رہا ہے۔ حاضرین میں سے خاص طور پر ہم سٹیٹ
سماج کاروں کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے حوالوں
اور ضرورتوں کو اردو سیکھنے کے لئے ادارہ کی درگاہ

کو روانہ کریں اور اگر آپ میں سے کسی کو اردو نہیں آتی ہے تو
خود بھی اگر کچھ دیر اردو سیکھیں۔ مقامی عہدہ داروں سے
ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنے دفاتر کے چیراگیوں کو
اردو دانی کے امتحانات میں شرکت کے لئے مجبور فرمائیں اور
حصہ داروں کو اردو عالم کے امتحانات کی شرکت کی ترغیب
دیں اور ادارہ کے کامیاب شدہ امیدواروں کو جو دفاتر
میں ملازم ہیں اور ان پر ترجیح دیں۔

ہمیں مسرت ہوتی ہے کہ عالم جناب خواجہ الدین صاحب
ادارہ سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہاں کی شاخ کی ترقی
آپ کے غلوں اور ہمدردی کا نتیجہ ہے۔
مرکز انشائے کے قیام کے لئے ہم انجمن اسلامیہ کی معلّمہ
سے مدد کے طالب ہیں۔ گزشتہ سال جناب محمود بیگ صاحب
معلّمہ نے خاص دلچسپی کا اظہار کیا تھا ہم امید رکھتے ہیں کہ
اس سال بھی معلّمہ صاحبہ طالبات کو اردو امتحانات کی
تعلیم دیں گی۔

جلسہ انتظامی شاخ شاہ آباد سال حالی مجلس انتظامی
مسند درجہ ذیل اراکین و عہدہ داروں پر مشتمل رہے گی۔
صدر :- مولوی میر گوہر علی صاحب موسوی تحصیلدار۔
نائب صدر :- مولوی سید غلام نبی صاحب وکیل / ٹیکورٹ۔
مفتی :- مولوی ابراہیم علی صاحب سررشتہ دار۔
نائب مخدوم :- مولوی محمد یوسف صاحب۔
اراکین :- مولوی سید نور الحسن صاحب، مسٹر راکورڈ صاحب،
جناب جمال الدین صاحب، سٹیج جے کرن جی صاحب، مسٹر موافق الحق
صاحب، مسٹر دین شاہ صاحب، جناب سید یعقوب صاحب
فریس۔

جلستہ تقسیم اسناد و ادارہ شاخ نظام آباد | بتایں ۳۱ جنوری

روز یکشنبه بوقت ساعت شام به سرپرستی جناب محمد مولوی
خلیل احمد صاحب اول تعلقات ضلع ذوالجدارت مرزا محمد بیگ صاحب
اول تعلقات سابق ضلع ذوالجدارت عقد ہوا۔

جناب صدر نے مہجودہ امیدواروں کو اس وقت تقسیم فرمائے
سال ۵۲ء کے لئے حسب ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔
سرپرست۔ مولوی محترم ظہیر احمد صاحب اول تقلیدار (حسب سابق)
میر مجلس۔ جناب مولوی نصیر احمد صاحب دوم تقلیدار۔

نائب مجلس :- سید احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ فغانیہ۔
مفتی :- جناب مولوی قحطرم محمد حسین خاں صاحب صدر مدرس مدرسہ فغانیہ۔
نائب مفتی :- محمد عالم سالک درگاہ مدرس مدرسہ فغانیہ قلعہ۔

صدربلہ نے اپنی علی وراوہی سرپرستی کے سلسلہ میں (ص ۱۰۷)

شعبہ طلبہ ریناپور اور فروری سسٹم بھارت مولوی
احمد علی الدین صاحب مدرس صدر شعبہ طلبہ ایک تقریری جلسہ

منقر ہوا مضمون تقریر تجارت زراعت سے بہتر ہے جلیلہ
امین صاحب نے حمد سے شروع کیا۔ نائب منقر نے گزشتہ جلیلہ

کی روئیداد پڑھ کر سنائی اس کے بعد تجارت پر مجھ کو اس روئے الدین صاحب امین اور مظفر علی نے تقریریں کیں۔ اور زراعت پر

بشیر الدین، ہاک، پنڈھری، وشوانند، گردانند نے تقریریں
کیں اس کے بعد صدر صاحب کی اختتامی تقریر پریس پر درخواست ہوا۔

آئینہ تقریر سینما بینی کے فوائد اور نقصانات مقرر کی گئی۔
اورنگ آباد | شہر اورنگ آباد میں ادارہ ادبیات کے تحت

ہو رہے ہیں مولوی ارشد علی صاحب جاگیر وارنہیرہ نواب منصوریا

بہادر مرحوم نے بھی ازراہ عنایت اپنی ڈیوٹی پر اردو دانی وارو زبان دانی کی دو جماعتوں کے قیام و تعلیم کی کامی بھری ہے۔ یہ نہ تو ان تعلیم یافتہ بڑے طبقہ کے باگیواروں سے ہیں کا خدی پورہ میں بھی دو جماعت ہائے اردو دانی وارو زبان دانی کا قیام عمل میں آئی ہے۔

پھولری میں شاخ کا قیام | جناب دوم تعلقہ دار صاحب
ڈوئیزن اوئنگ آباد نے حین دورہ حالیہ | بصارت عالیجناب

نواب حمایت لواز جنگ بہادر اور دارہ کی شاخ قائم فرمادی ہے۔ صدر
مدد روح نے (سہ) روپیہ کا عطیہ کر انقدر بھی رحمت فرمایا اور جناب

دوم صاحب نے درست کتب نقاب بھی عطا فرمائے۔ میں اور اہل ہند
بہر دوہا جہاں معز کا علمی و تجزیہ و سرچینہ ترقی جات کا ہیچ مستعمل ہے۔

ہنگولی میں اردو کی تعلیم ۱۸۵۲ء سے
تمام جماعتوں کا افتتاح کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ مختلف جماعتوں کی

تعلیم کے اوقات حسب ذیل ہیں۔
جماعت زبان دانی۔ صبح تا ۱۰ بجے۔

” اردو فاضل۔ سید پیر تاج محمد مولوی محمد عبداللہ صاحب۔
 ” ۱۴ تا ۶ شام بزمہ معتقد۔

اردو عالم - صبح : نامہ مولوی محمد اسماعیل صاحب -
 " - شب : ۱/۲ تا ۱/۲ مولوی ملک ذاکر صاحب اور فاضل

۱۔ اردو دانی ۔ ۲۔ بیباقت علی خاں صاحب ۔
مولوی ملک ذاکر صاحب کو فرصت نہ ملنے سے اردو عالم کی تقلیم

بھی سفینوں کے ذریعے ہو گئی جس کا سلسلہ ماہ فروری کے وسط تک جاری رہا۔ سٹیج پر پھر سفینوں کے باعث نقلیہ مینقات اول ختم کر کے

بعض جماعتوں کو تعطیل دیدی گئی ہے تاکہ وہ کھربڑا العجاری
رکھ سکیں۔ وسط خود روا سے پھر دوسری مہقات کا آغاز ہو گا اور

بلقیں سے کہ نصاب ملل کر لیا جائے گا۔

اس سال امیدواروں کی تعداد حسب ذیل ہے۔

اردو فائل ۱۰، اردو عالم ۱۰، زبان دانی ۱۰، اردو دانی ۱۲، اردو دانی ۲۳۔
کتاب خانہ کا قیام شاخ کے قیام کے ساتھ ہی عمل میں آیا
تھا جس سے تمام امیدوار معاویہ، رفقا اور اراکین شاخ
منفید ہو رہے ہیں۔ اہل اعتدال ۱۲۵۲ھ سے دارالمطالعہ
کے لئے ایک علاحدہ کمرہ جو ایک مسجد سے ملحق ہے اور برسرِ واقع
ہے (کرایہ ۱۵۰۰) ملازم حاصل کیا گیا ہے۔ اور دارالمطالعہ کے لئے
تمام ضروری انتظامات بھی کر لئے گئے ہیں۔

اس وقت کتابوں کی تعداد (۱۵۳) ہے اور عطیوں
کی شکل میں ملے ہوئے رسائل کی تعداد (۲۰۰) سے کم نہیں ہے۔
یکم اردو ہیشت ۱۲۵۲ھ سے روزنامہ رہبر و کن بھی
سہ ماہ کے لئے جاری کرایا گیا ہے رسالہ سب کس، بچوں کا
سب رس، شہاب، ہماری زبان، مٹی، مادل و بی بغرض
مطالعہ رکھے جانے والے اخبارات اور رسائل کی فہرست
میں داخل ہیں۔

مزید باتاں بلومے آتے وقت میں سہ ماہیہ ادارہ اور
بانار سے کئی منتخب کتابیں خریدی گئیں جو بغرض مطالعہ دی
جاری ہیں۔ اس وقت مطالعہ کرنے والوں کی اوسط تعداد
تقریباً (۱۰) ہے۔ آئندہ ہر ماہ مطالعہ کرنے والوں کی تعداد
سے بھی مطلع کیا جائے گا۔

بلوچی میں اردو کی خدمت کا آغاز ۲ فروری ۱۲۵۲ھ
کو مدرسہ تحفانیہ بلوچی میں افتتاح شاخ کے لئے ایک جلسہ بعد از
کے ڈی جوشی ڈاکٹر منقہ جو مولوی محمد عبدالصیر صاحب صدر
مدرسہ و مستند شاخ نے قیام ادارہ کے اغراض و مقاصد اور
قواعد و ضوابط کو تفصیل سے بیان کیا۔ مولوی شرف الدین خاں

صاحب گتہ دار اور مستندت راؤ وکیل نے ادارہ کے قواعد و ضوابط
قوانین و صدائی تقریر کے بعد حسب ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل
میں آیا۔ ادارہ میں سرورست امتحان سند اردو دانی اور اردو عالم
کی تعلیم کا انتظام کیا گیا چنانچہ یکم فروری سے لے کر ۱۰ ساعت
شام مدرسہ تحفانیہ بلوچی جماعت اردو عالم کی تعلیم آغاز کر دی گئی۔
صدر عالمیناب مولوی علی سجاد صاحب تحصیلدار، مستند محمد عبدالصیر
صاحب صدر مدرس، نائب مستند مولوی شیخ احمد صاحب، ارکان مولوی
ضیاء الدین محمود صاحب سررشتہ دار، مولوی سید افضل صاحب کچا
مولوی حسن ممتاز عالم صاحب تنظیم کلاس، سرورسین نگہ صاحب،
الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب ڈاکٹر علاج حیوانات، رستکے، ڈی
جوشی ڈاکٹر و افتاد، رستکے، رستکے راؤ وکیل، مولوی عین الدین خاں
مولوی مرزا زام علی بیگ صاحب، مولوی مرزا یوسف بیگ صاحب
مدرس، مولوی سید بشیر احمد صاحب، مولوی شرف الدین خاں صاحب
گتہ دار۔

شاخ بھوم اردو امتحانات کی تعلیم کا انتظام اور کتب خانہ
و دارالمطالعہ کی سرگرمیاں ڈاکٹر رنگ راؤ صاحب صدر شاخ کی
نگرانی میں عمل میں آچکی ہیں۔ شاخ کے تحت مولوی محمد علی خاں صاحب
مستند شاخ اور مولوی عین الدین صاحب صدر مدرس جو لفظ عالم ہیں
درس و تدریس کا کام انجام دے رہے ہیں۔ امیدواران کی تعداد
حسب ذیل ہے۔

اردو دانی ۲۱، اردو زبان دانی ۱۰، اردو عالم ۱۰، اردو دانی ۲۱
اردو امتحانات کی تعلیم کا انتظام مدرسہ تحفانیہ بھوم کے ایک پرفضا
کمرہ میں انجام پا رہا ہے۔ تعلیم کے اوقات ۱۰ ساعت شام ۱۰
امیدواروں کی تعداد روز افزوں ترقی پر ہے۔
کتاب خانہ محمد علی خاں علی جموی مستند شاخ نے ادارہ کے کتب خانہ

اور انہماک سے علمی نمائش کامیاب رہی حسب ذیل طلبہ نے امتحان کیا۔
اور مسلسل دو دن تک کام کرتے رہے۔

قاضی محمد عبدالستار زاروقی، محمد ااشم کرمانی نائب صدر، محمد
سعید الدین صدیقی منظم کتب خانہ، محمد منظر حسین صاحب رکن انتظامی
ہتم صاحب زرعی نادر دگار صاحب زرعی غزنی نے نمائش کو ملاحظہ فرما کر
اظہار خوشنودی فرمایا۔

حسب ذیل نقشہ جات اور تصاویر نمائش میں لکھ دے گئے
تھے۔ صدر محترم صاحب مدرسہ لتوال کے ہم مہتموں ہیں کہ صاحب موصوف
رکن ہوئے کی وجہ سے نمائش کے لئے فریج چھپر پیل وغیرہ کا انتظام
کروایا۔ نمائش کی بعض چیزیں یقیناً

حیدر آباد کا نقشہ بنا کر یہ بتلایا گیا کہ ریاست میں کتنی شاخیں
قائم ہیں، ادارہ ادبیات اردو کی شاخیں اور ان کے ارباب کا
اردو زبان کی وسعت اور اس کا حیرت انگیز پھیلاؤ ایک بڑے دار
کے شکل میں دکھایا گیا تھا اور اس کے اجزاء کو مختلف رنگوں سے متاثر
نمایا گیا تھا دوسری زبانوں سے اردو کا سانی تعلق اس چار
میں بتلایا گیا تھا کہ اردو کے اجزاء نے کیسی ہی کن کن السنہ نے
حصہ لیا ہے نیز یہ کہ اب اردو ان سب زبانوں کی معنوی بنیادوں
سے مالا مال ہے، ہندوستان میں اردو جلنے والوں کی اکثریت
ریڈیو کے ذریعہ جو مختلف متغیر زبانوں میں تقاریر نشر کی جاتی ہیں
ان میں اردو کا کیا درجہ ہے، اخبار و رسائل جو مختلف زبانوں
میں شائع ہوتے ہیں اس میں اردو زبان کی کیا حیثیت ہے۔
۱۳۴۷ء کے کامیاب شدہ امیدواران جو اردو کے امتحانات
میں مختلف شاخوں سے شرکت ہوئے تھے اس میں فیصد کامیابی
کا اوسط قائم کر کے ان کی ممتاز کامیابیوں کو نمایاں کیا گیا تھا۔ مجلس
اردو امتحانات کے عہدہ داران و اراکین، ادبیات اردو حیدر آباد

کے بچوں کا سب رس جاری کیا ہے جس کا ہر تشریح مجلس
انتظامی شاخ بھوم صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کرتی ہے۔

جولہ نظام الدین میں اردو کا کام [نتیجہ درج ذیل
۱۳۴۷ء میں شاخ نے امتحانات کی تعلیم کے سلسلہ میں جولہ
نظام الدین کا دورہ کیا اقامہ دورہ میں مولوی محمد معین الدین
صاحب صدر مدرس مدرسہ تحفاتیہ کے یہاں قیام رہا۔ صاحب موصوف
جولہ نظام الدین میں پر غلوں اور بے لوث خدمات انجام دے
رہے ہیں ادارہ شاخ بھوم مولوی صاحب کے مٹوس خدا ستا
شکر یہی طرح ادائیں کر سکتا رہے کہ بدولت جولہ شاخ کا ایک سال
بنا ہوا ہے۔ یہاں کی مقامی اردو سرگرمیاں واقعی قابل مبارکباد
ہیں۔ اردو پرست سہلہ کو محمد علی خاں صاحب مختار شاخ بھوم
بعد تنقید تعلیم بھوم رہ نہ ہو گئے۔

شاخ بریلی کی علمی نمائش
بریلی ہندوؤں کا ایک متبرکہ
اور مقدس مقام ہے ہندو

کے بارہ ہزار لنگ میں سے ایک جو ترنگا یہاں بھی ہے جو سری دیچانند
جی کے نام سے مشہور ہے ہر سال ہاشیور رتری کے دن جاتا بھرا
کرتی ہے۔ دو دور سے زائرین آتے رہتے ہیں اس سال جاتا
مٹھ جیکر پانی صاحب ہتم راکٹ کی قیہ اور دیچھی سے نمائش میں خاص
سلیقہ سے کام لیا گیا تھا مختلف چیزوں اجناس اور موشیوں کے
ساتھ ساتھ ادبیات اردو شعبہ طلبہ کے کاموں کی نمائش کی گئی
تھی جس کے لئے شاب مٹھ جیکر پانی صاحب ہتم راکٹ صدر شعبہ
طلبہ نے (۱۳۴۷ء) روپے خرچ کر کے طلبہ و اسٹال اپنا کر دیا جس کے
ہم بہت شکور ہیں مولوی غلام حسین صاحب نے فرش استمال
کے لئے دیا تھا مولوی، افلاطون خاں صاحب صدر مولوی ابو نعیم سید
اکبر حسینی صاحب مختار مولوی غلام حسین صاحب سابق متھ کی دیچھی

فاروقی تار منظر حسین صاحب آزاد، اسد اللہ حسینی صاحب نے تقریریں کیں۔ آخر میں صدر جلسہ اور مولوی افلاطون صاحب نے فاضلانہ تقریریں کیں اور طلبہ کی معلومات میں اضافہ کر دیا۔ آخر میں سعید الدین صاحب صدیقی کے شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ مولوی غلام حسین صاحب نے باوجود ساساڑی مزاج جلسہ میں شرکت فرمائی۔

۲۶ فروری ۱۳۳۸ء کاماریڈی میں تقسیم اسناد اردو

ساعت شام مرکز ادارہ ادبیات اردو کاماریڈی کی جانب سے جلسہ عام زیر صدارت جناب مولوی سید رشید الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی منصف تعلقہ کاماریڈی بہ مقام انس کلب کاماریڈی منعقد ہوا جس میں دو سالہ رپورٹ منجانب منصف پیش کی گئی۔ اس جلسہ میں جملہ عہدہ داران متعلق گزٹڈ ذرائع گزٹڈ و نشر کار ہنگام شریک تھے۔ جناب تحصیلدار صاحب دورہ پر مہوئے سے شریک نہ ہوئے۔ بعد شریک صدارت منجانب منصف ڈائمنڈ راجہ ہر چند صاحب مددگار ختم کو توالی صدر صاحب نے اسناد تقسیم فرمائے۔ منجانب ایک غیر اندیش ترقی اردو۔ ادیب السابریکم معمر (۱۰) سالہ بچی کو بطور انعام کامیابی پر ایک ٹڈل دی گیا۔ معتمد مرکز نے اردو کی ترقی و اشاعت اور تعلیم بالغان کے بارہ میں مناسب موقع تقریر کر کے لوگوں کو ابھارا۔ اس تقریر کی تائید میں مولوی اسد اللہ صاحب رضوی بی۔ اے بی بی صمد مدرس و سلطانہ کاماریڈی نے بھی ایک پرمغز تقریر فرمائی۔ حاضرین جلسہ نے فراہمی امیدواران کے بارہ میں امکانی کوشش کا وعدہ فرمایا ہے۔ حاضرین کو چار نوشی کرائی گئی اس کے بعد جلسہ خیر و خجائی برخاست ہوا۔

سرپرست۔ اردو زبان بہم تک کیسے پہنچی اس کو نقشہ کے ذریعہ بتلایا گیا۔ شعبہ جات ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد کے محقرین کے نام۔ ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد کے اغراض و مقاصد شعبہ طلبہ کے اغراض و مقاصد۔ ہندوستان میں اردو ادب کی خدمت کہاں کہاں کی جا رہی ہے۔ عہدہ داران ادبیات اردو پرلی۔ عہدہ داران شعبہ طلبہ پرلی۔

حب ذیل نوٹورکھے گئے تھے۔

نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر سابق سرپرست ادارہ۔
نواب سر حافظ محمد احمد سعید خاں نواب صاحب چھتاری صدر اعظم بہادر سرپرست ادارہ۔ نواب سالار جنگ بہادر کامغایہ ادبیات اردو۔
سرپرست اعلیٰ ادارہ ادبیات اردو۔ در شہوار تقسیم اسناد فرمایا ہیں۔ ادبیات اردو کے چند ارباب کارجن کی فوٹو ہم کو دستیاب ہوئی مولوی افلاطون صاحب، مولوی اکبر حسین صاحب نے تعلیم شروع کر دی ہے۔ اب تک اردو عالم میں ۵ طلبہ اردو دانی کے ۲۵ طلبہ زبان دانی کے۔ اطلبہ تعلیم پار ہے ہیں ابھی شرکت کی قوی توقع ہے۔

پرلی میں تقریری جلسہ ۱۹ فروری ۱۳۳۸ء کو شعبہ طلبہ کی جانب سے ایک تقریری مقابلہ صدارت جناب اکبر حسین صاحب معتمد ادارہ ادبیات اردو پرلی منعقد کیا گیا۔

جلسہ کا آغاز حافظ لطیف الدین صاحب قادری شائع کی قرأت اور اظہار الدین صاحب مصطفیٰ حسین صاحب، محمد عبدالکریم صاحب، عبدالوکیل صاحب کی نعت سے ہوا۔ اس کے بعد گزشتہ جلسہ کی رونما دہائی گئی تقریر کا عنوان "سینا بیٹی کے فوائد و نقصان" مقرر کیا گیا تھا۔ موافقت میں غیر الدین صدیقی۔ محمد ہاشم صاحب کرائی اور مخالفت میں قاضی عبدالنار صاحب۔

شاخ چیتا پور میں یوم اردو | ادارہ ادبیات اردو

۱۱ مارچ ۱۳۳۳ء بروز جمعہ بمقام مدرسہ وسطانیہ یوم اردو منایا گیا۔ جو تقریب میں مقامی جہدہ داران کے علاوہ معززین و ذوی علم اصحاب کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی حسب ذیل بیانات سنائے گئے۔

۱۲ فروری ۱۳۳۲ء پیام عاجز نواب ہمدی باغیچہ داران کا خطاب "اس ملک میں اردو زبان کی مقبولیت میں کوئی شک نہیں ہے۔ ادارہ ادبیات اردو کی جو شاخیں مختلف اضلاع میں کام کر رہی ہیں۔ ان کی کامیابی خود اس بات کی دلیل ہے۔ ادارہ کے استغانات بہت بڑھ چکے ہیں۔ اور ہر سال طبعی ہوتی نقد اور میرا ہر مذہب ملت کے امیدوار طبقہ و کور وراثت سے ان استغانات میں شریک ہو کر کامیاب ہوتے اور اسناد حاصل کرتے ہیں۔

ہمارا ملک جس کی سرکاری زبان اردو ہے اس کی یہ بڑی خدمت ہے جو مرکزی ادارہ ادبیات اردو اور اس کی اضلاع کی شاخیں انجام دے رہی ہیں۔ دنیا میں وہ کام سب سے بہتر ہوتا ہے جس کو غلط طور پر بغیر مالی منفعت کے انجام دیا جائے۔ لہذا آپ لوگ خاموشی اور محنت سے کام لے جائے۔ اس کام سے بہتر صلہ ملک کا فائدہ اور خداوند تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

۱۳ فروری ۱۳۳۲ء پیام عاجز نواب اکرم سید محمد الدین صاحب قادری "معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ شاخ چیتا پور کی جانب سے یوم اردو منایا جا رہا ہے جس کی صدارت مولوی عبدالحمید صاحب کی آڈوئرن افسر صیغہ معزز علم دوست فرما رہے ہیں جس کی وجہ سے یقین ہے کہ یہ تقریب بہت کامیاب رہے گی۔

اردو ہندوستان کی ایک مشترکہ قومی میراث ہے۔ اور اس کی ترقی کے لئے ہمیں بھی ذرائع اختیار کئے جائیں مگر اس بڑی خوشی کی بات ہے کہ

اضلاع اور دیہات میں اردو کے آپ جیسے خدمت گزار پیدا ہو گئے ہیں۔ جو بغیر کسی تعصب کے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اس قومی زبان کی ترقی و اشاعت کا کام انجام دے رہے ہیں۔

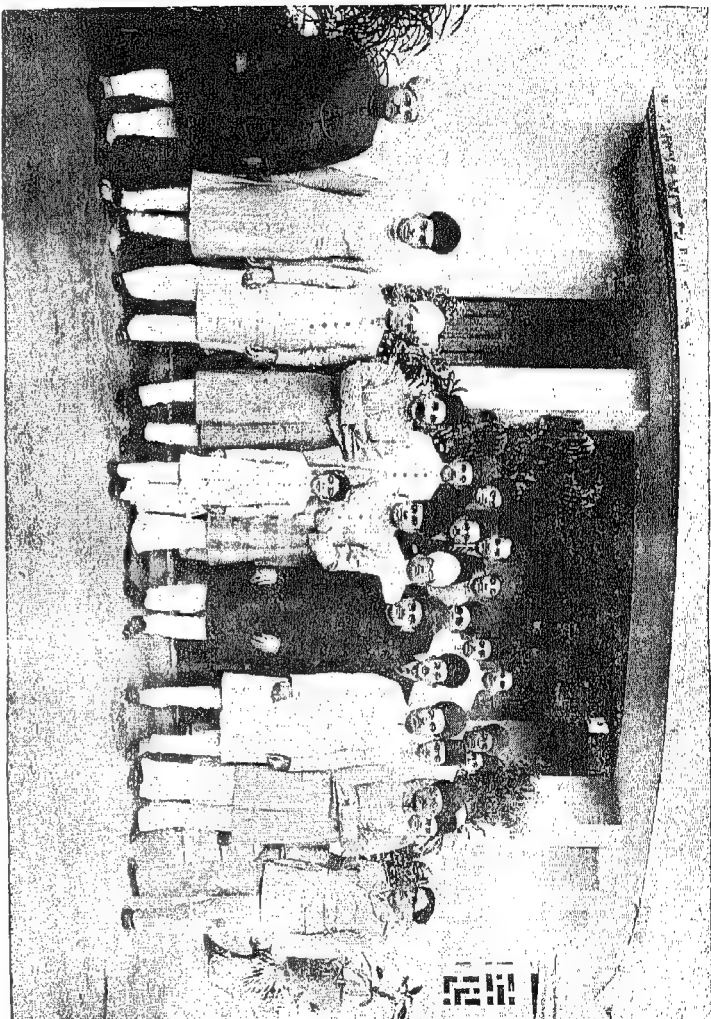
۱۴ فروری ۱۳۳۲ء پیام نواب بہا دریا جگ بہادر مگرمی: اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

پس کر خوشی ہوئی کہ آپ کا ادارہ یوم اردو منا رہا ہے۔ اردو زبان کی حفاظت و ترقی ہر ہندوستانی کا مقدس فریضہ ہے۔ اس کی حفاظت میں ہندو مسلم مشترکہ تہذیب کی حفاظت کا راز ضرر ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ مستقبل میں اردو ہی ہندوستان میں ہندو مسلم اتحاد کا ذریعہ بنے گی۔ میری دلی تمنا ہے کہ آپ کے یہ اجتماع کامیاب ہوں۔

۱۵ فروری ۱۳۳۲ء پیام طبر راگھوندر اور مذہب وکیل علی گڑھی مگرمی تسلیم۔ مزاج گرامی

اردو خالص ہندوستان کی زبان ہے جو ہندو و مسلمان کے اشتراک سے بنی۔ دکن میں پیدا ہوئی۔ اور پرورش پا رہی ہے۔ اس ملک و مالک کی زبان کو ترویج دینا ہر ہندو مسلمان کا فرض ہے۔ اور یہ نہایت ضروری ہے کہ فارسی، عربی، سنسکرت کے الفاظ پر ہنر کیا جائے۔

میں طرح میں غزل تو نہیں کہتا جس سے پہلے واقف کر چکا ہوں۔ اس لئے اردو سے متعلق ایک نظم اور ایک رباعی ابلاغ خدمت ہے۔ ممکن ہو تو کسی موقع پر پڑھا دیجئے۔ اور نتیجہ یوم اردو سے مطلع کیجئے۔ میری دعا ہے کہ یوم اردو کامیاب ہو۔



دارائیں سے بائیں طرف - پہلی صف - (۱) اے ڈی سی صاحب صدر اعظم بہادر (۲) مولوی عبد المجید صاحب صدیقی معتمد شعبہ تاربیخ
(۳) نواب موزا سیف علیخان صاحب ناظم کتب خانہ (دارہ - (۴) مولوی خواجہ معین الدین صاحب انصاری رکن مجلس انتظامی
(۵) ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور معتمد (دارہ - (۶) عالیجناب سر ڈاکٹر کر نل حافظ محمد احمد سعید خان بہادر
صدر اعظم و سرپرست (دارہ - (۷) مولوی لیاقت اللہ خان صاحب نائب صدر (دارہ - (۸) مولوی ناصو الدین احمد صاحب
(۵) مولوی کرم اللہ خان صاحب پرنسپل مددگار صدر اعظم بہادر -

دوسری صف - (۱) مولوی حمید الدین صاحب شاہد مدیر سب رس - (۲) مولوی معین الدین احمد صاحب انصاری مدیر
سب رس (انتھو کیڈت) - (۳) مولوی فیض محمد صاحب صدیقی معتمد اردو انسائیکلو پیڈیا - (۴) ڈاکٹر محمد راحت اللہ خان
صاحب معتمد شعبہ زبان - (۵) مولوی سید محمد صاحب معتمد شعبہ شعراء مصنفین دکن -

تیسری صف - (۱) مولوی عبدالقادر صاحب سرور ری معتمد شعبہ اردو و منتخبات - (۲) مولوی رحیم الدین صاحب ظہیر آبادی
سابق نائب صدر شعبہ طلبہ - (۳) مولوی سراج الدین احمد صاحب - (۴) مولوی میرو باسط علیخان صاحب - (۵) مرغوب الدین
احمد صاحب معتمد شعبہ طلبہ - (۶) ڈاکٹر موزا غفار بیگ صاحبہ - (۷) مولوی سید بادشاہ حسین صاحب معتمد اردو
انسائیکلو پیڈیا - (۸) مولوی غلام جیلانی صاحب -

9.

-

ادارہ کی خبریں

چیتا پور میں نمائش مطبوعات ادارہ ۱۲ راج ۱۳۳۷ء

کوشام کے لائبریری مولوی عبدالحمید صاحب بی اے۔ ڈوئیزن افسر صدر ادارہ ادبیات اردو شاخ چیتا پور نے مطبوعات ادارہ کی نمائش کا افتتاح فرمایا۔ مطبوعات کو مختلف مضامین مثلاً ادب، تاریخ، ادب لطیف، ادب نوان، مجموعہ کلام، سائنس وغیرہ میں تقسیم کر کے عطا کیے گئے۔ پیرقرینہ سے بجایا گیا تھا۔ علم دوست حضرات نے کافی دیر تک مطبوعات کو ملاحظہ فرمایا۔ ادارہ ادبیات اردو کی نمائش علمی و ادبی خدمات سے سب متاثر نظر آ رہے تھے۔

تقریری مقابلہ | پور نے سات بجے ڈوئیزن افسر صاحب کی صدارت میں تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ گلیوشی کے بعد مولوی محبوب خاں صاحب یوسف زئی بی اے ڈپٹی ایڈیٹر ادارہ نے تقریر کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی بعد ازاں تجارت بہتر ہے یا زراعت کے عنوان پر چھ منتخب طلباء نے درجہ درجہ تقریری مقابلہ میں حصہ لیا۔ مولوی غلام حسین الدین صاحب بی اے ایل ایل بی صدر ادارہ ادبیات اردو شاخ روہتین گلبرگ مولوی عبدالغادر خاں صاحب نامہ تصنیف و علاقہ پانگاہ اور ڈاکٹر مرزا غوث بیگ صاحب ٹیکل افسر و خانہ جاگیر نے علی الترتیب زبان، مواد و طرز بیان کی جانچ فرمائی کس مقررین کی تقاریر بہت پسند کی گئیں۔ چنانچہ عبدالسار خاں یوسف زئی (معلم پنجم) اول اور مرزا ابراہیم بیگ (معلم چہارم) دوم آئے اول آئے والے مقرر کو معتد ادارہ نے اپنی جانب سے ایک نفروسی تمغہ اور دوم آنے والے مقرر کو کتاب صاحب نے بصورت نقد انعام و مہمت کیا۔ معزز بہان مولوی خواجہ معین الدین صاحب نے بھی ایک مزید نفروسی تمغہ عبدالسار خاں یوسف زئی کو عطا فرمایا۔ سر مغرب یہ و محبت تقریری مقابلہ اختتام کو پہنچا۔

مشاعرہ | شب میں ساڑھے گیارہ بجے زیر صدارت مولوی عبدالغادر خاں صاحب نامہ تصنیف و علاقہ پانگاہ بزم مشاعرہ منعقد ہوئی۔ پروہ نشین خواتین کے لئے معقول انتظام تھا۔ معتد ادارہ نے گلیوشی کے بعد شاعروں کی افادیت پر مختصر تقریر کی۔ ہر دو وطنہ طرحی مصرعوں پر (۱) آپ میر نے زندگی میری (۲) ذرہ ذرہ اک جہاں ہے مگر انسان کے لئے (۳) مقامی شعرا میں سے انور بانو تنیخ، رشید اعظمی، عتیق، عاجز، عارف، احمد، محبوب، اور ولی نے اپنا کلام سنار سحرین کو محفوظ فرمایا۔ بعد ازاں احمد، جمال (دلی)، کلیانی (آمرہ صوفی، عینی، عطا کلیانی، متعصم اور زبیر کامرہ کلام پڑھوایا گیا۔ تقریباً ہر مصرع پر حاضرین نے داد دی۔ سب سے آخر میں صدر محترم جناب آصف نے اپنا کلام سنایا تو اہل محفل نے بار بار خراج تحسین ادا کیا۔ معتد کے شکریہ کے بعد یہ و محبت محفل ڈھائی بجے برخاست ہوئی۔

جلسہ تقسیم اسناد | ۱۲ راج ۱۳۳۷ء کو بوت ۶ ساعت شام زیر صدارت مولوی عبدالحمید صاحب بی اے۔ ڈوئیزن افسر صدر ادارہ نے تقسیم اسناد و انعامات منعقد ہوا۔ گلیوشی کے بعد مولوی عبدالرحمن صاحب عطا نے بعنوان "ادارہ ادبیات اردو شاخ چیتا پور کی کہانی عطا کی زبانی" ایک نظم سنائی۔

پیامات | عارف صاحب نے نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر اللہام تعلیمات، ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور، نواب بہادر یار، اور پٹنہ راگھوندر راؤ صاحب جذب وکیل عالمپور کے پیامات پڑھ کر سنائے جو یوم اردو کے لئے مصاحب معزز نے معتد کے نام روانہ کئے تھے۔ حمزہ اسماعیل صاحب نے ہماری زبان نامی نظم سنائی جس کے بعد سید فرید علی صاحب صیف دار نے پٹنہ راگھوندر راؤ صاحب جذب

اردو انسائیکلو پیڈیا کا کام
مجلسِ ارشدِ علمی کا اہم

۱۔ ڈاکٹر سید محی الدین قادری صاحب زور - صدر

۳۔ ڈاکٹر محمد راحت اللہ خاں صاحب اسماء ڈی فیل۔ (دکن)

۵۔ مولوی سید یار شاہ حسین صاحب۔

سب سے پہلے مغربیوں نے طباعت کے سلسلہ کو متل کرنے کی

یہ ہیں۔ اعظم شہسوار کے فوجیوں اور شہیادوں کے ناموں کے مطبوعہ

بہلول کو فرزند غور کی خاطر آئندہ کے لئے اٹھارہ لاکھ دیا۔

کہا گیا۔ اور ایک کثیر تعداد میں غیر ضروری الفاظ خارج کئے گئے۔

مصفا بین کے حضرات کے پاس روانہ کی جائے تاکہ خلع شدہ

مجلس میں کمر فہر کھائے۔

میں نے مختلف شعبہ کی خدمات کو مجلس انتظامی کے ساتھ تبادلاً خیال

استاد و انعامات امتحان ادب و عالم به شریک کامیاب

عبد القادر بن محمد بن عبد المطلب

مولوی عبدالحمید صاحب قاسمی ڈویژن انچارج

عبد القادر خاں صاحب ناصر تعلیم دار

میں اہل زندقہ تھے مولوی کا کہہ کر مراغوث بے لگ صاحب

عبد القادر خالہ سید زینت الدین محمد علی عزیر الدین صاحب

ریاست میں اول تقرری تھ۔ عوطیہ سکنینہ سیکرٹری صاحبہ مفتاحہ شعبہ شہزاد

عزیزانہ نوکر میں اول تقریری تمغہ مع طبیب میر صدیق علی صاحب

تذکرہ میں لکھی۔ آخر میں صدر علیہ نے ہوم اردو کی اہمیت کو بتاتے

کرتے اور ادا دہ کی ادا کرتے کی طرف متوجہ فرمایا۔

کرنے کی دعوت دی جائے اور اہرین کی موجودگی میں ان کی رائے حاصل کر کے مذمت و اضافہ کیا جائے۔

دوسرا اجلاس | اروا نسائیکو پیڈیا کی مجلس انتظامی کا ایک دوسرا اجلاس بتیج ۲۲ راج

۱۹۳۳ء ادارے کے دفتر میں شام کے ساڑھے پانچ بجے منعقد ہوا۔ جب ذیل حضرات نے شرکت فرمائی۔

۱۔ ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور۔ صدر۔

۲۔ پروفیسر وحید الرحمن صاحب صدر شعبہ طبیعیات جامعہ عثمانیہ۔

۳۔ ڈاکٹر سید حسین صاحب ایم پی ایچ ڈی (لندن) سبیل۔

۴۔ ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی ایم پی ایچ ڈی۔ ڈی ایس سی۔

۵۔ مولوی نعیر احمد صاحب عثمانی ایم ایس سی۔

۶۔ پروفیسر محمد علی خاں صاحب اے آر سی ایس۔ بی ایس سی (لندن)۔

۷۔ ڈاکٹر محمد راحت اللہ خاں صاحب ایم پی ایچ ڈی (اکسن)۔

۸۔ مولوی عبد المجید صاحب صدیقی ایم اے۔ ایل ایل بی۔

۹۔ مولوی عبدالقادر صاحب صدیقی ایم اے۔

۱۰۔ مسٹر کنیش چند۔ بی اے۔ ویپ ایڈ۔

۱۱۔ مولوی سید باؤشاہ حسین صاحب۔ ————— معتقد۔

۱۲۔ فیض محمد صدیقی بی اے۔ ایم ایڈ۔ ————— معتقد۔

اس جلسہ میں ادارہ کی مرتب کردہ فہرست طبیعیات جو

ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی کے یہاں نظر ثانی کی غرض سے

روانہ کی گئی تھی پیش کی گئی۔ اور کام کے نقطہ نظر کے لحاظ سے

انفاذ کا انتخاب کیا گیا۔ وقت کی کمی کے باعث کام ختم نہ ہو سکا۔

اور بقیہ حصہ مرتب فہرست کے ساتھ پروفیسر وحید الرحمن صاحب

صدر شعبہ طبیعیات جامعہ عثمانیہ کو نظر ثانی اور مشورہ کے لئے دیا گیا

تاکہ آئندہ اجلاس میں انفاذ کے انتخاب میں مزید سہولت ہو سکے۔

ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی نے یہ رائے دی کہ سائنس و ریاضیات کی مصطلحات کی فہرست علیحدہ تیار کی جائے۔ اور سائنس دانوں اور ریاضی دانوں کی فہرست علیحدہ تیار کی جائے۔ نیز آپ کی یہ تحریک بھی منظور ہوئی کہ علوم میں بھی جہاں ایسی تنظیم مفید ثابت ہو رہی عمل کیا جائے۔

وقت کی کمی کے باعث اس جلسہ میں تعلیمیات اور جغرافیہ کے انفاذ کے انتخاب کا کام نہ ہو سکا۔

بیسر میں اردو کی نمائش | ۲۹ و ۳۰ راج ۱۹۳۳ء کو بیسر میں فیلچ کا نفرنس

بھارت مولوی سید علی اصغر صاحب بگرامی صوبہ داراننگ آباد

منعقد ہوئی۔ اور اس سلسلے میں مصنوعات ملکی و نمائش جانورنا

کی گئی تھی۔ مسٹر چکر پانی صاحب انجمن مارکٹ پر لی صدر شعبہ طلبہ کو ادارہ

سے خاص دیکھی ہے چنانچہ مومن خود اپنے اخراجات سے

محمد سعید الدین صاحب صدیقی منظم کتب خانہ شعبہ طلبہ کو اپنے

بیسر لے گئے تاکہ بیسر میں ادارہ کی طرف سے دو کوسوں کی نمائش

کی جائے۔ ہزار ہا لوگوں نے اس نمائش کو دیکھ کر اظہار

خوشنودی فرمایا۔ غالباً صوبہ دار صاحب نے ۲۰ راج کو تمام

عہدہ داروں کے ساتھ نمائش اردو ادبیات کا معاہدہ فرمایا۔

اور اظہار پسندیدگی فرمایا۔ شعبہ طلبہ کی تیسری ادبی نمائش تھی۔

مجلس ادبیات اطفال | ۱۰ راج ۱۹۳۳ء چٹے

بچہ کلیہ نوان میں مجلس ادبیات

اطفال کا اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل خواتین و

اصحاب نے شرکت کی۔

۱۔ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ (منزین یا رنگ بہادر) صدر

۲۔ ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور

کاغذ حاصل کر لیا جائے۔
صدر صاحبہ کی یہ تحریک منظور ہوئی کہ انٹر لنک کی کتاب
”شہد کی مکھی“ کا ترجمہ کرایا جائے۔

ادارے کی عمارت | ادارہ ادبیات اردو کی مجلس
عمارت (بلڈنگ کمپنی) کا اجلاس

دفتر ادارہ میں چہارشنبہ ۱۳ اپریل ۱۳۳۳ء شام کے سات
بجے منعقد ہوا جس میں حسب ذیل اصحاب نے شرکت فرمائی۔

آئینل ڈاکٹر ذوال ہدی یار جنگ بہادر صدر ادارہ۔ صدر
ذوال زین یار جنگ بہادر چیف آرگنٹس سرکار عالی۔

مولوی خواجہ حسین الدین صاحب انصاری مفتاح سیاسیات۔

مولوی سید محمد اعظم صاحب انظم تعلیمات۔

پروفیسر حسین علی خاں صاحب پرووٹسٹ ہاؤس ٹھکانہ۔

مولوی انوار اللہ صاحب انظم تعلیمات ہاؤس عثمانیہ۔

ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور مفتاح اعترازی ادارہ۔

مولوی محمد لیاقت اللہ خاں صاحب مفتاح فینانس و آب

صدر ادارہ نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی کہ وہ اس وقت

ایک سرکاری کٹی میں مصروف رہنے کے باعث شرکت سے

معذور ہیں۔

مقتد نے ادارہ کی عمارت سے متعلق گزشتہ چار پانچ سوال

سے جو کارروائی ہوئی رہی اس کی تفصیل مختصراً بیان کی۔ اور

سرکاری محکموں سے جو سرکستیں ہوئیں ان کا خلاصہ پیش کیا

ادارہ کے لئے کسی موزوں سرکاری عمارت کی فراہمی سے متعلق

مختلف متبادل تجاویز پر غور کرنے کے بعد مجلس نے بالاتفاق

دو تحریکیں منظور کیں جن کے کام کا آغاز ہو چکا ہے۔

خانہ پور میں اردو اسناد | جب یہ اطلاع خانہ پور پہنچی کہ ادارہ

ادبیات اردو کا دفتر سرگودگی مولوی خواجہ حمید الدین صاحب نام

۲۔ محترمہ جہاں انیسٹیم صاحبہ ایم اے۔

۳۔ ہادی حسن صاحب بگرامی بی اے (آنرز)

۵۔ سعیدہ منظر صاحبہ۔

۶۔ رفیعہ سلطانہ صاحبہ۔

۷۔ سلطانہ عزیز صاحبہ۔

۸۔ سعیدہ جعفری صاحبہ۔

۹۔ رضیہ بیگم صاحبہ۔

۱۰۔ رابعہ بیگم صاحبہ۔

۱۱۔ میر حسن ایم اے۔

ڈاکٹر زور صاحب نے چار نئے مسودے پیش فرمائے۔

(۱) حیدر آباد از رفیعہ سلطانہ (۲) غالب از سعیدہ منظر (۳)

نظیر اکبر آبادی از سعیدہ جعفری (۴) اشوک از سلطانہ عزیز

طے پایا کہ یہ چاروں مسودے شائع کر دئے جائیں۔

یہی طے پایا کہ ہماری مجلسوں کی کتابیں دو قسم کی ہوں گی۔ ایک

وہ جو چار تا آٹھ سال کے بچوں کے لئے لکھی جائیں گی اور دوسری

وہ جن کے پڑھنے والوں کی عمر آٹھ تا چودہ سال ہوگی۔ چار سے

آٹھ سال تک کے بچوں کے لئے نمبر (۱ تا ۴) طالبات چھٹیوں

میں ایک ایک کتاب تیار کریں گی۔ ہادی حسن صاحبہ چاند

پر ایک کتاب اپنی اولین فرصت میں تیار فرمادیں گے۔

طے پایا کہ مجتبیٰ حسین صاحب نقوی کو بھی مجلس ہما کا

رکن بنایا جائے۔ یہ تصفیہ بھی ہوا کہ ”اشوک“ کا مسودہ ہادی حسن

صاحب کو اور نظیر اکبر آبادی کا مسودہ مفتاح صاحب مجلس کو نظر آسانی

کے لئے دیا جائے۔

آخر میں یہ بھی طے پایا کہ خواجہ حمید الدین صاحب شاعر

نائب مستند کی دہی کے بعد شائع شدہ مسودات کے لئے ادارہ

ادبیات اردو کے فراہم کردہ کاغذ میں سے حسب ضرورت

خانہ پور تشریف فرما ہونے والا ہے تو کارکنان شاخ نے انعقاد جلسہ تقسیم اسناد کا اشلام شروع کر دیا۔ مولوی محمد لائق علی صاحب تحصیلدار خانہ پور نے اپنی گہری دلچسپی کا اظہار فرما کر ایک یوم قبل آبادی میں منادی کا اشلام فرمایا۔ مولوی ابوسعید سید علی صاحب صدر ادارہ کی جانب سے روانہ فرمائے گئے تھے۔

مولوی عبدالرشید خاں صاحب منظم خانگی مصروفیات کی وجہ سے شریک اشلام ہونے سے قاصر تھے، اس لئے رضا حسین صاحب صدر مدرس مدرسہ تحفانیہ نے مختصری کے فرائض انجام دیے۔

۱۳ اپریل ۱۹۴۳ء بوقت ۵ بجے شام مدرسہ خانہ پور میں عوام و سرکاری ملازمین اور طلبہ مدرسہ کا ایک کثیر اجتماع ہوا۔ جن میں قابل ذکر شریک تحصیلدار، جناب ڈاکٹر صاحب، جناب منظم صاحب پولس، مولوی غلام احمد صاحب محرر پولس، مولوی عبدالباظ خاں صاحب سوداگر، مولوی اکرام الدین صاحب معینہ دار، مولوی محمد مولانا صاحب چیک برار، مسٹر گنڈا سے راؤ صاحب، دو گار، مولوی سید محی الدین صاحب اول دو گار مدرس تھے۔

شریک صدارت کے بعد مولوی محمد لائق علی صاحب تحصیلدار نے کسی صدارت کو زینت بخشی، رضا حسین صاحب صدر مدرس نے رپورٹ سنائی جس میں کامیاب امیدواروں کا تالسبالی گزشتہ کے ساتھ بیان فرمایا۔ صدر جلسہ نے سرت کی فضا میں کامیاب امیدواروں کو اسناد تقسیم فرمانے کے بعد خطبہ صدارت ارشاد فرمایا اور آئندہ ادارہ کے اکاموں میں کافی دلچسپی اور امداد کا وعدہ فرمایا، مولوی لائق علی صاحب صدر جلسہ ایک روشن خیال اور علم دوست معزز عہدہ دار ہیں آپ کی شرکت و صدارت سے جلسہ بخوبی کامیاب رہا۔

خطبہ صدارت کے بعد مولوی ابوسعید سید علی صاحب

اپنی تقریر میں ادارہ ادبیات اردو کے اغراض و مقاصد پر وضاحت سے روشنی ڈالی اور یہ واضح فرمایا کہ ادارہ کی توسیع اور اشاعت وقت کی ایک اہم ترین ضرورت ہے۔

برادرا پور میں جلسہ تقسیم اسناد اردو [تاریخ ۲ اپریل ۱۹۴۳ء]

بوقت شب ادارہ ادبیات اردو کے تقسیم اسناد کا جلسہ بمقام مدرسہ تحفانیہ برادرا پور بہ تحریک قاضی سید غیاث الدین صاحب منظم و بنامہ

مسٹر کرشنا جی صاحب رکن شاخ ذرا مولوی سید حسن الدین صاحب بی اے بی ٹی ناظر تعلیمات حلقہ اول ضلع بیک کی صدارت میں منعقد

کیا گیا جس میں اراکین مجلس انتظامی و امیدواران کے علاوہ دیگر حضرات مثلاً مولوی شیخ حسین صاحب محرر پولس و مولوی محمد نعیم الدین صاحب جمہور پولس و مولوی غلام احمد صاحب قاضی

برادرا پور نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کا آغاز مولوی سید نور الدین صاحب دکن شاخ کے قرائت و نظم سے ہوا۔

من بعد قاضی سید غیاث الدین صاحب تمہد شاخ نے گزشتہ سال کی روکھا دیکھ کر نا فی۔ مسٹر رگناتھ راؤ صاحب صدر شاخ نے بزبان اردو علم کے بارے میں تفصیل سے تقریر فرمائی۔

آخر میں عالیجناب صدر صاحب جلسہ نے مجلس انتظامی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ولی مسرت کا اظہار فرمایا اور نہایت موثر و مدلل تقریر فرما کر ثابت فرمایا کہ ہر ملک ہر قوم میں علم اردو اربس ضروری ہے۔ ہر شخص کو سیکھنے کی ترغیب دلوائی اور ادارہ کی

اردو مندیں اپنے دست مبارک سے تقسیم کیں۔

آخر میں حاضرین کی تواضع چائے اور پان وغیرہ سے کی گئی۔

ادارہ کی نئی مطبوعات | ادارہ ادبیات اردو کی طرف سے شروع سالانہ

جنوری ۱۹۴۳ء سے اب تک چار کتابیں شائع ہوئی ہیں جن کی

رکھے اور اس کے مطالعہ سے کام کرنے کے طریقہ معلوم کرے۔
نواب ناصر الدولہ آصفیہ چہارم | ادارے کی طرف سے
 اپنا تک پہلے ترین

سلاطین آصفیہ کے سوانح چھپ چکے ہیں اب اس سلسلہ کے چوتھے
 بادشاہ کے حالات زندگی مولوی سید مراد علی صاحب طابع اردو
 نے مرتب کر کے شائع کئے ہیں۔ اس کتاب میں حسب ذیل عنوانوں
 کے تحت حضرت آصفیہ چہارم کے ۲۹ سالہ دور حکمرانی کے حالات
 نہایت سادہ اور سلیس زبان میں بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ ولادت و تحت نشینی ۲۔ چہار چہندہ و لال کی دالہ
 ۳۔ صوبہ برار کا فیصلہ ۴۔ دہلیوں کا زور ۵۔ انتظام مملکت
 ۶۔ سیرت ۷۔ انتقال اور وصیت ۸۔ دیگر واقعات ۹۔ خاتمہ
 کتاب بالقصور ہے اور ۲۲ صفحات میں شائع ہوئی ہے

قیمت صرف چار آنے۔
ماہ نقا اور دوسری نظمیں | صفحات ۱۰۰ طباعت و
 کتابت پاکیزہ قیمت ایک روپیہ۔

یہ پروفیسر عزیز احمد صاحب بی اے آنرز (لندن) کے
 کلام کا مجموعہ ہے اس کی ابتداء میں مصنف نے اردو شاعری پر
 ایک نہایت دلچسپ تنقیدی نظر ڈالی ہے اور یورپ کے جدید
 ترین ادب سے شاعری اور رمز نگاری پر مباحث پیش کئے ہیں۔
 اس مجموعہ کی نظمیں اسی جدید نقطہ نظر کے تحت لکھی گئی ہیں یہ
 مجموعہ اردو شاعری میں عہد آفریں ثابت ہو گا کیونکہ اس میں
 خیال اور طرز ادا دونوں کے لحاظ سے خاص جدت کو پیش نظر
 رکھا گیا ہے۔

پودوں کی کہانی خود ان کی زبانی | یہ سلسلہ مطبوعات
 ادارہ کی سنیا فوری کتاب ہے۔ اس کے مرتب شعبہ نباتات ہائے

ادارہ ادبیات اردو ۱۹۳۲ء میں | قطع بڑی

سب رس کی ضخامت ۲۰۰ سے زیادہ صفحات بالقصور قیمت ۸-
 اس کتاب میں خواجہ حمید الدین شامی بی اے مدرسہ سب رس و
 ہنرمند ادارہ نے اردو زبان اور ادب کی ان تمام خدات کا مجمل
 تذکرہ قلم بند کیا ہے جو ادارے نے اپنی مختلف مجلسوں، شعبوں
 اور شاخوں کے ذریعہ سے انجام دیں۔ کتاب چار حصوں میں
 تقسیم کی گئی ہے (۱) ادارے سے متعلق عام معلومات جس میں
 اغراض و مقاصد، قواعد و کثرت، مجلس انتظامی، مختصر تاریخ ادارہ
 ادارے کی شاخیں اور اس کے سالانہ اجلاسوں سے متعلق قری
 باتیں درج ہیں۔

(۲) ادارے کے شعبے۔ اس عنوان کے تحت ادارے کے
 جماعتوں مثلاً اردو امتحانات، اردو انسائیکلو پیڈیا، ادبیات اطفال،
 عنوان، طلبہ، تاریخ و کن، شعراء و مصنفین و کن اور کتب خانہ وغیرہ
 کا تفصیلی کام بیان کیا گیا ہے۔

تیسرا حصہ ادارے کی شاخوں کے لئے وقف کیا گیا
 ہے جس میں ادارے کی جملہ شاخوں نے سالانہ میں اردو کی خدمت
 کے سلسلہ میں جو سرگرمیاں دکھائی ہیں ان کو وضاحت سے قلمبند
 کیا گیا ہے۔

اس کتاب کا چوتھا حصہ ان علمی صحبتوں کے لئے وقف
 ہے جو اس سال ادارہ میں منعقد ہوئیں اور اسی سلسلہ میں مشاہیر
 اردو کے ادارے کے معائینے اور تاثرات بھی درج کر دیئے
 گئے ہیں۔

یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر وہ شخص، ادارہ یا کتب خانہ
 جو اردو کی علمی خدمت کرنا چاہتا ہے اس کو اپنے پاس محفوظ

کتاب اب تک نہیں لکھی گئی تھی۔ اس کی مزید تفصیلات اور قیمت وغیرہ کے متعلق آئندہ اطلاع دی جائے گی۔

سیچ کا جادو | یہ بچوں کے لئے ایک سبق آموز ڈرامہ ہے جس کے مصنف مولوی علی بن عبدالحسین انصاری مددگار مدرسہ فوکانہ نزل ہیں۔ اس کو بارہ اسٹیج پر کامیابی سے پیش کیا جا چکا ہے۔ مجلس ادب اطفال نے اضلاع کے بچوں کے لئے اسی غرض سے اشاعت کے لئے منتخب کیا ہے۔

باتیں | از مولوی شجاع احمد صاحب قائد۔ اس کتاب میں بھی بچوں کے لئے سلیس اور سادہ زبان میں دلچسپ اور مفید مکالمے اور باتیں قلمبند کی گئی ہیں۔ اس کے مصنف مولوی شجاع صاحب کو بچوں کے لئے کتابیں اور مضامین لکھنے کی خاص ہمت ہے۔ قریب ہے کہ یہ کتاب چھوٹے بچوں کے ادب کی کمی کو پورا کرے گی جس کی طرف ادارہ خاص طور پر متوجہ ہے۔

ان تین کتابوں کے علاوہ ابھی کتابیں زیر طبع ہیں جن کا تذکرہ آئندہ مطبوعات کے سلسلہ میں درج رہے گا۔ کیونکہ ان کی اشاعت کے لئے کئی ہفتے درکار ہیں۔

ادارے کے وفد کا دورہ اضلاع | ادارے کی بعض شاخوں کی یہ عمارت

تھی کہ ان کی طرف سے اضلاع اور دیہات میں اردو کی ترقی و خدمات انجام دی جا رہی ہیں ان کے معائنے اور تبادلوں خیال کے لئے مرکزی ادارے کی جانب سے موقع بہ موقع ذمہ دار اصحاب کو روانہ کیا جائے۔ چنانچہ اسی کے پیش نظر ایک وفدہ خود راہ سلطانہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۳ء کی صبح میں خواجہ حمید الدین شاہ بی اے مدیر سب کس و ہتمم ادارہ کی قیادت میں سمت اورنگ آباد کے دورے کے لئے روانہ ہوا۔ اس وفد میں ہتمم ادارہ کے علاوہ

کے فاضل صدر پروفیسر محمد سعید الدین بی ایس سی ایم اے۔ (ایڈمنسٹریشن) ایف آئی ایم ایس۔ ایف ایف ایف ایف ایف ایل ایس (لندن) ہیں یہ ایک بالقصور کتاب ہے جس کے ہر صفحہ پر پودوں اور ان کے اجزاء کی نہایت دیدہ زیب تصویریں شریک ہیں۔ مصنف اپنے فن کے خاص ماہر ہیں اور انھوں نے اس کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے جن کی تفصیل ہے۔

- ۱۔ ہماری عام خصوصیت۔
- ۲۔ ہم کس طرح توانائی اور غذا حاصل کرتے ہیں۔
- ۳۔ آئینہ روحن کا مبداء اور اس کی رسد۔
- ۴۔ ہمارے دوسرے ساتھی۔

۵۔ ہمارے پھولوں اور پھولوں کا انتشار۔

کتاب خود پودوں کی زبان سے لکھوائی گئی ہے اور طلبہ و عوام اس کو بہت شوق سے پڑھیں گے۔ اردو میں بالقصور اور پراثر معلومات کتابوں کی جو کمی ہے وہ ایسی ہی کتابوں کی اشاعت سے رفع ہو سکتی ہے۔

ادارے کی زیر طبع کتابیں | اس وقت حسب ذیل تین کتابیں چھپ رہی ہیں جو آئندہ چھپنے شائع ہو کر منظر عام پر آجائیں گی۔

ہندستانی تمدن | از پروفیسر ڈاکٹر انیسوارا لویا ایم پی ایچ ڈی ریڈر تاریخ تمدن ہند جامعہ ٹکمانیہ۔

یہ تقریباً پانچ سو صفحات کی ایک ضخیم کتاب ہے جس میں فاضل پروفیسر صاحب نے ہندوستان کے قدیم تمدن کو دس ابواب میں شرح و بسط اور تحقیق کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس موضوع پر اردو تو کچھ کسی اور زبان میں بھی ایسی حالت

ادارہ ادبیات اردو

مسرت کا مقام ہے کہ ادارہ ادبیات اردو وحید آباد کا دل و جگر ہے۔ بنیادیت خواجہ حمید الدین صاحب شاہد بی اے فائز اورنگ آباد ہے۔ بمقام بارہ دری باغ آٹول شاہ گنج بنایک ۴۲ نور و نور ۱۳۵۲ (۹) ساعت شب تعارفی جلسہ بعد ارت عالیجناب نواب سید شہاب الدین خاں صاحب اول تعلقدار و سرپرست ادارہ اور ساتھ ہی غیر طرحی مشاعرہ بھی منعقد ہوگا۔ توقع کی جاتی ہے کہ شرکت جلسہ و مشاعرہ سے ممنون کیا جائے گا۔

غازی معین الدین وکیل مستند ادارہ

ادبیات اردو و شاخ اورنگ آباد

میسور میں ادارہ ادبیات اردو | ہر طرح کو شام میں

پانچ بجے محلہ دہلی پھل

میسور میں ایک جلسہ منعقد ہوا تاکہ ادارہ ادبیات اردو میسور کا

قیام محل میں آئے۔ مولوی عبدالوہاب صاحب ایم اے بارہ پٹا

مولوی عبدالقادر صاحب بی اے۔ مولوی محمد احمد صاحب دوگلا

ناظم ال۔ ڈاکٹر حفصہ علی خاں ایم اے پی ایچ ڈی۔ مولوی عبدالغفور

صاحب پرنسپل ٹرننگ کلن۔ پروفیسر عبدالقادر صاحب سروری

صدر شعبہ اردو جامعہ میسور۔ ڈاکٹر عبدالخالق شریف بی اے

ایم بی بی ایس۔ افسر پرنسپل میسور جیسے معززین نے شرکت کی۔

اور تبادلہ خیال کے بعد ملے پایاکہ پروفیسر سروری اس مجلس کے

منعقد کی بنیاد سے ادارہ میسور کے ابتدائی انتظامات کی تکمیل

کریں۔

برابر میں ادارے کی شاخیں | ایوت محل اور کھانگاہ

میں ادارے کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں جن کے کام کی تفصیلات

آئندہ دہج ہوں گی۔

مولوی شیخ جمیل الدین صاحب کمال ظہیر آبادی سابق نائب صدر شعبہ طلبہ اور مولوی تحسین سروری صاحب شریک ہیں۔ وفد کی روانگی سے قبل نظام محل مقامی اخبارات میں شائع کیا گیا اور حلقہ شاخوں کے ارباب کار کو بھی بذریعہ مراسلہ جات اطلاع دیدی گئی اور ہدایت کی گئی کہ شاخ کے کاروبار۔ دارالمطالعہ اور اردو کی تعلیم و ترویج کے انتظامات کے معائنہ کے علاوہ مقامی دشواریوں اور ضرورتوں سے بھی وفد کو واقف کرائیں اور اگر ممکن ہو سکے تو اطراف و اکناف کے مقامات کے طلبہ و بھی خواہان اردو کو بھی وفد کی آمد کے روز اپنے منتظر پر جمع کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں سے ملنے اور تبادلہ خیال کا موقع ملے۔ ساتھ ہی چند ضروری معلومات کی فراہمی کے لئے بھی ہدایت کی گئی جن کی تفصیل آئندہ درج کی جائے گی۔ یہ وفد حسب ذیل مقامات کا دورہ کر رہا ہے۔

کارڈی، نظام آباد، خانہ پور، نرمل، بھینہ، بلوچی، نرسی، پرمی، منگولی، سمیت نگر، بیڑ، اورنگ آباد، پھلپوری، داور وائی، پٹن، گنگا پور، نندا آباد، پرلی، مومن آباد، رینا پور اور بردا پور وغیرہ

توقع ہے کہ وفد ادارہ اور اضلاع اور دیہات کے ہمدردان اردو کے اس طرح کے میل جول اور تبادلہ خیال کے ذریعہ سے ہم سب زیادہ قوت اور وسعت کے ساتھ اردو کی خدمت کر سکیں گے۔

وفد بلا حتم اپریل تک واپس ہوگا اور اگر فرصت

ملے تو مئی میں دوسرے مقامات کا دورہ بھی کیا جائے گا۔

اورنگ آباد میں اول تعلقدار صاحب کی صدارت میں

وفد کے تعارف کے لئے جو جلسہ عام منعقد ہوا اس کے لئے سبیل

اشہار انتہا طبع کر کے تقسیم کئے گئے۔

اردو امتحانات | ادارہ ادبیات اردو کے اردو امتحانات

ہوتا۔ ۱۰۔ ہر سال ۵ آگست ۱۹۳۳ء گزشتہ سالوں کی طرح بلوہ حیدر آباد کے مراکز ذکر و نوان کے علاوہ مختلف اضلاع میں بھی لئے جائیں گے۔ شرکت کی فیس اور درخواستیں ۵۔ امر واد مطابق ۱۱۔ رجون تک دفتر ادارہ پر مکمل فائدہ پر ہی کے بعد وصول ہونی چاہئیں۔ جس مقام سے ۲۵ سے زیادہ امیدوار شرکت ہوں گے اس کو امتحان کا مرکز قرار دیا جائے گا بشرطیکہ مجلس انتظامی کی نظر میں وہاں مرکز اطمینان بخش انتظام ہو سکے یا امیدوار انفرادی طور پر درخواستیں روانہ کرنا چاہیں راست دفتر کو بھیج دیں کسی شاخ یا مرکز کا توسط لازمی نہیں ہے۔ سال حال میورا اور بنگلور کے علاوہ ایوتھ محل اور کھام گاؤں (برار) سے بھی کافی تعداد میں امیدوار شرکت ہو رہے ہیں۔

گزشتہ سال کے جن کامیاب امیدواروں کو اپنے مرکز یا شاخ سے اب تک سندیں وصول نہیں ہوئی ہیں وہ بھی دفتر کو اطلاع دیں تاکہ اسناد کی تقسیم کا انتظام کیا جائے۔

مجلس انتظامی | ادارہ ادبیات اردو کی مجلس انتظامی کا اجلاس

۲۲ اپریل ۱۹۳۳ء شام کے چھ بجے دفتر ادارہ میں منعقد ہوا۔ مولوی محمد ایت اللہ صاحب ایچ سی ایس نے صدارت اور جب ذیل ارکان نے شرکت فرمائی۔

مولوی خواجہ معین الدین صاحب انصاری ایچ سی ایس مختہ سیاست
مید محمد اعظم صاحب ایم اے بی ایس سی آنرز ناظم تعلیمات
سید علی اکبر صاحب ایم اے مختہ تعلیم صنعت و حرفت
عبدالحمد صاحب صدیقی ایم اے ایل بی اسناد کی جامعہ کاشیہ
عبدالقادر صاحب سروری صدر شعبہ اردو جامعہ میورا
ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور قیام اعزازی ادارہ

مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی اور مولوی عبدالقادر صاحب صدیقی نے انہی عدم شرکت کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی۔ حسب ذیل امور طے پائے۔

۱۔ گزشتہ اجلاس کی روٹا و پڑید کرنا کی گئی اور اس کی توثیق عمل میں آئی۔

۲۔ قطعہ گوکنڈہ میں ٹائٹل گھر کے لئے پٹہ پر زمین لینے کے لئے معاہدے کی تکمیل منظور کی گئی۔

۳۔ گزشتہ مجلس انتظامی کے بعد سے ادارے کی جوشیہا جب ذیل مقامات پر قیام ہوئیں اور جن کا اجازت نامہ مستند ہے متجانب ادارہ روانہ کیا تھا ان کے قیام کی منظوری کی توثیق کی گئی۔

- ۱۔ بولی ۲۔ داور واپڑی ۳۔ داور واری نواں ۴۔ ٹنگولی نواں۔
- ۵۔ گد وال ۶۔ راجپور ۷۔ بہمت نگر ۸۔ فتح آباد ۹۔ نارائن کھیر
- ۱۰۔ پٹیر ۱۱۔ کھام گاؤں ۱۲۔ ایوتھ محل ۱۳۔ میورا۔

ب۔ مولوی سید علی اکبر صاحب نے تحریک قرائی کے مرکزی دفتر کا بار کم کرنے کے لئے مناسب ہے کہ ہر صوبے کی شاخوں کو قریبی بڑے مقام کی شاخ کے ماتحت قرار دیا جائے تاکہ وہ مرکزی ادارہ کے مسلک اور قواعد و ضوابط کے مطابق عمل پیرا رہیں لیکن ذیلی امور میں اپنی سمت کی صدر شاخ سے مراسلت رکھیں اور مشورہ کر کے رہیں۔

طے پایا کہ اس تحریک پر آئندہ شاخوں کے مزید اضافے کی صورت میں خود کیا جائے گا۔

۴۔ شعبہ سائنس کی معتمدی پر پروفیسر محمد سعید الدین صاحب صدر شعبہ نباتات جامعہ عثمانیہ کے انتخاب کی توثیق کی گئی۔

۵۔ شعبہ شعرا و مصنفین کی حسب ذیل سفارش پر غور کیا گیا۔
”موجودہ معتمد شعبہ نے اپنی دیگر مصروفیات نیز پروفیسر

ہاشمی صاحب نے نواب تھان الدولہ دل کی قبر پر
کتبہ لگانے کا انتظام اپنے ذمہ لیا۔

طے پایا کہ شعبۂ تنقید کی طرح شعبۂ ہذا کے بھی ایسے اہل
ہوں جن میں شعرا و مصنفین و کن پر تحقیقی مضامین شائے ہائیں۔
اس سلسلہ میں لامشی صاحب سے فخر الدین خاں امیر کبیر پر اور
ڈاکٹر نور صاحب سے ابوالحسن تانا شاہ پر مضامین شائع کیے
فرمائش کی گئی تھی جس کو ہر دو اصحاب نے منظور کیا۔

طے پایا کہ مرقع شریف مولوی اکبر علی مرحوم مدیر صحیفہ کے حالات بھی شریک کئے جائیں۔

طیہ پایا کہ ملا عبد الباقی صاحب کو شیعہ مذاہب کا رکن بننے کی دعوت دی جائے۔

طے پایا کہ ڈرامہ رومال پسند بریں میں شائع کیا جائے۔
شعبہ زبان | تاریخ ۵ اپریل سالگہ ادارے کے شعبہ زبان
 کا اجلاس دفتر ادارہ میں شام کے ساڑھے
 پانچ بجے منعقد ہوا۔ حسب ذیل اصحاب نے شرکت فرمائی۔

ڈاکٹر سید محمد الدین صاحب قادری زود مولوی عبدالقادر صاحب
سروری مولوی سید محمد صاحب ایسکے ڈاکٹر محمد راحت اللہ خاں
صاحب ایسکے ڈی فل (اکسن) مفتوحہ شعبہ

(نواب مرزا سیف علی خاں صاحب نے بذریعہ تحریر شرکت سے معذرت چاہی اور دکنی حادوں کی ایک فہرست واپس ارسال فرمائی)

۱۔ سابقہ جیلہ کی روڈ اور چڑھی گئی اور اس کے پاس کی
نوٹس فرمائی۔

۱۲۔ کوئٹہ محاوروں کے سلسلہ میں بالاتفاق طے پایا کہ مولوی

روز شنبہ شام کے ساڑھے چھ بجے دفتر ادارہ میں منعقد ہوئی۔
مولوی محمد سجاد مرزا صاحب ایم اے کیئب نے صدارت اور مولوی
کنال رضا صاحب بی اے بی ٹی ڈاکٹر سید محی الدین قادری صاحب
اور مولوی سید محمد صاحب ایم اے شریک مستند شعبہ نے شرکت کی۔
گزشتہ مجلس کی رٹرو سٹانی گئی اور اس کی توثیق عمل میں
آئی۔

اردو عالم کے دوسرے پرچہ کی ممتنی سے متعلق ضروری تفسیقہ
کیا گیا۔

کتاب معاونانہ داری دستیاب نہیں ہو رہی ہے اس کی
جگہ آئندہ ”پہلوں کی تربیت“ موقوفہ مسرتہ جہاں بیگم اکبر کشن
پبلشرز ملیر لاہور شریک نصاب کی جائے۔ اب چونکہ یہ کتاب بھی جلد
دستیاب نہ ہو سکے گی اس لئے فی الحال ”انور خانہ داری“ موقوفہ
محمودہ صدیقی کے ابتدائی دو باب (۲۰ صفحے) حذف کر کے شریک نصاب
کی جائے۔

مہتمم صاحب ادارہ نے چند کتابوں کی عدم دستیابی کی اطلاع
دی اس لئے ان کی جگہ متبادل کتابیں تجویز کی گئیں جو درج ذیل ہیں۔
موجودہ شریک نصاب متبادل کتاب

پروہ غفلت نئی روشنی از فضل الرحمن صاحب
کیما اگر اور دو سر افسانے رات کا جھلا اور دیگر افسانے از پروہ غفلت
توبہ النصوح مضامین عظمت حصہ دوم

پرچہ سوالات کے تبصرہ کے وقت ذیل مجلس ان متبادل
کتاب کے متعلق بھی سوالات کا اضافہ کرے گی۔

معاوضہ ممتنی کا مسئلہ آئندہ ذیلی مجلس تک ملتوی کر دیا گیا۔
لیکن اسلام کو اردو عالم میں رخصتاری مضمون شریک کرنے
کی تحریک پیش کی گئی اور طے پایا کہ آئندہ سال جب نصاب پر از سر
غور ہو گا تو اس تحریک پر بھی غور کیا جائے گا۔

۱۔ حسب ذیل کتابوں کے مسودے جو اس شعبہ کی طرف سے
اس شمار میں تیار ہوئے ہیں بغرض تصفیہ پیش ہوئے۔
۱۔ طبعیاتی کائنات از پروہ غفلت علی صاحب
۲۔ زہریلے پودے از مولوی عبدالسلام صاحب
۳۔ آلات جنگ از مولوی فیض محمد صاحب صدیقی
پہلی کتاب پر مستند صاحب شعبہ کی حسب ذیل رائے کو اتفاق
منظور کیا گیا۔

”اگرچہ یہ کتاب عام لوگوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتی لیکن
ہم چاہتے ہیں کہ سائنسی مضامین جاننے والوں کے لئے
بہی کتابوں کا ایک علاحدہ سلسلہ شروع ہوتا کہ اعلیٰ معلومات کی
اشاعت بھی عمل میں آئے۔“
”زہریلے پودے“ کی نسبت طے پایا کہ پروہ غفلت حمید الدین صاحب
کی نظر ثانی کے بعد شائع کی جائے۔

”آلات جنگ“ پروہ غفلت علی صاحب کی نظر ثانی کے بعد
شائع کی جائے۔

۴۔ مسٹر ہند راج مکسینہ کی کتاب ”جراثیم“ نصف کے
قریب تیار ہو چکی ہے۔ اہوجن میں مکمل حالت میں پیش کی جائے گی۔
۵۔ مولوی خواجہ محی الدین صاحب سے خواہش کی گئی کہ
وہ تیار ہونے پر ایک عام فہم کتاب لکھ دیں۔ صاحب موصوف نے وعدہ
فرمایا کہ اکتوبر تک یہ کتاب تحریر فرمادیں گے۔

۶۔ مسٹر جیمیا ایم ایس سی نے زہریلے گیاسوں پر کتاب لکھنے
کا وعدہ کیا ہے۔

۷۔ ساتپوں پر مشتمل مارٹن سنگھ سے اور مولوی رحیم اللہ صاحب
سے پھیلپوں پر عام فہم اور دلچسپ کتابیں لکھنے کی فرمائش کی جائے۔
ذیلی کمیٹی مجلس اردو امتحانات | اردو امتحانات ادارہ
کی مجلس انتظامی کی ذیلی کمیٹی بتیجے ۱۱ مئی ۱۹۳۳ء مطابق ۵ ستمبر ۱۹۳۲ء

ادارے کی خبریں

ذیلی مجلس اردو امتحانات
مجلس انتظامی اردو امتحانات

ہمارا واسطیان۔ اس وقت وہ بیچہ شنبہ صبح ۱۱ بجے ہنگام ترنگ کا کالج
بصدرت پرنسپل محمد اسحاق و مرزا صاحب ایم اے گینٹ منعقد ہوا۔
ڈاکٹر سید محمد الدین صاحب قاوری ترور اور مولوی سید محمد صاحب
ایم اے ترکیہ مقدمہ شعبہ نے شرکت کی۔

۱۔ جتنے پرچہ جانے والے آج تک وصول ہوئے تھے ان پر تبصرہ کیا گیا۔

۲۔ طے پایا کہ فوجی مرکز کے امیدواروں کے لئے دفتری معلومات کا ایک علائقہ پرچہ دیا جائے گا جس میں فوج کی دفتری معلومات پر سروسز دیکھے جائیں گے۔

۴۔ تعلیم بانغاں کے معلمین کی سہولت اور اضافہ مضبوطی
کی خاطر کتاب ”معلم بانغاں“ مرتبہ زاہد حسین صاحب کو ایضاً ”نرمیاء
کے بعد ادارہ کی طرف سے شائع کرنے کی سفارش کی گئی۔

۴۔ کتاب "رفیق اردو داں" کا مسودہ پیش ہوا یہ کتاب عام اردو دانوں کے فوف خواندگی میں مدد دینے کے علاوہ اردو زبان دان کی کے نصاب میں بھی شریک ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت کی سفارش کی گئی۔

۵۔ جو امیدوار استحقاقات اردو والی وارہ و وزیران دانی میں کامیاب ہو جاتے ہیں ان کے لئے لائق مطالعہ رسائل اور کتابوں کی ایک فہرست ادارے کے کتاب خانوں اور شعبہ بیورو کو پیش کیے ہوئے ہے۔ اس فہرست کے تحت اس کے لئے جو سلسلہ تعلیم و ترقی کی چھٹی جگہوں کی خاص طور پر پیشکش کی جائے گی۔

۶۔ آرمی ایجوکیشنل افسر صاحب کی خواہش پر پڑے پایاکہ
فوجی امیدواروں کا مرکز علمیہ قرار دیا جائے۔ اور اس کی نگرانی
کے لئے ادارے کی طرف سے ایک صدر نگران کار اور ان کے
مددگار مقرر ہوں۔

۷۔ کتابتِ رفیقین اردو دہلی "کے لئے چار چھ ایسے مضامین
ایک پیش افسر صاحب سے منگائے جائیں جن میں فرہیوں کے لئے
فہرستی حلوایات شریک ہوں۔ اور ان کو مطلع کیا جائے کہ ان مضامین
میں تبدیلی اور ان کے انتخاب کا اس کمیٹی کو حق رہے گا۔

مجلس عمارت اداره | اداره اہلیات اردو کی مجلس
عمرت کا دوسرا اجلاس تیار

۱۲ جون ۱۹۵۲ء کو، ۲۲ جون ۱۹۵۲ء کو شام کے چھ بجے آنرینٹل کونسل
نوابہ مہدی یار جنگ بہادر کے دولت خاں پر منعقد ہوا۔ حسب ذیل
اعضاؤں نے شرکت فرمائی۔

آزیزیل ڈاکٹر نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر ادارہ
جناب نواب زمین یار جنگ بہادر حیف آرکنگٹ و نائب صدر مجلس

جنابہ مولوی خواجہ معین الدین صاحب انصاری کیچ سی ایس
مقدمہ سیاسات

جناب پروفیسر حسین علی خاں صاحب پر دوست جامہ عثمانیہ۔
ڈاکٹر سید محی الدین قادری نور محمد اوارہ۔

مولوی سید محمد اعظم صاحبِ انظم تعلیمات نے ذریعہ تحریر
احمد رضا خان خیر افراز اللہ صاحبِ انظم تعمیرات جامعہ عثمانیہ نے بذریعہ
شبینہ بیوت دوسری مصروفیات کی وجہ سے عدم شرکت کی اطلاع دی۔
نواب زمین یار خٹک بہادر نے اس وقت تک عمارت

سلسلہ میں جو کارروائی ہوئی اس سے مجلس کو واقف کرایا بعد
تبادلہ خیال طے پایا کہ۔

۱۔ فی الحال کرم چاہی روڈ کی کسی سرکاری عمارت میں
ادارہ منتقل کیا جائے۔ اس بارے میں نواب زین یار جنگ بہادر
مولوی انوار اللہ صاحب اور محکمہ تجارت سے مراسلت فرمائیں گئے تاکہ
وہ ابھی سے کوئی عمارت ادارہ کے لئے محفوظ کر لیں اور منتقلی ادارہ

اور مولوی انوار اللہ صاحب وہاں کسی موزوں مکان کا انتخاب کر کے
فی الحال یہیں ادارہ منتقل کریں منتقلی کے بارے میں ضروری امور طے پا۔

۲۔ مولوی سید محمد اعظم صاحب کی یہ تحریک منظور کی گئی کہ
اس مجلس عمارت کی ایک ذیلی کمیٹی مقرر کی جائے جس کو اختیار ہوگا
کہ ادارہ کے لئے فراہمی عمارت کے محکمہ وسائل سے کام لے۔

اس کمیٹی کے صدر نواب زین یار جنگ بہادر اور کارکن
مولوی خرمایہ حسین الدین صاحب انصاری اور ڈاکٹر سید علی الدین
صاحب قادری زور نامزد کئے گئے۔

نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر مجلس نے فرمایا کہ
نواب زین یار جنگ بہادر اس کمیٹی کے کام سے وقتاً فوقتاً انہیں
مطلع فرماتے رہیں اور جب ضرورت ہو تو پوری مجلس عمارت کا
اجلاس منعقد کیا جائے۔

حضور تحریک مولوی عارف الدین بن
قیام شاخ بیگم لور

۱۲۵۱ھ بمقام تحصیل ویکٹوریہ ایک جلسہ زیر صدارت
مولوی سید شاہ نصیر الدین صاحب نہری شہادت ویکٹوریہ منعقد ہوا۔
غائبہ دوم اقلہ دار صاحب نے حاضرین کو ادارہ کے قیام کی غرض
اور اس کے مقصد شائع کی جانب توجہ دلائی اور فرمایا کہ یہاں
علمی اور فنی خدمت طلبا اناطہ سب ملتے ہیں۔ اس لئے ہر

نوع انسانی کا تقدس فرض ہے کہ اس ایسے کام میں ہمت نہائیں۔
صدر صاحب نے بھی اپنی عالمانہ تقریر میں اس کی تائید فرمائی۔

اور فرمایا کہ اس کا خیر کی اہمیت بیان تک ہے کہ ہم اپنے متعلقین
کو اس سے باخبر رکھیں۔ نیز ذاتی طور پر اپنی مدت کے مدد دینے کا اہتمام
دلایا۔ دوم تعلقہ دار صاحب کے ارشاد کی تائید فرماتے ہوئے سار

زبان اردو اور ادارہ کے مقصد پر تقریر کرتے ہوئے مولوی
محمد عیسیٰ خاں صاحب کپل نے کہا کہ اس ادارہ کا مقصد یہ ہے کہ

ناخواندہ، خواندہ اور پڑھا کھا علم و ادب سے آشنا ہونے کا
اہمیت اپنے میں پیدا کرے اور یہ خالص نوع انسانی کی خدمت ہے

اس کو دنیا کے کسی فرقہ یا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف
خلوص اور نیک نیتی کی ضرورت ہے۔ اب اردو میں علم و ادب

اور شائیس کا بہترین نمونہ منتقل اور پیدا ہو گیا ہے۔ کوشش
یہ ہے کہ اردو والی طبقہ اس سے استفادہ کرے اور کمال ہو جائے۔

ادارہ ادبیات اردو کی شاخ بھی باوقافی نام کی کمی ہو کر
سید نصیر الدین صاحب نہری شہادت صدر جلسہ اور مسٹر نیاز رام

بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ تھیں بلکہ انہی شاخ کی سرپرستی قبول فرمائی باوقافی
شاخ کے صدر مولوی میر حسن علی صاحب وکیلہ باب امین کروڑ گری تھیں

کہہ گئے۔ صاحبہ و صوبہ پٹیالہ سے خدمت مخلصین میں واسطہ اور
وکیلی سیتہ نامیہ۔ تائید صدر مولوی محمد عیسیٰ خاں صاحب کپل

کا حیکورٹ فحشہ کے گئے اور سب ذیلی خدمات اراکین انشلا کا
مقرر ہوئے۔

۱۔ مولوی غلام حسن و صاحب وکیل لکھنؤ۔ ۲۔ مولوی محمد شہدائے صاحب
وکیل لکھنؤ۔ ۳۔ مولوی انوار اللہ صاحب صدر مدرس وکٹوریہ ویکٹوریہ

۴۔ مولوی امیر الدین صاحب وکیل۔ ۵۔ سیدت اراکین۔ ۶۔ صاحبہ کپل
۷۔ سیدہ اکرامہ صاحبہ وکیل۔ ۸۔ مسٹر وکٹوریہ وکٹوریہ۔ ۹۔ صاحبہ کپل

ارو کی خدمات کا جو فخر حاصل ہے اس کی کافی وضاحت کی۔ اس کے بعد ادارہ ادبیات اردو کے اغراض و مقاصد بیان کئے مستقر ذرا پر اس کے آئندہ کے قیام میں جن حضرات نے سعی و کوشش سے کام لیا ان کی تائید کرتے ہوئے رعایا کے کوڑنگل کو ترغیب دی کہ کئی کاموں کا اس ادارہ سے فیض حاصل کریں۔

مولوی سید عطا حسین صاحب نصف صدیہ نے ادارہ ادبیات اردو سے اپنی دیرینہ اور عمیق دلچسپی کا اظہار فرماتے ہوئے قیام شاخ کوڑنگل سے متعلق علم دوست اصحاب کوڑنگل کے اقدام کو نہایت مستحسن قرار دیا اور فرمایا کہ وہ ایک عرصہ سے اس بات کو تمنا تھے کہ دیگر مقامات کی طرح مستقر کوڑنگل پر بھی ایک ادارہ قائم کرائیں جس سے نوجوانان کوڑنگل میں علمی ذوق پیدا کیا جاسکے۔

اس ادارہ کے قیام سے وہ مقصد پورا ہو گیا۔ حاضرین جلسہ و معززین کوڑنگل سے متوقع ہو کر ارشاد فرمایا کہ وہ حتمی المقدور اس ادارہ کی خدمت کے لئے اپنے کوشش پیش رکھیں۔ ساتھ ساتھ

اس کی وضاحت کی کہ ہر شخص جو اس ادارہ کا سرپرست ہے وہ اس کا رکن ہو سکتا ہے اور جو رکن ہے وہ اس کا سرپرست بن سکتا ہے اس میں چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ یہ ایک

قومی خدمت ہے ہر ذی فہم اور صاحب علم کا اخلاقی فریضہ ہے کہ وہ اپنی مصلحت اور استطاعت کی حد تک اس ادارہ کی خدمت کرنے سے دریغ نہ کرے۔ "ماہ فتنہ کی ذی علم حضرات با انھیں نوجوانان کوڑنگل کو تعلیم مذہب و ملت، اس میں علمی طور پر حصہ لیں ادارہ کو حصول مقصد میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوگی۔

مستند صاحب کی اس اطلاع پر کہ ادارہ ادبیات اردو بلوچہ حیدر آباد کا وفد تالیف و امر اور اسلاف دوسرے کرتے ہوئے کوڑنگل آ رہا ہے جناب صدر جلسہ نے موجودہ مجلس انتظامی سے توفیق طلب فرمائی کہ

اور اتفاقاً معتزرائیں راؤ صاحبہ کرسی نہیں تحصیل دیجا پور۔ اور نائب مخدوم مولوی شجاع الدین صاحبہ اطر عدالت منتخب کئے گئے اور یہ طے ہوا کہ استقامت کے لئے وقت تھوڑا ہے اس لئے صدر اپنی کابینہ کے ساتھ فوری کام شروع کر دیں جلسہ میں آنحضرتؐ نے حصول تعلیم کی رضامندی ظاہر کی۔ آخر میں جناب دو مقررہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا ہو گا کہ اس کے ساتھ ساتھ چھوٹا سا کتب خانہ بھی قائم ہو جائے۔

قیام شاخ کوڑنگل تالیف و امر اور اسلاف دوسرے کے ساتھ ساتھ شہانہ کلب کوڑنگل زیر صدارت مولوی سید عطا حسین صاحب نصف صدیہ عام بغرض انتخاب عمائد و وارکان مجلس انتظامی ادارہ ادبیات اردو شاخ کوڑنگل منعقد ہوا۔

بطور تہنید مولوی محمد عبدالحی صاحب بی اے ڈیپ ایڈمنسٹریشن مدرسہ وسطانیہ کوڑنگل نے موثر پیرایہ میں ادارہ ادبیات اردو کی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور اس کی ضرورت و اہمیت پر کافی روشنی ڈالی۔

نوجوانان کوڑنگل سے خواہش ظاہر کی کہ ادارہ کے کاروبار میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ ادارہ کامیابی کے ساتھ چل سکے اور عوام کو علم کی دولت سے مالا مال ہونے کا موقع ملے۔ اس کے بعد ازراہ کرم ادارہ کے لئے اپنی اور اپنے قابل رفقا کار کی خدمات پیش کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اس امر کی جانب توجہ دلاتے ہوئے اپنی تقریر ختم فرمائی کہ "ویل بی گن از ہاؤن ڈن" کے مقولہ پر اس ادارہ کی ابتدا بھی موفی چاہیے۔

مولوی سید ذکی اشرف صاحب مددگار مدرسہ وسطانیہ اردو کی وجہ تسمیہ اور اس کی ابتدائی تالیف پر بعیرت افروز تقریر فرمائی ان محنان اردو کے اسرار گرامی بیان کئے جنہوں نے اردو کو معراج کمال پر پہنچایا۔ ہندوستان میں ریاست حیدر آباد کو

حسب الحکم صدر مجلس یہ الطاف حسین وکیل دستہ نے منتخبہ عہدہ داران
دارکان مجلس انتظامی کے اسرار گرامی پڑھ کر سنائے اور حاضرین مبارک
شکریہ ادا کرنے کے بعد جلسہ درخواست ہوا۔

جائزہ تقسیم اسناد ۱۹۳۲ء کلیانی

کا جائزہ تقسیم اسناد بہ مقام مدرسہ وسطانیہ زیر صدارت مولوی محمد نسیب اللہ

صاحب تعلقہ دار اسٹیٹ کلیانی سنایا گیا۔ شرکاء مجلس میں عہدہ داران
مقامی و کلاہ، تھار اور دیگر مسوئین و ملازمین اسٹیٹ شامل تھے۔

مولوی عبد الکریم صاحب وکیل و شریک مفتوحہ شاخ کلیانی کی تحریک

اور مولوی فیروز الدین صاحب منتظم دارالطالعہ کی تائید کے بعد تعلقہ دار

صاحب نے کرسی صدارت کو زینت دی۔ گپوشی کے بعد حفیظ الدین صاحب

نے ہماری زبان کے عنوان پر ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ منتخبہ

شاخ کلیانی نے شاخ کی کارگزاری کی رپورٹ پڑھی۔ مولوی مرزا

محمد بیگ صاحب مرزا اور مولوی ریاض احمد صاحب اور مولوی

میر نذیر الدین صاحب ہند نے بالترتیب تمام ادبیات اردو

اردو دعا و خواب و خیال کے عنوانات پر نظمیں پڑھیں۔ مولوی غلام الدین

صاحب متبعین رکن تشہیر نے شباب ڈالرز اور صاحب کا مضمون

”ادارہ ادبیات اردو کی سند ۱۹۳۲ء کی کارگزاری اربوں پر تبصرہ“

پڑھ کر سنایا جس سے ہلکے کو ادارہ کی کارگزاری اربوں کا کافی علم ہوا۔

پھر مولوی فیروز الدین صاحب نے شعبہ امتحانات کی رونما و مرتبہ

مولوی سید علی اکبر صاحب مضامین امتحانات سامعین کے گوش گزار کی اور

مولوی میر علی صاحب اردو عالم نے مختصر تاریخ ادب اردو کے عنوان

ایک مضمون پیش کیا آخر میں جناب صدر نے تقریر کی جس میں

آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی کو حضرت اقدس واعلیٰ کے ہند کا ایک عظیم کارنامہ

بتلاتے ہوئے غلامیہ کیا کہ اردو کے سلسلہ میں جو جو خدا است

وہ علم و دست مضمرات کے تعاون عمل سے وفد کے آنے سے پہلے
اس ادارہ سے متعلق بعد غور و فکر ایسا لاہ عمل تیار کرے گی کہ
جس کو دیکھ کر وہ کو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ رعایا کے کو کھل کا
عملی ذوق دیگر مقامات کے مقابلہ میں کہیں بالاتر ہے۔ اس
تقریر کے بعد صدر محترم نے انتخاب عہدہ داران دارکان مجلس
انتظامی کی کارروائی آغاز فرمائی جس میں حسب قول عہدہ داران
دارکان مجلس انتظامی پر اتفاق آرا منتخب ہوئے۔

سرپرست ادارہ مولوی سید عطا حسین صاحب نصف مولوی

سید ظہیر الدین احمد صاحب تحصیلدار۔ خواب میں منظر علی شاہ

باگیر دار و دریاں ایم (آکسن) صاحب رکن کارڈی صاحب

ڈیکٹر حسن آباد۔ مولوی سید یعقوب صاحب سرکل انسپکٹر

پولس۔ مولوی سید عباس حسین صاحب تعلقہ آفسر تعلیمیت۔

مولوی محمد فضل اللہ صاحب طبیب یونانی۔ پی سندر راج

صاحب میڈیکل آفسر۔

صدر ادارہ۔ مولوی محمد عبدالحی صاحب بی اے ڈیپ ایڈمڈ سکول

وسطانیہ کوڈنگل۔

نائب صدر۔ مولوی فاضل الرحمن صاحب پریکٹکس۔

مفتی۔ سید الطاف حسین صاحب وکیل۔

شریک مختار۔ مولوی شیخ ابراہیم صاحب سب انسپکٹر آبکاری۔

خازن۔ پنڈت دیکھت رائے صاحب دوکار مدرسہ وسطانیہ

دارکان مجلس انتظامی۔ پنڈت منجن گوپال صاحب وکیل۔ مولوی محمد اظہار

صاحب وکیل۔ پنڈت کے رامیا صاحب وکیل۔ مولوی سید اکبر حسین صاحب

دوکار مدرسہ وسطانیہ کوڈنگل۔ مولوی محمد رشید صاحب گتہ دار۔

مولوی محمد عبداللطیف صاحب وکیل کوڈنگل۔ مولوی محمد عبد الباقی صاحب

صاحب مولوی محمد عبدالرزاق صاحب یوسفی وکیل۔

انشطای کارکن قرار دیا گیا۔

۲۔ شعبہ تقریر کی ترقی و فلاح کے قسامن مولوی مرزا عظیم

صاحب مولوی محمد امین الدین صاحب مولوی سید تاج الدین صاحب

اور مولوی غلام حسین الدین صاحب کو قرار دیا گیا اور طے پایا کہ آئندہ

ہر مہینے میں بالالزام دو یا تین تقریریں ہوں کریں۔

۳۔ دارالمطالعہ کا انتظام بدستور مولوی فیروز الدین صاحب

کے سپرد رہے گا۔

۴۔ مولوی سید سعید ناجی صاحب بی اے ایل ایل بی منصف

کلیانی کو شاخ سے دیکھی اور ہمدردی کی بنا پر شاخ ہڈانے انھیں اپنا

حسن قرار دیا۔

۵۔ شعبہ طلبہ کی مجلس انشطای میں رد و بدل کیا گیا اب مجلس

حسب ذیل اشخاص پر مشتمل ہے۔

مفت محمد علی خاں صاحب اردو عالم شریک محمد سید منظور احمد اردو عالم

نائب محمد عبدالرحمن صاحب اردو عالم۔

ارکان۔ محبوب علی خاں صاحب شیخ حسن صاحب سید یونس

علی صاحب شیخ احمد صاحب بھولے۔

۶۔ اگرچہ شرکاء امتحانات کی تعلیم کے لئے مولوی عبدالکریم

صاحب وکیل شریک محمد مولوی فیروز الدین صاحب منتظم دارالمطالعہ

اور مولوی غلام حسین الدین صاحب رکن تشہیر اور مولوی قاضی الدین

نے اچھا وقت عزیز دیا ہے مگر شرکاء کی تعداد کے مد نظر ایک تنخواہ یا ب

معلم کا تقرر بھی کیا گیا جس کی تنخواہ شاخ ہڈا کی آمدنی سے ادا ہوگی۔

۷۔ شاخ کے حسابات کی تصحیح کے لئے مولوی سید تاج الدین

صاحب ضیہ دار دیکھی اور مولوی قاضی الدین صاحب دو گار دس

کو منتخب کیا گیا۔ ہر دو حضرات کم از کم ہر سہ ماہی پر حسابات کی تصحیح

کے اپنے رپورٹ پیش کریں گے۔

مختلف ادارہ جات انجام دیتے چلے آ رہے ہیں اس کو قیام بہ

کی ہی برکات سمجھنی چاہئیں اس جامعہ نے اردو زبان کو ذریعہ تعلیم

قرار دے کر اردو کی ترقی اور حفظ و بقا کا سامان فراہم کر دیا آپ نے

فرمایا کہ ادارہ ادبیات اردو کی کارگزاری اور اس کی خدمات اردو کی

اظہار میں میں کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتا کیونکہ ڈاکٹر زور کا تبصرہ

جس کو غلام حسین الدین صاحب نے سنایا کافی ہے۔ یہ امر موجب فخر

ہے کہ ادارہ ادبیات اردو والا شان جنرل اعظم شاہ بہادر اور سر کریم

مروم اور عالیجناب احمد سعید خاں صاحب بہادر نواب آف چٹاری

و صدر اعظم مملکت آصفیہ کی سرپرستی اور معاونت کا رجن سنت ہو

اور یہی وجہ ہے کہ اس کی افادیت اور فیض بخشی بلکہ سے باہر ضلع

و بیرون ملک تک جانچ پڑی ہے جس میں ایک کلیانی بھی ہے شاخ کلیانی

کو عالیجناب نواب صاحب کلیانی کی سرپرستی کی عزت حاصل ہے

اور ان کی علم دوستی شاخ کے فروغ کی قسامن سے رپورٹ میں

امتحانات کے پورا نتائج ظاہر کئے گئے ہیں وہ بہت امید افزا ہیں۔

شکر ہے کہ اردو زبان دانی اور ادب کی طرف اس اسٹیٹ میں ایک

عام میلان پیدا ہو چلا ہے آخر میں جناب صدر نے اس امر پر زور

دیا کہ خوش فہمی کی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ کی جائے اور طلبہ کو

اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ شریک کرایا جائے تاکہ طلبہ اور

طاسپ رائٹر کی احتیاج باقی نہ رہے۔ تقریر صدارت کے بعد

تعلقہ دار صاحب نے اسناد تقسیم کیں اور مفت کے شکر کے بعد یہ طبع

جلد برخواستہ ہوا۔

مجلس انشطای شاخ کلیانی ۱۲ مارچ ۱۳۵۲ء

ایک اجلاس منعقد ہوا

حسب ذیل تبادلی پیش اور طے پائے۔

۱۔ مولوی محمد قاضی الدین صاحب بحیثیت رکن عمومی ادارہ کی

خدمات دیکھنی سے انجام دیتے چلے آ رہے ہیں اس لئے انھیں مجلس

جلسہ تقسیم اسناد شاخ سائیکال

سید رحیم الدین صاحب صدر شاخ ادارہ مذکورہ تمام سے زیر صدارت مولوی میر شرافت علی صاحب مدرس مدرسہ وسطانیہ پرلی جلعہ منعقد ہوا جس کا آغاز مولوی سید رشید الدین صاحب جعفری کی حمد و ثناء سے ہوا۔

مولوی میر شرافت علی صاحب مدرسین نے اپنی تقریر صدارت میں اردو کی اہمیت بتلاتے ہوئے حاضرین بالخصوص ہونہار پودوں کو حصول علم کی غربت دلائی اور سلطان العلوم حضرت بندگان عالی و شہزادگان بلند اقبال کی ترقی و اقبال کے لئے دعا فرمائی اور اسناد تقسیم کئے۔

تقریر جلسہ پر اتفاق آرا مولوی مرزا منصور بیگ صاحب صدر مدرس مدرسہ سائیکالوں کا انتخاب دائرہ امتدی پر عمل میں آیا۔

جلسہ تقسیم اسناد واداری

داور وادی کا جلسہ تقسیم اسناد و زیر صدارت مولوی سرانج احمد صاحب فی ایس، سی تحصیلدار تعلقہ مین ضلع اندنگ آباد منعقد ہوا۔

عبدالغنی خلیق صاحب کی تحریک و محضر نماں صاحب کی تائید صدارت کے بعد عبدالحجید صاحب نے قرأت اور محمد طاہم صاحب نے نظم پر بھی خلیق صاحب نے ادارہ ادبیات اردو و حیدر آباد کی

کارگزاری اور ڈاکٹر نور صاحب کی خدمات کا اظہار کرتے ہوئے شہزادہ والا شاہان ولیعہد بہادر سرپرست اعلیٰ ادارہ کی تقریر صدارت جلسہ

تقسیم اسناد منعقدہ حیدر آباد حاضرین کو سنانے کی عزت حاصل کی اور صدر صاحب جلسہ نے شاخ ہذا کی تین کامیاب امیدواران میں سے

چونکہ زہرہ بنت برہان نماں صاحب نے اپنی سند کامیابی سالانہ

جلعہ نسواں منعقدہ حیدر آباد زیر صدارت بیگم صاحبہ نواب کمال پور بہادر حاصل کر لی تھی اس لئے دوسری امیدواروں کی اسناد تقسیم فرماتے ہوئے ادارہ کے اغراض و مقاصد اور کارناموں کے اظہار کے بعد فرمایا کہ زبان اردو کو ہندوستان کی ہر قوم اپنی قومی زبان سمجھ کر ترقی دے اور ادارہ کے مفید امتحانات میں زیادہ امید شریک ہوں۔ آخر میں عبدالحی نماں صاحب نے شکر یہ حاضرین کے بعد دعا کی کہ ہمارے مہربان بادشاہ آپ کے شہزادگان و شہزادی فرزندہ نال کو خدا ہمیشہ سلامت رکھے۔

شعبہ نسواں

شعبہ نسواں کی مجلس عالمہ کا تیسواں اجلاس بروز جمعہ ۱۹ جون ۱۹۳۳ء بوقت ساڑھے گیارہ ساعت صبح ادارہ کے دفتر واقع رفعت منزل میں منعقد ہوا اور ذیل کی خواتین نے شرکت کی۔

محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ، محترمہ بشیر النساء بیگم صاحبہ، محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ، محترمہ عطیہ النساء بیگم صاحبہ، محترمہ عبد القیوم صاحبہ بیگم ڈاکٹر سید محی الدین صاحبہ قادری زور مندر ادارہ۔

اجلاس کی کارروائی شروع کرتے ہوئے مجلس کے تینوں نئے ارکان کا خیر مقدم کیا گیا۔ بعد میں گزشتہ اجلاس کی روٹاؤ کی تصدیق کی گئی اور اس سے متعلق چار امور طے شدنی تھے ان پر غور کیا گیا۔

۱۔ مدرسہ بانغات کی غیر متعلقہ ملاقات کی درخواستیں پیش کی گئیں جن کے متعلق متفقہ طور پر یہ طے پایا کہ ہر مرن ایک لڑکی کی

فیس یعنی چار آنے مہوار کی ادائی کا ذمہ دار ہوگا۔ اور سہولت کے لئے یہ رقم سالانہ پیشگی ادائیگی کی جائے گی۔

۲۔ سہ ماہی اجلاس کے متعلق جو حسب تحریک شعبہ نسواں بزم ادب سے موسوم ہوا کرے گا یہ تعین ہوگا کہ پہلا جلسہ ممکن ہو تو

زمانہ کالج میں یکم رجب کو شام کے ساڑھے پانچ بجے مقرر کیا جائے۔ کالج کے اجلاس سہولت کے لئے یہاں بانو بیگم صاحبہ کے ذمے اور

محبوبیہ کے اجلاس لطیف النسا بیگم صاحبہ کے تفریف کئے گئے۔ لہذا اس پہلے اجلاس کے لئے یہاں باؤنگیم صاحبہ کی عدم موجودگی میں تصدیق نامہ بیگم سے استدعا کی گئی کہ یہاں باؤنگیم صاحبہ کے واپس ہوتے ہی ان سے مشورہ کر کے کسی اچھے موضوع کا انتخاب کر کے مختصر اطلاع کریں۔ اس کے بعد حسب ذیل ایجنڈا زیر بحث رہا۔

۱۔ مدرسہ بالغات اور تعلیم دینیات۔

۲۔ قیام مدرسہ بالغات لال ٹیکری۔

۳۔ مدرسہ بالغات اوکلیٹ کے بند کروینے کی تحریک۔

اس کے اخراجات تعطیلات وغیرہ۔

۴۔ مولوی امجد علی صاحب اور محترمہ سیدہ عظیم النسا بیگم صاحبہ کی کتابوں کی اشاعت کے متعلق ارکان کی رائے۔

۵۔ ادارہ کی رکنیت کا ایک اور پہلو۔

تعلیم دینیات سے متعلق تبادلہ خیال کیا گیا اور طے پایا کہ متفقہ صاحبہ اس بارے میں دوبارہ منصوبہ فی سے ملاقات کریں۔

۱۔ لال ٹیکری پر مدرسہ کے قیام کی تحریک پسند تو کی گئی

لیکن شعبہ کی بے ایسگی اور اس کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے

مخالفانے اس کے قیام سے زیر بار ہونے کا مسئلہ اٹھایا گیا برکات

ادرا کی توقع کے ساتھ سرکاری نصاب کی پابندی لازمی ہوتی ہے۔

اور اس کی پابندی کے لئے منظورہ رقم ناکافی ہے۔ اگرچہ کدو

کے لئے مکان اور پڑھانے والے بغیر معاوضہ کے لی رہے ہیں

تاہم طالبہ کو لانے کے لئے شکرام کا انتظام ضروری ہے جس کا

مردست شعبہ متولی نہ ہو سکے گا۔

تاہم یہ طے پایا کہ اگر حالات اجازت دیں تو جب کے

جینیہ میں کسی دن مدرسہ کا افتتاح ہو جائے تو زانیہ توقف کرنا

بہتر ہوگا۔

۲۔ مدرسہ بالغات اوکلیٹ کے بند کروینے کی سب نے مخالفت کی۔ معلوم ہوا کہ خود اوکلیٹ کے رہنے والوں نے اس کی بڑی سخت مخالفت کی اور اکثر معزز خواتین نے چندے عطیے دینے کا وعدہ کیا۔ اس لئے یہ طے پایا کہ چند ماہ اور چندوں کی فراہمی سے کام چلانے کی کوشش کی جائے گی۔ اور اگر اس کے باوجود بھی شعبہ تحمل نہ ہو سکے تو حرج عمل کیا جائے گا۔ اخراجات دیکھے گئے ہر مدرسہ میں نو روپے ماہانہ خرچ ہوتے ہیں جن میں تحفیف کی بالکل گنجائش نہیں۔

تعطیلات کے متعلق بھی ضروری تصفیہ کیا گیا۔

۳۔ امجد علی صاحب کی کتاب کشیدہ کاری کے متعلق شعبہ کے

ارکان کی رائے ہے کہ بجائے اس کے اگر کسی انگریزی کی کتاب

کا ترجمہ صاحب موصوف کریں اور اس کی تصاویر لچھے کاغذ پر

چھپوائے جائیں تو زیادہ مناسب ہے۔

سیدہ عظیم النسا بیگم کی کتاب ”کام کی باتیں“ اچھی کتاب

ہے لیکن مختلف عنوانات کے تحت انہیں جمع کر کے چھپایا جائے

تو بہتر ہے۔

۵۔ ادارہ کی رکنیت کے متعلق ایک تجویز شعبہ نموان کی نظر

سے پیش کی گئی۔ اس میں یہ اضافہ کر دیا جائے تو مناسب ہوگا کہ

آٹھ روپے والے رکن کو بڑا سب رس مفت دیئے جانے کے

علاوہ ادارہ کی کتابوں سے (دفتر ادارہ ہی میں) مستفید ہونے

اور ادارہ کی مصروفیتوں میں حصہ لینے کا موقع دیا جائے۔ اور

چار روپے والے رکن کو چھوٹے سب رس کے علاوہ ادارہ کی

مصروفیتوں میں حصہ لینے کا موقع دیا جائے تو مناسب ہوگا۔

ادارہ کی مطبوعات دوسروں کی نظر میں حیدر آباد میں

زبان اردو کی ترویج و ترقی کے لئے جو کوششیں جاری ہیں وہ کسی

کا موقع ہیں بلکہ اس لئے بھی کہ وہ موجودہ نسل کے لئے درس عبرت ہیں۔ خطوط کے مطالعہ سے پڑھنے والے پر اس پاک محبت اور دلی عقیدت کا گہرا اثر پڑتا ہے جو ان دو بزرگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ تھی۔ یہ عقیدت اور محبت ان باہمی تعلقات کا ایک نمونہ ہے جو پرانے بزرگوں میں بلا امتیاز مذہب و ملت دیکھنے میں آتے تھے اور جن کا موجودہ نسل کی سوسائٹی میں ڈھونڈنا پڑے گا۔ ذاتی حالات کے علاوہ ان خطوط میں ادبی تبادلہ خیالات بھی ہے۔ ادارہ ادبیات اردو نے اس کتاب کی اشاعت سے بہت عمدہ خدمت انجام دی ہے۔ شروع میں چالیس صفحے کا ایک مقدمہ ڈاکٹر سید محمد الدین قادری تحریر کا لکھا ہوا ہے جس میں بہت سی مفید اطلاعات درج ہیں۔

(اور نیل کالج میگزین لاہور اپریل ۱۹۴۳ء)

عرب اور عربستان | مصنفہ جہاں بانو بیگم نقوی ایم۔ اے۔
یہ کتاب بچوں کے لئے لکھی گئی ہے تاکہ عرب اور عربستان کے متعلق انہیں معلومات ہوں۔ جزیرہ فائے عرب کے متعلق اکثر مسلمانوں کی واقفیت اسی حد تک محدود ہے کہ وہ ایک پاک اور مقدس مقام ہے۔ لیکن اس سے قطع نظر عربستان یوں بھی اپنے اندر بے انتہا دلچسپیاں رکھتا ہے جن میں سب سے زیادہ دلچسپ اس ریگستان کے باشندوں کا طرز زندگی ہے۔ اس کتاب میں آسان پیرایہ میں عربوں کی زندگی کی تمام چھوٹی حسین چیزیں بیان کی گئی ہیں جس سے اس ملک اور اس کے باشندوں کی شکل پسند زندگی کی ایک خوبصورت اور روانی تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے جگہ جگہ نقشے اور تصویریں دے کر کتاب کو اور زیادہ دلچسپ بنا دیا گیا ہے۔

(رسالہ نئی زندگی، آگست ۱۹۴۳ء)

پیشہ نہیں۔ منجملہ ان اداروں کے جو ہاں اردو کی خدمت میں مصروف ہیں ایک ادارہ ادبیات اردو ہے جو عرصہ بارہ سال سے اردو ادب کی نشر و اشاعت کا کام کر رہا ہے۔ سال ۱۹۳۳ء میں یہ ادارہ ڈاکٹر سید محمد الدین قادری زور اور ان کے رفقاء کی تحریک سے قائم کیا گیا۔ اس قلیل عرصہ میں نوے کے قریب اردو کی کتابیں کارکنان ادارہ کی کوشش سے شائع ہو چکی ہیں۔

کتاب زیر تبصرہ میں ادارہ ادبیات اردو کی ان خدمات کا تذکرہ ہے جو اس نے سال ۱۹۳۳ء کے دوران میں انجام دیں۔ حدود ریاست حیدرآباد کے اندر مختلف شہروں اور قصبوں میں ادارہ کی چالیس شاخیں کھل چکی ہیں۔

منجملہ دیگر خدمات کے جو ادارہ انجام دے رہا ہے۔ سب سے زیادہ مفید اور نمایاں کام یہ ہے کہ وہ اس وقت اردو انسائیکلو پیڈیا کی ترتیب و تکمیل میں مصروف ہے۔ ہمیں سب سے بڑی خوشی اس بات کی ہے کہ کارکنان ادارہ میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک ہیں۔ اور اپنے ملک کی زبان کو ترقی دینے میں یکساں سرگرم ہیں۔

ادارہ کے صدر نواب مہدی یار جنگ بہادر اور متحدہ ڈاکٹر سید محمد الدین قادری زور ہیں۔ ان علم فوار بزرگوں کے نام ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ ادارہ کا مستقبل شاندار ہوگا۔

شاد اقبال | ادارہ ادبیات اردو کے سلسلہ مطبوعات

میں اس کا نمبر ۸۶ ہے۔ یہ ان خطوط کا مجموعہ ہے جو علامہ اقبال مرحوم امد ہماراچ مرگشت پر شاد آجہائی دارالہیام دولت آصفیہ المتخلص پر شاد نے سال ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۶ء کے درمیان ایک دوسرے کو لکھے۔

ہم ان خطوط کو لیے حد قابل احترام سمجھتے ہیں نہ صرف اس لئے کہ وہ ہندوستان کی دو بہت بڑی ہستیوں کے باہمی تعلقات

حیدرآباد میں خواندگی کی مہم | مردم شماری کی تازہ ترین روڈنڈاؤ کے بموجب ہندوستان کی آبادی دیہی ریاستوں کو شامل کرنے کے بعد چار ملین تک پہنچ گئی ہے لیکن خواندوں کی تعداد دس فیصد سے زیادہ نہ ہو سکی۔ حیدرآباد کی آبادی برا کو چھوڑ کر تقریباً پندرہ ملین ہے لیکن یہاں بھی خواندوں کی تعداد برطانوی ہند کے بعض صوبوں سے بہتر نہیں ہے۔ اس مسئلہ سے دلچسپی رکھنے والے اس تلخ حقیقت کو شد سے محسوس کرتے ہیں۔ حکومت اور عوام کا ترقی پسند طبقہ جلد سے جلد ناخواندگی کو دور کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ چنانچہ محکمہ تعلیمات سرکار عالی متقدم رہا۔ بلدیہ کے تعاون سے تعلیم بالغان کے ایک منصوبہ پر عمل پیرا ہے۔ محکمہ تعلیمات عمارتوں اور فرنیچر کی فراہمی کا فہم دار ہے اور بلدیہ کی جانب اساتذہ کی تنخواہیں اور صاف و کھڑکے مصارف برواشت کئے جاتے ہیں۔ اس وقت ۶۳ مدارس میں تقریباً دو ہزار طلبہ شریک ہیں ان میں سے زیادہ تر بلدیہ حیدرآباد میں اور اضلاع کے بڑے مقامات میں قائم ہیں۔ یہ تعداد زیادہ ہمت افزا نہیں لیکن خواندگی کی مہم کا ایک اسید فراہم ہو رہا ہے کہ بعض ناگہی ادارے سرگرمی سے تعلیم کی اشاعت کے لئے اپنے طور پر کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں ادارہ ادبیات اردو نمایاں ہے۔ ہر خید اس کی بنیاد ڈاکٹر سید محمد الدین قادری زور سے اردو زبان اور ادب کی ترقی کے لئے رکھی تھی لیکن بعد میں خواندہ و ناخواندہ بالغوں کی تعلیم کے لئے ایک خاص شعبہ قائم کیا گیا۔ اس کی کوششوں میں مختلف درجوں کے امتحانات شامل ہیں جن کے لئے ضرورت پر ادارے کی طرف سے خاص کتابیں لکھوائی اور شائع کی جاتی ہیں۔ کامیاب امیدواروں کو صداقت نامے اور سندیں دی جاتی ہیں جس کی وجہ سے ان امتحانات کی مقبولیت ملک کے ہر طبقہ میں بڑھتی جا رہی ہے۔ ان کی مقبولیت کا ثبوت ان طلباء کی حیرت انگیز

طور پر بڑھتی ہوئی تعداد سے ملتا ہے جو اندرون و بیرون حیدرآباد سے ہر سال شریک ہوتے ہیں حالانکہ ادارے کے صداقت ناموں اور سندوں کو ابھی سرکاری طور پر تسلیم نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس وقت تک ادارے اس کی کوشش کی۔

ہر سال ادارے کی جانب سے حسب ذیل امتحانات لئے جاتے ہیں۔

- ۱۔ اردو دانی ۲۔ اردو زبان دانی ۳۔ اردو عالم ۴۔ اردو فاضل
- ۵۔ خوش نویسی ۶۔ خطاطی و کتابت۔

اردو دانی کا امتحان ناخواندہ من مروج اور عورتوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ادارے نے ان امتحانوں کے لئے مولوی انور الدین صاحب مدرس مدرسہ شفیق سے مولوی محمد سجاد مرزا صاحب پرنسپل عثمانیہ ٹریننگ کالج کی نگرانی میں نصابی کتابوں کا ایک سلسلہ مرتب کرایا ہے جو اردو دانی کی کتابوں کے نام سے موسوم ہے۔ اس کو ہندوستان کے مختلف حصوں میں مقبولیت حاصل ہوئی ہے اور بالغوں کے نصاب میں شریک کیا گیا ہے۔ بالغوں کو پڑھنا اور لکھنے کی جانب راغب کرنے کے لئے یہ امتحان کس قدر موثر ثابت ہوا ہے اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ تین سال کے عرصہ میں اس کے امیدواروں کی تعداد چار گنی ہو گئی ہے۔ اس سال تقریباً ایک ہزار امیدواروں نے شرکت کی درخواست کی ہے ان میں بڑی تعداد خواتین کی ہے۔ دوسرا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ ایسے ناخواندہ بھی جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے کثیر تعداد میں شریک ہو رہے ہیں بعض ماہرین تعلیم ممکن ہے امتحان کے طریقہ کو اچھی نظر سے نہ دیکھیں لیکن تجربہ اس کا شاہد ہے کہ ہندوستان میں ناخواندہ لوگ ان سے گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ حالانکہ ابھی بازار میں ان کی کوئی قدر نہیں ہے۔

وقت نامہ امتحانات | جملہ امتحانات ہر مرکز میں ایک ہی
وقت میں شروع کئے گئے جس کا حسب ذیل وقت نامہ ہالی ٹائٹل کر کے
جملہ امیدواروں کو روانہ کیا گیا تھا۔

الروماني

۱۶ اگست دوشنبه آباء التحریری امتحان ۱۳۶۱ ربانی امتحان

از دوزبان وانی

۱۰۰ گشت و شنبه، آنا، بیلوریه
 ۹ مهر (نظم و شعر و قواعد)
 ۱۰ ماه، دوسر، بیه
 ۱۱ مهر، اول، مرسله، آنا، بیلوریه
 ۱۲ مهر، دوم، عام، مولات
 ۱۳ مهر، اول، اسرار، آنا، بیلوریه
 ۱۴ مهر، دوم، اسرار، آنا، بیلوریه

۱۸ اگست شنبه - آباء و زبانی امتحان

اَلدُّوْعَالِم

۱۵۰ گزشتہ یکشنبہ، ۱۱ مارچ پانچ بجے ۱۹۵۲ء کو پتہ (عامہ معلومات)
(انتہائی راز) خوشنویسی شہزادہ
طابقہ دفتری معلومات -
(امور خانہ داری)

گشت و جنبه آتانا پیلایر پیلایر (شوق و علاقه) آتانا دوسرا پیلایر (ظفر و بافت)

۱۱۸

ارو و فاضل

ارگٹ کیشنبہ اتا پہلا پرچہ (ش) اتا دوسرا پرچہ (نظم)

۱۸ اگست ۱۹۴۷ء کو
مفتی محمد امجد علی صاحب
مفتی محمد امجد علی صاحب
مفتی محمد امجد علی صاحب

تاج پهلوانچه (مضمون نگاری)

خوش نویسی

اکسٹ کیشینہ ۱۶۱۰ پیرا ۱۶۱۰ | ۱۶۱۰ دوسرا پیرا

ہر سال صداقت نامے اور سندیں تقسیم کرنے کے لئے ادارہ ایک بڑا جلسہ منعقد کرتا ہے۔ اور یہ جلسہ بھی خواندگی کی اشاعت کے لئے مفید ثابت ہو رہا ہے۔ ہرگز کہ بلوہ حیدر آباد کے علاوہ امتحانات کے ہر مرکز میں وہاں کی کسی مقتدر و معروف شخصیت کی صدارت میں تقسیم اسناد کے جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ مملکت حیدر آباد میں ایسے چاس مراکز ہیں اور ان کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ اس طرح سے حیدر آباد میں تعلیم بالغان کی اہم کردہ افزوں تقویت حاصل ہو رہی ہے۔

خزانہ اصحاب کے لئے نہ صرف مختلف معیاروں کا امتحانات مقبول
کئے گئے۔ تاکہ ان کی دلچسپی برقرار اور مطالعہ جاری رہے بلکہ مختلف
عنوانات پر دلچسپ کتابیں لکھائی اور شائع کرائی جاتی ہیں ان کے مطالعہ
وہ لوگ بھی اپنا وقت جاری رکھ سکتے ہیں جو بڑے امتحانوں میں شریک نہ ہاں ہیں
ایسے بالغوں کے لئے جنہوں نے لکھنا پڑھنا سیکھ لیا ہے "رفیق اردو وال"
کے عنوان سے مولوی عصمت اللہ ریگ صاحب بھی ایک کتاب مرتبہ کرائی
گئی۔ یہ جو زیر طبع ہے یہ کتاب فرصت کے اوقات میں ایک دلچسپ
دوست کا کام دے گی۔ دوسری کتابوں کے بھی خاکے بنائے جا رہے ہیں
اور بہت سی لکھائی جاری ہیں کیونکہ یہ محسوس ہوتا ہے کہ اردو زبان
میں بالغوں کے لئے ابھی کتابیں بہت کم ہیں۔

اورہ کی جانب سے مندرجہ بالا بیان جملہ اخبارات و جرائد میں بغرض اشاعت روانہ کیا گیا ہے۔

۱۹۱۷ء کے کاروانِ امتحان | ادارے نے تعلیمِ انفال اور ذوقِ اردو کو اشاعت کے لئے

جو امتحانات قائم کئے ہیں وہ ہر سال مقبول ہوتے جادہ ہیں۔ اس سال
جو امتحانات ۲۶ مرکزوں میں لگائے گئے ان میں جملہ (۱۵۹۶) امیدواروں
نے شرکت کی جن کی تفصیل یہ ہے۔

روزهای ۳۱ - اردو عالم ۲۵۶ - اردو زبان ۴۲ - اردو فانی ۹۰ - اردو خوش

صدر مکران کار

صاحب متعین کئے گئے تھے جو جوابی بیاضوں اور پرچہ سوالات کے تہ ذرہ پیکٹیوں کو لے کر بروقت مرکوزوں پر پہنچانے کے جہاں ان کے استقبال اور قیام و طعام کا مناسب انتظام پہلے سے مقامی اصحاب کر لیا تھا۔ مرکز ذکر کی صدر مکرانی کے فرایض حسب ذیل اصحاب نے انجام دیئے، جنکی زحمت فرمائی کا متعجب ادارہ شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔

۱۔ اوزنگ آباد۔ مولوی مرزا عبدالعلیم بیگ صاحب۔

۲۔ بسنت۔ مسٹر صدیقی۔

۳۔ بلوئی۔ مراد علی صاحب طالع اردو فاضل۔

۴۔ بھوم۔ قاضی محمد عجیب الدین صاحب (عثمانیہ ٹرننگ کالج)

۵۔ پریمنی۔ عابد علی خاں صاحب بی اے۔

۶۔ پٹن۔ ولی محمد خاں صاحب بی اے ڈپ ایڈ

۷۔ پرلی۔ مولوی قدرت احمد صاحب راز (علیگ)

۸۔ پرینڈہ۔ مولوی عبدالرزاق صاحب۔

۹۔ پوسے گاؤں۔ محمد عبدالکریم صاحب (عثمانیہ ٹرننگ کالج)

۱۰۔ جولہ نظام الدین۔ جناب نارائن راؤ صاحب (")

۱۱۔ چٹیا پور۔ مولوی کلیم اللہ حسینی صاحب مولوی فاضل۔

۱۲۔ حیدر آباد دہلی کالج۔ مولوی سید محمد صاحب ایم اے۔

۱۳۔ فتح میدان پولیس۔ مولوی عبدالحمید صدیقی صاحب ایم اے ایل بی

۱۴۔ رینا پور۔ مولوی عبدالواحد صاحب (عثمانیہ ٹرننگ کالج)

۱۵۔ ساٹھے گاؤں۔ فصیح اللہ حسینی صاحب (عثمانیہ ٹرننگ کالج)

۱۶۔ شاہ آباد۔ مولوی رحیم الدین صاحب کمال لکھنؤ آبادی۔

۱۷۔ کامار پڑی۔ معین الدین صاحب ایم ایس سی۔

۱۸۔ کلیانی۔ عبدالعزیز رضوی صاحب (عثمانیہ)

۱۹۔ گدوال۔ سید رحیم الدین احمد صاحب (عثمانیہ)

۲۰۔ گلبرگہ۔ عبدالواحد صاحب (مدرسہ وسطانیہ مشرقی خیر آباد)

۲۱۔ نظام آباد۔ مولوی عبدالفتاح صاحب (مدرسہ وسطانیہ مشرقی خیر آباد)

۲۲۔ ویجا پور۔ مولوی شرف الدین صاحب بی اے بی ٹی۔

۲۳۔ ہمنہ آباد۔ جناب شیشیا صاحب (مدرسہ وسطانیہ مشرقی خیر آباد)

۲۴۔ ہنگولی۔ مولوی محبوب بن صاحب جگر (عثمانیہ)

مرکز نسوان | نسوانی مرکز کی نگرانی کے لئے بلورہ سے خواتین

کو بھیجنے میں سہولت تھیں ہے تاہم کوشش کی جارہی ہے کہ علم دوست

خواتین اس کام میں ادارے کا ہاتھ بٹائیں۔ اس سال مراکز

نسوان میں حسب ذیل خواتین نے صدر مکرانی کے فرایض انجام دیئے۔

جس کے لئے متعجب ادارہ دلی شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔

۱۔ اوزنگ آباد۔ سعیدہ بیگم صاحبہ معلمہ مدرسہ نسوان۔

۲۔ بسنت۔ منور فرید مرزا صاحبہ تحصیلدار۔

۳۔ بلوئی۔ بیگم صاحبہ سید افضل صاحبہ پیشکار۔

۴۔ بھوم۔ کلثوم بی صاحبہ۔

۵۔ پریمنی۔ صدر معلمہ صاحبہ مدرسہ نسوان۔

۶۔ پٹن۔ صدر معلمہ صاحبہ مدرسہ نسوان۔

۷۔ پرلی۔ غوثہ الناز بیگم صاحبہ معلمہ مدرسہ نسوان۔

۸۔ پرینڈہ۔ بسم اللہ بیگم صاحبہ مدرسہ قدرت اللہ قادری

۹۔ پوسے گاؤں۔ آمنہ بیگم صاحبہ۔

۱۰۔ جولہ نظام الدین۔ X

۱۱۔ چٹیا پور۔ شریفہ خاتون صاحبہ مدرسہ مدرسہ نسوان۔

۱۲۔ حیدر آباد۔ بشیرہ الناز بیگم صاحبہ بشیرہ (کینٹنہ) رابعہ بیگم صاحبہ (دو شنبہ)

سکینہ بیگم صاحبہ (سہ شنبہ)

۱۳۔ رینا پور۔ عارفہ الناز بیگم صاحبہ معلمہ

۱۴۔ شاہ آباد۔ صدر معلمہ صاحبہ مدرسہ نسوان۔

۱۵۔ کلیانی۔ صدر معلمہ صاحبہ نسوان۔

۱۶۔ گدوال۔ عائشہ بی صاحبہ مدرسہ۔

جب اس کے حروف میں بھی کچھ سٹول پن پیدا ہو۔
 ۱۷۔ مولوی اچھل صاحب کی پیش کردہ نالیٹ "فرہنگ اصطلاحات
 حسن کاری" کے متعلق بالاتفاق طے پایا کہ مولوی سید محمد صاحب اس
 فن کے اساتذہ اور حسن کاری سے بچس رکھنے والے حضرات کے مشورہ
 سے اس میں ضروری اصلاح فرما کر اس فرہنگ کو بغرض اشاعت
 معتمد صاحب ادارہ کے پاس روانہ فرادیں۔
 ۱۸۔ فرہنگ سانیات کے متعلق مولوی عبدالقادر صاحب
 کی تحریک میں پیش کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ چند الفاظ ابھی تکمیل
 طلب ہیں۔ بالاتفاق طے پایا کہ بعد از تکمیل اس سلسلہ میں سابقہ قرارداد
 کے مطابق عمل کیا جائے۔

۱۹۔ دیکھنی محاوروں اور کہاوتوں وغیرہ کے متعلق بالاتفاق
 طے پایا کہ اس سلسلہ میں جس قدر مواد فراہم ہو چکا ہے اس کو نواب
 مرزا سیف علی خاں صاحب کے سپرد کر دیا جائے تاکہ نواب صاحب موقوف
 ان کو صورت تہجی کے لحاظ سے مرتبہ اور ان کی تشریح مکمل فرما کر اشاعت
 کے قابل بنائیں۔ اس سلسلہ میں قاضی عبدالغفار صاحب اور مولوی ضیاء الدین
 صاحب انصاری کے پاس جو فہرستیں موجود ہیں ان کو بھی نواب صاحب
 بالمشافہ حاصل فرمائیں۔

۲۰۔ مولوی مختار احمد صاحب کی تحریر جو اٹھارے متعلق تھی۔
 مجلس میں پیش کی گئی۔ بعد از بحث اس کے متعلق حسب ذیل قرارداد
 بالاتفاق منظور کی گئی۔

"اردو ادب میں تبدیلی کا مسئلہ ساہا سال سے اہل اردو کے
 پیش نظر رہا ہے اور جن الفاظ کو میا طغیلا کیا جاتا ہے ان کو
 تلفظ کے مطابق لکھنے کا سوال بھی نیا نہیں۔ کوئی مصنفین
 و شعرائے عہد طلب شاہی میں یہی طریقہ رائج کیا تھا لیکن
 بعد کو یہ جاری نہیں رہا اور تمام اردو و نیلیاں ہم آہنگی اور
 یکسانیت پیدا کرنے کی خاطر اہل دکن نے اپنی قدیم زبان اور طریقہ لکھنے

۱۸۔ گیار گہ۔ صدر معلم صاحبہ در سہ سوال
 ۱۹۔ میدک۔ غوثیہ بیگم صاحبہ معززہ نانہ ہائی اسکول ناپلی حیدر آباد
 ۲۰۔ نظام آباد۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر ابوطاہر عید القادر صاحب سول جرن
 ۲۱۔ ویجا پور۔ سارا بیگم صاحبہ صدر معلمہ
 ۲۲۔ ہننا آباد۔ قمر النساء بیگم صاحبہ
 ۲۳۔ ہنگولی۔ قمر النساء بیگم صاحبہ صدر معلمہ در سہ تنہانیہ سوال
اجلاس شعبہ زبان
 ۲۰۔ شہر سید علی محمد ۲۰ جولائی ۱۳۳۲ء سے منعقد ہوا حسب ذیل اصحاب
 نے شرکت کی۔

ڈاکٹر سید محمد الدین صاحب قادر علی زور مولوی سید محمد
 نواب سیف علی خاں صاحب، ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی، ڈاکٹر
 محمد راحت اللہ خاں صاحب معتمد شعبہ۔
 ۱۔ سابقہ جلسہ کی روداد پڑھی گئی اور اراکین نے اس کی
 توثیق فرمائی۔

۲۔ بنیادی ٹائپ کے متعلق مولوی محمد سجاد مرزا صاحب کا
 مراسلہ اور کاغذات مجلس میں پیش کیے گئے۔ اراکین نے مختلف پہلوؤں
 سے اس پر بحث کی اور حسب ذیل قرارداد بالاتفاق منظور کی گئی۔

"بنیادی اردو ٹائپ کے نمونوں اور اس کی خصوصیات پر غور
 و محض کیا گیا۔ یہ ٹائپ عام محنت اور توجہ سے تیار کیا گیا۔
 اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں متعلقیت جیسی متحدہ کریا
 نہیں ہیں۔ البتہ اس کی شکل ابھی انوس نہیں ہوئی اور اس
 لحاظ سے توقع ہے کہ مولوی سجاد مرزا صاحب کی کوششیں
 اس کو مزید دیدہ زیب بنائیں گی اور اس کے حروف میں
 جو سختی نظر آتی ہے وہ نزاکت اور حسن میں بدل جائے گی جو
 نظر اس وقت متعلقیت کی سٹول اور مدور شکلوں کو دیکھنے
 کی عادی ہے وہ اس ٹائپ سے اسی وقت انوس ہوگی

اور متحرین صاحبین اہل علم صاحب طباعت سے ملکر اخراجات کی کمی کی کوشش کریں
 طے پایا کہ اردو انسائیکلو پیڈیا ہی نام برقرار رکھا جائے۔
 طے پایا کہ کتاب بدل طبعی سائز پر چھپوائی جائے الایہ کہ دوسری
 سائز کا کاغذ بہت ہی سستے داموں چھپا ہوتا ہو۔

ذیلی مجلس اردو امتحانات

مجلس انتظامی اردو امتحانات
 کی ذیلی مجلس کا ایک اجلاس
 بتاریخ ۱۹ شہر لویہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۳ء بروز دوشنبہ تین بجے
 عثمانیہ ٹریننگ کالج میں بصدارت مولوی محمد سجاد رضا صاحب ایم اے
 کینٹ منعقد ہوا۔ ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور اور مولوی
 عبد المجید صاحب صدیقی ایم اے ایل ایل بی نے شرکت فرمائی۔
 مولوی سید محمد صاحب ایم اے شریک مقصد شعبہ نے دوسری اہم
 مصروفیت کی وجہ سے بذریعہ تحریر شرکت سے معذرت کی اطلاع دی۔
 گزشتہ اجلاس کی روداد کی توثیق کے بعد مولوی خواجہ
 حمید الدین صاحب شاہد بی اے مہتمم ادارہ نے اردو امتحانات
 کے امیدواروں کی وہ درخواستیں پیش کیں جو دیر سے وصول
 ہوئی تھیں لیکن جن کی نہیں مقررہ تاریخ سے قبل وصول ہو چکی تھی۔
 جلد درخواستوں پر کافی غور و غوض کے بعد طے پایا کہ صرف اس سال
 ان درخواستوں کو فیس دیرانہ کے ساتھ قبول کر لیا جائے۔ اور
 ادارہ کی شاخوں کے متحدہ صاحبان کو ہدایت کر دی جائے کہ آئندہ
 سے وہ جلد درخواستیں مقررہ تاریخ سے قبل مکمل حالت میں روانہ
 فرمادیں۔ ورنہ اس بار سے میں شاخوں کے ساتھ ہی کوئی رعایت
 نہ کی جائے گی۔

مہتمم صاحب ادارہ نے اردو امتحانات کے جلد امیدواروں

آج سے ڈیڑھ سو سال قبل دیا۔

یہ زمانہ اردو کے تحفظ اور بقا کے لئے ایک جمہوری
 دور ہے اور اس دور میں ایسی جگہ کششیں جو تبدیلی سے
 متعلق ہوں تخریبی اثر پیدا کریں گی کیونکہ اندیشہ ہے کہ
 تمام اردو دنیا میں اس وقت جو یکسانیت ہے وہ تبدیلی
 کی صدمت میں باقی نہ رہ سکیگی اور اس طرح ہر صوبہ اور ہر
 علاقہ اپنی خصوصیتیں رائج کرنے یا اصلاح کی کوشش میں
 اس کل ہند زبان کے حصے بخرے کر لے گا۔

ٹ۔ اجلاس ساڑھے سات بجے برخاست ہوا۔

مجلس انتظامی اردو انسائیکلو پیڈیا

گیارھواں اجلاس ۱۹ جولائی ۱۹۳۳ء کو ۶ بجے شام ادارہ کے دفتر میں
 منعقد ہوا جب ذیل اصحاب نے شرکت فرمائی:-
 ۱۔ ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور۔ صدر
 ۲۔ رضی الدین صدیقی صاحب۔ رکن
 ۳۔ محمد راحت اللہ خاں صاحب۔
 ۴۔ مولوی سید محمد صاحب
 ۵۔ عبد القادر صاحب صدیقی
 ۶۔ سید بادشاہ حسین صاحب۔ مقصد
 ۷۔ فیض محمد صاحب صدیقی۔ مقصد
 صدر صاحب مجلس نے اردو انسائیکلو پیڈیا کی طباعت کے
 بارے میں دارالطبع سرکار عالی سے جو مراسلت ہوئی تھی وہ پڑھ کر
 سنائی اور ناظم صاحب طباعت سے جو بالمشاورہ تفصیلی گفتگو کی تھی اس
 واقف کرایا۔ اخراجات طباعت و کاغذ و بلاک کا تخمینہ میں ہزار روپیہ
 فی جلد کیا گیا۔

طے پایا کہ طباعت کا کام شروع کر دیا جائے اور صدر صاحب

اور مرکزوں کی تفصیل پیش کی اور طے پایا کہ آئندہ سے اسی مقام پر مرکز قائم کیا جائے جہاں سے پچاس یا اس سے زیادہ امیدوار شریک ہوں۔

اردو عالم کے اختیاری مضمون کے بارے میں مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی کی تحریک پیش کی گئی کہ

”خواتین کے لئے امور خانہ داری کو مختص کر دینا مناسب نہیں ہے بلکہ جو خواتین دفتری معلومات یا کوئی دوسرا اختیاری مضمون لینا چاہتی ہیں ان کو اس کی اجازت دی جائے۔“

مقدمہ صاحب ادارہ نے کتنا بچہ قواعد و ضوابط امتحانات سے واضح کیا کہ اس قسم کی کوئی قید موجود نہیں ہے چنانچہ اب تک خواتین نے امور خانہ داری کے علاوہ دوسرے اختیاری مضامین بھی لئے ہیں۔

اردو امتحانات کی آمد و خرچ کے حسابات پیش کئے گئے اور سالانہ کا موازنہ منظور کیا گیا۔ متحین کے معاوضے میں اضافے کا مسئلہ پیش ہوا اور بعد غور و خوض طے پایا کہ شرکت امتحان کی فیس بہت کم ہونے کی وجہ سے بحالت موجودہ اضافہ کی گنجائش نہیں ہے۔ گزشتہ مجلس میں جن پرچہ بات سوالات پر تبصرہ نہ ہو سکا تھا ان پر تبصرہ کیا گیا۔

مجلس متغیرین شعبہ جات | ادارہ ادبیات اردو کے خیرین

۲۲ اگست ۱۳۸۸ء، ارہر سٹیشن شام کے چھ بجے دفتر ادارہ میں منعقد ہوا۔

حاضرین۔

محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مقدمہ شعبہ نواں۔

مولوی عبدالجبار صاحب مدد لقی مقدمہ شعبہ تاریخ و فن۔

پروفیسر محمد سعید الدین صاحب مقدمہ شعبہ سائنس۔

نواب مرزا سیف علیاں صاحب ”۔ کتب خانہ۔

مولوی سید بادشاہ حسین صاحب ”۔ اردو انسائیکلو پیڈیا۔

” فیض محمد صاحب مدد لقی ”۔ ”۔ ”۔

” نصیر الدین صاحب ہاشمی رکن مجلس انتظامی۔

ڈاکٹر سید محمد الدین صاحب نادری رورسٹنڈ عمومی ادارہ۔

مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی رکن مجلس انتظامی ادارہ کو

ایک اہم تحریک کے محرک ہونے کی حیثیت سے شرکت کی دعوت دی گئی۔

ڈاکٹر محمد راحت اللہ خاں صاحب مقدمہ شعبہ زبان نے ایک شدید

ضرورت کی بنا پر اپنی عدم شرکت کی اطلاع دی اور تحریکات کے بارے

میں کمیٹی کے دوران میں بذریعہ ٹیلیفون اپنی رائے سے آگاہ کیا۔

مولوی ظہیر الدین احمد صاحب مقدمہ شعبہ تالیف و ترجمہ نے

بالمشافہ اور مولوی میر حسن صاحب مقدمہ شعبہ اطفال نے بذریعہ ٹیلیفون

شرکت سے سعادت چاہی۔

گزشتہ اجلاس کی روداد سنائی گئی اور مولوی ہاشمی صاحب کی

حسب ذیل تحریک پیش ہوئی۔

” ادارہ ادبیات اردو کے شعبے اس وقت قائم ہیں ان میں

کسی قدر تنظیم کرنی مناسب ہے۔ مثلاً شعبہ شعرا و مصنفین

اور شعبہ تنقید کو ایک کر دیا جاسکتا ہے۔ میرے خیال میں

حسب ذیل شعبے قرار دیئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ شعبہ ادبیات و تنقید۔ ۲۔ شعبہ تاریخ و جغرافیہ۔ ۳۔ شعبہ سائنس

و ریاضی۔ ۴۔ شعبہ اردو امتحانات۔ ۵۔ شعبہ لغویات۔ ۶۔ شعبہ لغات

۷۔ شعبہ اطفال۔ ۸۔ شعبہ لسانیات۔ ۹۔ شعبہ ترجمہ۔

شعبہ شعرا و مصنفین سے کتابت کا لفب کرنا شعبہ تاریخ

کے ذمہ کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک تاریخی جزو ہے۔ شعبہ ترجمہ سے

صرف ترجمہ شدہ کتابت میں متعلق ہوں گی۔

(ج)۔ طے پایا کہ شعبہ جات شیخ علوم عمرانی اور کتب خانہ کے اراکین اور اول الذکر و شعبوں کی ذیلی مجالس کے مستدرین کا انتخاب جلد ان شعبوں کے اجلاس منعقد کر کے کیا جائے۔

(د) شعبہ طلبہ کی گرانوی اور انتخابات کا کام مولوی فیض محمد صاحب صدیقی کے تفویض کیا گیا۔

۱۔ شعبہ جات کی مصروفیتوں سے متعلق مستدرین نے روضہ بیان کی اور شعبہ نساء کی مصروفیتوں سے متعلق محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ نے ایک مختصر تقریری رپورٹ پیش کی جس کو پسند کیا گیا اور طے پایا کہ دیگر شعبہ جات کے مستدرین بھی یکم آبان ۱۳۵۲ء تک اپنے اپنے شعبوں سے متعلق ایسی ہی روضہ دین روانہ فرمائیں۔

۳۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ کی حسب ذیل تحریک پیش ہوئی۔

”اردو میں علمی حیات و تشبیہات کی ایک مستند لغت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے میں تحریک کرتی ہوں کہ انسائیکلو پیڈیا کی طرح اس کام کو بھی ادارہ اپنے ذمہ لے کر اردو میں ایک اہم اور گراں قدر کتاب کا اضافہ کرے۔“

طے پایا کہ یہ ایک مفید اور ضروری کام ہے اس لئے اس تحریک کو اس اجلاس کی سفارش کے ساتھ شعبہ ادب میں پیش کیا جائے تاکہ یہ شعبہ جلد سے جلد اس کام کا آغاز کرے۔

۴۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ نے تحریک پیش کی کہ ”ادارہ کے شعبہ تاریخ کی جانب سے اردو میں ایک کتاب ”رہنمائے حیدر آباد“ مرتبہ کے شائع کی جائے۔“

معتد صاحب تاریخ نے اس تحریک سے اتفاق کیا اور طے پایا کہ اس مجلس کی رائے میں یہ کتاب جلد شعبہ ”تاریخ“ کی جانب سے شائع کی جائے۔ اور اس میں پوری ریاست کے متعلق ضروری معلومات شامل ہوں۔

یہ تحریک چونکہ ادارے کی علمی مصروفیتوں اور لائحہ عمل پر اصولی طور پر اشاعت ہوتی ہے اس لئے اس پر کافی غور و غوض کیا گیا اور ادارے کی مجلس انتظامی کے غور و غوض کیلئے یہ رائے طے پا گئی کہ۔

ادارہ کی روز افزوں مصروفیتوں اور وسعت کار اور گزشتہ کئی سال کے تجربہ کے پیش نظر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ سے ادارہ کے کام حسب ذیل گیارہ شعبوں میں تقسیم کئے جائیں۔

۱۔ اردو انتخابات۔ ۲۔ اردو انسائیکلو پیڈیا۔ ۳۔ کتب خانہ۔ ۴۔ نساء۔ ۵۔ ادب اطفال۔ ۶۔ طلبہ۔ ۷۔ سائنس۔ ۸۔ تاریخ۔ ۹۔ علوم عمرانی۔ ۱۰۔ زبان۔ ۱۱۔ ادب۔

(ب) بعض شعبوں کے وسعت کار کے پیش نظر ضروری ہے کہ ان کی ذیلی مجالس بھی قائم کی جائیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

شعبہ تاریخ۔ ۱۔ یہ شعبہ ذیلی مجلسوں پر مشتمل ہوگا۔ ۱۔ عام تاریخ۔ ۲۔ جغرافیہ۔ ۳۔ تاریخ دکن۔ شاہیر سے متعلقہ کتابت کی تنصیب کا کام بھی اسی شعبہ کے سپرد ہے گا۔

شعبہ علوم عمرانی۔ ۱۔ اس شعبہ میں حسب ضرورت سیاسیات، معاشیات، عمرانیات وغیرہ کی ذیلی مجلسیں قائم کی جائیں اور اس شعبہ کے معتد مولوی ظہیر الدین احمد صاحب ایم اے ایچ سی ایس (حال معتد) شعبہ ”الیف و ترجمہ“ ہوں گے۔ اس لئے کہ ”الیف و ترجمہ“ کا کام زیادہ اسی شعبہ میں پیش آئے گا۔

شعبہ سائنس۔ ۱۔ اس شعبہ کے تحت ریاضی بھی شامل رہے گی۔ شعبہ ادب۔ ۱۔ اس شعبہ میں ادبی نظم و نثر کی کتابوں کے علاوہ قدیم شعرا و مصنفین دکن سے متعلقہ کام بھی شامل ہوگا۔ اور فی الحال اس کے معتد ڈاکٹر زور صاحب اور نائب معتد مولوی نصیر الدین صاحب آئی رہیں گے۔ شعبہ تفسیر بھی اسی کی ذیلی مجلس ہوگا۔ اور اسکے معتد عادت علی صاحبی ہی ہوں گے۔

نزل میں اردو کا کام

۱۔ سرحد وادئے شاخ روز و شب
شاخ نزل کی مجلس انتظامی کے انتخاب کے لئے ایک جلسہ عام زیر ہوا۔
جناب ملا سید فتح الرحمن صاحب بی اے بی۔ ٹی صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ
نزل منعقد ہوا جس میں معززین، تہوار و کلار اور عہدہ داران انتظامی
بھی شریک تھے جن کو ادارہ کے ارکان و صدر مولوی خواجہ حمید الدین صاحب
شاہد بی اے مولوی رحیم الدین صاحب ظہیر آبادی نے خطاب فرمایا
اور تحسین صاحب سروری کی نظم کے بعد انتخابات عمل میں آئے جناب سید
پرمیز تبصرہ فرمایا ختم جلسہ پر مسٹر حفصی نے بحیثیت مندرجہ ذکر کے فرائض
انجام دیئے۔

شاخ چغتیا پور | نواب ظہیر یار جنگ بہادر امیر پانچ گاہ نے
۱۵ مارچ وادئے شاخ نزل کو ادارہ ادبیات اردو شاخ چغتیا پور کا
معائنہ فرما کر (منہ) عطا فرمائے اور کتاب الرائے میں تحریر فرمایا۔

آج میں نے آبادی چغتیا پور کے معائنہ کے اثناء میں اس
ادارہ کا بھی معائنہ کیا۔ یہ ادارہ اپنی حد تک مفید کام
کرتا پایا جاتا ہے اور یہ مقامی عہدہ داروں کی دلچسپی کا
نتیجہ ہے۔ محترم ادارہ محبوب خاں صاحب کی محنت اور
کوشش امید ہے کہ اس ادارہ کے کاروبار کی سرگرمی
میں اور اضافہ کرے گی۔

شاخ گلبرگہ | ادارہ ادبیات اردو گلبرگہ شریعت کی شاخ کا
ایک اجلاس ۱۳ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء منعقد ہوا

جس میں صاحب ذوق حضرات نے شرکت کی۔ نور الحسن صاحب نے
لئے ایک بصیرت افروز تقریر کی کہ ہر شہر میں ایک ایک ادبی محفل الہی
ہے جس کا مقصد اردو ادب کی اشاعت اور ترقی ہے۔ یہی گلبرگہ میں
ایک عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ کئی نوجوان ادیب اپنی انفرادی

کوششوں میں تنہا تھے مگر ان سب کو مرکزیت پر لانے کے لئے ایک
ایسی انجمن کی ضرورت ہے جس کے ذریعہ تمام انفرادی کوششوں کو
ایک جا جمع کیا جاسکے اس کے بعد موصوف نے شعبہ تالیف و ترجمہ کے
قیام کی تحریک پیش کی اور اس کے اغراض و مقاصد، قواعد و ضوابط
کو اچھی طرح واضح کیا۔ یہ اتفاق آرا یہ تحریک منظور کی گئی اور مجلس
انتظامی کی تشکیل عمل میں آئی۔

صدر۔ مولوی نصیر الدین صاحب ایم۔ اے۔ پچرا راور و گلبرگہ کالج۔
مفتی۔ نور الحسن صاحب (نور عثمانیہ)

اراکین۔ مولوی نیاز علی خاں صاحب نیاز اردو فاضل مولوی
عبد الرشید صاحب سہروردی اردو عالم۔ مولوی عبد الحمید صاحب اردو عالم
مولوی محمد جعفر صاحب اردو عالم۔ مولوی عبدالغنی صاحب افسر اردو
خازن۔ مولوی مسعود انصاری صاحب اردو عالم۔

آغاز کار۔ فی الحال اس شعبہ کی جانب سے بہترین
علمی و ادبی مضامین اور معیاری افسانے شائع کئے جا رہے ہیں۔
آئندہ کوشش کی جائے گی کہ بہترین ادیبوں کی منتقلی نصائینا کو
بھی منظر عام پر لایا جائے، اس شعبہ میں جناب مولوی محمد بن عمر صاحب
ایم۔ اے۔ بھی نمایاں دلچسپی لے رہے ہیں۔

شعبہ طلبہ پری | اس شعبہ میں چکر پانی صاحب کے تبادلہ کے
بعد حسب ذیل انتخابات ہوئے۔

صدر۔ مسٹر دیوی داس راؤ صاحب مہتمم مارکٹ پری۔
نائب صدر۔ مسٹر مندر راج صاحب میڈیکل افسر وادئے شاخ سرکار عالی پری۔
مفتی۔ محمد سعید الدین صاحب صدیقی۔
نائب مفتی۔ محاسب صاحب لوکل گنڈ پری۔
منظم کتب خانہ۔ نجم الدین صاحب۔
اراکین۔ غلام احمد خاں صاحب اکبر حسین صاحب سرور علی صاحب۔
صدر طلبہ۔ صاحب مدرسہ نواں۔ عبد الکریم صاحب سلطان خاں صاحب۔

امتحانات کے مرکزوں کی رودادیں

افسوس کے ساتھ کہ ہر مرکز پر جو صدگران کار صاحب تشریف لے گئے تھے انہوں نے اپنے مراکے کام کی نسبت تفصیلی رودادیں روانہ فرمائی ہیں۔ ان کے ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں۔

مرکز اوزنگ آباد | میرا قیام اوزنگ آباد میں اپنے ایک عزیز کے

رہا جس کی وجہ سے میں معتبر صاحب ادارہ یا مولوی عارف الدین صاحب کے پاس ٹھیکہ نہ سکا۔ اسٹیشن پر میرے عزیز اور مولوی غازی معین الدین صاحب بی آئی ایل بی وکیل و مخبر موجود تھے۔ اگرچہ میں بروز شنبہ بوقت صبح تقریباً بجے اوزنگ آباد پہنچ چکا تھا مگر غازی صاحب سے معلوم ہوا کہ وہاں جمعہ کی صبح میں میری آمد کی اطلاع یا توقع تھی۔ پٹن کے لئے مولوی ولی محمد خاں صاحب لکچرار اوزنگ آباد کالج نے بحیثیت صدگران کار تخلیف فرمائے۔ پرانا دگی ظاہر فرمائی تھی مگر ایک پٹن میں ہر بیفید کی وجہ سے اور دوسرے پرچہ جات کی دیررسی کے باعث مولوی صاحب موصوف نے انکار فرمادیا۔

مولوی عارف الدین صاحب نے جو مجھے غلوس و اشعار ہیں اس موقع پر وہ سب کچھ کیا جس کی ضرورت تھی۔ اصلاح غلط نہیں و معذرت خواہی سے ہر کام نبھالیا اور سچی کہ مولوی خرف الدین صاحب صدگران کار و بجا پر کہے ہمراہ خود بھی تشریف لے گئے۔ یہ کہنا سبب نہیں ہے کہ مولوی عارف الدین صاحب مرکز اوزنگ آباد دیکھا اور کی بقائے ضامن ہیں اور تھے۔ یہ نہ ہوتے تو اوزنگ آباد جس کو مرکز کی جی کہنا چاہیے، مردہ دلی کا ثبوت دیتا۔

امتحانات کے انتظامات اوزنگ آباد کالج میں کئے گئے تھے جس کے لئے مولوی محمد ابراہیم صاحب پروفیسر اور مولوی محمد علی صاحب اور اسی کالج کا اساتذہ قابل شکر ہے کہ یہاں ہر قسم کی مدد و بہولت ہم پر ہونے لگی۔

امتحانات شعبہ انشائیہ کی نگرانی مخزنہ سعیدہ بیگم صاحبہ معلہ نے فرمائی اور بوجہ احسن اپنے فرامیض انجام دئے جن کا حکم یہ ادا کرنا ضروری ہے پر وہ کہ انتظامات مولوی غلام دستگیر صاحب صیغہ دار ڈوٹرن نے فرمائے جنہا پر بہتر تھے۔

اوزنگ آباد میں اگرچہ اور بھی ادارے نام اوزنگ آباد "بزم سرچ"، ہیں مگر ایسے جان۔ اگرچہ احسن زندگی ہے تو ادارہ ادبیات اردو میں ضرورت ہے کہ اس کو ادراہ زیادہ ایسا کر کیا جائے۔ اس وقت ادارہ کا دفتر اٹولہ باغ میں ہے جو ایک سرکاری عمارت ہے۔ بلحاظ اس کہ اوزنگ آباد دارالخلافت رہا ہے اور دیگر خصوصیات بھی اس شہر کو حاصل ہیں ضرورت ہے کہ یہاں ادارہ کی ایک مستقل عمارت تعمیر کی جائے یا موجودہ عمارت ہی ادارہ کو دے دی جائے۔ اس بارہ میں جناب نواب صوبہ دار صاحب سے میں نے بالمشافہ تبادلہ خیال بھی کیا ہے اور ان کو جناب اول تعلقہ دار صاحب کو ہر ممکنہ معاونت پر آمادہ کر لیا ہے ضرورت ہے کہ ہمیں دو مہینہ بعد ایک وفد مستحق صاحب ادارہ کی قیادت میں اوزنگ آباد روانہ ہوتا کہ وہاں فراہمی سہولت کے لئے بصدرارت جناب صوبہ دار صاحب ایک جلسہ طلب کیا جائے تاکہ مولوی عارف الدین صاحب سے توقع ہے کہ وہ فضا کو ایسی ہموار کر لیں گے کہ ہمارا مقصد حاصل ہو۔ اوزنگ آباد میں سرسوتی بیون دیکھنے کے بعد اگر ہم کچھ کام نہ کر سکتے تو ہمارے لئے شرم کا مقام ہے ہم کو زندہ رہنا ہے اور ادارہ کی خدمت کرنے کا دعویٰ ہے تو ہم کو بھی یہ عزم کر لینا چاہیے کہ اوزنگ آباد میں افشا رائے کچھ کہہ کر رہیں گے۔

موجب گزشتہ مرکز ازنگ آباد کے لئے دو نفوی میٹل
مقابل روانہ کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک امتحان اردو عالم ذکر
میں اول آنے والے امیدوار کو دیا جائے اور دوسرا امتحان اردو عالم
اناث میں اول آنے والی لڑکی کو۔

مرکز بلوچ

مرکز بلوچی میں سرسبزات کی صبح ٹھیک پانچ بجے بذریعہ موٹر بس
جلری پہنچا۔ مولوی محمد عبدالعزیز صاحب ماسٹر و متقد شاش اور مولوی
مرزا یوسف بیگ صاحب مولوی محمد بن عبداللہ صاحب ارکان ادارہ نے
استقبال کیا۔ مدرسہ تھانہ ذکورہ مدرسہ تھانہ سوال کی عمارتیں انتظام
کے لئے منتخب کی گئی تھیں۔ امیدواروں کی نشستوں کا معقول انتظام تھا۔
ہر روز تمام امیدوار مقررہ وقت سے کچھ پہلے ہی امتحان گاہ میں جمع
ہوتے اور ٹھیک وقت پر نفاذ کیا گیا اگر سوالات کے پرچے امیدواروں
کو تقسیم کئے جاتے تھے۔

امتحان گاہ ذکورہ میں مولوی عبدالعزیز صاحب صدر مدرس
اور مولوی مرزا یوسف بیگ صاحب دو گارہ صدر مدرس نے پابندی
کے ساتھ نگرانی کے خوش گوار فرایض انجام دیے اور ان ہی امداد پرست
حضرات کی پر خلوص کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ضلع ناندی میں ادارہ اوتیلارو
کی سب سے پہلی شاخ بلوچی میں قائم ہوئی اور سال حال یہ مقام مرکز
امتحان بھی بن گیا۔ اس سال صرف اردو وانی اور اردو عالم کے امتحان
یہاں لئے گئے ہیں تو قہر ہے کہ یہاں کا علم دوست طبقہ آئندہ سال
ادارہ کے دوسرے امتحانوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرے گا۔
مولوی سید افضل صاحب پریکٹیکل تحصیل خاص طور پر شکر یہ کہ
مستحق ہیں جن کی کوشش صاحب نے امتحان گاہ اناث میں صدر نگران کارہ
کے اہم فرایض نہایت ہی خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ وہ مقامی ادارہ
کے ذمہ دار ہیں جنہیں صدر علم صاحب مدرسہ نندہ سوال بلوچی کا ولی
شکر ہے اور انکی جگہ جوری سے مضمون لئے نگرانی کے لئے میں صدر نگران

صاحب کی مدد فراہم کرنی علم دوستی کا ثبوت دیا۔

زمانہ امتحانات میں میرے قیام طعام کا انتظام ارکان ادارہ
نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا جن میں مولوی عبدالعزیز صاحب صدر مدرس
مولوی مرزا یوسف بیگ صاحب مدرس، مولوی مرزا زاہد علی بیگ صاحب
سوداگر اور مولوی بشیر احمد خاں صاحب صیغہ دار بریٹری قابل ذکر ہیں اور
بھی حضرات ادارہ کے ارکان ہیں۔ اگرچہ بعض دیگر علم دوست حضرات اور
دکلا و صاحبان بھی ادارہ کے ارکان نہیں لیکن باوجود اس کے ادارہ کی شاخ
کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ اردو کی پر خلوص خدمت گزاری اہل ملک
کا مقدس فریضہ ہے اور اس کا عملی ثبوت یہ ہو سکتا ہے کہ اطراف و اکنان
میں جہاں تک ہو سکے اردو کی ترویج و اشاعت کی جائے۔ ہر سال زیادہ
زیادہ تعداد میں امیدوار فراہم کئے جائیں۔ شاہزادہ والا نشان
حضرت و محمد بہادر دام اقبالہ کا ارشاد ہے کہ اردو ہندوستان
کے کسی خاص صوبے یا فرقے کی زبان نہیں بلکہ ہندو مسلم و گفتگو کا
سنگم اور دونوں قوموں کے میل جول کی یادگار ہے۔

ارکان شاخ ادارہ کو چاہیے کہ ادارہ کے کاروبار میں
باقاعدگی پیدا کریں، باضابطہ کتب خانہ قائم کیا جائے، مہینہ میں کم از کم
ایک بار تعلیمی جلسہ ہوا کرے اور اس کی اطلاع مرکزی ادارہ کو دی جائے
کہ اسے اندازن پر صورتوں میں مرکزی ادارہ سے مدد طلب کی جائے۔
چنانچہ مقدمہ صاحب سے بالمشافہ میں نے بھی چند باتیں کہہ دی ہیں
امید ہے کہ وہ ان پر عمل کر رہے ہوں گے اگرچہ مرکزی صبح مولوی عبدالعزیز صاحب
مولوی مرزا یوسف بیگ صاحب، مولوی بشیر احمد خاں صاحب اور بعض
دیگر حضرات مجھے نصرت کرتے تھے کہ لئے موٹر تک تشریف لائے جن کا شکریہ
ادا کر کے میں بلوچی سے روانہ ہو گیا۔

سید راج علی خاں

مرکز بلوچ (جاگیر) میں سرسبزات کی صبح میں باسکیٹس پر ادارہ اردو
کی شاخ بلوچ میں صدر علم صاحب مدرسہ نندہ سوال بلوچی کا ولی

ہمارے منظر تھے۔

باری سے مجھ تک ۱۵-۱۶ میل کا فصل ہے۔ کچھ دور بڑی پراور
کچھ دور پیدل چل کر ہم رات میں داخل مجھم ہوئے۔

ہمارا انتظام رہائش مولوی سید بک حسین صاحب مٹھی ٹیپہ خاں۔
مجھم نے اپنے مکان پر فرمایا۔ ادارے کی شاخ ”مجھم“ کے صدر مدرس لکھنؤ
(جو وہاں کے ڈپٹی افسر بھی ہیں) نے ہمارے لئے کافی سہولتیں بہم پہنچائیں
جناب مولوی مرزا احمد اللہ بیگ صاحب تحصیلدار مجھم نے ہماری جہاں آبادی
میں کوئی وقفہ اٹھا نہ رکھا تھا۔ امتحان گاہ کے لئے عمارت مدرسہ مجھم منتخب
کی گئی تھی۔ اسی عمارت کے ایک حصے میں زمانہ کا انتظام تھا۔ جناب مولوی
سید عبدالرحیم صاحب صدر مدرس مدرسہ مجھم کی خدایتوں سے ہمیں امتحان
میں بڑی مدد ملی۔ مولوی کریم الدین صاحب مسئول مجھم نے بھی نگرانی میں
مدد فرمائی۔ جناب کشتنوم بی صاحبہ جو وہاں کی بڑی سخی خاتون ہیں۔ پرورشین
امیدوارات کی نگران کارہ بنائی گئیں۔ بہر حال ہر سہولت سے شروع
ہو کر ارہمہ صحت کو ہمارا امتحان اطمینان کے ساتھ اتمت کر سہا۔

چونکہ ہمارا تعلق شامانیہ ٹرننگ کالج کی جماعت آئی۔ ٹی۔ سی۔
سے تھا اس لئے جناب صدر مدرس صاحب کی خواہش اور اصرار پر ایک
عملی سبق بمضمون انگریزی مدرسہ مجھم میں دیا گیا۔

قاضی محمد حبیب الدین
مرکز پرکھنی | ادارہ ادبیات اردو کے سالانہ امتحانات کے صدر مدرس
کی حیثیت سے مجھے پرکھنی جانے کا اتفاق ہوا۔ پرکھنی کی شاخ ادارہ
کی تمام شاخوں میں انجمن تنظیم اور کارکردگی کی وجہ سے اہمیت رکھتی
ہے۔ میں ادارہ کے ایک سرگرم معاون مولانا ابرار حسین صاحب مدرس
مدرسہ فوقانیہ کے ہاں مقیم تھا۔ جناب موصوف کو ادارہ سے گہری
دیکھی ہے جسے کثرت آپ کی وہ دوڑ و دھوپ اور مساعی میں جواوا
کی کسی تقریب کے موقع پر یا تیاری امتحانات کے سلسلے میں ظاہر ہوتی ہیں
تحریری اور زبانی امتحانات تین روز تک ہوتے رہے۔

میرا یہ ایقان ہے کہ ادارہ کا یہ اقدام ہندستان کی علمی دنیا میں
ایک بہت بڑا انقلاب ہے جو اپنے نتائج و افادیت کے اعتبار سے
ایک دن کل ہند مقبولیت حاصل کرے گا۔ اردو باطل کے شائقین بعض
سکھنے اور پڑھنے کی غرض سے ان امتحانات میں شریک ہوتے ہیں۔
ان کا مقصد عامی امتحانات کی طرح مداحل کرنا نہیں ہے۔ مرکز پرکھنی
میں جماعہ ایدوار شریک تھے ان میں پانچ چھ سال کے بچوں سے لے کر
ساتھ سال کے ضعیف بھی تھے کسی جامعہ کو شائد ہی یہ امتیاز مل سکے گا
کہ بچے اور بوڑھے دونوں ساتھ ساتھ حصول علم میں مصروف ہیں۔
ان امتحان دینے والوں میں اکثریت عربیوں کی تھی ان میں چرچی
درزی، معمار، باغبان، قلی، مزدور اور طالب علم سبھی تھے یہ اپنے
پیشے کی مصروفیتوں کے اختتام کے بعد غوثاً سادقت نکال کر ان امتحان
کی تیاری کرتے رہے ہیں۔ ادارہ کا یہ اقدام صرف اسناد ہی عطا نہیں
کر رہا ہے بلکہ تعلیم انہماں جیسے فرض کو بھی انجام دے رہا ہے جیسا کہ
میں بہت دنوں سے اس سلسلے میں کوشش کی جا رہی ہے مگر میرا یہ
یقین ہے کہ ادارہ کے اس اقدام ہی سے ملک میں انہماں کی تعلیم
کوئی مستقل اور محکم انتظام ہوا ہے۔ ادارہ بلوچہ حیدر آباد میں مختلف
جماعتوں اور توسیعی انتقاریہ کے ذریعہ طلبہ کو سہولت بہم پہنچاتا ہے
مگر قصبات و مہات کے مرکز میں اس انتظام کا نہ ہونا خراب نتائج
کا باعث ہوگا۔

مجھ سے کئی اصحاب نے یہ استفسار کیا کہ فارسی امتحانات کے
تعلیم کے جانے سے عوام کا رجحان ان تسلیم کردہ امتحانات کی جانب
ہموں ہے۔ میں نے ہر ایسے استفسار کا یہی جواب دیا ہے کہ
کارروائی ہو رہی ہے اور حکومت ان امتحانات کے نتائج و عواقب
اور افادیت سے ناواقف نہیں ہے۔ ادارہ خواہندگی کی ہم میں
جو ممتاز ترین حصہ لے رہا ہے اور حکومت کا ہاتھ بٹا رہا ہے اس کو
حکومت بظرف تحین دیکھتی ہے اور وہ دن دور نہیں ہے جب کہ

یہ امتحانات بھی تسلیم کر لئے جائیں گے۔

ادارہ کا مقامی دفتر جو نرم نواں سے ملحق ہے بہت اچھی اور پاک و صاف حالت میں ہے۔ ادارہ کے سرگرم و پر جوش متدین جناب حمید اللہ خاں شیدا قابل مبارک باد ہیں کہ ان کی سعی سے ایک بہت بڑا قوی کام انجام پا رہا ہے۔

میں مولوی ابراہیم صاحب ایم (علیگ) و فاضل مصر حمید اللہ خاں صاحب شیدا اور اساتذہ صاحبان مدرسہ فوقانیہ و صدر مدرس صاحبہ کامنوں میں جنہوں نے گزشتہ امتحانات کے سلسلے میں دھمت فرمائی اور میرا ہاتھ بٹایا۔

ہاتھ بٹا کر گزاری ہوگی اگر جناب محمد علی خاں صاحب فاضل مال اور منظر علی خاں صاحب کنٹرول انسٹرکٹر مذکورہ نہ کیا جائے جو ادارہ کے ہمدردوں میں ہیں اور جنہوں نے مجھے پر تکلف ضیافت دے کر میری عزت افزائی فرمائی۔

میر عابد علی خاں

سرگز پریلی | اسٹیشن پریلی میں کوئی بات میں سارے دس بجے

پہونچا جناب مولوی سعید الدین صاحب مستند ادارہ مولوی عبدالنور صاحب صدیقی ایس بی قاضی و جابریت بزرگ مولوی نواز الدین صاحب مدرس ذی اثر کن مولوی شیخ حسین صاحب مدرس اور سیدی صاحب مستند مخبرین مسلم نو جوانان کے حلقہ اور بھی اراکین تشریف فرما تھے۔ مستندین صاحبان نے پھول پہنائے۔ رخصت کرنے بھی علی الصباح دیکھے کم و بیش پچاس حضرات موجود تھے۔

انتظام قیام و طعام نہایت محمول تھا۔ سہ روزہ دعوتوں کا باقاعدہ پروگرام رہا۔ فاطمیں میں مندرجہ بالا حضرات کے سوا مولوی شریف الدین صاحب مدرس اور محترمہ صدر مدرس صاحبہ بھی شریک تھیں۔ میں ادارہ کے میں ٹھہرا گیا تھا مجھے یہاں ہر طرح کا آرام ملے خصوصاً مولوی سعید الدین صاحب مستند ادارہ اور سرگرم کن مولوی

شیخ حسین صاحب نے یہاں نوازی کا حق ادا کیا۔ وہ ہر طرح ہمارے (ادارہ کے) مستحق شکر ہیں۔ ہم مولوی عظمت اللہ حسین صاحب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمیں امتحانات کے لئے مدرسہ عنایت فرمایا۔

ادارہ جناب صدر مدرس صاحب کی اجازت سے ان کے مکان دیوانخانہ میں ہے۔ اس کا کام طلبہ کے ہاتھوں میں ہے۔ سال حال ان کی سخت آراش ہوئی۔ آفرین ہے ان کی ہمتوں پر کہ باوجود سخت مخالفت کے یہ مرکز برقرار رکھنے میں کامیاب ہوئے۔ یہ ان کا بڑا کام ہے۔

دفتری تنظیم اور کتب خانہ کی داد و ستد کا انتظام لائق تحسین ہے۔ دوسری کتب امتحانات ادبیات اردو کے (خصوصاً اردو ناول کے کتب جو قیمتی ہیں) فراہمی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تاکہ کم انتظام طلبہ ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

کارگزاری یہ کہ شہید تعلیم کے ذریعہ سے ایسا میدان ادارہ سے شریک کر لئے گئے ہیں جو دن بھر زراعت کے کام میں لگے رہتے ہیں۔ آخر میں یہ میری دعا ہے کہ خداوند کریم ان کے ارادوں میں بلندی اور خوشگلی دلوں میں ہمت اور خلوص آپس میں اتفاق و اتحاد اور زیادہ دے جس سے وہ اس سے بڑھ کر اردو کی خدمت کر سکیں۔

مولوی بدر الدین صاحب مدرس مدرسہ سلیم (مومن آباد) جو اردو عالم کا امتحان کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔

مولوی فیاض الدین صاحب مدرس مدرسہ کبیر (مومن آباد) جو طالبات کو ساتھ واپس لائے تھے۔ مولوی سراج الدین صاحب مدرس

میرے خورد و نوش کا پہلے ہی سے معقول انتظام فرمادیا تھا۔ بعد ازاں طعام مختص صاحب و مدوگاران مدرسہ سے کچھ دیر بناؤں خیال کے بعد آرام کیا گیا۔

۸ بجے صبح مدرسہ پہنچا۔ مختص صاحب نے پہلے ہی سے نشستوں کا معقول انتظام کر دیا تھا۔ اگر دو عالم کے امیدواروں کی نشستیں بالکل قریب قریب تھیں اس لئے اس میں تبدیلی کی کارآمدی واروں کو دور دور بٹھایا گیا۔ ٹھیک وقت پر یعنی نو بجے چاس منٹ کو پہلی گھنٹی بجی گئی اور انیس آغاز امتحان کی گھنٹی کے ساتھ ہی کام شروع کر دیا گیا۔ دوپہر میں بھی اسی طرح ایک پہلی گھنٹی اور سبب آغاز امتحان کی گھنٹی بجی۔ انتظام کیا گیا۔ ہر روز تاخیر امتحان اس کی سختی سے پابندی ہوتی رہی۔ آغاز امتحان کے ساتھ ہی ہال ٹکٹ کی نتیجہ شروع کی گئی۔

دوران امتحان میں کافی اچھا انتظام رہا مولوی احمد شاہ خاں صاحب اور مسٹر بی رام پنت اور مولوی محمد یعقوب صاحب کو نگران کار مقرر کیا گیا تھا۔ نگرانی اچھی رہی کسی قسم کی غلطی نہ ہو سکی۔ اگرچہ امتحان کو ایک بجے میں اپنے فرائض سے بلکہ شون ہو چکا تھا لیکن رعایا کی خواہش پر مزید ایک یوم رک جانا پڑا۔ ہدایت اللہ امیدوار کے والد و سیکھ نے پرتکلف دعوت کی۔ بی رام پنت اور مولوی محمد یعقوب صاحب نے چار نوشی کی دعوت کی۔ رتن لال جی ساہو نے بھی جملہ اشاف مدرسہ کے ساتھ چار نوشی کی دعوت دی۔ بوقت چار ساعت مختص صاحب نے ایک جملہ منعقد فرمایا۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ سو کا مجمع تھا۔ مختص صاحب کی تحریک اور مولوی محمد یعقوب صاحب کی تائید سے میں نے کرسی صدارت پر بیٹھنے کی عزت حاصل کی۔ جلسہ کی ابتداء قرأت سے ہوئی۔ عبد المعز طالب علم نے بچپن کا زمانہ نظم شاکر حاضرین کو محظوظ کیا۔ عبد العزیز طالب علم نے ایک قصیدہ پڑھا۔ ازاں بعد میں نے ادارہ ہذا کی کارگزاری حاضرین کے گوش گزار کی۔ مولوی احمد شاہ خاں صاحب نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی کہ مرکز ہذا کا قیام

مدرسہ تھانہ عباسیہ گھاٹ نامدورہ (جو نواب عباس یار جنگ بہادر فرزند نواب تراب یار جنگ بہادر کی جاگیر ہے) لئے اپنے پاس سے پانچ ہندو اور دو مسلمان امتحان زبان وانی میں شریک کرائے ہیں۔ ان تینوں حضرات نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر سال تو ششماہی امتحان کے لئے ورہ سالانہ کے لئے تو یقینی وہ اپنے اپنے مقامات کو آئندہ مرکز بنانے کی کوشش کریں گے۔ اس معاملہ میں بہت جلد ان کا ارادہ ادبیات اردو کے ادارہ سے خط و کتابت کرنے کا ہے۔ دو قواعد کی کتابیں جو ساتھ تھیں ان میں سے دو کے حوالے کی گئیں۔

ان امتحانات کے سلسلہ کرانے کی نسبت استفسار کیا گیا ساتھ ساتھ امتحان نشی کا زیادہ رجحان ہونے کی طرف توجہ معطوف کرائی گئی۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ کوشش جلدی ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ عالم اور فاضل ہی میں شریک ہوں۔ اردو وانی اور زبان وانی میں اس کثرت سے شریک ہوں کہ مقامی زبان عام اردو ہو جائے۔

قدرت احمد راز

مرکز پوسے گاؤں تعلقہ ہنگولی | تاریخ، ہر روز
ٹھیک ۳ بجے ذریعہ بس ہنگولی پہنچا۔ مولوی سید نوشی صاحب مجھے لینے کے پہلے ہی سے حاضر تھے چنانچہ موصوف نے میرا خیر مقدم کیا اور گلہ پوشی کی جس کا شکریہ ادا کیا گیا۔ بلدی تیار تھی اسی وقت محل کو قریب ۵ بجے شام پوسے گاؤں پہنچا۔ لہجہ کے باہر مولوی احمد شاہ خاں صاحب تھا اور دیگر مدرسین اور علماء میری آمد کی منظر تھی۔ مولوی احمد شاہ خاں صاحب نے گلہ پوشی کی رسم ادا کی اور باجے کو آواز کے ساتھ میری آمد کا اعلان کرتے ہوئے قیام گاہ پر پہنچے۔ قیام گاہ پر پہنچ کر مجھ پر کوا ادارہ ادبیات اردو کے باعث جو عزت بخشی گئی اس کا شکریہ ادا کیا گیا۔ چونکہ رات کافی گزر چکی تھی۔ اس لئے جملہ اصحاب کو گھر جانے کی اجازت دی گئی۔ مختص صاحب نے

دوران امتحان میں کسی امیدوار نے نقل وغیرہ نہیں کی۔ امیدواروں کی تیاری اچھی تھی اور خوشی خوشی پرچہ جات مل کر رہے تھے۔ اردو دان کا زبانی امتحان ۶ بجے شام ختم ہوا۔ جولہ نظام الدین اسی سال امتحان کا مرکز قائم ہوا ہے۔ اس کے قیام میں وہاں کے تحانیہ کے صدر سکا مولوی معین الدین صاحب صدیقی نے ان تھک کوشش کی ہے۔

اس مرکز میں نہ صرف جولہ کے امیدوار ہی شریک تھے بلکہ اطراف کے مواضعات انکورا در واکڑی کے امیدوار بھی شریک تھے۔ انکور کے مدرس صاحب مولوی مرزا حسن بیگ نے بہت کوشش سے امیدواروں کو امتحان میں شریک کرایا۔ ان سے بہت ہی کم مدت میں امتحان کے تیاری کرائی۔ وہ خود امتحان کے دن موجود تھے۔ دوسرے دیہات کے امیدواروں کے قیام و طعام کا انتظام جولہ نظام الدین کے لوگوں نے چندہ جمع کر کے کیا تھا۔ اس کام میں وہاں کے انعام دار مولوی دلچ بیا صاحب اور سید عبدالکیم صاحب نے بہت نمایاں حصہ لیا تھا۔ مجھے یہ دیکھ کر بھی بہت خوشی ہوئی کہ ایک بالکل ہی نوجوان مٹر لمبر رائے نے جو کڑی کے باشندے تھے وہاں کے امیدواروں کو امتحان میں شریک کرایا اور خود شریک تھے۔

جولہ نظام الدین میں امتحان کا مرکز تو قائم ہو گیا تھا لیکن ادارہ کی شاخ وہاں پر ابھی قائم نہیں ہوئی تھی۔ دو شنبہ کی رات کو وہاں کی رعایا کو بلایا گیا جلسہ میں میں نے ادارہ جو خدمت کر رہا ہے اس کا ذکر کیا۔ علم کی اہمیت اور اردو کی ضرورت پر تقریریں بہت زور دیا۔ میں نے کہا اردو نہ صرف ہماری ریاست کی دفتری زبان ہے بلکہ وہ ہندوستان کی بھی قومی زبان بنتی جا رہی ہے۔ تقریر کے ختم پر شاخ کے صدر دارا کین کا انتخاب عمل میں آیا۔ سید عبدالکیم صاحب صدر اور دوسرے مہین اراکین مقرر ہوئے۔ معتمدی کا کام خود مولوی معین الدین صاحب انجام دے رہے ہیں اور وہ آئندہ سال کے لئے اردو زبان دانی کے کام پر امیدوار کو مستعدی کے کام کے لئے تیار کر رہے ہیں۔

انہیں کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ امتحان زمانہ مرکز سے متعلق بعض کرنا ضروری ہے کہ جناب آئندہ یکم صاحب نے نگران کاری کا کام انجام دیا۔ اور مختصر مدہ محبوب بی صاحبہ صدر محلہ نے بھی اس خصوص میں کافی امداد بہم پہنچائی۔

مرکز پورے گاؤں کا قیام مولوی احمد شاہ خاں صاحب کے نیک ارادوں اور مولوی محمد یعقوب صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ امیدواروں کی تعلیم کا انتظام محفل طریقہ پر کیا جاتا ہے۔ اناش کی تعلیم محترمہ محبوب بی صاحبہ اہلیہ مولوی احمد شاہ خاں صاحب کی تنہا کوشش کا نتیجہ ہے۔

محمد عبدالکیم

مرکز جولہ نظام الدین | باریشٹری پر جولہ نظام الدین کے صدر مدرس اور مختار ادارہ میرے استقبال کے لئے حاضر تھے معلوم ہوا کہ وہ میرا انتظار دو دن سے کر رہے تھے۔ باری سے جولہ نظام الدین جانے کے لئے بنڈی کی سواری کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہم جولہ نظام الدین شام کے سات بجے پہنچے۔ آبادی کے قریب شہر کے بہت سے لوگ میرے انتظار میں کھڑے تھے۔ وہاں پہنچتے ہی پھول کے مار وغیرہ بٹائے گئے اور باجہ کے ساتھ مدرسہ کی عمارت تک گاؤں میں سے جلوس بھی نکالا گیا جلسہ میں ہندو مسلمان بڑے اور چھوٹے شریک تھے کچھ طلبہ ہاتھ میں اسکاؤٹ کے بٹلے لے کر راستے سے تا بد خالق عالم کا قومی ترانہ بھی گاتے ہوئے قطار میں جا رہے تھے۔ رعایا اور طلبہ کا قومی ذوق دیکھ کر اس وقت مجھے بہت ہی مسرت ہوئی۔ مدرسہ کی عمارت میں جلسہ پہنچنے کے بعد میں نے مجمع کو مختصر الفاظ میں مخاطب کیا اور وہاں کے لوگوں کے تعلیمی ذوق کو بہت پسند کیا اور ان کا شکریہ بھی ادا کیا۔

دوسرے دن اردو دانی اور اردو زبان دانی کا صبح میں امتحان شروع ہوا۔ دوپہر میں اردو دانی کا زبانی امتحان بھی لیا گیا۔ تمام امیدواروں کے ہاں گٹ موجود تھے۔ ان کے جانچ وغیرہ کی گئی۔

دس بجے جلسہ برخواست ہوا۔ جلسہ میں مجھے معلوم ہوا کہ بہت
امیدوار آئندہ سال اردو عالم امداد روزباں دانی کی تیاری کرنے
والے ہیں۔ دس بجے کے بعد اسی دن چھوٹا سا گانے کا جلسہ بھی ہوا
جس میں بہت سے نوجوانوں نے حصہ لیا۔ خود مولوی صاحب نے گانے
میں حصہ لیا تھا۔ وہ وہاں بہت ہر دلہز بڑ ہیں۔

مدرسہ کا کام بھی بہت ہی عمدگی سے انجام دیتے تھے جس کے
متعلق ہستم صاحب تعلیمات وغیرہ کی رپورٹیں بھی اچھی تھیں جس کو
خود میں نے پڑھ کر دیکھا۔ مدرسہ کی تعلیمی حالت وغیرہ اچھی تھی۔

بروز شنبہ ۱۲ صبح اردو روزباں دانی کا زبانی
امتحان لیا گیا۔ ہر ایک بچے ختم ہوا۔ اور ہم اسی دن تین بجے وہاں کے
باری روانہ ہوئے۔ خود مولوی معین الدین صاحب بھی باری گئے۔
ہمراہ تھے۔ میرے قیام و طعام کا بہت ہی عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔
سواری کا بھی انتظام اچھا تھا۔ لوگوں میں کافی تعلیمی ذوق نظر آیا۔
عنقریب وہاں رسالہ سب رس اور دوسرا روزانہ اخبار بھی جاری
کیا جانے والا ہے۔ مختصر یہ کہ یہ سب کام مولوی معین الدین صاحب
صدیقی صدر مدرس مدرسہ تختانیہ رینیا پور مولوی شبیر علی صاحب
جس کی وجہ سے میں خود ان کا بہت شکر گزار ہوں اور ادارہ بھی
شکر گزار رہے گا۔

ادارائن راؤ اجلم کر

مرکز رینیا پور رینیا پور پہنچنے کے بعد جناب صدر شاخ ادارہ

ادبیات اردو و صدر مدرس مدرسہ تختانیہ رینیا پور مولوی شبیر علی صاحب
مستند شاخ، مسٹر ذاتر سے راؤ نائب صدر مولوی اشرف الدین صاحب
فیضی اور دیگر حضرات نے نہایت ہی گرم چوٹی سے میرا استقبال کیا۔
قیام و طعام کا معقول و مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ امتحان

کی سہولت کے خاطر میرے قیام کا انتظام مدرسہ تختانیہ رینیا پور
میں کیا گیا تھا۔ دوپہر کے بعد مشیتوں کا تعین کیا گیا اور بچوں پر امتحان

ناموں کی چھیاں چسپاں کی گئیں۔ درمیان میں سے امتحان کا آغاز
ہوا۔ صبح میں اردو عالم کا پانچواں پرچہ اردو دہر میں چوتھا پرچہ تھا۔
عالم کے امتحان میں یہاں سے اس سال صرف ایک ہی امیدوار شریک
ہوا۔ ۹ مہر کی صبح میں اردو دانی، اردو روزباں دانی، عالم کے پرچے
تھے۔ مسٹر گویند راؤ اور مولوی شبیر علی صاحب اور مولوی اشرف الدین
صاحب فیضی نے نگران کاری کے فرائض با حسن الوجہ انجام دئے۔
مسٹر ذاتر سے راؤ صدر شاخ ادبیات اردو و مولوی
شبیر علی صاحب مستند شاخ کے قابل ہیں کہ ان کی انتھک کوشش
محنت و جانفشانی کی وجہ سے یہاں مرکز قائم ہوا اور پہلے سال
۲۲ امیدواروں کو شریک امتحان کیا گیا اور آئندہ سال بھی ان
حضرات کی مستعد مزاحمت سے امیدواروں کی تعداد میں گنتی اور گنتی
اضافہ کی امید ہے۔

مستند صاحب یہاں اردو دانی زبان دانی اور عالم کی تعلیم
نہایت محنت اور جانفشانی سے دیتے ہیں۔ اس سے قبل مولوی سید
محمد الدین صاحب مدرس اس شاخ کے رکن تھے اور ان کی وجہ سے
تدریس میں کافی مدد ملتی تھی۔ مگر صاحب موصوف کا یہاں سے تبادلہ
ہو گیا ہے اور تمام تدریس کا کام مولوی شبیر علی صاحب کو انجام
دینا پڑتا ہے اگر کوئی اردو داں مدرس اس شاخ کا رکن ہو جائے
تو اردو کے امیدواروں کو بہت سہولت ہوگی۔

عارف النما، نگیم صاحبہ محلہ مدرسہ سوال رینیا پور شکر یہ کہ
لاٹن ہیں جنہوں نے اپنے فرائض کو نہایت ہی خوبی سے انجام دیا۔
ادارہ کی ہدایات پر پوری طرح حامل رہیں۔ مولوی اشرف الدین
صاحب فیضی کی خدمات کو کہ انہوں نے مختلف مراکز قائم کرنے میں
انجام دی ہیں محتاج بیان نہیں لیکن میرا یہ خوش گوار فریقہ ہے کہ
صاحب موصوف کا شکر یہ ادا کروں۔ آپ نے نہایت ہی خندہ پیشانی
سے امتحان کے انتظام میں میرا ہاتھ بٹایا۔ آپ بعد اوقات امتحان

مرکز سائے گاؤں

میں بتاریخ مارچ ۱۹۸۲ء روز

شعبہ - ایجنسی صبح سویرن آباد پہنچا۔ یہاں سے ذریعہ ہڈی اسی روز
شعبہ کے نو بجے داخل سائے گاؤں ہوا۔ جناب مولوی منصور علی صاحب
مستفاد مولوی معین الدین صاحب نائب مستفاد دیگر معزز مقامی
حضرات نے استقبال کیا۔

قیام و طعام کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔ اردو زبان دینی
میں ۱۱۹ امیدوار شریک امتحان تھے لیکن ایک امیدوار غیر حاضر رہا۔
مولوی منصور علی صاحب مستفاد کی جانفشانی کی وجہ سے اس مرکز کا قیام
عمل میں آیا ہے۔ یہاں کے عوام میں علمی ذوق پایا جاتا ہے۔
سید فصیح اللہ حسینی

زیر سے ہی ساتھ رہتے تھے۔

مستفاد تارے راؤ صدر ادارہ و شبیر علی صاحب مستفاد کا
بھی مشکور ہوں کہ ان ہر دو حضرات نے دوران امتحان میں نہایت ہی
دیکھی سے میرے ساتھ تعاون عمل کیا۔

مولوی غلام صدیقی صاحب و نندار پوس رینا پور کا بھی مشکور
ہوں جنہوں نے نہایت ہمدردی کا اظہار فرمایا اور میرے قیام کے
سلسلے میں مختلف مہولتیں بہم پہنچائیں۔ نیز صاحب موصوف نے ۹ مہر
کی شب میں ایک پرگلف دعوت پر مدعو فرمایا۔

عبدالواحد بن سید

یہ خبر ادارہ ادبیات اردو کے ہمدردوں میں نہایت تاسف کے ساتھ سنی جائے گی کہ ادارے کے ایک مؤسس اور
مجلس انتظامی کے رکن مولوی محمد عبدالقادر صاحب صدیقی ایم اے لکچرار شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ نے صرف چند روز کی حالت میں
وفات پائی۔ موصوف جامعہ عثمانیہ کے شعبہ دینیات کے پہلے فاضل تحصیل اور علوم عربیہ خاص کہ کلام و تصوف کے جید عالم ہے۔
ادارے کی مجلس انتظامی منعقدہ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۲ء نے حسب ذیل قرار داد تخریت منظور کی ہے۔

”ادارہ ادبیات اردو کی مجلس انتظامی ادارہ کے ایک مؤسس اور مجلس ہذا
کے رکن مولوی عبدالقادر صاحب صدیقی ایم اے لکچرار شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ
کی بے وقت وفات کو ادارہ ہذا کا ایک نقصان عظیم تصور کرتی ہے۔ کیونکہ موصوف
اس ادارے کے نہ صرف ایک مخلص بانی تھے بلکہ اسکی گزشتہ تیرہ سالہ زندگی میں
اسکی نشوونما کے لئے مرحوم نے اپنی ممکنہ کوششیں صرف کیں۔

یہ اجلاس مرحوم کے پس ماندوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ مستفاد اعزازی
ادارہ اس تحریک تعزیت کو ان کے پس ماندوں تک پہنچا دیں۔“

نتیجہ امتحان اردو دانی بابت ۱۹۲۳ء

۱۔ محمود غوری	۲۲۔ شیخ علی بافضل	حسب ذیل امیدواروں نے علی الترتیب
۲۔ شیخ نور	۲۳۔ عمر قمروشی	سب سے زیادہ نشانات حاصل کئے۔
۳۔ سعید محمد خاں	۲۴۔ مرزا سردار علی بیگ	۲۵۔ کریم النساء بیگم اول (پتیاوی)
۴۔ زاہد حسین	۲۵۔ عبدالنار خاں	۲۶۔ عظیم النساء بیگم دوم
۵۔ میر تراب علی	۲۶۔ بسم اللہ خاں	۲۷۔ کلیم النساء بیگم سوم (نظا کر آباد)
۶۔ محمد عثمان	۲۷۔ سید احمد	مرکز بلدر فوج
۷۔ سلمان خاں	۲۸۔ شیخ محبوب	کامیاب بدرجہ امتیاز
۸۔ سید عباس	۲۹۔ محمد حسام الدین	۳۰۔ کریم الدین خاں (مرکز میں داخل)
۹۔ حسام الدین	۳۰۔ سید قاسم	۳۱۔ عبدالرحیم
۱۰۔ عبدالشکور خاں	۳۱۔ جگدیش پرکاش	۳۲۔ محمود علی خاں
۱۱۔ جنگلیا	۳۲۔ صاحب حسین	۳۳۔ نصیب بن غنبر
۱۲۔ محمد عبدالحمید	۳۳۔ شیخ واؤد	۳۴۔ موسیٰ خاں
۱۳۔ محمد باقدار	۳۴۔ حاجی خاں	۳۵۔ غلام حبیلانی
۱۴۔ عمر قمروشی	۳۵۔ حبیب عمر	۳۶۔ کریم الدین خاں
۱۵۔ سید محمد بغدادی	۳۶۔ شیخ احمد	۳۷۔ غلام احمد خاں
۱۶۔ طاہر بابین	۳۷۔ سید میر	۳۸۔ سلیمان خاں
۱۷۔ سید عبداللہ حقیل	۳۸۔ محمد اسلمیل	۳۹۔ معین الدین
۱۸۔ محمد فستردوان	۳۹۔ منصور خاں	۴۰۔ عبداللہ حسینی
۱۹۔ سعید بن طالب	۴۰۔ عزیز الدین	۴۱۔ عبدالغفور
۲۰۔ عبداللہ انجی	۴۱۔ محمد افضل حسین	۴۲۔ علی قمروشی
۲۱۔ غوث محمد خاں	۴۲۔ گنپت راؤ	۴۳۔ سالم باکوبین
۲۲۔ سید حسین	۴۳۔ محمد محبوب علی	۴۴۔ محمد کشیری
۲۳۔ سرینواس راؤ	۴۴۔ کامیاب	۴۵۔ شیخ احمد باکھیل
۲۴۔ تانار خاں	۴۵۔ میر یوسف علی	۴۶۔ عبداللہ قریشی
۲۵۔ میر قربان علی		
۲۶۔ عبدالحی		
۲۷۔ سید احمد		
۲۸۔ عبدالملک		
۲۹۔ انجیلو		
۳۰۔ شیخ محی الدین		
۳۱۔ میر اسد علی		
۳۲۔ عبدالخالق		
۳۳۔ محمد قاسم		
۳۴۔ شیخ احمد		
۳۵۔ محمد عباس		
۳۶۔ شیخ تفسی		
۳۷۔ محمد سراج الدین		
۳۸۔ محمد عبدالرحمن		
۳۹۔ شیخ محبوب		
۴۰۔ یلین بیگ		
۴۱۔ سید غفور		
۴۲۔ سید افتخار علی		
۴۳۔ سید جعفر علی		
۴۴۔ محمد عبدالرحیم		
۴۵۔ حفیظ احمد		
۴۶۔ سید زین العابدین		
۴۷۔ سید علی		
۴۸۔ عبدالستار		

۹۸۔ محمد عثمان	۱۴۰۔ محمد یعقوب	۱۸۵۔ جگن لال	۲۰۴۔ اکرام الدین
۱۰۰۔ بشیر سیک	۱۴۱۔ شمشیر خاں	۱۸۶۔ عبد الحمید	۲۰۶۔ شیخ جمال
۱۰۲۔ سید محبوب علی	۱۴۳۔ شہادت خاں	۱۸۹۔ سکھیا	۲۰۸۔ شیخ چھوٹے
۱۰۳۔ محمد عبد الرحیم	۱۴۶۔ شیخ امیر	۱۹۰۔ نارائن	مرکز ویجا پور (انٹ)
۱۰۵۔ فستج محمد	۱۴۸۔ لکھن	۱۹۱۔ موسیٰ خاں	کامیاب
۱۰۶۔ سیار او	۱۸۴۔ گل خاں	۱۹۳۔ لکھن	۲۱۰۔ راجہ خاتون
۱۰۷۔ سید عبدالحی	۱۸۸۔ دیوچی	۱۹۴۔ موہن	مرکز بلوچی (ذکر)
۱۰۸۔ جمال شریف	کامیاب	۱۹۵۔ رتن	۲۱۵۔ احمد عبد اللہ (مرکز میں اول)
۱۱۱۔ محمد عثمان علی	۱۵۶۔ عبد المعز	مرکز پوسے گاؤں (انٹ)	۲۱۶۔ سید ظفر محمود
۱۱۳۔ محبوب خاں	۱۵۷۔ محمد عبد العزیز	بدیعہ امتیاز	۲۲۸۔ محمد حامی
۱۱۴۔ شہرت الدین	۱۵۹۔ کاشی ناتھ راؤ	۱۵۰۔ معصوم بی (مرکز میں اول)	کامیاب
۱۱۸۔ شیخ داؤد	۱۶۰۔ گنگا دھر	۱۵۳۔ الطہر النساء بیگم	۲۱۲۔ محمد امیر الدین
۱۲۱۔ سید حسین	۱۶۱۔ کنڈا لک	کامیاب	۲۱۳۔ اکبر احمد
۱۲۲۔ غلام حیلانی	۱۶۲۔ دوار کا داس	۱۵۱۔ سروانی	۲۱۴۔ عبد البصیر
۱۲۳۔ محمود علی	۱۶۳۔ شام راؤ	۱۵۲۔ میمونہ خاتون	۲۱۶۔ محمد فیاض الدین
۱۲۸۔ عبد الجبار	۱۶۴۔ عبد الرحیم	۱۵۳۔ زینب النساء بیگم	۲۱۸۔ مرزا الین بیگ
۱۳۵۔ الطویل قریشی	۱۶۶۔ سید علی	۱۵۵۔ بی بی	۲۱۹۔ غلام نصیر الدین
۱۳۶۔ شیخ عبد الرحمن	۱۶۲۔ محمد حفیظ اللہ	مرکز ویجا پور (ذکر)	۲۲۰۔ راجا
مرکز پوسے گاؤں	۱۶۴۔ عبد العزیز	کامیاب	۲۲۲۔ مرزا امیر بیگ
کامیاب بدیعہ امتیاز	۱۶۵۔ سید کریم	۱۹۶۔ حافظ محمود بیگ	۲۲۳۔ مرزا قاسم بیگ
۱۴۹۔ محمد عثمان (مرکز میں اول)	۱۶۷۔ محمد یوسف	۱۹۶۔ غلام دستگیر خاں	۲۲۴۔ محمد عبد القیوم
۱۵۸۔ شکر لال	۱۸۰۔ نیکیا	(مرکز میں اول)	۲۲۶۔ محمد اسطیل
۱۶۵۔ عبد اللہ خاں	۱۸۱۔ محمد اسطیل	۱۹۸۔ غلام ربانی	۲۲۷۔ شیخ فرید
۱۶۶۔ محمد عثمان	۱۸۲۔ کیشو	۱۹۹۔ محمد ارشد	۲۲۹۔ محمد امیر الدین
۱۶۷۔ دلاور خاں	۱۸۳۔ برکلا د	۲۰۰۔ غلام صمدانی	مرکز بلوچی (انٹ)
۱۶۸۔ سیلا دھر	۱۸۴۔ اسرار علی	۲۰۱۔ شیخ محمد	کامیاب بدیعہ امتیاز

۲۳۶- ششی کلایائی (مرکز میں)	۲۵۹- محمد معین الدین	مرکز چٹیا پور (ذکور)	کامیاب
۲۳۲- انوری بیگم	۲۶۰- سید عبدالخالق	کامیاب بدرجہ امتیاز	۳۱۱- محمد میراں
کامیاب	۲۶۲- مشیت اللہ	۲۹۵- محمد ظہیر الدین	۳۱۳- محمد رحمت اللہ خاں
۲۳۰- اشرف النساء بیگم	۲۶۳- محمد اظہر اللہ	۲۹۸- عبد العزیز	۳۱۵- محمد عبدالحکیم
۲۳۱- قیصر النساء بیگم	۲۶۴- محمد شہناز اللہ	۲۹۹- شیخ محبوب	۳۱۶- محمد عبدالستار خاں
۲۳۳- پاشاہ بیگم	۲۶۵- نور محمد معین الدین	۳۰۰- مرزا ابراہیم بیگ	۳۱۷- سید عبدالملک
۲۳۵- افسر النساء بیگم	(مرکز میں اول)	(مرکز میں اول)	۳۱۹- مرزا قناب بیگ
مرکز گدوال (ذکور)	۲۶۷- محمد امان اللہ	۳۰۳- مرزا رحمت اللہ بیگ	مرکز ہمنما آباد (اناث)
کامیاب بدرجہ امتیاز	۲۷۱- محمد کاظم علی	کامیاب	کامیاب بدرجہ امتیاز
۲۳۱- جی ناگیا	۲۷۲- محمد عبدالرحمن باگ	۲۹۳- سید محمد حسن خوسر	۳۲۱- امۃ اللہ بیگم
۲۳۵- محمد علی	۲۷۳- معین الدین	۲۹۴- شیخ حسین	۳۲۲- صفرا بیگم (مرکز میں اول)
۲۳۷- حافظ محمد عبدالغنی (مرکز میں اول)	۲۷۴- نعل محمد	۲۹۶- عبد الرحیم	کامیاب
کامیاب	۲۷۹- رگھوناتھ راؤ	۳۰۱- محمد نصیر الدین صدیقی	۳۲۰- امۃ العزیز بیگم
۲۳۷- درویش علی	۲۸۱- مہاروقی راؤ	۳۰۲- محمد ظہیر الدین	۳۲۳- شمس النساء بیگم
۲۳۸- رام راؤ	۲۸۲- پھول چند	۳۰۴- محمد علی	۳۲۴- شریفہ بیگم
۲۳۹- محمد عبدالغفار	مرکز کلیائی (اناث)	مرکز چٹیا پور (اناث)	مرکز پر پھنی (ذکور)
۲۳۰- ایرنا	کامیاب	کامیاب بدرجہ امتیاز	کامیاب
۲۵۰- محمد صنیف	۲۸۳- عابدہ بیگم	۳۰۵- بلقیس سلطانہ	۳۲۶- متا احمد صدیقی
۸۲۷- خوش محی الدین	۲۸۴- ارشد بیگم	۳۰۷- عظیم النساء بیگم	۸۶۵- وٹھل
مرکز گدوال (اناث)	۲۸۶- رشیدہ بیگم	۳۰۸- ذاکرہ بیگم	۸۶۶- نیڈت
کامیاب	۲۸۷- نور جہاں بیگم	۳۰۹- کریم النساء بیگم (مرکز میں اول)	۸۶۷- پر بھا
۲۵۱- لیجہ مریم (مرکز میں اول)	۲۸۸- نور جہاں بیگم	۳۱۰- رحیم النساء بیگم	۸۶۸- شکر
۲۵۲- زینب خاتون	۲۸۹- کنیز سیدہ خاتون	مرکز ہمنما آباد (ذکور)	۸۶۹- ذاترے
۲۵۳- جمیلہ بیگم	۲۹۰- اختر النساء بیگم	کامیاب بدرجہ امتیاز	۸۷۰- شیخ بادشاہ
مرکز کلیائی (ذکور)	۲۹۱- مہر النساء بیگم	۳۱۸- سید رشید محمد	۸۷۱- شیخ حبیب
کامیاب	۲۹۲- طیب النساء بیگم (مرکز میں اول)	(مرکز میں اول)	۸۷۲- کاہتا

۲۲۰- خیر النساء بیگم	کامیاب	۳۳۷- ضیاء النساء بیگم	۸۷۳- ناگو
۲۲۲- صابرہ بیگم	۳۸۰- عبدالغنی	۳۳۸- زینب بی	۸۷۴- یادو
۲۲۳- مریم النساء بیگم	مرکز بھوم (اناٹ)	۳۴۰- انور خاتون	۸۸۲- بابا
۲۲۴- کماری کوم	کامیاب بدرجہ امتیاز	۳۴۱- خدیجہ بی	۸۸۳- نعیم الدین (مرکز میں اول)
۲۲۷- لکشی بائی	۳۹۳- اقبال بیگم	۳۴۲- قروبی	مرکز پرکھنی (اناٹ)
۲۲۵- کرشنا بائی	مرکز نظام آباد (ذکور)	۳۴۵- وحیدہ النساء بیگم	کامیاب
۳۴۰- وچھلا بائی	کامیاب	۳۴۶- رضیہ بی	۳۲۹- نجم النساء بیگم
۳۴۳- وحیدہ بی بی صدیقہ	۳۹۴- شوکت علی	۳۴۸- فاطمہ بی	۳۳۰- سیتا بائی
۳۴۶- محوی بیگم صدیقہ	۳۹۵- محمد عبدالوحید	۳۴۹- صابرہ بی	۳۳۱- حسن جہاں بیگم (مرکز میں اول)
۳۴۷- بلند اختر پاشا	۳۹۶- سید فیہ الدین	۳۵۰- صفرا بی	۳۳۲- اختر بیگم
۳۴۸- صفرا بیگم	۳۹۸- محمد عبدالغفار	۳۵۱- احمدی بیگم	۳۳۵- مہر النساء بیگم
۳۴۹- بلقیس بیگم	(مرکز میں اول)	۳۵۲- الفت بی	۸۶۴- رحیم النساء بیگم
کامیاب	۳۹۹- احمد حسین	۳۵۶- حفیظہ بی	۸۸۴- اختر خاتون
۳۱۱- آمنہ بیگم	۴۰۰- شیخ محبوب	۳۵۷- افضل النساء بیگم	مرکز بسمت (اناٹ)
۳۱۵- محبوب بی	۴۰۱- یم رنگ	۳۵۸- محمودہ بیگم	کامیاب بدرجہ امتیاز
۳۱۸- آفتاب النساء بیگم	مرکز نظام آباد (اناٹ)	۳۵۹- عزیزہ بیگم	۳۳۹- منظور النساء بیگم
۳۲۱- آمنہ بیگم	کامیاب بدرجہ امتیاز	۳۶۰- نذیرہ بیگم	۳۴۲- اقبال النساء بیگم
۳۲۲- رینو کا	۴۰۷- فاطمہ بیگم	۳۶۴- صابرہ بی	۳۴۷- عائشہ خاتون
۳۲۱- کماری درگا بائی	۴۰۹- کلیم النساء بیگم	۳۶۵- رفیضی بی	۳۵۳- عابدہ بیگم
۳۲۳- کلا	(مرکز میں اول)	۳۷۱- نور جہاں بیگم	۳۵۴- آصفہ بی
۳۲۶- کماری سروجنی	۴۱۲- زینب النساء بیگم	۳۷۲- محبوب بی	۳۶۱- رفیعہ النساء بیگم
۳۳۷- کماری سورن تبا بائی	۴۱۳- سیدہ بلقیس بانو	۳۷۳- آمنہ بی	۳۶۷- قدرت جانی
۳۳۸- ویلا بائی	۴۱۴- عابدہ بیگم	۳۷۴- شمس النساء بیگم	۳۶۸- بدر النساء بیگم
۳۳۹- لیلادیسائی	۴۱۶- غوثیہ بیگم	۳۷۵- رحیمہ بی	۳۶۹- رحمت جانی (مرکز میں اول)
۳۴۲- کماری کلاوتی بائی	۴۱۷- غوثیہ بیگم	۳۷۶- صائمہ بیگم	کامیاب
۳۴۵- احمدی بیگم صدیقہ	۴۱۹- اختر بانو	مرکز بھوم (ذکور)	۳۳۶- آمنہ بیگم

۳۵۱۔ رحیم النساء بیگم	۵۱۸۔ شیخ حیدر (مرکز میں اول)	۵۳۲۔ بالکشتو	۵۱۸۔ شیر النساء بیگم
مرکز زینا پور (ذکر)	۵۲۰۔ محمد بخش اللہ خاں	۵۳۵۔ پدی لنگیا	۵۴۹۔ محبوب بی
کامیاب	۵۲۵۔ محمد عباس غوری	۵۳۶۔ کنڈارمنیا	۵۸۰۔ بدر النساء
۴۵۸۔ نرہری	۵۳۶۔ سید خواجہ معین الدین	۵۳۷۔ اوپل بھگوان	۵۸۱۔ رحیم النساء
۴۵۹۔ بھوجنگ	۵۳۷۔ غیاث الدین	۵۳۸۔ اوپل ملیشیم	۵۸۲۔ حسینہ بیگم
۴۶۲۔ ابو	۵۳۸۔ انتہ نارائن	۵۳۹۔ جاتانی سرینواس	۵۸۳۔ خیر النساء
۴۶۳۔ امین صاحب	۵۳۹۔ جاتانی وٹیکٹ زریا	۵۵۱۔ گلہ زسلو	۵۸۴۔ ضامن مسفر خاتون
(مرکز میں اول)	۵۴۰۔ اپل شنگریا	مرکز کاماریڈی (ناٹ)	مرکز سائے گاؤں (ذکر)
۴۶۶۔ شیو لنگ	کامیاب	کامیاب	کامیاب
۴۶۷۔ بابو	۴۷۹۔ رنجار پڈی	۵۳۵۔ سوشیل بائی	۵۸۸۔ شیخ احمد
۴۶۸۔ بندو	۴۸۳۔ وٹیکٹ راج پڈی	مرکز شاہ آباد (ذکر)	۵۸۹۔ محمد حنیف خاں
۴۷۰۔ اتم	۴۹۱۔ محمد نعیر الدین	کامیاب	(مرکز میں اول)
۴۷۲۔ مظفر علی	۴۹۲۔ بالوجی	۵۵۲۔ عبد الباری	۵۹۰۔ سید امیر
مرکز زینا پور (ناٹ)	۴۹۳۔ لاکھ رائے	۵۵۵۔ عبد البشیر	۵۹۱۔ سید اکبر علی
کامیاب بدرجہ امتیاز	۴۹۷۔ محمد ابراہیم	۵۵۸۔ شرنیا	۵۹۲۔ سید حلم الدین
۴۷۶۔ سندرا بائی (مرکز میں اول)	۴۹۹۔ رام رائے	۵۶۲۔ انباجی	۵۹۳۔ سید نواب الدین
کامیاب	۵۰۶۔ محمد عبد الحکیم	۵۶۷۔ اشتہ رائے (مرکز میں اول)	۵۹۴۔ سید یونس علی
۴۷۷۔ مینا بائی	۵۱۰۔ محمد عبد الحمید	۵۷۰۔ محمد منصر	۵۹۵۔ سید رضا حسین
۴۷۸۔ شریف النساء بیگم	۵۱۲۔ شیخ میراں	۵۷۱۔ غلام نبی	مرکز جوالہ نظام الدین (ذکر)
مرکز کاماریڈی (ذکر)	۵۱۳۔ بشیر احمد	مرکز شاہ آباد (ناٹ)	کامیاب بدرجہ امتیاز
کامیاب بدرجہ امتیاز	۵۱۵۔ شیخ حیدر	کامیاب بدرجہ امتیاز	۵۹۶۔ شبیر رام (مرکز میں اول)
۴۸۲۔ ویریا	۵۲۱۔ محمد رفیع الدین	۵۸۵۔ مسفر بیگم (مرکز میں اول)	۵۹۹۔ بھاگوت
۴۹۰۔ بابو رائے	۵۲۲۔ مرزا احسن بیگ	کامیاب	کامیاب
۵۰۳۔ محمد عبد الواحد	۵۲۳۔ مرزا اسحق بیگ	۵۷۵۔ محمود بیگم	۵۹۷۔ کند
۵۰۵۔ دت رائے	۵۲۳۔ ترلیا	۵۷۶۔ زلیخا بیگم	۵۹۸۔ پڈھری
۵۰۷۔ راج نسیم	۵۲۴۔ شیخ محمد	۵۷۷۔ بہر النساء بیگم	۶۰۰۔ رام

۶۰۱۔ بابو	۶۲۷۔ فہمیدہ بیگم	مرکز پرلی (ذکور)	۶۸۰۔ رابعہ بی	کامیاب
۶۰۲۔ مراد	۶۳۸۔ حفیظہ النساء بیگم	کامیاب	۶۸۱۔ چھوٹی بی	
۶۰۳۔ تربک	۶۴۰۔ احمدی بیگم	۶۵۶۔ شیر محمد	۶۸۲۔ اصغری بیگم	
۶۰۴۔ محمد گلاب	۶۴۲۔ کوسی بانی	۶۵۷۔ رام راؤ	۶۸۳۔ شہنشاہ بیگم	
۶۰۵۔ محمود	۶۴۳۔ شکیلا بیگم	۶۵۸۔ محمد جی	۶۸۴۔ نور جہاں بیگم	
۶۰۷۔ ارتضہ	مرکز ہنگولی (ذکور)	۶۵۹۔ دیختہ سیٹی	۶۸۵۔ زہرہ بیگم	
۶۰۸۔ بابو	کامیاب	۶۶۰۔ سید ساجد حسین	۶۸۶۔ رابعہ بی	
۶۰۹۔ نام دیو	۶۴۳۔ محمد مصطفیٰ خاں	۶۶۱۔ کشن راؤ	۶۸۷۔ رحیم النساء بیگم	
۶۱۰۔ ذلیک راؤ	۶۴۴۔ سید قاسم علی	۶۶۲۔ نعل خاں	(مرکز میں اول)	
۶۱۱۔ مرزا امیر بیگ	۶۴۵۔ پیر خاں	۶۶۵۔ ناگیش	۶۸۸۔ موتی بی	
۶۱۳۔ مرلی دھر	۶۴۶۔ سید غالب	۶۶۶۔ مانک راؤ	۶۸۹۔ سلیمہ بی	
۶۱۶۔ ہری	۶۴۷۔ محمد حسین (مرکز میں اول)	۶۶۷۔ شیخ اسماعیل	۸۷۵۔ دیتون بی	
۶۲۰۔ دھیراج	۶۴۸۔ محمد قاسم	(مرکز میں اول)	۸۷۶۔ تانوبائی	
۶۲۱۔ روٹی داس	مرکز پٹن (ذکور)	۶۶۸۔ سید اسماعیل	۸۷۷۔ کلابائی	
۸۸۶۔ ناگتھ	کامیاب	۶۶۹۔ سید نظیر	۸۷۸۔ کوم بانی	
۸۸۷۔ ڈاترے	۶۴۴۔ عبدالوہاب	۶۷۰۔ محمد فیاض الدین	مرکز پرینڈہ (ذکور)	
۸۸۸۔ دینا دیو	۶۴۵۔ محمد یوسف (مرکز میں اول)	۶۷۱۔ سید حبیب	کامیاب بدرجہ امتیاز	
مرکز ہنگولی (اناث)	۶۴۶۔ رفیع الحسن	۶۷۲۔ محمد ریاض الدین	۶۹۱۔ عبدالغفار (مرکز میں اول)	
کامیاب بدرجہ امتیاز	۶۴۷۔ اجمل حسین	۶۷۳۔ محمد عبدالقدیر خاں	۶۹۲۔ شیخ رحیم	
۶۳۹۔ زیتون بی (مرکز میں اول)	۶۴۸۔ عبدالغنی	۶۷۵۔ محمد عبدالرزاق	کامیاب	
۶۴۱۔ گوری بیگم	مرکز پٹن (اناث)	۶۷۸۔ دست	۶۹۰۔ محمد مصطفیٰ	
کامیاب	کامیاب	۶۷۹۔ امیر خاں	۶۹۳۔ محمد قاسم	
۶۳۳۔ سارا بیگم	۶۵۳۔ سعیدہ بیگم	۸۸۵۔ احسن احمد صدیقی	۶۹۵۔ ممتاز علی	
۶۳۴۔ بی جانی بیگم	(مرکز میں اول)	۸۸۹۔ سید شمس الحسن	۶۹۶۔ عبدالسار خاں	
۶۳۵۔ بشیر النساء بیگم	۶۵۵۔ رمیہ بیگم	۸۹۰۔ سید منظر حسین	۶۹۷۔ محمد حسین	
۶۳۶۔ طاہرہ بیگم		مرکز پرلی (اناث)		

۶۹۸- شیخ کریم الدین	۴۲۵- عظیم النساء بیگم	۴۵۲- محمد عثمان	مرکز بلدہ (آٹا)
۶۹۹- محمد یوسف	۴۲۶- یسین بیگم	۴۵۳- سید یوسف	کامیاب بدرجہ امتیاز
۷۰۰- شیخ چاند	۴۲۸- عزیز بی	۴۵۴- سید یعقوب	۴۸۳- امت اللطیف
۷۰۱- محمد امام	۴۲۹- خواجہ بیگم	۴۵۵- ریاست خاں	۴۸۸- محمود بیگم
۷۰۲- محمد قاسم	۴۳۰- رقبہ بیگم	۴۵۶- سید قطب الدین	۴۹۰- فاطمہ بیگم
۷۰۳- گویند سنگھ	۴۳۱- کلاوتی بائی	۴۵۷- احمد خاں	۴۹۲- شجاعت النساء بیگم
۷۰۴- مہادیو	۴۳۲- رحمت النساء	۴۵۹- عظیم الدین	۴۹۴- عزیز النساء بیگم
۷۰۵- بھاگوت	۴۳۳- اختر النساء بیگم	۴۶۰- غلام غوث	۴۹۷- کریم النساء بیگم
۷۰۶- نام دیو	۴۳۴- فاطمہ بی	۴۶۱- غیاث الدین	۸۰۳- سیدہ اختر النساء بی
۷۰۷- ابھی ان راؤ	۴۳۵- حمیدہ بیگم	۴۶۵- سید غلام محی الدین	۸۰۶- امتہ القدیر
۷۱۰- منوہر	۴۳۶- بشیر النساء بیگم	۴۶۶- دن لال	۸۰۷- پتلی بیگم
۷۱۱- نیورتی	۴۳۷- ظہور النساء بیگم	۴۶۷- بارکو	۸۰۸- محبوب بیگم
مرکز پریٹھہ (آٹا)	۴۳۸- غوثیہ بیگم	۴۶۸- غلام غوث خاں	۸۱۳- عابدہ بیگم
کامیاب	۴۳۹- حلیمہ بی	۴۷۱- بابو راؤ	۸۱۴- بادشاہ بیگم
۷۱۳- اصغری بیگم	۴۴۰- معین النساء بیگم	۴۷۲- نکشن راؤ	۸۱۵- شریفہ بی
۷۱۵- بسم اللہ بی	۴۴۱- عابدہ بیگم	۴۷۹- سید مظفر ہدی	۸۱۷- شمس بیگم
(مرکز میں اول)	۴۴۲- رابعہ بیگم	(مرکز میں اول)	۸۱۸- غوثیہ سلطانہ
مرکز میدک (آٹا)	۴۴۳- سعید النساء بیگم	مرکز گلبرگہ (ذکور)	۸۱۹- جیلانی بیگم
کامیاب بدرجہ امتیاز	۴۴۴- قرآنہ بیگم	کامیاب بدرجہ امتیاز	۸۲۰- مریم بی
۷۲۶- عظیم النساء بیگم (مرکز میں اول)	۴۴۵- فاطمہ بی	۷۷۷- محمد عبدالرحمن	۸۲۱- غوثیہ بیگم
کامیاب	۴۴۶- صدیقہ بیگم	(مرکز میں اول)	۸۲۲- اقبال بیگم
۷۱۶- صفرا بیگم	۴۴۷- قطب النساء بیگم	کامیاب	(مرکز میں اول)
۷۱۷- قرآنہ بیگم	۴۴۸- طاہرہ بیگم	۷۷۸- محمد اعظم علی خاں	کامیاب
۷۱۸- محمدی بیگم	مرکز اورنگ آباد (ذکور)	۷۷۹- محمد لاڈلے	۷۸۲- صدیقہ بیگم
۷۱۹- محمود النساء بیگم	کامیاب	۷۸۱- سید محبوب	۷۸۳- آمنہ بیگم
۷۲۰- عظیم النساء بیگم	۷۵۰- میر محمد علی		۷۸۵- اقبال بیگم
۷۲۱- عظیم النساء بیگم			
۷۲۲- سعید النساء بیگم			
۷۲۳- زاجرہ بیگم			
۷۲۴- محمدی بیگم			

۸۶۶۔ محبوب النسا بیگم	۸۲۳۔ یوسف النسا بیگم	۸۳۹۔ محمد عبداللہ خاں	۸۴۱۔ غلام ہشتی
۸۸۶۔ عظیم النسا بیگم	مرکز بلوہ (ذکر)	۸۵۳۔ خواجہ سمیع اللہ	۸۴۲۔ محمد ابراہیم
۸۸۹۔ فریدہ بیگم	کامیاب بدرجہ امتیاز	(مرکز میں اول)	۸۴۳۔ محمد عثمان
۸۹۳۔ اقبال بیگم	۸۲۴۔ سید احمد	۸۵۴۔ کریم بیگ	۸۴۴۔ شیخ محبوب
۸۹۵۔ آمنہ بی	۸۲۵۔ محمد ندیم اللہ	۸۵۹۔ دلاور علی	۸۴۵۔ محمد شریف
۸۹۶۔ رحیم النسا بیگم	۸۲۶۔ جلال الدین محمد	۸۶۱۔ محسن علی خاں	۸۴۶۔ محمد شمس الرحمن
۸۰۲۔ حبیب النسا بیگم	۸۲۸۔ ولی اللہ حسینی	— کامیاب —	۸۴۷۔ شیخ امام
۸۱۰۔ حسینی بیگم	۸۳۳۔ میر نذیر احمد	۸۳۰۔ محمد امیر الدین	۸۵۸۔ مانیکم
۸۱۱۔ رشیدہ بیگم	۸۳۴۔ محمد قاسم	۸۳۱۔ وافی ناگندر راؤ	
۸۱۶۔ خیمت بی	۸۳۵۔ محمد مخدوم	۸۴۰۔ عبد الرحمن	

نتیجہ امتحان روز باندانی بابت ۱۹۴۳ء

۱۸۔ گوپی لال سوم	۲۔ محمود یافعی سوم	۱۰۔ اسول کی ترتیب بلحاظ نشاۃ
۲۰۔ معین الدین دوم	۴۔ عبدالرحمن بن سلیم سوم	حصہ کی گئی ہے۔
(مرکز میں اول)	۵۔ محمد قریشی سوم	۲۹۴۔ زہر بیگم (بول نظام الدین م)
۲۲۔ شیخ نعل دوم	۶۔ محمد صاعری سوم	۲۱۳۔ محمد عبدالحمید (مرکز بلوہ)
۳۰۔ حمید النساء سوم	۸۔ عبدالرحمن سوم	اسیدہ اروں کے نام بلحاظ اول نمبر
۳۱۔ افضل خاتون سوم	۹۔ رضا علی سوم	درج ذیل ہیں۔
۳۲۔ بی نصرت النساء خاتون بیگم دوم	۱۰۔ محمد مراد سوم	
(مرکز میں اول)	۱۱۔ محمد حسن علی سوم	
مرکز گدوال	۱۲۔ حسن الدین سوم	مرکز بلوہ فوج
۳۴۔ سالم صدیقی شاہین دوم	۱۳۔ حسن خاں سوم	
(مرکز میں اول)	۱۴۔ محمد جمعی الدین احمد سوم	
۳۶۔ احمد حسین سوم	مرکز ویجا پور	۱۔ سید علی ہندادی دوم
۳۷۔ محبوب علی سوم	۱۷۔ ایمنہ راؤ سوم	(مرکز میں اول)
۲۲۔ محمد عبدالباسط سوم		
۳۳۔ محمد اعطاء الرحمن دوم		
۴۲۔ سید محبوب سوم		
۴۵۔ مرزا رحیم بیگ سوم		
۴۶۔ رزاق محمدی الدین تافعی سوم		
۴۷۔ محمد دولت نایک سوم		
۴۸۔ وینکٹ رتنپا سوم		
۴۹۔ رتنپا سوم		
۵۰۔ ایم نارائن سوم		
۵۶۔ واسنا سوم		
۵۷۔ اقبال احمد دوم		
۶۳۔ سعید النسا بیگم دوم		
(مرکز میں اول)		

۲۲۱۔ بدر النساء بیگم سوم

مرکز کلیانی

۶۶۔ شیخ احمد سوم

۶۷۔ خواجہ ابوالحسن سوم

۶۸۔ محمد اللہ بخش سوم

۶۹۔ سید یوسف سوم

۷۰۔ محمد عبدالرحیم سوم

۷۱۔ محمد فخر الدین سوم

۷۲۔ محمد عبدالحمید دوم

(مرکز میں اول)

۸۲۔ ملیا سوم

۸۳۔ گنڈیراؤ سوم

۸۵۔ زیب النساء بیگم دوم

(مرکز میں اول)

۸۶۔ رابعہ بیگم سوم

۸۷۔ نجم النساء بیگم سوم

۸۸۔ وزیر النساء بیگم دوم

۸۹۔ زاہدہ بیگم دوم

مرکز چیتا پور

۹۰۔ محمد عظیم الدین جینی جینی سوم

۹۱۔ شیخ محبوب دوم

۹۲۔ محمد عبدالحی سوم

۹۳۔ محمد محبوب علی ٹرٹی سوم

۹۷۔ عبدالستار خاں ٹرٹی دوم

(مرکز میں اول)

۹۸۔ محمد نصیر الدین دوم

۹۹۔ محمد امجد علی رضا دوم

۱۰۰۔ غلام محی الدین سوم

۱۰۱۔ چندہ حسین دوم

۱۰۲۔ عبدالرحیم خاں سوم

۱۰۳۔ شاہ محمد سوم

۱۰۴۔ محبوب علی سوم

۱۰۶۔ کریم بی دوم

۱۰۷۔ عزیز باقر حسن پاشا دوم

(مرکز میں اول)

۱۰۸۔ رابعہ خاں دوم

۱۱۰۔ اقبال النساء بیگم دوم

مرکز ہنسا آباد

۱۱۲۔ امین الدین سوم

۱۱۳۔ محمد عبدالعلیم سوم

۱۱۴۔ محمد صلاح الدین دوم

(مرکز میں اول)

۱۱۵۔ عبدالرحمن دوم

(مرکز میں اول)

مرکز پرہنی

۱۱۷۔ غور شید احمد خاں سوم

۱۱۸۔ محمد ابراہیم سوم

۱۱۹۔ وارث حسین دوم

(مرکز میں اول)

۱۲۰۔ ترمک راؤ رنگراؤ سوم

۱۲۱۔ سید مظفر حسین سوم

۱۲۲۔ غلام زیدانی دوم

۱۲۳۔ محمد اسحاق علی خاں سوم

۱۲۹۔ فیروز النساء بیگم دوم

مرکز بھوم

۱۲۹۔ تلجا پرشاد سوم

۱۳۲۔ سید ہارون سوم

۱۳۳۔ اسد اللہ خاں دوم

(مرکز میں اول)

۱۳۴۔ اسماعیل خاں سوم

مرکز رینیا پور

۱۳۱۔ محمد عباس سوم

۱۳۲۔ الہی بخش دوم

(مرکز میں اول)

۱۳۳۔ پنڈھری سوم

مرکز کاماری پٹی

۱۳۶۔ باپوراؤ سوم

۱۵۴۔ احمد عبدالصمد دوم

(مرکز میں اول)

۱۵۵۔ شیخ حید سوم

۱۵۶۔ محمد اعظم سوم

۱۵۷۔ پدی راجیا سوم

مرکز شاہ آباد

۱۵۸۔ شیخ چاند دوم

(مرکز میں اول)

۱۶۱۔ غلام رسول سوم

۱۶۲۔ محمد ابراہیم سوم

مرکز سائیگاؤں

۲۶۲۔ چراغ محی الدین سوم

(مرکز میں اول)

۲۶۳۔ عظیم الدین سوم

۲۶۹۔ سید ظفر علی سوم

۲۷۱۔ سید نواز الدین عسکری سوم

(مرکز میں اول)

۲۷۲۔ فرید بیگ سوم

مرکز جولہ نظام الدین

۲۸۱۔ بکٹ دوم

۲۸۲۔ سید عبدالرحمن سوم

۲۸۳۔ عبدالغفور خاں سوم

۲۸۵۔ گرد داس دوم

(مرکز میں اول)

۲۸۸۔ سید غلام دستگیر سوم

۲۸۹۔ سید بشیر احمد سوم

۲۹۱۔ کیشو ٹھل راؤ دوم

۲۹۲۔ لطیف بیگم دوم

۲۹۴۔ ذہرہ بیگم دوم

(مرکز میں اول)

مرکز ہنگولی

۲۹۵۔ حضور احمد سوم

۲۹۸۔ مرزا ارشاد بیگ سوم

(مرکز میں اول)

۲۹۹۔ عبدالرحیم خاں سوم

مرکز پٹن

۳۰۳۔ جمین نیپال سوم

۳۰۴۔ الطاف حسین سوم	۳۳۹۔ فرخ بیگم دوم	۱۹۴۔ بھیم راؤ سوم	۳۵۵۔ فیصل الرحمن دوم
۳۰۵۔ عبدالننان سوم	۳۴۰۔ خوشہ بیگم دوم	(مرکز میں اول)	۳۵۶۔ غلام سیوانی دوم
۳۰۶۔ محمد تیز الدین دوم	(مرکز میں اول)	۱۹۵۔ صالحہ بیگم سوم	۳۵۷۔ محمد اسلم دوم
۳۰۷۔ شیخ پیارے سوم	۳۴۱۔ فیروز بیگم سوم	۱۹۹۔ عرجال خاتون سوم	۳۵۸۔ مصباح الدین دوم
۳۰۸۔ چاند خاں سوم	۳۴۲۔ اقبال النسا بیگم سوم	۲۰۰۔ خدشہ بیگم سوم	۳۹۰۔ محمد شریف سوم
۳۱۱۔ عبدالجبار سوم	۳۴۳۔ منظر النسا بیگم سوم	۲۰۱۔ ساجدہ بیگم سوم	۳۶۳۔ سید عبدالحی دوم
۳۱۲۔ عبدالواحد سوم	۳۴۴۔ بدر النسا بیگم سوم	(مرکز میں اول)	۳۶۶۔ محمد احمد علی الدین تارقی دوم
۳۱۳۔ عبدالرحمن سوم	۳۴۵۔ اقبال النسا بیگم دوم	۲۰۲۔ طبعیہ خاتون سوم	(مرکز میں اول)
۳۱۵۔ سید یوسف سوم	(مرکز میں اول)	مرکز گلبرگہ	۳۶۸۔ سید بشیر احمد دوم
۳۱۶۔ سید جمالدین سوم	مرکز پرینڈہ	۲۰۶۔ شیخ محبوب دوم	۳۶۹۔ سری نواس راؤ دوم
(مرکز میں اول)	۱۹۸۔ جمالدین سوم	۲۰۸۔ گرہا سوم	۳۸۳۔ سید عبدالکریم سوم
۳۱۷۔ محمد السین سوم	۱۷۱۔ خاتون بی دوم	۲۰۹۔ انسکیا دوم	۳۸۷۔ محمد حافظ علی صدیقی سوم
۳۱۹۔ زینب بی سوم	(مرکز میں اول)	۲۱۰۔ شریا سوم	اناش
۳۲۱۔ محبوب النسا بیگم سوم	۱۷۲۔ محمد عبدالرحمن دوم	۲۱۱۔ ایپا سوم	۲۱۹۔ غوث النسا بیگم سوم
۲۰۳۔ بشیر النسا بیگم سوم	مرکز مہرک	۲۱۲۔ علی نادر شریا سوم	۲۲۳۔ تلاوت النسا بیگم سوم
(مرکز میں اول)	۱۷۵۔ محبوب النسا بیگم سوم	۲۱۳۔ محمد عثمان خاں سوم	۲۲۳۔ کریم النسا بیگم سوم
مرکز پیرلی	۱۷۶۔ منظر النسا بیگم سوم	۲۱۴۔ محمد عبدالحمید دوم	۲۲۵۔ انتہ الزورون صالحہ سوم
۲۲۳۔ سید غلام مرتضیٰ دوم	۱۷۷۔ سلیم النسا بیگم سوم	(مرکز میں اول)	۲۲۸۔ اصفیٰ بیگم سوم
(مرکز میں اول)	۱۷۸۔ شبنم سلطانہ سوم	اناش	۲۳۰۔ خواجہ بیگم سوم
۲۳۱۔ علیہ بیگم (مرکز میں اول) دوم	۱۷۹۔ قدسیہ بیگم سوم	۲۱۶۔ غیر النسا بیگم سوم	۲۳۱۔ سیدہ کنیز فاطمہ سوم
۲۳۲۔ محمد غوث سوم	۱۸۰۔ قرۃ النسا بیگم سوم	۲۱۷۔ رحمتہ النسا بیگم دوم	۲۳۲۔ سیدہ صافہ سوم
۳۹۶۔ اظہار الدین صدیقی سوم	(مرکز میں اول)	(مرکز میں اول)	۲۳۳۔ تراب النسا بیگم دوم
۳۳۵۔ اقبال النسا بیگم دوم	۱۸۱۔ زہرہ بیگم سوم	۲۱۸۔ عطیہ نصرت سوم	۲۳۵۔ رضیہ سلطانہ سوم
۳۳۶۔ اقبال النسا بیگم صدیقی دوم	۱۸۲۔ خوشہ بیگم سوم	مرکز بلدہ	۲۳۶۔ اقبال بیگم سوم
۳۳۷۔ بسم اللہی دوم	مرکز اورنگ آباد	۲۳۸۔ خرمہ خدیجہ الدین سوم	۲۳۷۔ یسین بیگم سوم
۳۳۸۔ محمود بیگم دوم	۱۸۷۔ صفی احمد فازی سوم	۲۳۹۔ محمد بنور الدین سوم	۲۳۸۔ اظہار النسا بیگم سوم
	(مرکز میں اول)		

۲۳۹۔ حفیظہ النساہیگم دوم (مرکز میں اول)	۲۸۔ خالد دوم	۴۴۔ محمد اسماعیل سوم مرکز ہمنایا آباد
۲۵۱۔ امۃ القیوم شرف النساہیگم	۴۱۔ محمد خاں دوم	۴۹۔ سید محبوب حسن سوم
۲۵۳۔ امۃ المؤمنین عصمت النساہیگم	۴۲۔ شمس الدین سوم	۵۱۔ محمد اسماعیل الدین سوم
۲۵۴۔ نعیم النساہیگم سوم	۴۳۔ حبیب احمد دوم (مرکز میں اول)	۵۲۔ غلام رسول سوم
۲۵۵۔ حبیب النساہیگم سوم	۴۵۔ رام چند راؤ دوم	۵۵۔ محمد اسماعیل خاں سوم
۲۵۶۔ نور النساہیگم دوم	۴۸۔ گنگا دھر راؤ سوم	۵۶۔ سید ضیاء الدین دوم
۲۵۷۔ تاج النساہیگم سوم (خوش نوبیسی)	اناث	۵۸۔ میر کاظم علی دوم (مرکز میں اول)
مرکز بلدہ فوج	۵۰۔ زبیدہ بیگم سوم	۵۹۔ محمد عبدالقیوم سوم
۲۔ شیخ عبدالعزیز سوم	مرکز بلوچی	مرکز پیر بھٹی
مرکز وچیا پور	۵۳۔ غلام حسین الدین دوم (مرکز میں اول)	۹۲۔ راجہ خاں دوم (مرکز میں اول)
۴۔ قادر علی الدین سوم	۵۴۔ سید شہزادہ سوم	۹۶۔ پٹنڈ راؤ طر فزار سوم
مرکز گدوال	مرکز گدوال	۱۰۲۔ نکشی نارائن سوم
۶۔ سالم سدھی شاہین دوم (اسخان میں اول)	۶۲۔ محمد عبدالکریم سوم	۱۰۵۔ نگا تدر راؤ سردی پٹنڈ دوم
۷۔ شیخ عمر سوم	اناث	مرکز بسمت
مرکز چیتیا پور	۲۱۹۔ رحمت النساہیگم سوم	۱۱۶۔ محمد اسماعیل دلی دوم (مرکز میں اول)
۱۱۔ محمد یعقوب سوم	مرکز کلیانی	۱۱۷۔ غلام محمود سوم
مرکز پیر بھٹی	۶۵۔ محمد کفایت حسین سوم	۱۳۲۔ رام راؤ کھوت سوم
۱۳۔ محمد انصیر الدین فادقی دوم	مرکز چیتیا پور	۱۳۴۔ سید جعفر علی سوم
مرکز بلدہ	۷۱۔ محمد عبدالجبار خاں سوم	اناث
۱۶۔ محمد نعیم الدین فادقی سوم	۷۲۔ سید فرید علی دوم	۱۳۸۔ سعید النساہیگم سوم
(اردو عالم)	۷۳۔ محمد انور بخش سوم	۱۳۹۔ عزیز النساہیگم دوم (مرکز میں اول)
۲۱۹۔ بی دی گوپال راؤ دھول	۷۵۔ محمد تارا الدین دوم	
	۷۶۔ محمد شریف الدین احمد دوم (مرکز میں اول)	
۱۰۔ اسول کی ترتیب بلحاظ رول بر کی گئی ہے۔		
مرکز بلدہ فوج		
۱۔ محمد اسماعیل الرحمن دوم		
۲۔ محمد عبدالباسط سوم		
۳۔ شیخ کالو دوم		
۴۔ محمد سلیمان دوم		
۸۔ صالح بن محمود سوم		
۹۔ محمد عبدالوہاب سوم		
۱۰۔ مقیم حسین سوم		
۱۳۔ حسین بن بریک دوم		
۱۷۔ سید نصرت اللہ دوم (مرکز میں اول)		
۲۶۔ غلام حیدر علی خاں سوم		
مرکز پو سیک گاول		
۳۰۔ عبدالغفار خاں سوم (مرکز میں اول)		
۳۱۔ اکبر خاں سوم		
۳۲۔ سید موسیٰ سوم		
اناث		
۳۴۔ محبوب بی دوم (مرکز میں اول)		
۳۵۔ آمنہ بی سوم		
مرکز وچیا پور		
۳۶۔ نارائن راؤ دوم		

۱۶۔ صفرا مامہر دوم	مرکز بلدہ	۱۴۱۔ محمد عبدالحمید صدیقی سوم	مرکز بھوم
ناموں کی ترتیب بلحاظ رول نمبر کی گئی ہے۔	۲۱۹۔ بی وی گوپال راؤ اول (مرکز میں اول)	۱۴۲۔ سیدنی سوم (مرکز میں اول)	۱۴۵۔ محمد نظام الدین سوم
مرکز گدوال	۲۲۱۔ محمد عبدالدین سوم	مرکز پریشادہ	۱۴۶۔ سلیم حبیب سوم (مرکز میں اول)
۱۔ محمد عبداللطیف سوم	۲۲۳۔ محمد عبدالکبار دوم	۱۴۸۔ محمد اسلم سوم	مرکز نظام آباد
مرکز پر بھنی	۲۲۵۔ غازی الدین احمد سوم	مرکز اونگ آباد	۱۴۸۔ محمد معین الدین سوم (مرکز میں اول)
۳۔ سید داؤد نامی سوم	۲۳۳۔ سید فیاض الدین سوم	۱۴۹۔ ابو الخلق محمد عبدالخالق علی سوم	۱۵۱۔ محمد محبوب علی سوم
۳۰۔ کبیر احمد خاں صوفی سوم	۲۳۴۔ محمد عبدالعقندر سوم	۲۴۲۔ کرشنا راؤ جوشی دوم (مرکز میں اول)	مرکز شاہ آباد (اناش)
۳۱۔ وجاہت علی دوم (مرکز میں اول)	۲۳۶۔ سید محمد علی سوم	۲۴۲۔ بن لال سوم	۱۵۲۔ سلطانہ نجم الشاہیگم سوم
مرکز بھوم	۲۳۷۔ عبدالستار دوم	۲۵۰۔ سید سلطان محمد الدین شطاری سوم	مرکز سنگولی
۵۔ محمد علی خاں علی سوم	۲۳۸۔ محمد عبدالرزاق سوم	۲۵۱۔ بسم اللہ خاں سوم	۱۵۵۔ محمد عبدالرحمن دوم
مرکز سنگولی	۲۳۹۔ محمود اعظم شریف محمد سوم	۲۵۳۔ شیخ احمد صدیقی سوم	اناش
۶۔ احمد خاں ندیم سوم	اناش	۲۵۴۔ ہمننت راؤ دبیر سوم	۱۵۹۔ رضیہ بیگم رقصی سوم
۷۔ محمد عبدالرؤف اختر سوم	۲۰۲۔ نعیم الشاہ بیگم سوم	اناش	۱۶۰۔ عائشہ بیگم شہید سوم
۸۔ محمد مصطفیٰ خاں طالب سوم	۲۰۵۔ فزیر بیگم سوم	۱۸۴۔ رابعہ بیگم سوم	۱۶۵۔ رضیہ بیگم (مرکز میں اول)
۹۔ محمد ابراہیم شائق دوم (مرکز میں اول)	۲۰۸۔ لطف الشاہ بیگم دوم (مرکز میں اول)	۱۸۹۔ رابعہ بانو دوم (مرکز میں اول)	۱۶۱۔ صاحب بی سوم
۱۰۔ محمد اسماعیل خاں شائق سوم	۲۱۲۔ امۃ الرؤف دوم	مرکز گلبرگہ	مرکز پٹن
اناش	۲۱۳۔ معراج النساء دوم	۱۹۰۔ محمد فاروق حسین دوم (مرکز میں اول)	۱۶۶۔ سید عبدالرشید حسینی دوم (مرکز میں اول)
۱۱۔ حمیدہ بیگم خوشید سوم	۲۱۴۔ ہاجرہ بانو سوم	۱۹۶۔ گنڈاپا دوم	۱۶۷۔ محمد عبدالحمید بنی سوم
مرکز بلدہ	(ارووفی فضل)	۱۹۹۔ ملا محمد ابراہیم دوم	۱۶۸۔ محمد عبداللہ سوم
۲۱۔ محبوب علی زار سوم	ناموں کی ترتیب بلحاظ نشانات	اناش	۱۶۹۔ سید معین الدین طیب سوم
۲۳۔ محمود خاں سوم	محصلہ کی گئی ہے۔	۲۰۱۔ بیگم پاشا سوم	مرکز پرلی
اناش	۲۵۔ سید عباس علی جعفری دوم		۱۶۰۔ شامراؤ سوم
۱۳۔ پرویز جہاں سوم			
۱۴۔ عاشور بیگم سوم			

مرکز پٹن ضلع اورنگ آباد

اویات اردو شاخ اورنگ آباد میں، چھ ماہ سے شام کی چھ بجے کی بس سے پٹن روانہ ہوا۔ ۸ مہرہ سے امتحانات کا آغاز ہوا۔ مدرسہ وسطانیہ پٹن کی عمارت میں امتحان کا انتظام کیا گیا تھا۔ امتحان اردو دانی میں (۸) اردو زبان دانی میں (۱۵) اور اردو عالم میں چار امیدوار ذکر حاضر تھے۔ طالبات کے لئے علیحدہ نشستوں کا انتظام کیا گیا۔ ان کی نگرانی کے فرائض محترمہ صدر معلمہ مدرسہ تختانیہ پٹن نے انجام دیے۔ ہدایات مجوزہ صدر ادارہ کے مطابق تین روز ۸ تا ۱۰ مہرہ امتحان جاری رہا۔ اردو دانی اور زبان دانی کے زبانی امتحانات کو کرکے حذک خود میں نے لئے اور انات کا زبانی امتحان صدر معلمہ صاحبہ نے لیا۔ امتحانات کے سلسلہ میں میں نے مقامی عہدہ داروں کی لیے نیازی محسوس کی۔

۹ مہرہ کو جناب منعم رحمہ اللہ صاحب پٹن اور دیگر مقامی معززین نے معائنہ فرمایا اور اپنے تاثرات کو جن الفاظ میں قلمبند فرمایا ہے ان کی ایک ایک نقل باہر منسلک ہے۔

مرکز پٹن میں میں نے ایک خاص امر یہ محسوس کیا کہ امیدواروں میں طلباء مدرسہ کی تعداد بہت ہی کم تھی۔ زیادہ سے زیادہ - افسوس طلبہ تھے اور بقیہ تمام خانگی طور پر کام کر نیوالے یا ایسے امیدوار تھے جو کسی سرکاری ادارے کے باقاعدہ طالب علم نہیں تھے۔ مقامی صدر ادارہ مسٹر ظفر مہدی مستند ادارہ مسٹر احمد بن حسن اور مولوی غلام جیلانی صاحب ہاشمی مدوگار مدرسہ وسطانیہ کی انتہک کوششوں کا اعتراف ازیں ضروری ہے۔

حسب ہدایت صدر ادارہ پرچہ ہائے سوالات کے کھولنے کے وقت دو دو امیدواروں کی شہادت لی گئی اور یہ پچھ شہادت باہر مہل ہے۔

ولی محمد خاں

مرکز پٹنہ

۱۳ اگست روز جمعہ ۹ بجے شام پہلی سے روانہ ہو کر دوسرے روز شنبہ ۵ بجے شام مرکز پٹنہ پہنچا۔ یہاں مولوی قدرت اللہ صاحب قادری اور دیگر اصحاب نے استقبال کیا۔

میرے قیام کے لئے مدرسہ تختانیہ میں انتظام کیا گیا تھا۔ ۱۵ اگست کو ٹھیک ۱۰ بجے بموجب ہدایات ادارہ دو شرکار کے مدبڑ ہر شہرہ لغافہات چاک کئے گئے اور پرچہ جات تقیم کرنے کے بعد امتحانات شروع کروائے گئے اور بعد ختم امتحان جوابی بیاض ۲ شرکار کے روبرو لغافہ میں بند کر کے ہر کردیے گئے۔

اس طرح ۱۵ اگست کو امتحانات ختم ہوئے۔ بعد ختم امتحانات مولوی عبداللہ صاحب شیدا نے اپنے پرچوں اشعار نامے جو کہ اصل سالانہ تقیم اسناد ادارہ اریات اردو پٹنہ کے موقع پر پڑھے گئے۔ ۱۶ اگست ۵ بجے شام براہ لاری پٹنہ سے روانہ ہوا اور صبح ۹ بجے سکسٹین نام پٹی پہنچا۔

امتحانات، قیام اور طعام کا انتظام معقول رہا۔ کسی قسم کی بد عنوانی پیش نہیں آئی۔

انات کا انتظام بسم اللہ بیگم صاحبہ صدر معلمہ مدرسہ نواں پٹنہ اور مسز قدرت اللہ صاحبہ قادری کے سپرد رہا۔ حسب ذیل اصحاب نے نگرانی اور دیگر امور میں کافی مدد دی اور مدد کی جو قابل تشکر ہیں۔

- ۱۔ مولوی سید قدرت اللہ صاحب قادری صدر مدرس مدرسہ تختانیہ
- ۲۔ زین العابدین صاحب قریشی مدوگار مدرسہ مذکور
- ۳۔ سید تقی حسین صاحب پیر و کار پولیس۔
- ۴۔ مسٹر ہریش چندر راؤ مدوگار مدرسہ اد پلائی
- ۵۔ بسم اللہ بیگم صاحبہ صدر معلمہ مدرسہ نواں پٹنہ
- ۶۔ مسز قدرت اللہ صاحبہ قادری۔

عبدالرزاق

صاحب کی ہمدانی اور اعانت سے امتحانات کی نگرانی اور انعقاد میں بہت سی ہولیں بہم پہنچیں۔ امیدواروں کا کچھ تعداد جو غیر بھی رہی۔ انہی کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ صدر محلہ صاحب اور محلہ صاحب نے اس خصوص میں اپنی ذاتی دیکھی کا اظہار کیا اور امتحان کی ختم ہونے تک نہایت ہی خوش اسلوبی سے مرکز انات کی نگرانی کے فرائض انجام دیتی رہیں۔

۱۔ میر گورکھ پور مولوی عماد الدین صاحب اولیٰ تعلقہ دار مولوی میر گورکھ علی صاحب تحصیلدار اور مولوی صاحب اور دیگر مقامی معززین سے ملاقاتیں کی گئیں۔ گفتگو کے دوران میں امتحانات کی تشہیر تعلیم کا انتظام اور دیگر مقامی و شہر داروں پر روشنی ڈالی گئی۔ مولوی عماد الدین صاحب اولیٰ تعلقہ دار کی ذاتی دیکھیوں کے پیش شاہ آباد کے کارکنوں کو بہت سی ہولیں حاصل ہیں۔ صاحب مولوی کے علاوہ مولوی میر گورکھ علی صاحب تحصیلدار اور دیگر مقامی ہولہ دار و معززین کی اعانت و دیکھی کو شائع کی ترقی میں خاص دخل ہے۔ اس سلسلے میں مولوی نور الحسن صاحب اور مولوی سیاحی کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے جن کی بدولت شائع کا قیام عمل آیا۔ یہ نوجوان طالب علم ہر چند کہ گھر میں تعلیم کی غرض سے پھرتے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود وقت بوقت ہر طرح شائع کے کام میں برابر شریک ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے نوجوان کارکنوں کی مستعدی بھی ہر طرح قابل ستائش ہے جنہوں نے نہ صرف اردو امتحانات کی تکمیل کی بلکہ اب وہ نہایت ہی خوش اسلوبی سے

تعلیم و تدریس کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔ معززین ہر طرح سے شائع کو اول تعلقہ دار صاحب تحصیلدار کے امتحان گاہ کا سامنا کیا اور اپنے تاثرات قلمبند کر کے عنایت ان اصحاب سے بڑی دیر تک اردو امتحانات اور امتحان میں ان کی ترویج و اشاعت کے لئے گفتگو ہوتی رہی۔

مرکز جتیا پور مدرسہ کے شب کے ایجنے اسٹیشن جتیا پور اترا۔ مولوی محبوب خاں صاحب متھو شاخ جتیا پور میں طلبہ اسٹیشن پر تشریف فرما تھے۔ مسافر جگہ میں قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ مرکز امتحان شروع ہوا۔ امتحان کا انتظام مدرسہ وسطانیہ میں کیا گیا تھا۔ انتظام نہایت ہی بہتر تھا۔ ۹۔ میر گورکھ علی صاحب تحصیلدار صاحب و ڈاکٹر صاحب یا گور۔ صاحب اور صاحب جاگیر صاحب صدر مدرس صاحب مدرسہ متھو صاحب اتحاد المسلمین بعض مضامین تشریف لائے۔ ہر مدرسہ کو ایک جلسہ مقرر کیا گیا جس میں عہدہ داران جتیا پور کو مدعو کیا گیا۔ اغراض و مقاصد اور ہال کے لئے گئے۔ ۱۰۔ مرکز امتحان ختم ہوا۔

زمانہ مرکز کا امتحان مدرسہ متھو نیہ انات میں کیا گیا۔ صدر محلہ صاحب مدرسہ اس کی صدر تھیں۔ مولوی محبوب خاں صاحب مستعد بڑی دیکھی اور سرگرمی سے ادارے کے کام انجام دیتے ہیں۔ صاحب ہر صورت ہی کی برکت سے ادارے کے کاروبار بہترین حالت پر چل رہے ہیں۔

طالبان تحصیلدار صاحب جاگیر جگہ سے ذی اخلاق علم کے قدروں ہیں اس ادارہ کی ہر طرح مدد فرما رہے ہیں۔

مرکز شاہ آباد اسٹیشن پر مولوی محمد ابراہیم صاحب متھو علی محمد الدین صاحب اور علی محمد صاحب نے استقبال کیا اور پھول پہنائے۔ اس کے کچھ دیر بعد گورکھ سے مولوی نور الحسن صاحب بھی آئے۔ ان کے گھر میں قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان حضرات سے مقامی حالات اور دیگر ضروری امور پر گفتگو ہوئی رہی اور تقریباً ۱۲ بجے ان اصحاب کو خلافت کہا۔

۱۱۔ مدرسہ کے لئے مرکز کو امتحان شروع ہوا۔ مدرسہ وسطانیہ شاہ آباد میں امتحان کے لئے باضابطہ انتظام کیا گیا تھا۔ صدر مدرس

شاہ آبدی اردو عالم کے امتحان کی تعلیم کا انتظام بہت دشوار تھا۔ خاص کر انشا کی تعلیم کے لئے دو طرح کی دشواریاں حاصل تھیں۔ اول تو تعلیم دینے والے افراد نہیں تھے اور دوسرے آمدورفت کے لئے گاڑی کا انتظام بھی نہیں ہوا تھا۔ میں نے اس مسئلہ میں جناب اول تعلقہ دار صاحب سے گفتگو کی۔ جناب نے وعدہ فرمایا ہے کہ تعلیم پانچ سالہ خواتین کی آمدورفت کے لئے گاڑی کا انتظام فرمادیں گے۔ اس کے علاوہ صاحب کی بیگم صاحبہ نے بھی اردو عالم کی خواتین کو تعلیم دینے پر آمادگی ظاہر فرمائی ہے۔ توقع ہے کہ اس موقع سے مقامی خواتین فائدہ اٹھائیں گی۔ خصوصیت کے ساتھ یہ حالات مدرسہ نساء کے اس طرف متوجہ کیا گیا ہے تاکہ اس طرح نہ صرف ان کو اپنی تعلیم کو ترقی دینے کا موقع ملے گا بلکہ ان کی تہذیبی و تمدنی ترقی بھی آگاہ کریں گی۔ میں نے محسوس کیا کہ مدرسے کے کام میں بہت زیادہ باضابطگی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر مولوی ابراہیم علی صاحب مجدد شاخ جن کی محبت ایشاد اور دینی سے شاخ آئے دن ترقی کر رہی ہے ایک حلقہ تدریس بھی قائم کیا ہے جس کے دائمی صدر مدرس صاحب مقرر کئے گئے ہیں۔ مولوی صاحب کی اعانت کی وجہ سے یہ ترقی کی جاتی ہے کہ مدرسے میں بھی باضابطگی پیدا ہو رہی ہے۔ اس حلقہ تدریس میں مقامی محدث صاحب شاخ ہی شریک نہیں گئے تاکہ وہ اس کی تدریس کا روناٹھیں سے واقف ہو کر مرکزی ادارہ کو مطلع کرتے رہیں۔

۱۱۔ روز شنبہ ۱۲ جون ۱۳۴۷ء ایک جامع جلسہ مولوی کاظم صاحب اول تعلقہ دار کی ہدایت میں منعقد ہوا جس میں مولوی فدا الحسن صاحب کی تعارفی تقریر کے بعد میں نے اردو مقامات

کے اغراض و مقاصد اردو کی اہمیت اور ان پڑھوں کی تعلیم کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے شاخ شاہ آباد سے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے اور اس کے علاوہ بعض تجاویز بھی پیش کیں جناب مدرسہ نے اپنی اقتصادی تقریر میں اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کا وعدہ فرمایا۔

۱۲۔ روز شنبہ ۱۳ جون ۱۳۴۷ء ساعت شام دارالمطالعہ اور شاخ ادارہ کا معائنہ کیا گیا جو مولوی نور الحسن صاحب کے مکان میں ہے۔ اس کے لئے ایک مختصر جلسہ کر دیا گیا ہے۔ میری رائے میں دارالمطالعہ شاخ کا کسی ایک مرکزی مقام پر منتقل کرنا ضروری تھا چنانچہ میں نے اپنی تقریر کے دوران یہاں اس کی طرف ہی توجہ دلائی تھی۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد مولوی حماد الدین صاحب اول تعلقہ دار اور مولوی میر گوہر علی صاحب دیگر مقامی معززین کی معیت میں سرکاری کلب کے پچھلے حصہ کا معائنہ کیا گیا میری رائے میں دارالمطالعہ کے لئے اس سے بہتر کوئی اور مقام نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اول تعلقہ دار صاحب نے بھی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

اس حصہ میں نہ صرف مطالعہ کے لئے کوستجہ دالان موجود ہے بلکہ کتب وغیرہ محفوظ رکھنے کے لئے ایک علیحدہ کمرہ بھی ہے۔

حسین الدین کمال پٹواری

مرکز کلیائی | ۱۳۔ روز شنبہ ۱۴ جون ۱۳۴۷ء پانچ بجے کلیائی پیرچہ معزز کارکنان شاخ ادارہ نے جلسہ پانچ بجے کے پیرچہ میں پیرچہ ان کے قیام اور محبت کا آہستہ آہستہ آغاز ہونے لگا اور اپنی دلچسپی ملک میں شہ قلعہ رائے قائم کرنا کہ ان حضرات کی یہاں فوری اور بے لوث جہد و محنت صرف اپنی کامیابی کے لئے نہیں بلکہ ان میں ہر اقامت پر اپنی جہاں میں سے لے ساری سہولتیں ہر ایک کی تھیں اور میں نے محسوس کیا کہ بعد اوقات امتحان ہی میں کچھ بیکار نہیں رہے۔

کے معامی قابل ذکر ہیں۔ مولوی سبطانی صاحب نصف، مولوی نظام علی صاحب نگران کا تعلق دارالمطبعات من راؤ مدوکار تعلق دارالمولوی سلجیل خاں صاحب کیل بھی قابل ذکر ہیں خصوصاً منصف صاحب کا تعاون کارکنان شلخ کے لئے بہت افزائی کا موجب ہے۔ انھوں نے اپنی صاحبزادیوں کو امتحان اردو دانی میں شریک کر کے عملی تعاون کا بھی کافی ثبوت دیا ہے۔ تیار کردہ بالا حضرات نے دوران امتحان، تشریف لاکر سناٹہ فرمایا اور اپنے تاثرات کا اظہار بھی تحریر کیا ہے جو پورٹ کے ساتھ منسلک ہے۔

اسی شام کتب خانہ شلخ کے معائنہ کا مجھے موقع ملا۔ میں ان حضرات کی علمی جستجو و شوقی مطالعہ سے بہت متاثر ہوا۔ اس کتب خانہ کی بنیاد ۱۹۳۳ء میں رکھی گئی تھی اور اس وقت تک کتابوں کی تعداد ۱۲۴۱ تک پہنچ چکی ہیں جس کا معتمدیہ جسدہ ادارہ کی مطبوعہ پر مشتمل ہے۔ تاہم ادارہ کی دیگر مطبوعات یہاں موجود نہیں۔ میں یہ تمام ادارہ سے درخواست کروں گا کہ بحالت ممکنہ ادارہ کی وہ کتابیں جو کلیائی کے کتب خانہ میں موجود نہیں ہیں روایت فرمادیں تاکہ ان کے ہاں ان مطبوعات کا مکمل سٹ رہے۔ سال کے آغاز سے اس وقت تک مطالعہ کنندگان کی تعداد چار ہزار سے اونچی رہی ہے جو عوام کے شوق کا پتہ دیتی ہے۔ اخبار و رسائل بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ روزناموں میں ”بہر دوں“ ہفتہ واری اخباروں میں ”دین و دنیا“ پندرہ روزہ اخباروں میں ”ہماری زبان“ اور ہفتہ واروں میں ”سب سس“ کا سبب ادارہ کی کتب خانہ جاری ہیں۔ یہ اعداد و شمار کلیائی کے عوام کے شوق کے علاوہ کارکنان شلخ کی محنت اور مستعدی پر دلالت کرتے ہیں۔ دارالمطبعات کے ایک مکان کرایہ پر لیا گیا ہے، لیکن ایسا مکان ڈھونڈ لیا جائے جو مرکز ہو تو زیادہ مناسب ہے۔ بہتر قسم کے فرنیچر کی بھی ضرورت ہے جس کے لئے معزز کارکنوں کی سہما جانی ہے۔ بہر حال کتب خانہ اور دارالمطبعات ضرورت کے لحاظ سے کافی ہیں۔

عزیز خاں

ان تمام فوجان حضرات نے مجھے پہلو میں ایک تڑپنا ہوا دل رکھتے ہیں اور عمل و حرکت میں زندگی کا راز پاتے ہیں مجھے کسی وقت بھی بیکار رہنے کا موقع نہ دیا۔

درجہ شہید کی صبح امتحانات کا آغاز ہوا۔ درجہ سلطانہ کے کھلے بالوں میں نشتروں کا انتظام باقاعدگی کے ساتھ کیا گیا تھا اور وہی اصول پیش نظر رکھا گیا تھا جو عوامی امتحانات میں ہوتا ہے۔ اردو عالم کے آٹھ امیدواروں نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا اور سوالی پرچوں سے نہایت مطمئن نظر آئے۔ اسی روز خوشنویسی کا بھی پرچہ دیا گیا۔ خوشنویسی کا ایک پرچہ دراصل اردو عالم کے اختیاری خوشنویسی کا پرچہ ہوتا ہے جس کا اعلان اگر ادارہ کی جانب سے ہو جائے یا کم از کم نظام لاؤ فائٹ یا ہاں میں اس کی صراحت کر دی جائے تو مناسب ہے۔ امتحانات کی تنظیم اور شلخ کے سادے کاروبار سے متعلق جن حضرات کی کسی کوشش قابل ذکر ہے وہ مولوی عطاء اللہ صاحب عطاء اور مولوی عبدالکیم صاحب دکیل ہیں۔ مولوی عطاء اللہ صاحب عطاء خداجے شاعر اور بلند پایہ راہی گو چور کے علاوہ زبان و ادب اور وکیان غیر خواہل میں ہیں جنھیں کلیائی میں ہمیشہ یاد کیا جائے گا۔ ان کو ادارہ کے مقاصد اور اردو کی ترقی سے بڑی دلچسپی ہے اور جن طریقوں پر وہ اردو کی تبلیغ اور زبان کو عام فہم بنانے کی کوشش کرتے ہیں، وہ قابل تائش ہے۔ اس طرح مولوی عبدالکیم صاحب ایک جوان صالح ہیں جو شاعر و شاعرین شرف میں کام دہ ضرور رکھتے ہیں۔ لیکن تہا طلیق اور منکر المزاج اردو کی عزت اور تبلیغ کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے۔ امتحانات کی تنظیم میں ان کا بڑا حصہ رہا ہے۔ مستعدی سے کام کرتے ہیں اور ہمیشہ ہر کام کے افادی پہلو کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ یہ دو حضرات شلخ کلیائی کے روبرو رواں ہیں۔ دیگر فوجان حضرات میں مولوی معین الدین صاحب عین، مولوی میر الدین صاحب منتظم دارالمطبعات مولوی عظیم علی خاں صاحب منتظم مطبعہ، مسٹر بابو راؤ اور مسٹر بھادوی

محمد عبدالقادر صدیقی مرحوم

ادارہ ادبیات اردو کے ایک موسس مولوی محمد عبدالقادر صاحب صدیقی ایم اے کی وفات کی خبر پہلے شایع ہو چکی ہے۔ مرحوم جی۔آباد کے اُن تعلیم یافتوں میں سے تھے جن کی زندگی دوسروں کی خدمت کے لیے وقف تھی۔ چنانچہ ان کی اس قسم کی تڑپ اور ایثار و خلوص کا ایک نتیجہ ادارہ ادبیات اردو ہے جو اپنے وجود و ترقی میں ان کی خاموش امداد اور مخلصانہ مشوروں کا بڑی حد تک مرہونِ منت ہے۔

آج سے تقریباً ۳۴ سال قبل جب اس ادارے کے قیام کے لیے راقم الحروف نے اپنے مخلص دوستوں سے مشورہ کیا تو مرحوم عبدالقادر صدیقی نے سب سے پہلے ہمت افزائی کی اور اپنی قلیل آمدنی کے باوجود سب سے اول اپنے قیمی عطیے سے اس کے قیام کو امکانات کی دنیا سے نکال کر ایک واقعہ کی صورت میں تبدیل کر دیا۔

قیامِ ادارہ کے بعد شاید ہی کوئی مجلس انتظامی ایسی ہو جس میں مرحوم شریک نہ ہوئے ہوں۔

۱۳۵۸ء میں جب ادارے نے اردو انسائیکلو پیڈیا کی ترتیب کا آغاز کیا تو مرحوم نے علوم اسلامی کا کام اپنے ذمے لے لیا اور طویل محنت و مشقت کے بعد قابلِ اندراج مضامین کی فہرستیں مرتب فرمادیں۔ انسائیکلو پیڈیا کی مجلس انتظامیہ میں بھی مرحوم آخر تک شریک ہوتے اور اپنے ٹھوس مشوروں سے مستفید کرتے رہے۔ چنانچہ آخری طرالت کے زمانے میں بھی انسائیکلو پیڈیا کی مجلس انتظامیہ میں شرکت کی اور اس کے بعد ایسے لیٹے کے پھر اٹھنے کا نام نہ لیا۔

ان کی وفات سے ادارے کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی کسی طرح ممکن نہیں انہیں اس لیے کہ انھوں نے بے وقت وفات پائی۔ اس جوان مرگ نے اپنے بعد حیدرآباد کے علمی طبقوں میں جو جگہ خالی کی ہے وہ شاید ہی پُر ہو سکے۔ وہ جامعہ عثمانیہ کے شعبہ دینیات کے پہلے ایم اے تھے اور علوم دینیہ کے علاوہ انگریزی میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے۔ حضرت مولانا سید مناظر حسن الہیڈلانی صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ سے بہتہ کوئی امتیازی امتی ان سے زیادہ قریب اور واقف نہ تھے اس لیے ان سے خواہش کی گئی تھی کہ مرحوم کے متعلق اپنے تاثرات قلمبند فرمادیں۔ خدا کا شکر ہے کہ مولانا نے محترم نے اپنی عظیم القدرتی کے باوجود اس درخواست کو قبول فرما کر ایک ایسا مقالہ قلمبند فرمادیا جس کے باعث یقین ہے کہ مرحوم عبدالقادر صدیقی جیسی گنہگار کی اہمیت اُن لوگوں پر بھی واضح ہو جائے گی جو محض نام کے لیے کام کرنا چاہتے ہیں۔

مولانا کے اس مضمون میں ایک واقعہ کا ذکر نہیں ملا جس کا اظہار میرے لئے ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ مرحوم مولوی عبدالقادر اپنی طالب علمی کے زمانے میں جامعہ عثمانیہ کے اُن طلبہ کو جن کا مضمون عربی نہ تھا عربی پڑھنے کی طرف رغبت دلاتے اور خود اپنا قیمتی وقت پڑھانے میں صرف کرتے تھے۔ چنانچہ مجھ کو بھی اس کا شرف حاصل ہے

کئی اہمک حیدر آباد کی مسجد چوک میں مرحوم سے عربی کی کئی کتابیں پڑھی تھیں۔ لیکن یہ بات عجیب معلوم ہوگی کہ ہم جیسے
جملہ شاگردوں سے جب کبھی وہ ملتے تو اس میں جھک کر ملتے جیسے کہ وہ خود ہمارے شاگرد ہیں۔

ادارہ و بیات اردو مولانا مناظر حسن کا خاص طور پر شکر گزار رہے گا کہ انہوں نے اس کے ایک سوس
کے متعلق ایسا گراقتدر مضمون تحریر فرمایا۔

سید محی الدین قادری

اصطاف

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على عباده الذين

۱۳۲۹ھ غور واد کا حیدر تھا، اس کی تاریخ نابینا کی جگہ جامعہ عثمانیہ کے شعبہ وینیات میں میرا تقرر ہوا، غالباً
اس وقت میری عمر پچیس تیس انیس ہی کے قریب ہوگی۔ کسی یونیورسٹی میں پڑھانے کا یہ پہلا موقع تھا، درس کے کمرہ میں داخل ہوا، وہاں
جن میں ایک کے چہرے پر ابتدائی طور پر نکلنے والی ڈاڑھی کے کچھ بال بھی جھانک رہے تھے، اور دوسرے صاحب کی ڈاڑھی
غالباً نکل چکی تھی، لیکن وہ اس سے اور اس کے نکلنے والے بالوں سے کش کش میں مصروف تھے، وہ باہر نکل کر ان کی عمر کا جتنی کہ
وہ واقع میں تھا اعلان کرنا چاہتے تھے اور یہ مسلسل اس اعلان کی آواز کو دہانے کے لئے گویا ان کے منہ میں کپڑا ٹھونسنا
چاہتے تھے، دن کو وہ اسے دہاتے تھے اور رات کو چھاتی پر چڑھ بیٹھنے کے ارادہ سے دہ زور لگاتے تھے، خیر درس کے کمرے
میں یونیورسٹی کے درس کے کمرے میں یہی دو آدمی ڈاڑھی والے بے ڈاڑھی والے موجود تھے، طلبہ کہاں ہیں؟ میں نے سوال
کیا، طلبہ شعبہ وینیات کے؟ انہوں نے کہا، میں نے کہا ہاں، وہ تو ہم ہی دونوں ہیں، کیا جامعہ میں آپ دو صاحبوں کی تعلیم کا کام
مجھے کرنا پڑے گا، میرے اس سوال کے جواب میں مسکرائے اور بولے جی ہاں، میں ایک اندرونی کشکش میں مبتلا ہو گیا، اور وہ اسکا
کش کش سے تنگ آکر طلبہ شعبہ فنون کی بیڑ میں گھس گیا، اور تقریباً پندرہ سولہ سال گھس رہا، لیکن شعبہ وینیات کی جوش کش دلیں
پیدا ہوئی تھی وہ برابر اچھے پر مسلسل سطر رہی تاکہ بائیس تیس سال کے بعد بھلا اللہ اب جب کہ شعبہ وینیات میں بجائے دو
راکوں کے ستر اسی تا ایک اس سال ۲۴ تک تعداد پہنچ گئی ہے اس کشکش کی کھتیں گونگی ہوئی فالج لہ لہ اللہ العزیز و جلالتہ تھم اللہ
بہر حال پڑھانے کی کرسی غالباً وہ دو بر خود گردان "یا ودرقا ص" کرسی تھی اس پر بیٹھ گیا، اس نے کی
میز پر ان دونوں طالب علموں نے کتابیں رکھیں، غالباً امام محمد بن الشیبانی کی موطا تھی، سبق شروع ہوا، ختم ہوا، رحمہ اللہ
میں دو نام تھے، جمیل محمود، عبدالقادر صدیقی، ان دو ناموں میں کسی نام کو ڈاڑھی والے پر اندکس کو بے ڈاڑھی پر منطبق کر دیا
اس کا جواب پوچھنے کے بغیر حل نہیں ہو سکتا تھا، پوچھا کہ ڈاڑھی والے صاحب جو نسبتاً زیادہ متحرک تھے، انہوں نے پتہ نام
"جمیل محمود" بتایا۔ اس لئے بے پوچھے متعین ہو گیا، کہ ڈاڑھی والے صاحب ہی کا نام عبدالقادر صدیقی ہو گا۔ عبدالقادر صدیقی
آپ ہی کا نام ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں! دہلے پتلے، کچھ ٹکرسند، چہرہ پر نیکی اور سنجیدگی کے علامات نمایاں تھے، دریافت کے بعد
بولے میرا حق قاضیوں کے خاندان سے ہے، بڑی سرت ہوئی کہ کن کے جن خاندانوں میں کا برائے کا برائے کا برائے کا برائے

علم متوارث چلا آ رہا تھا، الحکم لکھنے پھر ان ہی گھرانوں تک علم کی موجوں کو واپس کرنے کی خدمت قدرت نے میرے سپرد کی ہے۔ یہ پہلی ملاقات تھی آہ اس لکھو فی الصفات، مرئیا لمرئج، باہم بے ہمہ شخصیت سے جس کی معیت اور رفاقت میں تقریباً پچیس سال حیدرآباد میں گزاریں میرے مرحوم دوست، وفادار رفیق، سعادت مند تلمیذ مولوی عبدالقادر صاحب ایم اے صدیقی جن کے نام کے ساتھ مرحوم کا لفظ ظلم سے نکلتا ہے، اور اسی کے ساتھ دل ہاتھوں سے نکل جاتا ہے، پچیس سال کی طویل مدت، تھوڑی نہیں ہوتی۔ اس دراز زمانے میں کچھ دن وہ مجھ سے پڑھتے بھی رہے، پڑھنے کے بعد پھر شعبہ وینیات کے استاد بن کر میرے سانھی اور رفیق بنے، کچھ دن ان کو میرا ساتھ اس طور پر دینا پڑا کہ میں نے ہمیشہ اپنے آپ کو انہی کی آغوش کا زیر بار محسوس کیا، اور انھوں نے بھی ایک وفادار اہم کار کی حیثیت سے زندگی کے آخری دنوں تک میری آرزوؤں کی تکمیل کو اپنا فرض قرار دے رکھا تھا کہ یقیناً اب مٹس رہے ہیں، اور میں رو رہا ہوں، میری کمزوریوں میں زور پہنچانے کو اس لئے سعادت خیال کرنا کہ کسی زمانے میں ان کے سامنے بھی کتاب کھولی تھی، اب اس کی توقع کس سے کر سکتا ہوں۔

اللہ رحمہ اور ان کی باتیں، ان کا وہ ابتدائی زمانہ جب محکمہ امور مذہبی نے "ارباب خدمات شریعیہ" کے امدادی مدرسے تعلیمی وظیفہ دے کر ان کو جامعہ عثمانیہ کے شعبہ وینیات میں شریک کیا تھا۔ اس زمانے کے صدرالصدر اور انور مذہبی سرکار کا مولانا حبیب الرحمن خاں شروانی الخاطب، نواب صدور یا جنگ بہادر جو جامعہ عثمانیہ کے بھی اس زمانے میں پہلے معین امیر جامعہ تھے، ان کی مشفقانہ نگہبانی، مجھ سے، حضرت مولانا شیر علی صاحب مرحوم (امام الفلک والکلام) سے مولوی عبدالقادر مرحوم کے متعلق بار بار تاکید یہ کہنا کہ قاضیوں کے خاندان کے اس نوجوان کی طرف خاص توجہ رکھیے گا، حضرت مولانا شیر علی صاحب کا مرحوم کے اندر اسلامی علم کلام کے ساتھ فطری لگاؤ کو محسوس کر کے اپنا خاص شاگرد بنانا، صرف کالج ہی میں نہیں بلکہ گھر پر بھی ان کو معقولات کی غیر نصائی کتابیں پڑھاتے رہنا، "حجتہ اللہ البالغہ" کے متعلق مرحوم کی اس فقیر کے متعلق یہ بھی خوش اعتقادی کہ اس کتاب کا مطلب مجھ سے زیادہ بہتر طریقے سے کوئی نہیں بیان کرتا۔ اور اس خواہ مخواہ بلا وجہ کی عقیدت کے زیر اثر نہ صرف پڑھنا بلکہ مختلف اوقات میں اس عجیب و غریب اچھوتی کتاب کی مشکلات پر بحث و مباحثہ سوال و جواب کرنا اور اس قسم کی انتہائی مشغولیت کے ساتھ انٹر سے ایم اے تک ان کا مسلسل پڑھتے چلے جانا، ہر اوپر کی جماعت میں نیچی جماعت سے امتیازی نشانات حاصل کرتے ہوئے ان کا بڑھتے چلے جانا تا انکہ ایم اے علم کلام میں اول درجہ کے نشانات کے ساتھ ان کا کامیاب ہونا، اس کامیابی پر لوگوں کی نگاہوں کا ان کی طرف اٹھنا، حتیٰ کہ نواب صدور یا جنگ بہادر کا فرط مسرت میں غیر معمولی بیانیہ پر ایک عصرانے کے ارادے کو طے کر کے نہ صرف شعبہ وینیات کے اساتذہ و طلبہ ہی کو بلکہ ان کے سوا بھی حکومت کے ولاء مقام حکام کو بدھو کر کے شعبہ وینیات کے ایک "گل شگفتہ" کی شکل میں مرحوم صدیقی کو ناز کے ساتھ پیش کرنا، شروانی صاحب کے ان (سبزہ زار) میں عصر کے بعد میزوں اور کرسیوں کے ایک جنگل میں معسز ہوانوں کا جمع ہو کر کولات و مشروبات سے لذت گیر ہونے کے بعد اکٹھے ہونا اور صدور یا جنگ بہادر کا مولوی عبدالقادر صدیقی

مرحوم کے ہاتھ کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے لوگوں کے سامنے پیش کرنا، خود اپنے ہاتھ سے پھول کے ایک موٹے گجرے کو عبدالقادر صاحب کے گلے میں ڈالنا، شروانی صاحب کا اس کے بعد شعبہ دینیات اور اس کے مقاصد عالیہ پر تقریر کرنا، فرمانا کہ صرف اسلامی اور مشرقی علوم کے جاننے والوں کی بھی کمی نہیں، اور ویسے ان کا قحطی نہیں ہے اسی طرح صرف مغربی فنون کے تعلیم یافتہوں کی ارتزاقی کا جو حال ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے، کمی کے ساتھ جس چیز کی اشتداد ضرورت ہے یعنی مشرق میں رہنے والوں کے لئے مشرقی علوم، مشرقی السنہ، اور زبان کی تعلیم کے ساتھ مغربی علوم اور زبانوں کی تعلیم دے کر ان فاضل کی تلاش کی جائے جس میں مشرقی عموماً اور اسلام و مسلمین خصوصاً مبتلا ہیں، شعبہ دینیات پر اعظم ہندی میں نہیں، بلکہ غالباً تمام اسلامی حاکم میں پہلا ادارہ ہے جس کے سامنے اس نوعیت کے طلبہ کا پیدا کرنا ہے، اس کا پہلا نتیجہ بھی اب آپ کے سامنے ہے۔ مولوی عبدالقادر مرحوم پھول پہنے ہوئے آگے کھڑے ہوئے تھے۔ گویا ایک تماشا تھا، جیسے اٹھ اٹھ کر لوگ دیکھتے، اور حیرت کرتے، انھوں نے قرآن بھی پڑھا ہے، حدیث بھی پڑھی ہے فقہ بھی پڑھی ہے اور فلسفہ و کلام میں تو ایم لے ہی کیا ہے اور اسی کے ساتھ بی۔ اے تک انھوں نے انگریزی بھی پڑھی ہے وہی انگریزی جو شعبہ فنون میں پڑھا جاتی ہے اور جو اپنی نصابی کتابوں کے لحاظ سے تقریباً ہندوستان کی دوسری یونیورسٹیوں سے کم ہی نہیں بلکہ زیادہ اور بہت زیادہ ہے۔

مغرب کی نماز ہوئی جلسہ برخواست ہوا شروانی صاحب اسی خیال میں اس وقت سے تھے کہ شعبہ دینیات کے اس پہلے پھول سے خود شعبہ دینیات ہی کو استفادہ کا موقع ملنا چاہئے، کچھ دنوں کے بعد ایک بوڑھے مولوی صاحب جو دارالعلوم کے تبرکات کی حیثیت سے شعبہ دینیات کے سایہ میں جامعہ عثمانیہ کے اندر داخل ہو گئے تھے ان کا وقت پورا ہو گیا۔ جگہ خالی ہوئی، مقابلے کا ایک اچھا خاصہ میدان گرم ہوا۔ عبدالقادر مرحوم نصرانہ طور پر کئی دفعہ شعبہ میں کام کر چکے تھے غالباً اب تھے منصرم ہی تھی کہ مقابلے کے میدان میں اترے، انتخاب کی مجلس کو فیصلہ کرنا پڑا کہ ہر لحاظ سے عبدالقادر مرحوم ہی اس خالی شدہ جائداد کے مستحق ہیں، منصرم تھے منتقل ہو گئے، پھر اس کے بعد تقریباً پندرہ سال تک عبدالقادر مرحوم کا یہ رویہ رہا کہ ٹھیک اپنے وقت پر کلاس میں آنا، طلبہ کو پڑھانا، کام کو ختم کر کے خاموشی کے ساتھ گھر چلے جانا، کچھ دن ان مولانا عبدالقادر برصغیر صافی صدر شعبہ دینیات اور اس کے بعد مفتی عبداللطیف صاحب انچارج صدر شعبہ دینیات کی ماتحتی میں کام کرنا پڑا۔ اس زمانے میں بھی کام کے بہت سے شعبہ شعبہ دینیات میں ان ہی کے ذمہ تھے تاہم وہ وقت بھی آج گیا جس میں مولوی عبدالقادر مرحوم کا زیر منت و احسان ہونا اس فقیر کے لئے معتد تھا۔ تقریباً چھ سات سال سے اب وہ میرے قوت بازو کی حیثیت سے میری اعانتوں میں مصروف تھے۔ میرے ساتھ ان کی ہر باتوں کا ایک طویل سلسلہ ہے، جس کی فہرست کا بیٹل کرنا مشکل ہے۔ نہ صرف سرکاری حیثیت سے، بلکہ ذاتی طور پر بھی، بسا اوقات انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا، مجھے نبھالا دیا اور دیتے رہتے تھے۔ اپنا جو اعتماد میرے دل میں انھوں نے قائم کر دیا تھا اس کا نتیجہ تھا کہ علاوہ

درس و تدریس کے علاوہ شعبہ دینیات کا سہمی ناری کتب خانہ ۲ شعبہ دینیات کا وقت نامہ ۳ شعبہ دینیات کے طلبہ کی ضروریات کی نگرانی خود بھی ان کی تکمیل میں مصروف رہتا اور مجھے بھی اس بات میں بار بار متوجہ کرنا۔ جامعہ کے سالانہ امتحانات کی اشاعت کے وقت شعبہ دینیات کی نمائندگی۔ عہد غریب طلبہ کے لئے جب کبھی شعبہ دینیات میں کوئی فنڈ قائم ہوا اس کی خزانہ داری اور تقسیم کی ذمہ داری بلا شرکت غیرے میں نے ہمیشہ ان ہی کے حوالے رکھی، تعلیمی ذمہ داریوں کے سوا جن سے عہدہ برآ ہونے میں کوشش کا کوئی دقیقہ وہ اٹھا نہیں رکھتے تھے، شعبہ دینیات کے ان کاموں کو بھی مسلسل وہ انجام دیتے رہے اور ان ہی کے ساتھ میں نہیں بتا سکتا کہ گرما کی تعطیلات میں انھوں نے جامعہ عثمانیہ کے کتب خانے کی ترتیب و تنظیم اور کارڈ نویسی میں ارباب کتب خانہ کا کتنا ہاتھ بٹایا۔ اس کا ثبوت ان کارڈوں سے مل سکتا ہے، جو محض مولوی عبدالقادر مرحوم کی نگرانی میں تیار ہوئے ہیں، تقریباً ہزار ہا ہزار تک ان کی تعداد پہنچ جائے تو کچھ تعجب نہیں۔

میں اپنی اس شہادت میں متہمم نہیں کیا جاسکتا، اگر اس کی گواہی دوں کہ ان گوناگوں کاروباری تعلقات جن میں ان کو جامعہ کے اساتذہ اور کتب خانے کے دائرہ اہتمام کے اراکین سے مسلسل سلفہ رکھنا پڑا، شاید ہی ایسا کوئی شخص زندہ یا مردوں میں ہوگا، جو مولوی عبدالقادر مرحوم کے متعلق کسی قسم کی شکایت کا احساس اپنے دل میں رکھتا ہو، حیرت انگیز کردار یا کردار جس کی نظیر شکل ہی سے دستیاب ہو سکتی ہیں، یہ نہیں تھا کہ ان کا دل جذبات سے خالی تھا۔ مگر کارِ اصفیہ کے وابستوں میں چند خاص خصوصیتوں کا حامل جو طبقہ ہے، میری مراد قضاۃ اور محاسبین سے ہے، نواب صدیق جنگ بہادر اس طبقے کے متعلق اپنے دوازدہ سالہ تجربے کی تعبیر ان الفاظ میں کرتے تھے کہ لپٹ جانے والے چمٹ جانے والے اس طرح پلٹنے والے اس طرح چمٹنے والے کہ جس معاملے میں ہاتھ ڈال دیا، تخت اور تختہ کے درمیان اور کسی تیسری بات کا سوال ہی ان کے سامنے نہیں رہتا۔ فرماتے تھے، اسی کا نتیجہ ہے کہ ایسے مقدمات جن کا تعلق اس طبقے کے کسی فرد سے ہو، ختم ہونے کا امکان اس کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے، دس سال میں سال اس سے بھی زیادہ مدت صرف ہو جائے تو ہو جائے لیکن اڑنے والے جس دعوے پر اڑ چکے ہیں، اب اس سے نہیں ہٹ سکتے، ستر بار بار جانے کے بعد بھی اکہترویں بار چمٹنے کی امید کو جلا جلا کر گر پڑنے کے بعد اٹھ کھڑا ہونا اور ابتدائی جوش کے ساتھ پھر اسی مقدمہ کو آگے بڑھانے چلانے کی کوشش میں منہمک ہو جانا، شروانی صاحب کا بیان ہے کہ میں نے ایسی جیوٹ رکھنے والے لوگ اپنی زندگی میں نہیں دیکھے۔ ان کو افسوس تھا کہ کیا قیمتی نایاب جوہر تھا، اور خدا ہی جانتا ہے کہ سلاطین اسلامیہ کی مردم شناس نگاہوں نے کہاں کہاں کے لوگوں کو کتنے غور و فکر کے بعد انتخاب کر کے اپنی حکومت کا ان کو جزو بنایا تھا، لیکن جس قوت سے اتنی شکار کیا جاسکتا ہے بلکہ کیا جانا تھا، فیروزپور کے عہد کے قاضی میراج الدین ہی اس کی ایک اچھی مثال ہیں، وقت پران کی سوجھ، ان کی بے پناہ ہمت و جرات، اگر فیروز کی دستگیری نہ کرتی تو سہرے حروف میں بیجا لکری حکومت قاہرہ کے مقابلے میں فیروز کی فتح و کامرانی کے جس واقعہ کو مورخین اپنی تاریخوں میں درج کر رہے ہیں کیا درج کر سکتے تھے؟

مگر ان ہی ہاتھوں کے شکار کرنے والوں کو آج جیو ٹیلیوں پر چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ کسی جیونٹی کو مار کر اپنی کامیابی کا نشانہ بنائیں۔ ان کا خیال تھا کہ دکن کے یہ خانوادے اب بھی اسی کس بل کو اپنے اندر رکھتے ہیں لیکن بجائے ٹگین قلعوں کے جن کی توپوں کو گرو کے بنے ہوئے ان گھر وندوں پر لگا دینے والوں نے لگا دیا ہو، جنہیں بچے بنایا کرتے ہیں، تو یہ قصور کس کا ہے توپوں کا ہے یا ان کا ہے جنہوں نے ان کے دہانوں کو قلعوں سے پیچ کر گھر وندوں کی طرف لگا دیا ہے، لمبی سانس کھینچ کر ان لوگوں کا ذکر کرتے تھے جنہوں نے حکومت آصفیہ کے رئیس اعضاء کو مغلوب کر کے سلطنت کا جو آبن کزور کندھوں پر ڈال دیا جن کے متعلق نہیں کہا جاسکتا کہ کب اور کہاں (لا فحلہ اللہ) اس جوے کو ٹیک کر بھاگ جائیں، خیر میں کیا کہنے لگا، ذکر مرحوم اور ان کے جذبات کا تھا، میں لوگوں کو کیسے یقین دلاؤں کہ ان کی جھکی ہوئی گردن، پیارنا چہرے، پتلے پتلے اعضاء، باریک ہڈیوں کے سینے کے درمیان جو دل تھا وہ کن عالیہ جذبات اور فاضلہ عواطف سے معمور تھا، وہ نرم تھے اور بڑے نرم اتنے نرم کہ میں پچیس سال کے اس طویل عرصے میں کم از کم میں نہیں جانتا کہ کسی کو ان سے جیسا کہ عرض کر چکا ہوں کوئی شکایت پیدا ہوئی ہو، کسی کو کسی قسم کی ٹھیس لگی ہو، لیکن اس نرمی میں گرمی کے شہر آج بھی پوشیدہ تھے، اور وہ پوشیدہ ہی تھے، سید میں بھی ایک ٹیڑھ تھی، سادگی میں پاکپن کے اجزاء بھی جذب تھے کہ لوگوں کو ان کی صرف نرمی اور سیدہ ہی نظر آتی تھی، ان کا شمار اس لئے سادوں میں کیا گیا، لیکن جو ان کے قریب تھے، ذرا زیادہ قریب، اتنے قریب جن کے سامنے کھلنے میں وہ مضامین نہیں محسوس کرتے تھے وہ جانتے ہیں کہ پرانے قاضیوں کے خانوادہ کا یہ اڑیل آدمی جب اڑ جاتا تھا، تو اڑی جاتا تھا، بعض واقعات کا ذکر کرتا، لیکن اب اس کے ذکر سے کیا فائدہ، میری بات وہ کبھی نہیں مانتے تھے، بہت اچھا کے سوا میرے کانوں نے کسی فرمائش کے بعد کوئی دوسری آواز نہیں سنی، الا اس ایک بات میں جس میں لاکھ پلنے کی اور ہلائے کی ہیں نے کوشش کی، لیکن چونکہ انہوں نے طے کر لیا تھا کہ نہیں ہوں گا۔ نہ میں ہلا سکا، نہ میری استاد ہی ہلا سکی، نہ میری رفاقت اور نہ میرا وہ تعلق جس نے خدمت کر کے ان کو میرا مخدوم بنا دیا تھا۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

مولوی عبدالنقاد مرحوم دس و ستریس کے عام شغل کے سوا کچھ لکھنے پڑھنے کا کام بھی کرتے تھے، اس کا پتہ مجھے اس وقت تک نہ چل سکا جب تک کہ ڈاکٹر ٹیٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے انہوں نے ہندوستان میں تصوف کے ارتقا پر تحقیقی مقالہ تیار کرنے کا ارادہ ظاہر نہ کیا۔ جامعہ نے جب اس مقالے کی پیش کرنے کی ان کو اجازت دے دی، اور منجملہ دوسرے حضرات کے اس فقیر کا بھی نام ان لوگوں میں رکھا گیا جن سے مشورہ لینے کی ان کو ہدایت کی گئی تھی۔

تب وہ اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً گفتگو کرنے لگے، تب مجھ پر ان کا یہ مخفی پہلو بھی ایک حد تک واضح ہونے لگا، میں نے جن کتابوں کی طرف اشارہ کیا ڈھونڈ ڈھونڈ کر انہیں اکٹھا کر لے لگے، اپنے مطالعہ کے نتائج سے وقتاً فوقتاً مجھے واقف کرتے رہتے تھے، اس وقت ان کی تصنیفی اور تالیفی صلاحیتوں کے اندازہ کرنے کا مجھے موقع ملا، اس سلسلہ میں انہوں نے مواد کا کافی ذخیرہ جیسا کہ ان کا بیان تھا جمع کر لیا تھا۔ مگر اس خاص وجہ سے جو ان کے اور میرے درمیان ایک راز تھا

مواد کو مرتب کرنے سے چھپکتے ہی رہے، میں نہیں جانتا کہ مواد کا وہ ذخیرہ کیا ہوا کس کے پاس ہے، اس سلسلہ میں مطبوعہ غیر مطبوعہ سیکڑوں کتابوں کا انھوں نے مطالعہ کیا تھا، نتائج اخذ کئے تھے۔ لیکن خدا کی مرضی نہ تھی، کام پورا نہ ہو سکا، اور ان کی زندگی پوری ہو گئی۔ ان کی خاموشی نام و نمود کے بغیر ہمارے جذبات سے الگ تھلگ رہنے کا ایک ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ انھوں نے اپنے ایام ملازمت ہی میں "فلاسفۃ الاسلام" لطفی جعفر مصری کی ایک مفید کتاب کا غالباً ہمارے ہمیشہ و ہم مشرب ڈاکٹر ولی الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ودقہ ما یقیننا کی رفاقت میں ترجمہ بھی کیا تھا، صرف ترجمہ یا اس کے ساتھ کچھ تشریحی اضافے بھی؟ و اللہ اعلم لیکن آپ کو سن کر حیرت ہو گی۔ کہ ایک طرف لوگوں کا جہاں یہ دستور ہے قلم اگر کہیں انھوں نے تراشا ہے، تو اس کے ذکر سبھی آسمان وزمین کو بھر دیتے ہیں۔ کہیں ایک آدھ تقریر یا ان کی چند سطروں کو چھاپ کر کسی اخبار نے اگر ان پر احسان کیا ہو، تو ان سب کا شمار علمی مناقب اور فضل و کمال کی شہادتوں میں کیا جاتا ہے، جو جیسے گواہ بنانے کی ضرورت ہو، ان کو بھی اور جن کی گواہی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ان کو بھی مجلس ہر سوانحی، ہر کوچہ ہر گلی میں گواہ بناتے پھرتے ہیں، لیکن مجھے بالکل یاد نہیں ہے کہ ترجمہ کی اس غنیمت کا تذکرہ میں نے کبھی ان کی زبان سے سنا ہے، غالباً ڈاکٹر صاحب نے مجھے مطلع کیا کہ عبدالقادر مرحوم یہ کام کر رہے ہیں۔

ان کی زندگی کا ایک مخفی پہلو اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہوش ربا، عجوبہ طراز ان کی زندگی کا ایک اور پہلو ہے جس کا علم لامبالہ لغرض کرتا ہوں۔ ان کے مرنے کے بعد یا اس وقت ہوا جب باور کر لیا گیا کہ اب وہ جانتے نہیں ہونگے۔ اگرچہ تصوف پر اس کے مسائل پر کبھی کبھی مجھ سے بطور استفادہ کے گفتگو کیا کرتے تھے، خصوصاً "عجبات" جو نظری تصوف کی ایک بے مثال کتاب ہے اور علم کلام کے ایم لے کے نصاب میں داخل ہے، بجائے اپنے میں نے ایک دفعہ انہیں کو پڑھانے کے لئے دے دی۔ میرے لکھائے ہوئے نوٹ جو طلبہ کے پاس تھے، ان کے چند اوراق پر ان کی اتفاقاً نظر پڑ گئی، دوڑے ہوئے میرے پاس آئے مسکراتے ہوئے ہنستے ہوئے کیا ہے مولوی عبدالقادر صاحب میں نے عرض کیا بولے کتنا مشکل مقام تھا آپ نے عجب طریقہ سے مثال دے کر اس کو حل کر دیا۔ جو کتاب کسی طرح گرفت میں نہیں آ رہی تھی، اب میرے لئے پانی ہو گئی، اعتراف کرتے رہے، خلاف دستور ویر تک اعتراف کرتے رہے، پھر اطمینان سے "عجبات" کو پڑھاتے رہے، حالانکہ اس کی شہادت، مولانا سید سلیمان ندوی دے سکتے ہیں کہ میری تحریک سے دارالعلوم ندوۃ العلماء (لکھنؤ) اور مدرسہ شمس الہدیٰ (پٹنہ) کے نصاب میں عجبات بھی نصاب میں داخل ہوئی، تو اچھے اچھے معقولی مولویوں نے اس کتاب کے پڑھانے سے انکار کیا۔ تصوف بھی پڑھانے کی چیز ہے یہ مجذوبوں کی بڑ ہے؟ صوفی خدا جانے کہاں کہاں کی ہانکتے ہیں، ان کے شعلیات کو کون سمجھ سکتا ہے، ان ہی قیود کی گرد اچھال اچھال کر اس کتاب کے پڑھانے سے جو معذور سی تھی چھپاتے رہے، دیوانہ ہے جس نے اس کتاب کو نصاب میں شریک کیا۔ بڑے فاضل ہیں تو خود ہی چند سطریں پڑھا کر دکھادیں۔ میں نے سنا ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ فقیر بھی کو سا گیا یا یاد کیا گیا۔ لیکن بایں ہمہ مولوی عبدالقادر مرحوم نے پہلے سال جب اطمینان سے اس کتاب کو پڑھا لیا تو پھر ہر سال پڑھانے کے لیے تیار ہو

اگرچہ ہر سال کی ابتدا میں ان کا اصرار یہی ہوتا تھا کہ جب تک تو ہے اس کتاب کو پڑھنا تو رہے۔ لیکن میں نے یہی کہہ کر کہ میں کب تک ہوں؟ آپ کو کیا معلوم؟ پھر آپ ہی کو پڑھانا ہو گا۔ ابھی سے اس کو قابو میں کر لیجئے۔ بغیر کسی دغدغہ کے میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ اس پوری کتاب میں مشکل ہی سے ایک دو مقامات ایسے آئے ہوں گے، جن کے متعلق ان کو مجھ سے گفتگو کرنے کی ضرورت پیش آئی، ورنہ اپنے مطالعہ سے اس نہ پڑھے ہوئے فن کے اوق مسائل پر انھوں نے خود عبور حاصل کیا۔

ہاں! تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ تصوف کے متعلق میرا علم ان کے متعلق صرف اس حد تک تھا کہ ذہنی اور فکری طور پر اس فن کے مسائل سے ان کو لگاؤ پیدا ہو چکا ہے، بس۔ لیکن کیا ملا بھی اس راہ میں وہ چل پڑے ہیں، خدا شہید ہے کہ جب تک آخر دفعہ بیمار پڑ کر وہ ہسپتال نہیں گئے تھے انھوں نے کچھ ایسے حال میں اپنے آپ کو رکھا کہیں بھانپ بھی نہ سکا کہ اس زندگی سے آگے بڑھ کر ان کا دماغ اتنی ہندی حاصل کر چکا ہے جس کے بعد دوسری زندگی کے واقعات کا نگاہوں کے سامنے آ جانا ناممکن ہے۔

شائد جب وہ بیمار ہوئے، زیادہ بیمار ہوئے۔ افسوس اور حسرت کے ساتھ جب لوگوں نے ان کا ذکر شروع کیا تب بھولنے لے مجھ سے کہا کہ وہ راتوں کو جاگا کرتے تھے، آہیں مارا کرتے تھے، رویا کرتے تھے۔ ہائے اس کے آگے رویا کرتے تھے جس کے قدموں پر سر رکھ کر رونے ہی کے لئے آدم زاد پیدا ہوا ہے، وہ روتے تھے حالانکہ ہمارے سامنے تو وہ ہمیشہ ہنستے رہے، میں نے کہنے والوں سے حسرت کے لہجہ میں سنا، صرف روتے تھے رات ہی ان کے لئے دن تھی، دیوانہ وار گھر سے نکل کر اس وقت جب کہ سارا عالم سوتا ہے وہ کسی کی تلاش میں سڑکوں پر گھومنا کرتے تھے، بیابانوں میں، جنگلوں میں، ویرانوں میں پکارا کرتے تھے، زندگی کا یہ عجیب پہلو مجھے اس وقت بتایا گیا جب دنیا اور دنیا والوں کو اپنی زندگی کے اس پہلو کو بتاتا کر لوگ اپنا دین بیچ کر ان کی دنیا خریدتے ہیں۔ نمازیں بھی پڑھتے تھے، وظیفوں کا بھی مشغل تھا، اور اوراد کا میں بھی لگے رہتے تھے، لیکن ان میں تو ان کو بھی مشغول پایا گیا ہے، جن کا دل ہمیشہ روپوں میں ڈوبا رہتا ہے، ان کا دماغ دل کو اور دل دماغ کو جھٹلاتا رہتا ہے، یہ ظاہر وہ ظہر کو وہ شائد دھوکہ دیتے ہیں، لیکن درحقیقت وہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں، یا اپنے دھوکوں سے خود کو دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ لیکن۔ مرحوم عبدالقادر پہلے۔ سنایا گیا، کہ کالج ان کو جو کچھ دیتا تھا، ڈھائی سو بھی دیتا رہا، تین سو بھی اور بالآخر چار سو بھی پاتے رہے۔ لیکن جو کچھ ان کا حال ڈھائی سے پہلے تھا، ڈھائی سو، تین سو، چار سو، ہر منزل میں دیکھنے والوں نے دیکھا کہ ایک حال میں ہیں، دنیا میں جب آئے تھے جب بھی ان کے پاس کچھ نہ تھا، کالج میں جب داخل ہوئے اور مذہبی محکمہ نے ان کو وظیفے سے سرفراز کیا، اس وقت بھی انھوں نے اپنے پاس کچھ نہ رکھا، اور کالج نے جب خلیفہ رقوم سے ان کی ماہوار خدمت کی، تو میں نے سنا ہی نہیں، بلکہ قریب قریب دیکھنے کے دیکھا کہ خاندان کی بیوہ اور مکین عورتیں کلاواٹ ضعیف اور کمزور رشتہ داروں کا ایک گروہ تھا جو رونا جاتا تھا، ان کے جنازے کے ساتھ رونا جاتا تھا، جب قبر کے وہاں پر ان کے جنازے کا تختہ آیا اس وقت بھی رونا جاتا تھا۔ رونا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا، جو کچھ ملتا تھا سب دے دیا۔ ان ہی کو دے دیا جواب دو رہے ہیں کہ اب ان کو کون دے گا۔ ان ہی میں جامعہ کے طلبہ کی بھی ایک معقول تعداد تھی قبر کے سر

”صرف بیماری کے ایام کی تنخواہ ان کی رکھو تاہم بنک میں جمع ہو گئی ہے اس کے برآمد کرنے میں
 دشگیری کیجئے، ان کی بیوہ تین بچوں کی ماں کے پاس کھانے کے لئے بھی کچھ نہیں۔“
 پندرہ سولہ سال تک سیکرٹوں کی ماہوار پالنے والا اور بنک میں صرف بیماری کے زمانے کی تنخواہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
 آنکھوں میں آنسو ڈبٹا گئے، دل کو تھما۔ دگھو تاہم بنکر کے نام کچھ لکھ کر دیا۔ ہوش اُٹ گئے، جب اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ
 جس نوعیت مکان کو وہ اپنی طرف منسوب کرتے تھے دراصل وہ بھی ان کے سرمایہ سے نہیں بناتھا، کوئی ان کے چچا زاد بھائی ہیں
 ان ہی سے لے کر نبوا یا تھا۔ کرایہ دیتے تھے۔ وعدہ کیا تھا کہ بچا بچا کر اپنی تنخواہ سے ادا کرتا رہوں گا لیکن جسے خدا دوسروں کے
 بچانے کے لئے پیدا کیا کرتا ہے وہ بھی کچھ بچا سکتا ہے، جہاں تک معلوم ہے اب تک مشکل ہی سے کرایہ کے سوا وہ کچھ ادا کر سکے
 تھے، ہاگوں ترچھوں کی شکل انھوں نے کبھی نہیں بنائی، فیشن کا شوق اس وقت بھی نہیں ہوا، جب اٹھتی جو انیوں
 میں بہر حال ہر شخص پر یہ شوق سوار ہوتا ہے جو جوانی کے جنون میں مبتلا کیا جاتا ہے، قیمتی کھانوں، قیمتی لباس، قیمتی پوشاک
 قیمتی ساریوں میں۔ سے کسی چیز نے ان کو اپنی طرف نہیں گھیرا، زندگی محتاط تھی، مگر جو ملتا تھا ان کے واسطے سے دوسروں کو
 مسلسل لٹا رہا، خالی ہاتھ آئے تھے اور خالی ہاتھ چلے گئے، جیسے خالی ہاتھ ان کو بھی بہر حال چلنا ہی پڑے گا، جو اپنی انھوں
 کو بھرے ہوئے جی رہے ہیں۔ دینے کا یہ حال تھا اور لینے کے متعلق میں جانتا ہوں۔ غالباً صرف ان ہی کو جانتا ہوں کہ
 اگلنے کے لئے کبھی زبان کو کیا کھولتے، یہ واقعہ ہے کہ اشارہ ہو یا کیا یہ قطعاً کسی زمانہ میں کبھی انھوں نے اس کی شکایت
 بھی نہیں کی جیسے سب کرتے ہیں کہ امتحان کے پیرچوں میں بھی میرا حصہ کیوں نہ رکھا گیا، حالانکہ امتحانی مجالس کے اوپر اور
 نیچے تمام مذاج میں میرا ان کا ہمیشہ ساتھ رہا۔ رحمتہ اللہ علیہ جس وقت کے لئے جیتے تھے وہ وقت ان پر آگیا اور جو بھی
 جی رہے ہیں ان پر آئے گا، لیکن بظاہر فرق ہے ان لوگوں میں جو مرتے کے لئے جیتے ہیں، اور ان میں جو جینے کے لئے جیتے ہیں لیکن
 بہر حال انھیں مرنا ہی پڑتا ہے۔ سلام ہو، میرے دوست اور رفیق تمھاری زندگی دوسروں کے لئے عبرت بنے، آنکھوں
 کی پٹیاں ان شعاعوں سے نکلیں، جو تمھاری تابناک حیات سے تمھارے بعد نکل کر تمھارے جاننے
 والوں کے دلوں کو جگمگا رہی ہیں، وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِّیْ لِلّٰہِ سَرِبَ الْعَالَمِیْنَ

العبد الكسب المذنب الجاني
سناظر حسن الكيداني
غفر الله له ووطنه

آخرش منزل وادی فاسوشان است به حالیا غلغله و گنبد افلاک انداز

۲۵ / آذر ۱۳۵۳ / روز یکشنبه / ۱۴۰۴ / الهامی، علی محمد (تلفظ و نگارش) (حسین ریادکن)

ادارے کی خبریں

امتحانات کے مرکوزوں کی روئدادیں

مرکز گدوال | مہرگیرہ بجے صبح میں گدوال پہنچا۔ جناب

اسٹیشن پر موجود تھے مجھے نہایت آرام کے ساتھ جناب مولوی سید فانی حسین صاحب اول تعلقہ دار کے مکان پر پہنچایا گیا جہاں میرا قیام رہا۔ جناب تعلقہ دار صاحب نے خوش اخلاقی سے کھانے پینے میں میری مرضی کا بڑا خیال رکھا۔ پہلے روز شام میں 'مفتہ صاحب ادارہ کے ساتھ میں نے اس عمارت کا معائنہ کیا جہاں امتحان منعقد ہونے والا تھا۔ یہ نہایت کثافتہ اور سوزوں جگہ پر واقع تھی۔ زمانہ کے لئے پردہ کا خاص انتظام تھا۔ گیٹ پر چہرہ کسی کو متعین کر دیا گیا۔ مرکوز نسوان کی نگران کاریہاں کے زمانہ اسکول کی صدر محلہ عائشہ بی بی صاحبہ تھیں۔ میرا درکریوں کا انتظام تھا اور سختی سے نگرانی کی گئی کسی کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملا۔ مولوی عبدالرحمن صاحب صیغہ دار تحصیل نے ادارہ ادبیات اردو سے اپنی غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔ ان کی وجہ سے یہاں کے تاریخی آثار کے دیکھنے میں بڑی مدد ملی۔

۹ مہر اردو دانی کا امتحان وقت مقررہ پر شروع ہوا۔ ۱۰ مہر صبح امانت کا پرچہ ختم ہو گیا۔ دوپہر میں ان کا کوئی پرچہ نہ تھا۔ اس لیے میں نے صدر محلہ اور نگران کاری صاحبہ اور ان کے ساتھی کا شکریہ ادا کیا۔ ۱۰ مہر صبح زبان دانی کا زبانی امتحان تھا۔ میں نے ہر امیدوار کی معیار قابلیت کا لحاظ کرتے ہوئے نشان دہی کی۔ کسی امیدوار کو بھی جوابات کے دینے میں پریشان نہ پایا۔ یہ ادارہ ادبیات اردو کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ ان امیدواروں میں بعض بڑے پرانے اور عمر رسیدہ لوگ تھے۔ بعض نے تو صرف ادارہ کی سند حاصل کرنے کی خاطر شرکت کی تھی۔ میں یہاں چند ایسے

اصحاب کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں جن کی دلچسپیاں ادارہ کے ساتھ بہت زیادہ ہیں۔ ان اصحاب کے دلوں میں علم اور خصوصاً ادارہ ادبیات اردو کی ایک تڑپ ہے وہ چاہتے ہیں کہ ملک کے اس گراں قدر علمی ادارہ سے اپنی بے لوث دلچسپی اور عقیدت مندی کا اظہار کرتے رہیں، مناسب سمجھتا ہوں کہ فرداً فرداً تھوڑا سا تعارف ہمارے ادارہ سے کرادیں :-

سرپرست :- راجہ سویشور راؤ صاحب والی اسٹیٹ دوم کنبھہ ودانا دھارانی صاحبہ اسٹیٹ

نائب سرپرست :- ساجہ سرور ریڈی صاحبہ کنبھہ ہارانی صاحبہ اسٹیٹ مولوی سید فانی حسین صاحب اول تعلقہ دار محمد علی خان صاحب اول مددگار مالی۔

” بشیر اللہ صاحب دوم ”

سرٹیفکیشن ریڈی صاحبہ منعقد

پنڈت گندے راؤ صاحب ناظم عدالت ضلع

یہ حضرات ضلع کے معزز عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود اس ادارہ سے اپنی پوری عقیدت مندی کا اظہار فرما رہے تھے۔

راجہ صاحب امتحان میں اول آنے والے طلبہ کو تحفے عطا کرتے ہیں۔ تاکہ ادبیات اردو کی طرف ان کی زیادہ توجہ اور دلچسپی برقرار رہے۔ راجہ صاحب ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔

جناب اول مددگار صاحب ضلع نے اپنے تحقیر کو اس بات پر مجبور کیا ہے کہ جب تک وہ ادارہ ادبیات اردو کا امتحان کامیاب کر کے سند حاصل نہ کر لیں اس وقت تک ان کی ترقیاں مسدود سمجھی جائیں گی اور ان کے ساتھ کوئی لحاظ نہ کیا جائے گا۔

جناب دوم مددگار مال نے دوران امتحان میں ایک وقت ہال میں تشریف لاکر اپنی علمی دلچسپی کا ثبوت دیا۔

عدالت کے معزز عہدہ دارین کی دلچسپی ادارہ سے کسی طرح کم نہیں تعطیلات ہونے کی وجہ سے باہر گئے ہوئے تھے۔ مجھے ان سے ملاقات کا موقع نہ ملا۔ جناب اول تعلقہ ارمہ صاحب چینیٹ جمعی ہمارے شکر یہ کہ زیادہ مستحق ہیں کیونکہ صاحب موصوف نے مجھے اپنے ساتھ طبرکرا اور میری ساری ضروریات کا خیال فرما کر ادارہ کا حق دوستی ہی ادا نہیں کیا بلکہ امتحانی سوالات کا ایک ایک پرچہ مجھ سے مانگ کر اپنی بے پناہ علمداری کا اظہار کیا۔ انھوں نے ان پرچہ جات کو پرچہ کو خوشنودی کا اظہار کر کے اپنے ملنے جلنے والوں سے اس ادارہ کے معیاری سوالات کے متعلق تشریف کی۔ مجھے اس سے زیادہ کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ انھوں نے بطور یادداشت کے امتحانی سوالات کی ایک ایک نقل اپنے فائل میں رکھ لی ہے تاکہ ہمیشہ یادگار رہے اور مجھ سے کہا ہے کہ میں ادارہ کے جملہ عہدہ داروں اور بالخصوص اس کے سرگرم کارکن ڈاکٹر زور صاحب کو ان کی دیرینہ عقیدت مند کا سلام پہنچا دوں۔

حکیم منصور علی صاحب وکیل ناگر نڈل کی محبت اس ادارہ کے ساتھ عشق کی حد تک پہنچ گئی ہے۔ صاحب موصوف ہر سال اپنے فائدان کے کسی نہ کسی امیدوار کو ادارہ کے امتحان میں شریک کراتے ہیں اس سال بھی انھوں نے اپنی ایک لڑکی کو گدوال مرکز سے شریک کر دیا اور دوسرے فائدان کی لڑکیوں کو حیدرآباد مرکز سے شریک کر کے اپنے تعلق کا بین ثبوت دیا۔ مجھے یہ بھی سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ وکیل صاحب کسی باہر کی یونیورسٹی کے فارغ التحصیل بھی ہیں لیکن اس کے باوجود گزشتہ سال انھوں نے خود بھی ادارہ کے امتحان میں شریک ہو کر کامیابی حاصل کی ہے ان کے اس شوق سے بے حد متاثر ہوا۔ میں اپنی

انتہائی مسرت کا اظہار ادارہ کی ہر دل عزیز پر کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آئندہ ادارہ ادبیات اردو و عربی سے عزیز ترین ہوتا جائے گا۔ ادارہ قابل مبارک باد ہے جو اس قلیل عرصہ میں ملک کے طول و عرض میں ایسے عزیز زین ہی خواہ اور علم دوست حضرات پیدا کر رہے ہیں۔

میں اپنی رپورٹ ختم کرنے سے پیشتر گدوال کے ان فوجا جوشیلے کارکنوں کو کبھی نہیں بھول سکتا جن کی خاموش طبیعت بے لاگ محبت آہستہ آہستہ یہاں کے ہر انسان کو ادارہ ادبیات اردو کا ہمدرد بنانے میں ہمہ تن منہمک ہے۔ گدوال میں ادارہ ادبیات اردو کی شاخ کے جو کارکن ہیں ان حضرات کا نام تمام تعارف کرانا میں زیادہ مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ ہر کارکن کی کوشش دوسرے سے کم نہیں اور یہ چینیٹ جمعی ہر کارکن ادارہ کا پرچار اپنوں اور غیروں میں کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہے۔ یہاں ایک کتب خانہ ترقیہ بھی ہے جس کے بانی مخد صاحب ادارہ ہیں۔

جس میں مختلف رسائل و اخبارات اردو و انگریزی آتے ہیں۔ دو تین سوکتے ہیں جو مشعل ہیں انگریزی، اردو، فارسی و عربی پر مجھے کتب خانہ کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ صبح چھ بجے سے لے کر شام کے (۷ بجے) تک کھلا رہتا ہے۔ ہر علم دوست اس بے بہا دولت سے سیراب ہوتا ہے اس کتب خانہ کے بانی اور ان کے شرکا و کار وہ ہتیاں ہیں جو آج ادارہ کی ہر آواز پر پیش نظر آتی ہیں ان کی پیشانیوں پر ادارہ کی بے لوث محبت کندہ ہے۔

میں جناب مولوی سید حسین صاحب مخد گدوال کا فخر یہ ادا کرتا ہوں کہ صاحب موصوف نے اپنی گونا گوں مصروفیتوں کے باوجود میری ہر طرح سے مدد کی۔ ان کی فرشتہ صفت سیرت اور معصوم طبیعت نے میرے دل میں ان کے متعلق

بہترین جذبات پیدا کئے ہیں۔ مولوی صاحب کو ادارہ ادبیات اردو کا بہترین دوست، بھائی خواہ اور خاموش کارکن سمجھتا ہوں۔ مولوی صاحب کی خواہش ہے کہ ادارہ ادبیات اردو دائمی طور پر گدوال کو اپنا مرکز قرار دے۔

سید محمد الدین احمد
مرکز گلبرگہ شریف
اسٹیشن پر مولوی نصیر الدین صاحب نظامی و مسٹر مسعود انصاری موجود تھے۔ مولوی علی الدین صاحب انصاری وکیل ہائی کورٹ کے دولت خانہ پر بیرے قیام و طعام کا انتظام تھا۔ جہاں مجھے آرام و اطمینان رہا۔

امتحان میں مولوی نصیر الدین صاحب نظامی و مخیر حضرت کے اشتراک عمل سے مناسب نگرانی رہی۔ طبقہ انات کی نگرانی، سواری و پردہ کا اچھا انتظام رہا۔ کوئی بات قابل شکایت پیش نہ آئی۔

محمد عبدالواحد

مرکز نظام آباد
مرکز نظام آباد پر ہونچا اور ڈاک بنگلے میں مقیم رہا۔ ۸ مہر ۱۳۵۲ء کو مولوی

غلام احمد صاحب وکیل کے مکان پر اپنے آسنے کی اطلاع دینے گیا۔ چند منٹوں کے بعد ادارہ نظام آباد سے طاقات ہوئی۔ وکیل صاحب موصوف کی ہمراہی میں وقت مقررہ پر مدرسہ فوائیہ نظام آباد گئے جہاں امتحان کا انتظام کیا گیا تھا۔ امتحان گاہ میں پہلے دن مولوی مولوی محمد حسین خاں صاحب مخد ادارہ نظام آباد کے علاوہ مولوی غلام احمد صاحب وکیل و مسٹر کاشانی ناتھ راؤ وکیل لکھنؤ اور مولوی اعجاز اللہ خاں صاحب اول مدرسہ مدرسہ فوائیہ نظام آباد و محمود عالم صاحب نائب معتمد ادارہ تشریف لاکر بہت دیر تک ٹھہرے رہے اور امتحانات سے متعلق اپنی دلچسپی کا اظہار فرماتے رہے۔ معتمد صاحب شاخ مقامی آخر وقت تک ٹھہرے رہے۔ دوسرے دن اردو دانی کے امتحان میں ام طالبہ ترکہ قصور، ان کے امتحان کے حلقہ انتظامات مولوی غلام احمد صاحب

وکیل و مولوی حسین خاں صاحب معتمد شاخ مقامی نے بڑی محنت و دلچسپی کے ساتھ نہایت عمدہ طریقہ پر فرمائے تھے۔ طالبہ کی نگرانی کے لئے مولوی غلام احمد صاحب وکیل نے اپنی ذاتی دلچسپی اور کوشش کو کام میں لاکر محل مولوی ابو طاہر عبدالقادر رسول سرحن نظام آباد و مسٹر ڈاکٹر گلبرگہ شریف محل سرتاج عالم صاحب ہتھم پولیس کو امتحان گاہ تک تشریف لانے کی زحمت دی تھی۔ محل مولوی ابو طاہر عبدالقادر صاحب نے متذکرہ صدر تین خواتین کی مدد سے اردو دانی کے امتحان کی نگرانی فرمائی اور ان کا زبانی امتحان بھی لیا۔ پردہ کا معقول انتظام تھا۔ اس سلسلہ میں خاص طور پر میں اس کا ذکر ضروری خیال کرتا ہوں کہ امسال مولوی غلام احمد صاحب کی ذاتی سعی و کوشش اور دلچسپی کی بدولت اردو دانی کے امتحان انات میں اکثریت ایسی ہیئتہ طالبہ کی تھی جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے۔ طالبہ نے نہایت خوشی سے امتحان دیا۔ اس خصوص میں مسٹر کاشانی ناتھ راؤ وکیل کو وکیل بھی غلام احمد صاحب کی اس کوشش میں برابر کے شریک رہے ہیں۔ اردو دانی کے حلقہ امیدواران انات و ذکر کو مولوی حسین خاں صاحب نے خاص طور پر بڑی محنت سے تعلیم دے کر امتحان میں شرکت کے قابل بنایا تھا جس کے لئے ادارہ کو ان کا خاص طور پر مشکور ہونا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ نظام آباد میں ادارہ کے مقام صد کی اشاعت کے لئے صاحب موصوف کا وجود نہایت غیبت ہے۔ ان کی ذاتی دلچسپی، محنت، کام کرنے کی اہمیت اور خدمت کرنے کا جذبہ فوجیوں کے لئے قابل شکست اور ایسے شخص اور سرگرم کارکن ادارہ کی خوش قسمتی کا باعث ہیں۔ مولوی غلام احمد صاحب وکیل کی رہنمائی، دلچسپی و ہمدردانہ مشورے قابل ذکر ہیں۔ موصوف نظام آباد کی ایک ذی اثر، علم دوست اور ہرول عزیز ہستی ہیں۔ ادارہ کے مقام صد کی تکمیل اور اشاعت میں وہ خاص طور پر دلچسپی لیتے اور معتمد صاحب مقامی کی رہنمائی و امداد فرمایا کرتے ہیں۔ توقع ہے کہ آئندہ سال نظام آباد مرکز سے زیادہ

شرکار اور کارکنان ادارہ کی خواہش ہے کہ یہ امتحانات بجائے
 ہر کے تیر کے اواخر میں ہو اگر یہ کیونکہ وہ تیر کی چھٹیوں میں تعلیم دے
 سکیں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ طلبہ کو شریک امتحان کر سکیں گے۔
 نیز بارش اور کچے راستوں کی خرابی کی وجہ سے عبور و مرور میں جو
 بے حد دشواریاں پیش آتی ہیں ان سے وہ محفوظ رہیں گے۔ مثلاً
 ہنگولی سے قریب کے دیہات کے اکثر شرکاروں نے پر بھنی کو اپنا مرکز
 منتخب کیا تھا۔ حالانکہ ہنگولی قریب ترین مقام تھا۔ اس کی وجہ
 یہ تھی کہ اس دیہات سے پر بھنی تک بس کے ذریعہ سفر کیا جاسکتا تھا
 اور ہنگولی تک بتدی یا پیدل سفر کرنا ہوتا تھا۔ راستے میں دو
 ندیاں بھی ملتی ہیں اگر پاؤں ہو جائے تو ان کا عبور کرنا اور مشکل ہو جاتا ہے
 ان وقتوں کے باعث اور بالخصوص دس و تندرین کی سہولت کے
 لئے مناسب یہی ہے کہ تیر کے اواخر میں یہ امتحانات لئے جائیں۔
 مقامی عہداروں سے کلب میں روزانہ گفتگو کا موقع ملتا رہا۔
 ادارہ سے ان کی دلچسپی قابل تشکر ہے۔ کلب میں بھی ادارہ کے
 امتحانات کو تسلیم کئے جانے کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔
 صدر شاخ جناب نجم الدین صاحب انصاری اور ان کی مکیم
 ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جناب نجم الدین صاحب کو ادارہ
 سے گہری دلچسپی اور محبت ہے وہ اس کام کو آگے بڑھانے میں نمایاں
 حصہ لینے رہتے ہیں۔ روزانہ امتحان میں بھی آپ دوسرے عہداروں
 کے ساتھ تشریف لاکر انہیں ادارہ کے کاموں سے تفصیلی طور پر
 واقف کروایا۔

جناب محمد عثمان خاں صاحب کمالی معتمد شاخ کا شکریہ کسی
 طرح بھی ادا نہیں کیا جاسکتا یہ تقریباً تمام اخراجات ادارہ اپنی
 ذات سے ادا کرتے ہیں۔ ادارہ کا دفتر بھی اپنی کے گھر میں ہے ایک
 چھوٹا سا کتب خانہ اور دارالمطالعہ بھی دفتر ہی کے ساتھ ہے ان کی
 کوشش اس جھوٹے سے تعلق میں قابل تحسین ہے۔ ان کے علاوہ

پہونچ گیا اور بکان مولوی سید طفیل صاحب وکیل ہائی کورٹ صدر
 شاخ ہمنابا و قیام کیا جہاں قیام و طعام کا انتظام بہت اچھا تھا۔
 دوسرے دن سے حسب پروگرام امتحانات ہوئے۔
 مرکز نسواں کی نگران کار جناب محترمہ قرینہ نسیم صاحبہ
 دختر جناب ڈاکٹر محمد داؤد خاں صاحب میڈیکل افسر دو خانہ ہمنابا و
 تھیں جن کی نگرانی میں اردو دان کے تحریری و تقریری امتحانات بھی
 لئے گئے۔

ذکر کے لئے مولوی سید طفیل صاحب وکیل ہائی کورٹ
 صدر مرکز ہمنابا و کا مکان مرکز مقرر کیا گیا تھا۔ اردو عالم کے امیدوار
 منصف کچہری و تحصیل کچہری کے سر رشتہ دار و صبیحہ دار اور اہل کار تھے۔
 مولوی محمد جمال خاں صاحب غوری منصف ہمنابا و نے
 اپنا قیمتی وقت اور تعطیلات امتحان کی نگرانی میں صرف کئے۔ نین
 روز تک مسلسل امتحان چارہ بجے صبح و دوپہر ٹھیک وقت پر تشریف لائے
 تھے اور بعد برخواست امتحان تشریف لے جاتے تھے۔ زبانی امتحانات
 میں خود ہی سوالات مندرجہ پرچہ جات پوچھتے تھے۔ جناب نے یہ بھی
 فرمایا کہ آئندہ سال اس مرکز سے سو ڈیڑھ سو امیدواروں کو شریک
 کرواؤں گا۔ یہ پہلا وقت ہے اس لئے خاطر خواہ کوشش نہ ہو سکی۔
 رعایا کی ایک درخواست ہے کہ امتحانات سال میں ایک
 دفعہ لینے کے بجائے دو دفعہ لئے جائیں تو ہمارے لئے بے حد مفید
 ثابت ہوں گے۔ چنانچہ ان کی درخواست منسلک ہذا ہے۔

شیشینیا

مرکز ہنگولی میں ہر مہرہوم شنبہ کی صبح ہنگولی پہونچا۔ معتمد
 شاخ سے ملاقات ہوئی۔ معتمد صاحب نے تمام انتظامات
 مکمل کر دیئے تھے۔ مقامی مدرسہ کے اساتذہ صاحبان کو بھی نگرانی
 کے لئے زحمت دی گئی تھی۔ مرکز نسواں کا انتظام جناب قرینہ نسیم صاحبہ
 صدر معلمہ ہرستہ تیار نسواں کے تفویض کیا گیا تھا۔

شاخ اورنگ آباد ۱۳۵۳ء کے لئے شاخ ادارہ ادبیات اُردو اورنگ آباد کی مجلس انتظامی کے لئے حبیل

اصحاب عہدہ دار و ارکان منتخب ہوئے۔

۱۔ مولوی ساجد علی صاحب صدر مہتمم تعلیمات صدر

۲۔ رائے چھوٹے لال صاحب نائب صدر

۳۔ مولوی محمد یحییٰ صاحب منظم مکتبہ و صوبہ داری مہتمم عمومی

۴۔ غازی معین الدین صاحب وکیل معتد امتحانات

۵۔ مولوی عبداللہ صاحب قریشی معتد دارالمطالعہ

۶۔ عارف الدین حسن صاحب دوم نفعدار خازن

۷۔ محمد رابعیم صاحب کچور رکن

۸۔ محمد حسن صاحب زبیری مہتمم تعلیمات "

۹۔ شرف الدین صاحب صدر مدرس و سلطانہ "

۱۰۔ ولی محمد خاں صاحب دوگارا اورنگ آباد کالج "

مجلس انتظامی کا ایک اجلاس بتاریخ ۱۱/۱۲/۱۳۵۳ء

مقام رحمت منزل منعقد ہوا۔ حسب ذیل اصحاب نے

شرکت کی مولوی محمد عطاء اللہ صاحب مہتمم مسٹر بی راؤ صاحب بی اے

رکن۔ مولوی مرزا محمد بیگ صاحب مہتمم شعبہ تقریر۔ مولوی سید تاج الدین صاحب

منشی فاضل نائب مہتمم شعبہ تقریر۔ مولوی محمد علی خاں صاحب مہتمم شعبہ

طلبہ۔ محمد عبدالرحمن نائب مہتمم شعبہ طلبہ۔ دیگر اراکین شعبہ طلبہ نے

بھی جلسہ میں شرکت کی۔ حسب ذیل امور طے پائے۔

۱۔ چونکہ مولوی میر الدین صاحب منظم دارالمطالعہ لا کلاس کی شرکت کے لئے مجبور آباد

میں سکونت پذیر ہیں اس لئے دارالمطالعہ کے انتظام کے لئے کسی منظم کا انتخاب

فوری ہے چنانچہ بالافاق آرا مولوی میراج علی صاحب دار و عدا اس کو منظم منتخب

کیا گیا موصوف نے بھی اس عہدہ کی انجام دہی کے لئے اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔

۲۔ طے پایا کہ اخبارات کے قائلین گزشتہ اس کثرت کے ساتھ جمع ہو گئے ہیں

ان کی حفاظت ممکن نہیں اس لئے ان کو فروخت کر دیا جائے۔

جناب شیخ عبداللہ صاحب مدرس و مصطفیٰ خاں صاحب طالب کی
مساعی بھی شکریہ کے لائق ہیں۔

میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ ادارہ کے اس

ٹھوس اور خاموش کام کو دیکھ سکا جو ملک میں ذہنی انقلاب کی

تجربہ میں مصروف اور علم و ادب کا صحیح ذوق پیدا کر رہا ہے۔

محبوب حسین جگر

دور کے امتحان کے لئے ملک میں انتظام کیا گیا تھا

مرکز بسنت اور انات کے لئے مدرسہ نسواں میں۔

میں نو بجے ملک پہنچا مولوی عبدالحی صاحب منصف مصروف

انتظام تھے میز اور کرسیاں بچھا دی گئی تھیں۔ وقت پر پہنچ کر

گیا اور تقسیم کیا گیا۔ جملہ امیدواران امتحان میرے سامنے تھے

اور دوسرے نگران کار کی ضرورت نہیں تھی تاہم بھی محاسب حساب

تحصیل اور سرٹشہ دار صاحب عدالت منصفی نے برابر بہت

ہاتھ بٹایا منصف صاحب تشریف لے گئے اور تحصیل دار صاحب تشریف

لائے اور بہت دیر تک موجود رہے۔ دو روز امتحان ادارہ کے مقررہ

اوقات پر لیا گیا لیکن تیسرے دن چونکہ گاڑی ایک بجے نکلتی تھی اس لئے

امتحان کا وقت ۱۱ تا ۱۲ مقرر کیا گیا تھا امیدوار بروقت آئے

اور پرچہ بھی تقسیم کر دیا گیا۔ منصف صاحب اور تحصیل دار صاحب

بھی تشریف لائے تھے اور آخر تک ٹھہرے رہے۔ پرچوں پر مہریں وغیرہ

لگانے کے بعد منصف صاحب اور دیگر حضرات نے ہمیں خدا حافظ کہا۔

بیکم فرید مرزا صاحب نے نگرانی کے فرائض انجام دئے۔ معلوم ہوا کہ

منصف صاحب اور تحصیل دار صاحب ہی کی کوششیں تھیں کہ بسنت اب

کا دفتر مرکز قرار پایا۔ انات میں لورالہ صاحبہ اور سعید النساء صاحبہ

معلومات مدرسہ نے کوشش کی اور مولوی منظر الدین صاحب نے ان کا

ہاتھ بٹایا۔ انھیں کی سستی تھی کہ چالیس لڑکیاں اُردو وانی کے امتحان

میں شریک رہیں۔

اکبر

اردو امتحانات کے چار سالہ نتائج

ذیل کے تحت سے اردو امتحانات (مختصر و تفصیل) کے شرکاء اور کامیاب امیدواروں کی تعداد درج ہوئی ہے

اردو عالم										اردو فاضل										خوش فوہی																													
اردو زبان عالی					اردو عالم					اردو فاضل					خوش فوہی					اردو عالم					اردو فاضل					خوش فوہی																			
کامیاب					امتحان					کامیاب					امتحان					کامیاب					امتحان					کامیاب					امتحان														
نمبر					نشان					نمبر					نشان					نمبر					نشان					نمبر					نشان					نمبر					نشان				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				
۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲					۱۳۸					۲۳					۱۰۵					۱۳۲					۱۵۲				

ذیل کے تحت سے اردو امتحانات (مختصر و تفصیل) کے کامیاب امیدواروں کی مجموعہ اور تفصیل درج ہوئی ہے

نمبر	خوش فوہی				اردو فاضل				اردو عالم				اردو زبان عالی				اردو عالی			
	کامیاب		امتحان		کامیاب		امتحان		کامیاب		امتحان		کامیاب		امتحان		کامیاب		امتحان	
	نمبر	نشان	نمبر	نشان	نمبر	نشان	نمبر	نشان	نمبر	نشان	نمبر	نشان	نمبر	نشان	نمبر	نشان	نمبر	نشان	نمبر	نشان
۱	۸۲	۲۳۲	۱۸۳	۲۳۲	۲	۱۱	۱۱	۲۳	۳	۱۱	۱۱	۲۳	۳	۱۱	۱۱	۲۳	۳	۱۱	۱۱	۲۳
۲	۸۲	۵۰۸	۲۳۹	۵۰۸	۲	۱۱	۱۱	۲۳	۳	۱۱	۱۱	۲۳	۳	۱۱	۱۱	۲۳	۳	۱۱	۱۱	۲۳
۳	۷۷	۱۱۲۸	۸۸۵	۱۱۲۸	۲	۱۱	۱۱	۲۳	۳	۱۱	۱۱	۲۳	۳	۱۱	۱۱	۲۳	۳	۱۱	۱۱	۲۳
۴	۷۷	۱۱۲۸	۸۸۵	۱۱۲۸	۲	۱۱	۱۱	۲۳	۳	۱۱	۱۱	۲۳	۳	۱۱	۱۱	۲۳	۳	۱۱	۱۱	۲۳

مجلس انتظامی اردو امتحانات

اردو امتحانات کی مجلس انتظامی کا اجلاس بنارس ۳۰ اکتوبر

۱۹۴۳ء مطابق ۲۷ آبان ۱۳۵۲ء صبح ۹ بجے محکمہ تعلیمات میں منعقد ہوا۔ حسب ذیل اصحاب نے شرکت فرمائی۔

۱۔ مولوی سید علی اکبر صاحب ایم اے (کنٹب) صدر مجلس۔

۲۔ نعیم الدین ہاشمی صاحب

۳۔ ڈاکٹر سید محمد الدین صاحب قادری زور

۴۔ خواجہ حمید الدین شاہد مہتمم ادارہ

مولوی سید محمد صاحب محترم مجلس نے بوجہ علالت اور مولوی

عبد المجید صاحب صدیقی نے بوجہ سفر بمواظہ شرکت سے معذرت کی

اطلاع دی۔

۱۔ طے پایا کہ امتحان اردو فاضل بابت ۱۹۴۳ء و ۱۹۴۴ء مطابق ۱۳۵۲ء و ۱۳۵۳ء آگے پرچہ پنجم (اختیاری مصنف) کے لئے حسب ذیل دو مصنفوں کا اعلان کیا جائے۔

(۱) پریم چند (۲) حالی

۲۔ مولوی غلام رسول صاحب کی رپورٹ امتحان کی مندرجہ تحریک پیش ہوئی کہ:-

”اردو دانی اور اردو زبان دانی کے زبانی امتحان

کے لئے ۱۰۰ الکی بجائے ۵۰ نفاذات مقرر کئے جائیں۔“

بعد غور و خوض طے پایا کہ اردو دانی اور اردو زبان دانی کے

زبانی امتحان کے سلسلے میں آئندہ ہر محکمہ کو ہدایت کی جائے کہ پرچہ

نفاذات پر ہر سوال کے نمبر درج ہوں۔ اور زبان اور مواد کے لحاظ

سے بھی نمبروں کا اندراج عمل میں آئے۔

۳۔ آئندہ سال سے ہر ضلع کے مہتمم تعلیمات یا مدارس قوانین و

وسطانیہ کے صدر مدرسین کو صدر نگران کار امتحان اور زبانی امتحان

کا مقصد بنانے کی کوشش کی جائے۔ اس سلسلے میں بشرط ضرورت

مزید تفصیلات پر ذیلی کمیٹی غور کرے۔

۴۔ اردو امتحانات کے نصاب کی تبدیلیوں سے متعلق صدر صاحب

ناظم صاحب تعلیمات سے تبادلہ خیال کے بعد ذیلی مجلس کو نوید دلائیں گے۔

۵۔ امتحانات اردو فاضل، اردو عالم، اردو زبان دانی، اردو دانی

اور خوش نویسی کے نتائج بابت ۱۳۵۲ء و ۱۳۵۳ء پیش کر کے

اور زیر غور امیدواروں کے نمبروں پر غور کیا گیا۔

۶۔ محتممین کی رپورٹیں پیش ہوئیں اور طے پایا کہ ذیلی مجلس

ان پر غور کرے۔

۷۔ اردو دانی کا ماہ دسمبر میں دوسرا امتحان لینے کی منظوری

دی گئی۔

۸۔ چونکہ مولوی کمال رضا صاحب رکن مجلس کا تبادلہ ورنگل پر

عمل میں آچکا ہے اس لئے ان کی جگہ نئے رکن کے انتخاب کا

مسئلہ پیش ہوا اور باتفاق طے پایا کہ مولوی محمد عالم صاحب مدگار

معتقد مجلس تعلیم ثانوی کو مجلس انتظامی کا رکن منتخب کیا جائے۔

اجلاس دس بجے برخاست ہوا۔

اطلاع

جنوری ۱۹۴۴ء میں ادارہ کی گزشتہ سال کی علمی و ادبی سرگرمیوں

کی مکمل رپورٹ شائع ہوگی۔

مہتمم ادارہ

مجلس انتظامی ادارہ | ادارہ ادبیات اردو کی مجلس انتظامی

کا اجلاس دو شنبہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲۱ اذر ۱۳۵۲ شام کے پانچ بجے دفتر ادارہ میں منعقد ہوا۔
حسب ذیل اصحاب نے شرکت فرمائی :-

نواب لیاقت جنگ بہادر معتمد فیالنس و نائب صدر ادارہ -

معین نواز جنگ بہادر معتمد سیاسیات و باب حکومت ... رکن

مولوی سید محمد اعظم صاحب ایم اے - ناظم تعلیمات

عبد المجید صاحب صدیقی ایم اے - ایل ایل بی

نصیر الدین صاحب ہاشمی

ڈاکٹر سید فی الدین قادری فوٹر

مولوی سید علی اکبر صاحب ایم اے نے بذریعہ تحریر عدم

شرکت کی محذرت چاہی -

(۱) گزشتہ اجلاس کی روئداد پڑھ کر سنائی گئی اور اس کی توثیق

عمل میں آئی -

(۲) نواب لیاقت جنگ بہادر نائب صدر ادارہ اور نواب معین نواز جنگ بہادر

رکن مجلس انتظامی ادارہ کی سرفرازی شانانہ اور خطاب یا بی پر

معتمد نے منجانب ادارہ تحریک تہنیت پیش کی اور پھول پہنائے۔

(۳) مولوی سید محمد اعظم صاحب رکن مجلس انتظامی کے نظامت

تعلیمات پر مستعمل ہونے کی مسرت میں نواب لیاقت جنگ بہادر

صدر اجلاس نے منجانب ادارہ تحریک تہنیت پیش کی اور

صاحب موصوف کو منجانب ادارہ پھول پہنائے گئے۔

۴) مولوی عبدالقادر صدیقی موسس ادارہ کی وفات کی وجہ

سے مجلس انتظامی میں جو جگہ خالی ہوئی ہے اس پر باتفاق آرا

نواب زمین یار جنگ بہادر بی بیہ ارٹکٹ سرکار عالی و نائب صدر مجلس

عمارت ادارہ ادبیات اردو کا انتخاب عمل میں آیا۔

(۵) موسسین ادارہ کی جائز نشینی کے مسئلہ سے متعلق معتمد نے ایک

تحریری یادداشت پیش کی جو بعد از مہم منظور ہوئی۔

(۶) پروفیسر عبدالقادر سردری اور ڈاکٹر سید منظور ورنے ادارہ

کے شعبہ زبان کی خواہش پر جو فرہنگ لسانیات مرتب کی ہے

اس کی طبعیت کے لئے معتمد کی تحریک پر طے پایا کہ

دو پینت پروفیسر سردری اپنی نگرانی میں مسووری میں

چھپوائیں اور اس کے اخراجات کے سلسلہ میں

مبلغ دو سو روپے صاحب موصوف کے یہاں

ایصال کئے جائیں۔

(۷) ادارہ کے مختلف شعبہ جات کی مرتبہ کر لی ہوئی حسب ذیل کتب

کی اشاعت کی اجازت دی گئی۔

۱۔ تعلیم کا مسئلہ از ڈاکٹر رضی الدین صدیقی

۲۔ زہریلے پودے از محمد عبدالسلام ایم ایس سی

۳۔ مرقع نثر مرتبہ عظیم الدین حجت ایم اے

۴۔ رفیق اردو داں از میرزا عصمت اللہ بیگ

۵۔ مسئلہ تعلیم بالغاں از زاہد حسین بی اے۔ ایم ایڈ

(۸) شعبہ جات ادارہ میں تبدیلی سے متعلق ”مجلس معتمدین شعبہ جات“

کی تحریکات شریک ایجنڈا تھیں اور ان کے متعلق طے پایا کہ آئندہ

اجلاس میں غور کیا جائے گا۔

(۹) اراضی قلعہ گوگٹہ پر حصول قبضہ کی معتمد نے اطلاع دی جس کے

متعلق صدر صاحب مجلس کی یہ تحریک منظور ہوئی کہ

”اس کامیابی اور ادارہ کے لئے جائداد حاصل کرنے

میں معتمد صاحب اعزازی نے جو کامیاب کوشش

کی ہے اس کے لئے منجانب ادارہ ان کا شکریہ

ادا کیا جاتا ہے۔ اس زمین پر ادارہ کی طرف سے

ایک تاریخی نمائش گھر اور ایک ایکڑ زمین پر قلعہ

گوگٹہ کا نمونہ نواب زمین یار جنگ بہادر کی نگرانی میں

بنانے کا تصفیہ کیا گیا۔

(۱۰) ادارہ کے لئے عارضی اور مستقل عمارتوں کی فراہمی میں اس وقت تک جو کارروائی ہوئی ہے مفہوم ادارہ نے اس کی وضاحت کی۔

اور اس سلسلہ میں طے پایا کہ اگر وہ سرکاری مکان جس میں اب علی برادر س کا ہراج خانہ ہے ادارہ کو کرایہ پر حاصل ہو جائے تو اس میں ادارہ کی منتقلی عمل میں آئے۔

اقتباس رپورٹ شاخ کلیانی جس کو بتاریخ ۲۶/۱۲/۱۹۵۲ء معہ شاخ نے جلسہ تقسیم

اسناد بابہ ۱۲ میں پڑھ کر سنایا۔

کلیانی میں ادارہ ادبیات اردو کی شاخ دے ۱۹۵۲ء مطابق نومبر ۱۹۵۲ء میں قائم کی گئی اس میں سال کے عرصہ میں اس نے اردو کی خدمات میں اپنی بساط سے زیادہ حصہ دیا اردو امتحانات کی ترویج دارالمطالعہ اور شعبہ طلبہ کا قیام اس کی کارگزاریوں کا عملی ثبوت ہے۔

۱۹۵۲ء میں جب پہلے پہل امتحانات لئے گئے تو شرکاء امتحانات کی تعداد صرف (۱۰۰) تھی مگر ۱۹۵۲ء میں یہ تعداد

یکصد تک پہنچ گئی گویا نتیجہ ہے اس امر کا کہ شاخ ہدائے مقامی اشخاص کو امتحانات کی شرکت اور اس کی افادیت کی جانب پیش از پیش راغب کیا۔ شرکاء کو حسب ذیل اصحاب نے تعلیم دی:-

مولوی عبدالکریم صاحب، مولوی غلام معین الدین صاحب، مولوی سید قادر حسنا، منظور احمد صاحب، محبوب علی صاحب مدرس۔

اس سال امتحانات کے شرکاء کی تعداد (۱۰۰) اور کامیابوں کی تعداد بشمول انات حسب تفصیل ذیل رہی۔

اردو عالم - شریک (۵) کامیاب (۳)

زبان دانی - (۳۸) غیر حاضر (۲۱) کامیاب (۱۲)

اردو دانی میں (۵۷) شریک (۵۷) کامیاب

گویا بحیثیت مجموعی جلسہ امتحانات میں کامیابوں کی تعداد (۷۱) رہی۔

حسب سالہائے اسبق اس سال بھی امتحانات مدرسہ وسطانیہ اسٹیٹ کلیانی میں لئے گئے۔ مولوی عبدالحمید صاحب مدنی جی ایس سی بحیثیت صدر نگران بلکہ سے تشریف لائے تھے اور بحیثیت رفیق کار مولوی عبدالصمد صاحب مدنی بھی آپ کے ساتھ تھے مقامی نگرانوں میں حسب ذیل حضرات قابل ذکر ہیں:-

(۱۱) مولوی خلیل احمد صاحب نوری صدر مدرس (۳۱) مولوی عبدالکریم صاحب

وکیل و شریک معتمد شاخ ہذا (۳۱) مولوی غلام معین الدین صاحب مدنی

رکن تشہیر (۱۴) مولوی قاضی الدین صاحب قاضی مددگار مدرس مدرسہ

وسطانیہ (۵۱) مولوی میر الدین صاحب منتظم دارالمطالعہ شاخ ہذا

(۶) مولوی محبوب علی صاحب مدرس انجمن اسلامیہ۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ ان امتحانات سے لبطہ کثرت بھی دلچسپی

لے رہا ہے۔ کلیانی میں تعلیم نسوان کا معیار بہت گرا ہوا ہے۔ ان

امتحانات کے قیام نے لڑکیوں کو بھی زیورِ علم سے آراستہ ہونے کا موقع

فراہم کر کے ایک اہم کی کی تلافی کر دی ہے سلسلہ میں اردو دانی میں

صرف (۲) طالبات شریک تھیں مگر ۱۹۵۲ء میں یہ تعداد بڑھ کر (۱۹) تک

پہنچ گئی جس کی مزید تفصیل یہ ہے:-

اردو زبان دانی میں شریک (۱۱) غیر حاضر (۱) کامیاب (۳)

اردو دانی میں (۹) کامیاب (۹)

شاخ کے تحت ایک دارالمطالعہ قائم ہے جس سے کلیانی

دارالمطالعہ کی بلکہ استفادہ کرتی ہے اس میں حسب ذیل اخبارات

ورسائل آتے ہیں:-

بہارِ دکن، دینِ دنیا، سب رس، چاری زبان

کتاب کی تعداد (۱۸۳) ہے ان میں کچھ تو مرکزی ادارہ ادبیات اردو

کی عطیہ ہیں اور کچھ مقامی علم دوست حضرات کے علاوہ جناب نواب

سید محمد جمال الدین حسین خاں بہادر دام اقتبالہ والی اسٹیٹ کلیانی

دوسرے شاخ ہدائے دارالمطالعہ کو شہرستان ناجی گلہ سہ مرہمت

اس سال ماہ مہر میں امتحانات منعقد ہوں گے اور کلیا کی کو مرکز قرار دیا جائے گا۔ علم دوستوں سے توقع ہے کہ وہ اپنے اعزہ و احباب کو ادارہ کے امتحانات میں شریک ہونے کی ترغیب دیں گے فیس کے داخلہ کی آخری تاریخ ۵ مارچ ۱۳۵۲ء ہے جو بالکل قریب آچکی ہے۔ اردو امتحانات کی ترویج ہر محب اردو کا فرض ہونا چاہئے۔ محمد عطاء اللہ

اردو انسائیکلو پیڈیا کا کام ادارہ کا یہ شعبہ خاموشی کے اور اس کا کام ایسا نہیں ہے جس کا نتیجہ جلد برآمد ہو سکے۔ فی الحال پہلی جلد کی طباعت کا کام دارالطبع سرکار عالی میں شروع ہو چکا ہے۔ اب تک طباعت اور کثافت کا مسئلہ پیچیدہ ثابت ہو رہا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ مشکل اب آئریبل مولوی غلام محمد صاحب سی آئی ای صدر المہام فیائنس کی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے حل ہو گئی ہے اور ابتدائی تقریباً پچاس صفحات کا مسودہ پریس کو جا چکا ہے اور توقع ہے کہ اوریور اردو دنیا کی یہ دیرینہ آرزو پہلی جلد کی مطلوبہ صورت میں تکمیل پائے گی۔ اس اثنا میں دوسری جلدوں کے متعلق ضروری کام برابر ہو رہا ہے اور وقت طلب مسائل رفتہ رفتہ آسان بنتے جا رہے ہیں۔

طب مغربی کے اساتذہ و مصطلحات کا کام عیسے سے جاری تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب رکن دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ اس کے لئے اپنا بڑا وقت صرف کرتے رہے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ یہ کام بھی اب مکمل ہو چکا ہے۔ انجینیئری کے اساتذہ و مصطلحات کی ترتیب و تکمیل کا کام کئی سال سے مولوی سید عارف الدین صاحب جیٹ انجینیئر و معتد تعمیرات سرکار عالی کے زیر نگرانی تکمیل پاتا رہا۔ اور مولوی ضیا الدین صاحب ایم بی ایس سی آر انجینیئر و پروفیسر عثمانیہ انجینیئرنگ کالج نے اس کام میں ادارہ کا ہاتھ بٹایا۔ اور جب انجینیئری کے جلد شعبہ جات کی فہرستیں مکمل ہوئیں تو نظر ثانی کے لئے مولوی اسد اللہ صاحب معتد محکمہ صنعت و فولاد سرکار عالی نے اس پر

فرمائے ہوئے اس کو باب الفیض سے یاد فرمایا دارالمطالعہ کے منظم مولوی منیر الدین صاحب میں ناظرین کی تعداد سال ۱۳۵۲ء میں (۵۶۲۳۱) رہی۔

اس شعبہ کے معتد مولوی منظور احمد صاحب اردو عالم ہیں شعبہ طلبہ اس کے تحت ایک دارالتقریر قائم ہے جس میں طلبہ مختلف عنوانات پر اظہار خیال کر کے قوت تقریر بڑھاتے ہیں اس وقت تک کئی تقاریر ہو چکی ہیں بعض لڑکے اچھا بولنے لگے ہیں۔ اگر یہی سلسلہ جاری رہے تو یہ شعبہ کلیا میں اچھے مقرر پیدا کر دے گا۔ شاخ کلیا کی مجلس انتظامی حسب ذیل اشخاص مجلس انتظامی پر مشتمل ہے :-

معتد۔ محمد عطاء اللہ عطاء منظم پیشی نواب صاحب کلیا
شریک معتد۔ مولوی عبدالکریم صاحب وکیل
منظم دارالمطالعہ۔ مولوی منیر الدین صاحب
رکن تشہیر۔ مولوی غلام معین الدین صاحب معین
رکن مراسلات۔ مولوی منیر الدین صاحب مدبر دفتر پیشی شریف کلیا
ڈیڑا راکن۔ مولوی قاضی الدین صاحب۔ مسٹر نزل راؤ صاحب
عبدالرحمن صاحب اہلکار پیشی۔

یہ امر موجب فخر ہے کہ اس شاخ کو عالیجناب نواب صاحب بہادر کی سرپرستی کی عزت حاصل ہے۔ اور قبل ازیں تقسیم اسناد کے ۳ جلسوں کی صدارت آپ نے بنفس نفیس فرمائی خوشی کی بات ہے کہ یہ قیصر احلیہ بھی جناب مولوی غلیل اللہ شریف صاحب تعلقہ دار کی زیر صدارت منایا جا رہا ہے۔ شاخ ہذا کو مولوی سید سبط بنی صاحب بی اے۔ ایل ایل بی۔ منصف کی خصوصی ہمدردیاں بھی حاصل ہیں۔ توقع ہے کہ ہماری یہ شاخ مقامی عہدہ دار اور معززین اور علم دوست حضرات کے تعاون و توجہات سے شاہ راہ ترقی پر گامزن ہوتی جاوے گی اور اس کا مستقبل اسی سے شاندار ہوتا جائے گا۔ اللہم زدہ فرد

بڑی محنت کے ساتھ نظر ثانی کی۔

تعلیمیہ کلام مولوی محمد سجاد مرزا صاحب ایم (کینٹ) پرنسپل
عثمانیہ ٹریننگ کالج کے زیر نگرانی تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ اور صاحب موصوف
نے مختلف اصحاب سے مقالہ نگاری کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔
یونانی اور رومی دیو مالہ یا صفیات کی ہر سنین مولوی خواجہ یوسف الدین
صاحب ایم اے۔ پروفیسر عثمانیہ ٹریننگ کالج نے مرتبہ کی تھیں جس پر
پروفیسر حسین علی خاں صاحب صدر شعبہ انگریزی و پروو سوٹ جامعہ عثمانیہ
نے نظر ثانی کر لی ہے۔

ہندو عقائد اور دیو مالہ کی تفصیلی ہر سنین پنڈت
گندے راؤ صاحب ناظم سمستان گدوال نے مرتب کر کے روانہ فرمائی تھی
جن پر نظر ثانی کا کام قریب الختم ہے

مشائیر سند سے متعلق بعض ہستیوں پر مقالہ نگاری کا ذمہ
خاں شاہ عالم خاں صاحب ناظم تعلیمات صوبہ سرحد اپنی نگرانی میں
کمل کر رہے ہیں۔ اور توقع ہے کہ پہلی جلد سے متعلقہ مقالے قریب میں وصول
ہو جائیں گے۔

شعبہ اردو انسائیکلو پیڈیا کے معتمدین مولوی فیض محمد صاحب
اور مولوی سید بادشاہ حسین صاحب لائق مبارک باد ہیں کہ ان کی
کوششیں بار آور ہو رہی ہیں۔

ادارے کی جدید مطبوعات پہلے اطلاع دی گئی تھی کہ ہندوستانی تمدن
سیح کا جادو اور باتیں زیر طبع ہیں۔

اس اثناء میں یہ کتابیں چھپ چکی ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی کتابیں
ادارے نے باوجود کاغذ کی گرانی اور طباعت کی مشکلات کے چھپو کر شائع
کائیں۔ ان میں سے ہر ایک کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

ہندوستانی تمدن - جلد اول یعنی قدیم ہند کی زندگی
کے تمدنی محرکات - از - ایٹورا ٹوپا - ڈی نل (فرانز برگ) ریڈر تریاخ
تمدن ہند جامعہ عثمانیہ - صفحات ۳۴۰ - قیمت ۳۸

اس کتاب میں حسب ذیل دس باب ہیں۔

- ۱۔ قدیم ترین تمدن - ۲۔ آریا اور ان کا تمدن - ۳۔ پردہ ہت کا تمدن -
- ۴۔ روحانیت کا فلسفہ - ۵۔ سماجی نظام کا آغاز - ۶۔ انسان کی تہذیب
- ۷۔ سیاست اور تمدن - ۸۔ برہمن کا ریت - ۹۔ دنیا دار عقیدت مند
- انسان اور اس کا زمانہ - ۱۰۔ تمدن کا احیاء -

سیح کا جادو - ایک تعلیمی و اخلاقی سبق آموز ڈراما - از
علی بن عبد الحریب الحضری صاحب مدرس مدرسہ فوقانیہ نزل -
صفحات ۴۷ قیمت ۴

اس میں گیارہ مناظر ہیں جن میں ایک طالب علم کی سچائی اور اس
کی وجہ سے زندگی میں کامیابی دکھائی گئی ہے۔ یہ کتاب ادارے کے مجلس
ادبیات اطفال کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔

باتیں - از مولوی شجاع احمد صاحب قائد صفحات ۴۴ قیمت ۴
سیح کے جادو کی طرح یہ کتاب بھی ادارے کی مجلس ادبیات اطفال کی
طرف سے شائع کی گئی ہے اور اس میں مولوی شجاع احمد صاحب قائد
نے بچوں اور طلبہ کے لئے بات چیت کے انداز میں فروری معلومات اور

دلچسپ باتیں بیان کی ہیں۔ اس میں حسب ذیل چھ مضمون ہیں۔
۱۔ فلسفی آدمی - ۲۔ مشینیں - ۳۔ کھانا پانی - ۴۔ داد و جان کی نقل -
۵۔ فقیر - ۶۔ دھاتیں -

نواب افضل الدولہ بہادر آصف جاہ پنجم - از مولوی
سید مراد علی صاحب طالع - صفحات ۳۲ - قیمت چار آنے -

یہ سلاطین آصفیہ کی سوانح عمریوں کے سلسلے کی کتاب ہے جس میں
حضرت آصف جاہ پنجم کے بارہ سالہ دور حکمرانی کے واقعات اجمال
کے ساتھ حسب ذیل عنوانات کے تحت بیان کئے گئے ہیں۔

- ۱۔ پیدائش اور بچپن - ۲۔ تعلیم و تربیت - ۳۔ تخت نشینی - ۴۔ انتظام
- ۵۔ رعایا پروری - ۶۔ سخاوت - ۷۔ ۳۔ ردی - ۸۔ علی سرپرستی - ۹۔ سیرت -
- ۱۰۔ انتقال - ۱۱۔ اولاد - ۱۲۔ اس عہد کے بعض مشہور واقعات -

۱۲۔ طالب علم اور عملی سیاسیات۔

ادارے کی طرف سے آج کل حسب ذیل کتب زیر طبع ہیں۔

زیر طبع کتب ہیں

- (۱) "سفر یوسف کے تاثرات"۔ از پروفیسر مابدول فاطما
- شروانی ایم اے۔ باراٹ لاہور شعبہ تاریخ جامعہ عثمانیہ۔
- (۲) "نہر یلے پودے"۔ از مولوی محمد عبدالسلام صاحب ایم ایس سی کچہر
- نہایتات جامعہ عثمانیہ۔ (۳) "فقیہ اردو داں"۔ از مرزا عصمت اللہ بیگ صاحب۔
- (۴) "تعلیم الخاں"۔ از مولوی زاہد حسین صاحب بی اے۔ ایم ایڈ۔ صدر
- درسہ مشقی خیرت آباد۔ (۵) "اشوک اعظم"۔ از سیدہ ہمدی جعفری صاحبہ۔
- ۶۔ "تذکرہ اردو خطوط" (جلد اول)۔ از ڈاکٹر سیما الدین صفا قاری رور
- ۷۔ "میر محبوب علی خاں غفران مکاں آصف جاہ سادس"۔ از مولوی
- سید مراد علی صاحب طالع اردو فاضل۔

ادارہ ادبیات اردو کی جو شاخیں اضلاع

ادارے کی شاخیں کے مختلف مقامات میں اردو کی خدمت انجام دے رہی ہیں ان کے مساعی خدا کے فضل سے بہت اچھے نتائج پیدا کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان کی معروفیتوں کی روٹاؤں میں پابندی کے ساتھ ادارے کو وصول ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ چند ماہ سے عدم گنجائش کی بنا پر ان کو سب رس میں شائع نہیں کیا جاسکا۔ آئندہ تلافی کی کوشش کی جائے گی۔ امید ہے کہ ہمارے اضلاع کے احباب ہماری اس مجبوری کو پیش نظر رکھ کر جس معاف فرما دیں گے۔ ان کی کوششوں اور جذبہ خدمتگزاری کی ہم دل سے قدر کرتے ہیں۔

اس اثناء میں حسب ذیل مقامات میں ادارے کی

نئی شاخیں انہی شاخیں قائم ہوئی ہیں اور باضابطہ قیام شائع کے

- اجازت نامے منجانب ادارہ روانہ کئے جا چکے ہیں۔
- ۱۔ "بولہ نظام الدین" تعلیم پر پٹنہ۔ صدر۔ سید کریم الدین صاحب
- مفتی محمد معین الدین صاحب صدر مفتی صدر مدرس۔
- ارکان۔ سید رفیع الدین صاحب منوبہ اور پٹنہ۔ گوئندہ اور صاحب۔

طبیعیاتی کائنات۔ از پروفیسر محمد علی خاں صاحب

بی اے۔ اے آر سی ایس۔ بی ایس سی۔ آنرز (انڈن) صدر شعبہ طبیعیات نظام کالج حیدرآباد۔ صفحات ۶۷ قیمت آٹھ آنے۔

یہ کتاب ادارے کے شعبہ سائنس کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ جس میں سائنس کے اعلیٰ مسائل کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اور اس کا پیش لفظ ملک کے مشہور ماہر سائنس مولوی محمد عبدالرحمن فاطما صاحب صدر کلید جامعہ عثمانیہ نے لکھ دیا ہے۔ یہ کتاب چار حصوں میں تقسیم کی گئی ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

- حصہ اول۔ ۱۔ طبیعیات۔ ۲۔ زمین۔ ۳۔ سورج۔ ۴۔ چاند۔
- ۵۔ ستارے۔ ۶۔ آسمان۔

حصہ دوم۔ ۱۔ حرارت۔ ۲۔ حرکیات۔ ۳۔ مادہ۔ ۴۔ نثر نظریہ۔ ۵۔ نور۔ ۶۔ برقی مقناطیسی نظریہ۔ ۷۔ اینتھروپی۔ ۸۔ نظریہ اضافیت۔

حصہ سوم۔ ۱۔ آواز۔ ۲۔ طیف نامی۔ ۳۔ منفی اور مثبت شعاعیں۔ ۴۔ لاشعائیں۔ ۵۔ تاب کار شعاعیں۔ ۶۔ کائناتی شعاعیں۔

حصہ چہارم۔ ۱۔ جوہر۔ ۲۔ الیکٹرون۔ ۳۔ پروٹون۔ ۴۔ جوہری نظریہ۔ ۵۔ طبیعیاتی کیمیاء۔ ۶۔ کوانٹم نظریہ۔ ۷۔ موجی میکانیٹ۔ ۸۔ نئے ذرات۔

تعلیم کا مسئلہ۔ از ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی ایم اے پی ایچ ڈی۔ ڈی ایس سی۔ پروفیسر ریاضی جامعہ عثمانیہ صفحہ ۹۶۔ قیمت ۷۰۔

اس کتاب میں مسئلہ تعلیم کے متعلق حسب ذیل عنوانات کے

- تحت مفید معلومات درج ہیں۔
- ۱۔ تعلیم و تربیت کا مقصد۔ ۲۔ تعلیم کی مدت۔ ۳۔ موجودہ نظام تعلیم کے نقص۔ ۴۔ اعلیٰ تعلیم کا صحیح تقسیم العین۔ ۵۔ علم کی وحدت۔ ۶۔ انسانی وحدت کی تعلیم۔ ۷۔ ایمان اور علم۔ ۸۔ ابتدائی اور ثانوی تعلیم۔ ۹۔ اعلیٰ تعلیم۔ ۱۰۔ تعلیمی مندرجیں اور نصاب۔ ۱۱۔ جامعہ کے شعبہ جات۔

میں ادارے کی روٹروا بابت اس وقت پر جو ضخیم تبصرہ شائع ہوا ہے

اس کے فروری اقتباسات درج ذیل ہیں:

”ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد کن نے حال میں اپنی سالانہ روٹروا شائع کی ہے جس میں اپنی مختلف جلسوں، شعبوں اور شاخوں کی من خدمات کا بھل خاکہ پیش کیا ہے۔ جو اس وقت میں اس ادارے کے ذریعہ انجام پائی ہیں۔

یہ روٹروا اس ادارے کے بارہویں سال کی ہے۔ جس سے

یہ معلوم ہوتا ہے کہ ادارے نے اپنی زندگی کا ایک جگہ گوارا لیا ہے۔

اگرچہ اس ادارے کا دائرہ عمل مالک محمد رسد حیدرآباد کے

اندرونی حصے پر مبنی اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس ادارے

نے زبان اردو کی چند نہایت ہی بنیادی خدمات انجام دی ہیں۔

اس وقت اس ادارے کو حیدرآباد کے چوٹی کے عالمین کی حمایت

حاصل ہے۔ اور ایک متک حکومت کی سرپرستی بھی۔ پھر قدرت نے

بھی ادارے کی اس معاملے میں بڑی ذیابھی سے مدد کی ہے۔ یعنی

جامعہ عثمانیہ نے جوہرنی کے ریگاز روڈ گاؤں کو جمع کر رکھا ہے

وہ سب کے سب ادارہ کو مفت مل گئے ہیں اور جناب زور

ان سبھوں سے بیگاری لیتے رہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں کام

کرنے سے زیادہ مشکل دوسروں سے کام لینا ہے اور یہ سلیقہ بہت کم

لوگوں میں ہوتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر محمد الہی زور صاحب کام کرنا اور کام

لینا دونوں ہی فنون سے آگاہ ہیں۔

ادارہ ادبیات نے اپنا کام بارہ مختلف شعبوں پر تقسیم کیا ہے۔

ان میں سے ہر ایک شعبہ کسی نہ کسی ماہر فن کے زیر نگرانی ہے اور

اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔

ادارہ اس سال کا فہرہ کی رتوں کے باوجود آٹھ

مفید کتابیں شائع کر سکا ہے۔

دراگزاران دہائی (۲) بلاغت (۳) نظام علی خان آصف جاہ ثانی

پر بھار راؤ صاحب۔ سکھارام صاحب۔

۲۔ کریم نگر۔ اس شاخ کے کام میں رفیع الزماں صاحب

پرائز کنٹرول انسپکٹر۔ محبوب خاں صاحب فتنم پوس۔

سید عبدالرزاق صاحب انسپکٹر آبکاری وغیرہ دیپسی لے رہے ہیں۔

۳۔ ناگر کنٹرول۔ اس شاخ کے کام احمد اللہ حسین صاحب

جاگروار۔ حکیم شیخ منصور علی صاحب وکیل اور شفاق حسین صاحب

متاخر چنگلات کی دیکھی سے انجام پا رہے ہیں۔

۴۔ ایوت محل (برار) جس کی مجلس استقامی حسب ذیل

اصحاب پر مشتمل ہے:-

صدر۔ مولوی نور محمد صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی وکیل۔

نائب صدر۔ مولوی محمد طاہر اللہ صاحب رئیس ایوت محل۔

معتد۔ محمد خلیل الرحمن صاحب۔ نائب معتد۔ مولوی عبدالغنی صاحب قریشی۔

ارکان۔ مولوی نعیم اللہ خاں صاحب۔ مولوی عظیم بخش صاحب۔

مولوی محمد عبدالسمیع صاحب۔ مولوی عبدالحکیم صاحب۔ مولوی

حفیظ الرحمن صاحب۔ مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب۔

۵۔ کھام گاؤں (برار) حسب ذیل علم دوست

اصحاب کی دیکھی سے شاخ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اور اردو کی

ترقی و ترویج ہو رہی ہے۔

مولوی شفاق احمد خاں صاحب بی ایس سی۔ بی ٹی۔ مولوی

شیخ محمد رمضان صاحب بی اے۔ مولوی محمد خلیل اللہ صاحب بی اے۔

مولوی محمد زین الحق صاحب ندوی۔ مولوی فاضل دیر کمال۔

مولوی محمد حفیظ اللہ خاں صاحب بی اے۔

ادارہ ادبیات اردو کا کام دوسروں کی نظر میں

الہ آباد سے ڈاکٹر سید محمود کی نگرانی میں ایک موقر رسالہ
نئی زندگی شائع ہوتا ہے جس کے شمارے بابت گھٹ

وہ شاید جہاں نہ ہو سکے۔

سب سے آخر میں مجھے ادارہ ادبیات اردو کی جس امر میں تعریف کرنی ہے وہ یہ کہ حیدر آباد کی روایات کے برخلاف اس نے اپنی تحریروں کی زبان نسبتاً کم سخت اور فہم رکھی ہے۔ حیدر آباد اس معاملے میں اب کافی بدنام ہو چکا ہے اور وہ دن دور نہیں جب ہندوستان کی فہرست میں حیدر آبادی اردو بھی شامل کر دی جائے۔

اردو دانی کا امتحان متعدد امیدواروں اور ارباب ذوق کی استدعا کو پیش نظر رکھ کر اور ملک میں تعلیم بالغاں کی ہم کو آگے بڑھانے کی خاطر ادارہ کی مجلس اردو امتحانات نے طے کیا تھا کہ سال حال سے صرف اردو دانی کا امتحان سال میں دو بار لیا جائے۔ چنانچہ بروقت اس کا اعلان کر دیا گیا تھا اور درخواستیں وصول ہونے کی آخری تاریخ ۷ دسمبر ۱۹۲۴ء اور نمبر شدہ مقررہ گئی تھی۔ خوشی کی بات ہے کہ اب تک ۱۰۶۹ امیدواروں کی درخواستیں اور فیس وصول ہو چکی ہے۔ نیز توقع ہے کہ حیدر آباد اور دیگر آباد نظام آباد اور دیگر کے علاوہ اور دوسرے مقامات پر بھی ۲۲ یا ۲۵ دسمبر کو اردو دانی کا دوسرا امتحان لیا جائے۔ ٹھیک تاریخ کا ابھی تعین نہیں ہوا ہے لیکن اطلاع دی جائے گی۔

جلسہ تقسیم اسناد چونکہ اس سال اردو دانی کا دوسرا امتحان ماہ دسمبر میں لیا جا رہا ہے اور اس لئے کے دونوں امتحانوں کے کامیاب امیدواروں کی اسناد کا ایک ساتھ تقسیم کیا جانا مناسب ہے اس لئے تقسیم اسناد کا جلسہ بعد ایام عید یعنی ۱۰ مارچ ۱۹۲۵ء مطابق ماہ مارچ ۱۹۲۵ء میں منعقد کیا جائے گا۔

ادارہ

(۴) سکندر جاہ آصف جاہ ثالث (۵) کشمش ثانی۔

(۶) عرب اور عثمان (۷) آریائی نیاں اور (۸) شادانفال رسالہ سب میں اوزبکوں کا سب رس بھی برابر نکلتا رہا اور ان میں بدستور مفید مضامین شائع ہوتے رہے۔ اس وقت ساری ریاست میں ادارے کی ۴۳ شاخیں قائم ہیں جن کا دائرہ عمل فی الحال پڑھے لکھے لوگوں کی خواندگی کو برقرار رکھنے کے لئے کتب خانے اور دارالمطالعے قائم کرنے تک محدود ہے۔

زبان کی ترقی کے لئے جو انجن قائم ہو اس کے لئے کتب میں پھانسنے سے زیادہ ضروری ان کتابوں کے پڑھے جانے کے لئے مناسب فضاء پیدا کرنا ہے۔ بہر حال ہمیں مسرت ہے کہ ادارہ ادبیات اردو۔

انجن ترقی اردو (ہند) کے برخلاف نہ صرف کتب میں چھاپتا بلکہ ان کے لئے مناسب فضاء پیدا کرنا ہے۔ شعبہ امتحانات نے ایک کورس مقرر کر دیا ہے اور اس کورس پر وہ اپنے باقاعدہ قانون کے مطابق اردو دانی، اردو زبان دانی وغیرہ کے امتحانات لیتا ہے۔ اور لوگوں کو سندیں دیتا ہے۔ رپورٹ مذکور سے معلوم ہوتا ہے کہ ادارے نے اس قسم کے امتحانات میں شامل ہونے والے طلبہ کو سندیں تقسیم کیں جو بیکارے خود ایک بہت بڑا کام ہے۔

ہمارے خیال میں ادارہ ادبیات اردو کا سب سے بڑا کارنامہ اردو انسائیکلو پیڈیا کی تائین و تکمیل ہوگی۔ بشرطیکہ یہ کام پورا ہو گیا۔ کیونکہ ہمیں اس کام کی تکمیل ہی میں شک ہے۔ یہ اس لئے نہیں کہ اس کی تکمیل کے لئے مناسب اہلیت موجود نہیں بلکہ اس لئے کہ اتنے بڑے عظیم الشان کام کے لئے جس قدر سرمایہ کی ضرورت ہے

اردو انسائیکلو پیڈیا کی مجلس انجینئرنگ اردو انسائیکلو پیڈیا
 شعبہ انجینیری کا اجلاس یکم دسمبر ۱۹۷۲ء
 روز مشتبہ شام کے ساڑھے چار بجے دفتر ادارہ میں منعقد ہوا جنہیں
 اصحاب نے شرکت کی۔

۱۔ مولوی سید عارف الدین صاحبان چیت انجینئر و معتمد نیوٹ سرکار
 ۲۔ محمد اسد اللہ صاحب معتمد تحریک کنٹرول سمنٹ و فولاد۔

۳۔ دلدار حسین صاحب انجینئر۔

۴۔ ڈاکٹر سید فی الدین صاحب قادیان فور معتمد اعوامی ادارہ۔

۵۔ مولوی سید بادشاہ حسین صاحب
 ۶۔ فیض محمد صدیقی صاحب

پروفیسر ضیاء الدین صاحب انصاری انجینئر نے ایک اہم
 مسروریت کی بنا پر شرکت سے حقارت کی اطلاع دی۔

اردو انسائیکلو پیڈیا کے مسئلے میں گزشتہ اجلاسوں
 میں جو مضمون واری خاک تہذیبی اصطلاحات کے لئے بنائے گئے
 تھے ان کے مطابق اس اجتماع میں مولوی سید عارف الدین صاحب۔

پروفیسر ضیاء الدین انصاری اور مولوی اسد اللہ صاحب انجینئر
 کی مدد سے اسماء و مصطلحات کی جو فہم نہیں ادارہ نے تیار کی
 تھیں ان کی خواندگی عمل میں آئی اور تقریباً اٹھائی گھنٹے کی
 نشست میں انجینئر کے مختلف شعبہ جات کے جملہ اسماء و مصطلحات
 پر نظر ڈال کر تہمید کیا گیا کہ ان میں سے کون کون سے اسماء و
 مصطلحات پر اردو انسائیکلو پیڈیا میں مقالے اور مضامین کا
 اندراج ضروری ہے۔

اسے پایا ان تصفیہ شدہ اسماء و مصطلحات کی فہمیں
 ارکان مجلس کے یہاں برفض توثیق و نظر ثانی روانہ کی جائیں۔

طے پایا کہ اردو اصطلاحات انجینیری پر بھی فنی اور لسانی
 نقطہ نظر سے کسی قطعی تصفیہ پر پہنچنے کی ضرورت ہے اس لئے
 آئندہ ہفتے میں ایک اور اجلاس منعقد کر کے اصطلاحات کی
 توثیق اور کام کی تقسیم کی جائے۔

شعبہ نسواں | شعبہ نسواں کی مجلس عاملہ کا اجلاس بتایا
 ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء جمعہ ساڑھے دس بجے ادارہ کے دفتر میں منعقد
 ہوا جس میں حسب ذیل خواتین شریک تھیں۔

۱۔ محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ

۲۔ بشیر النساء بیگم صاحبہ

۳۔ جہاں بانو بیگم صاحبہ

۴۔ تصدق فاطمہ بیگم صاحبہ

۵۔ محل ڈاکٹر زور صاحبہ

۶۔ اور معتمد ادارہ

دوسرے ارکان نے اپنی شرکت سے معذوری کے پیام روانہ کئے۔
 شعبہ کے سابقہ اجلاس کی روٹاد کی توثیق کے بعد اس سے
 متعلق امور کا تصفیہ کیا گیا جس میں۔

(۱) ارکان سے سالانہ مسئلہ کے لئے غیر مستطیع طالبات کی
 خاطر چندے طلب کئے گئے جو اسی وقت ادا کر دئے گئے اور جس کو
 شعبہ کے فنڈ میں جمع کر دیا جائے گا۔

(۲) معتمد نے مسز صفوی سے دوبارہ لئے اور اپنے مقصد کی وضاحت
 کئے کاظم مار کیا۔ اس کے بعد حسب ذیل امور پر غور کیا گیا۔۔
 ۱۔ شعبہ کی مالی حالت کی سقامت کا لحاظ کرتے ہوئے

کے لئے روپے کی فراہمی۔

۲۔ در سے کے سہ کا لکھا نصاب کے متعلق دوبارہ غور۔

سنائیں گی۔ مکالمہ ”ابلیس و جبریل“، کلیۃ اناث کی لڑکیاں سنائیں گی اور اقبال کی ایک نظم سعیدہ مظہر ترم کے ساتھ سنائیں گی۔ ان کے علاوہ لطیف النساء بیگم صابرا پروگرام تیار کر سکتی ہیں۔

(۴) معتمد کی تحریک پر معتمد شریک معتمد میں تقسیم کار کا مسئلہ پیش ہوا۔ معتمد نے تحریک کی تھی کہ چونکہ اور کاموں کی زیادتی اور صحت کی خرابی کی وجہ سے شعبہ کے کام پر اثر پڑ رہا ہے اس لئے وہ حساب کتاب اور اجرائی اخراجات کا کام سرانجام دیں گی۔ اور شریک معتمد بقیہ تمام کام اپنے ذمہ لیں۔ سب ارکان نے اس رائے سے اتفاق کیا لیکن شریک معتمد کو اس میں کچھ پس و پیش رہا اس لئے کچھ تصفیہ نہ ہو سکا۔

(۵) نشست ماہی اردو دانوں کے امتحانات کے متعلق ادارہ سے استفسار کے جواب میں رابعہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا کہ مدرسہ بالغات کی لڑکیاں شریک نہ ہوں گی۔

نگرانی کے متعلق یہ تصفیہ ہوا کہ بشیر النساء بیگم صاحبہ، بلقیس بانو بیگم صاحبہ، بیگم صاحبہ ڈاکٹر ذریعہ صاحبہ اور سعیدہ النساء بیگم صاحبہ سے انتظامات اور نگرانی کے لئے درخواست کی جائے۔ اسی ضمن میں معتمد کی یہ تحریک کہ سعیدہ النساء بیگم صاحبہ (نعل مولوی عبد الرحمن صاحب مدیر وقت) کو رکنیت شعبہ کی دعوت دی جائے۔ باتفاق آراء قبول کی گئی۔ ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے معتمد نے اس بات کی صراحت کر دی کہ بیٹول راشننگ اور دیگر جوہ سے مجلس عاملہ کے اجلاس ضرور نہیں کہ ہر ماہ ہوا کریں۔ اس لئے ضرورت حسب ضرورت مجلس عاملہ کے اجلاس ہوا کریں گے۔ جس سے سب نے اتفاق کیا۔

۳۔ بزم ادب کے دوسرے جلسے کے لئے پروگرام۔

۴۔ معتمد و شریک معتمد کے فرائض اور تقسیم کار کا مشورہ۔

۵۔ دیگر امور۔

(۱) شعبے کے دونوں مدرسوں کے اخراجات کا لحاظ کرتے مشکل سے چھ ماہ صرفہ پورا ہوتا ہے۔ بقیہ چھ ماہ کے اخراجات کے لئے کچھ ایسے تدابیر اختیار کرنے چاہئے کہ ان کی تکمیل ہو سکے۔ خواتین کا چند رکنیت چونکہ شعبہ نسوان کے مصارف کے لئے وقف کر دیا گیا ہے اس لئے یہ تجویز ہوئی کہ ان کی ادائیگی کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔ نیز ارکان شعبہ اس بات کی سعی کریں کہ ہر ایک کم از کم ایک رکن بنائے۔

ایک کانسرٹ جس میں رفیعہ سلطانہ کا فیچر ”عالی“

اور چند دوسرے ڈرامے اور گانے ہوں بشرط فرصت و سہولت ڈسمبر میں ترتیب دیا جائے۔ محرم سے قبل یا پھر حالات اجازت نہ دیں تو بعد اربعین۔ اس کانسرٹ کو دو دنوں شہزادیوں کی سرپرستی میں پیش کریں۔ ایک دن کے حاصل مدرسہ بالغات کے لئے اور دوسرے دن کے مقامی اداروں یا قلت نگرانی کی امدادی انجمن کو بطور امداد دیئے جائیں۔

(۲) مدرسے کے سرکاری نصاب کے متعلق جن دفتروں سے دوچار ہونا پڑتا ہے اس کے لحاظ سے رابعہ بیگم صاحبہ نے سرکاری امداد سے دست برداری کی رائے دی۔ یہ طے پایا کہ اس کے متعلق معتمد شعبہ ناظم صاحب تعلیمات سے گفتگو کریں اور اپنی مشکلات کا اظہار کریں اور بعد میں دوسرے اجلاس پر اس کا تصفیہ کیا جائے۔

(۳) بزم ادب کا دوسرا جلسہ اور شوال میں مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن مجبورہ اسکول کی دائمی لطیف النساء بیگم چونکہ علیل ہیں اس لئے بجائے شوال کے ذیعقہ کا مہینہ مقرر کیا گیا۔ پروگرام کے متعلق یہ طے پایا کہ ہماری طرف سے اقبال پر ایک نظم بشیر النساء بیگم صاحبہ

قیام شاخ ناگر کر نول | ابتداء ۳۰ آذر ۱۳۵۷ھ بمقام

کلب عثمانیہ بہ صدارت عالی جناب مولوی توقیر مرزا صاحب رزاقی ایم اے۔ ایل ایل بی منصف ناگر کر نول عام جلسہ منعقد کیا گیا جس میں اکثر و کلا، مقامی و عہدہ داران و معززین آبادی شریک تھے اور منشی، منشی فاضل، منشی فاضل ادارہ منصوبہ کے طلبہ نے بھی شرکت کی۔ مولوی حکیم شیخ منصور علی صاحب منصور مولوی فاضل، منشی فاضل، اردو فاضل وکیل ہائی کورٹ و معتمد ادارہ نے اردو کی اہمیت اور اس کی ترویج پر مختصر سائنسہ کیا اور ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد کوئٹہ کے مساعی جلیلہ اور جناب ڈاکٹر زور صاحب کی کوششوں پر اجمالی نظر ڈالی۔ من بعد عہدہ داران شاخ کا انتخاب عمل میں آیا چنانچہ اس شاخ کے صدر بہ طلبہ آراء جناب مولوی توقیر مرزا صاحب مذاقی منصف ناگر کر نول اور نائب صدر مولوی محمد انور الدین خاں صاحب وکیل ہائی کورٹ مقرر ہوئے۔ اور مولوی معین الدین صاحب وکیل، مولوی احمد بن علی صاحب وکیل ہائی کورٹ، مولوی محمد شاہ علی خاں صاحب وکیل ہائی کورٹ و عالی جٹ پنڈت بی۔ لیس نارائن صاحب ڈاکٹر و داخانہ ناگر کر نول اور جناب مولوی غلام رسول صاحب صدر مدرس مدرسہ عثمانیہ ناگر کر نول و پنڈت زینگ راؤ صاحب وکیل، پنڈت رام ریڈی صاحب وکیل ارکان انتظامی مقرر ہوئے۔ اور منشی فاضل و منشی کے طلبہ نے بھی ارکان ادارہ میں اپنا نام شریک کر لیا اور سبھوں نے چند دینے پر آمادگی ظاہر کی۔

شعبہ طلبہ ہنگوی کا دورہ اونڈہ | تاریخ ۵ آذر ۱۳۵۷ھ انہما فراد پر مشتمل وفد تقریباً سببہ شعبہ ہنگوی سے نکل کر ٹھیکہ ایچہ دن قصبہ اونڈہ تعلقہ ہنگوی بغرض ترویج و اشاعت اردو و قیام ادارہ وارد ہوا۔

ایچہ خرب بہ صدارت مولوی سراج الحق صاحب صدر مدرس

قصبہ اونڈہ جلسہ عام ترتیب دیا گیا۔ صاحب مونسوت نے صدارت کو بڑی خوشی سے قبول فرمایا اور وہی کی، سید انوار الی فرمائی۔ ایکیکہ درہ مندر

رکھتے ہیں نیز آپ کو قصبہ مذکور میں ہر چل عویزی مائل ہے۔ صاحب مونسوت اور مولوی میر الدین صاحب، سر فراز خاں صاحب، مرتضیٰ صاحب، محمد ابراہیم صاحب پٹیل، قاسم میاں صاحب، علی شیر خاں صاحب، شرف الدین صاحب، فیاض الدین صاحب، ظہور الحق صاحب نے وقتاً فوقتاً وفد کی مدد فرمائی و نیز قصبہ مذکور کے تفصیلی حالات و واقعات سے روشناس کیا۔ خصوصاً مولوی میر الدین صاحب پیش امام تعلیم بالناں کے لئے آمادگی اور ادارہ ادبیات اردو سے دلچسپی کی سرفرازاخصاً منتخبہ صدر کی اس تحریک سے دلچسپی، محمد ابراہیم صاحب پٹیل کی خدمت معتمدی کی قبولیت مولوی شرف الدین صاحب و فیاض الدین صاحب زمیندار و نیز مولوی قاسم میاں صاحب قیم کی تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش سے فہم بہت زیادہ متاثر ہوا۔

مولوی میر الدین صاحب پیش امام کی قراوت سے جلسہ افتتاح ہوا جس میں احمد عارف صدر شعبہ طلبہ کے خوش گونہم و تقریر و نیز مولوی قاسم میاں صاحب قسیم کی نظم، محمد سلیم خاں مطاق، محمد ابراہیم شائق کی نظم و جامع تقریر، محمد مصطفیٰ خاں طالب کی تقریر بہ عنوان ”سر سری نظر اونڈہ پر“ سے اہلیان قصبہ بہت زیادہ متاثر ہوئے اور عرصہ تک ان کے دل اس سے متاثر رہیں گے۔ اور امید ہے کہ ان تقاریر سے اردو کی خدمت کے لئے کربانہ رہیں گے۔

جلسہ کے اختتام پر جناب صدر نے ایک پرزور تقریر کی۔

شعبہ طلبہ اونڈہ | حسب ذیل انتخابات عمل میں آئے :-

صدر۔ جناب مولوی سر فراز خاں صاحب۔ مخدوم محمد ابراہیم صاحب پٹیل قصبہ اونڈہ نائب صدر۔ محمد میاں صاحب شریکیت۔ قاسم میاں صاحب۔

ارکان

علی شیر خاں صاحب۔ غلام مرتضیٰ صاحب۔ شرف الدین صاحب۔ فیاض الدین صاحب۔ شیخ داد و صاحب۔ ظہور الحق صاحب۔ شیخ کوکل صاحب۔ محمد شعیب صاحب۔

ضروریات خانگی کے تحت شریک جلسہ نہ ہو سکے۔ چونکہ معتد شعبہ طلبہ و نائب معتد و بعض ارکان بوجہ کامیابی امتحان اعلیٰ تعلیم کے لئے دوسرے مقامات کو جا چکے ہیں اس لئے اس جلسے میں انتخابات عہدہ داران شعبہ بھی کئے گئے۔ بشیر الدین کی عمر سے جلسہ کا آغاز ہوا الہی بخش نائب صدر نے گزشتہ جلسہ کی روئداد پر صی اس کے بعد پٹھری، شیولنگ، شفیق الدین، جہانگ، مظفر علی وغیرہ نے ورزش کے فوائد پر تقریریں کیں۔ مولوی رؤف الدین صاحب مدرس مولوی احمد رحیمی الدین صاحب مدرس و صدر شعبہ نے بھی ورزش کے فوائد کی توضیح کی۔ حسب ذیل انتخابات با اتفاق آراء عمل میں آئے۔

صدر۔ مولوی احمد رحیمی الدین صاحب۔ نائب صدر۔ الہی بخش۔
معتدہ شفیق الدین خٹکشی نائب معتد۔ اتم شکر راؤ ہمبرسے۔
معتد کتب خانہ۔ شیولنگ پروت اپا اور گنڈے۔
معتد فزنگی کتب۔ عشرت اللہ۔

ارکان۔ جہانگ و شوناقہ، شیخ احمد، عبد الحمید، سہیل مظفر علی امین صاحب، واسن، و شوناقہ شکر۔

شہناخ پربھنی ادارہ ادبیات اردو شاخ پربھنی مولوی غلام فضل صاحب بیابانی ایچ سی۔ ایس۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب ایم اے۔
فاضل مصر صدر فوقانیہ کی سرپرستی اور ہمہ گیری میں برابر سرگرم عمل ہے اردو امتحانات کی تیاری کرائی جا رہی ہے رمضان شام مارکسٹ پولیس ہال میں درس ہو رہے ہیں جن میں خاص طور پر مولوی سہیل شریف صاحب ازلی مددگار فوقانیہ مولوی غلام حسن صاحب صدیقی مددگار فوقانیہ مولوی اشرف الدین صاحب یقینی، مولوی محمد حسین صاحب جلالی،

حمید اللہ خان شہید، معتد شاخ وک دس رہتے ہیں۔
اس سے پہلے شاخ پربھنی کے زیر اہتمام جلسہ تقسیم اسناد زیر صدارت عالی جناب مولوی ولی حسن صاحب اول تعلقات راضی پربھنی نہایت اعلیٰ بیانیہ پر مہیا کیا گیا جس میں تمام عہدہ داران مقامی نے

شہاب الدین صاحب۔ سید عزیز صاحب۔ عبد القیوم صاحب
مندرجہ بالا اصحاب سے ہم قوی امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنی ذی اثر شخصیت سے اردو کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے کوشاں ہوں گے۔
نیز محمد سہیل خاں مشتاق اردو فاضل اوڈھووی ہنگولی سے ہر ہفتہ و حشرہ آکر وقتاً فوقتاً مدد کرتے رہیں گے۔

شعبہ طلبہ نارائن کھیڑ | تاریخ ۲۷ اگست ۱۳۳۵ بروز جمعہ وقت چار ساعت رو برو جامع مسجد دارالطائف شعبہ طلبہ کا افتتاح کیا گیا دارالمطالعہ ہڈام دی ادبی و تاریخی کتب کا ذخیرہ (۲۵۰) اعداد پر مشتمل ہے فی الحال ماہواری رسالوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور مجلس انتظامی شعبہ طلبہ اردو کی خدمت میں معروف بہ کار ہے۔
چنانچہ اب تک ادو عالم کے لئے تین امیدوار اردو فاضل کے لئے ایک اردو دانی کے لئے چھ نرہاں دانی کے لئے دو امیدواروں کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے اور آئندہ امیدواروں میں اضافہ کی توقع ہے۔

مجلس انتظامی شعبہ طلبہ میں یہ تحریک پاس کی گئی ہے کہ سال حال شعبہ طلبہ کے محلہ معتدین و ارکان ادارہ ادبیات اردو کے انتخابات میں شرکت ہوں۔ سال ۱۳۳۵ء کے لئے معتد و صدر کا انتخاب عمل آیا جو درج ذیل ہے:-

صدر۔ مولوی نذیر احمد صاحب

نائب صدر۔ غلام دستگیر صاحب

معتدہ۔ خواجہ ظلیل الرحمن صاحب

نائب معتدہ۔ قدرت اللہ بیگ صاحب

شعبہ طلبہ رینا پور | تاریخ ۲۵ اگست ۱۳۳۵ بہ صدارت مظفر گوندہ اور ستا صدر مدرس و صدر ادارہ ادبیات اردو شاخ رینا پور بتمام مجلس شعبہ طلبہ کا ہفتہ جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام ارکان شعبہ طلبہ اور معزز حضرات تعصبہ موجود تھے۔ معتدہ صاحب ادارہ شاخ رینا پور اپنی

شرکت فرامی جن میں جناب مولوی غلام افضل صاحب بیابانی
ایچ سی ایس ہنٹنم کوڈائی، مولوی ابراہیم صاحب ایم سی ایچ علی مصر
صدر مدرسہ فغانیہ، صدر ادارہ ادبیات اردو شہناخ پرجی مولوی
غلام دیگر صاحب ہکری مددگار ناظم امداد باہمی ڈسٹرکٹ کٹن راؤنڈ
بی اے تحصیلدار مسٹر دھوسدن صاحب ایم اے مددگار ہنٹنم آگاری
مولوی قاضی سلطان محی الدین صاحب سینیٹر ہی اسپیکر مولوی
نظم علی خاں صاحب وکیل ہائی کورٹ نائب صدر بزم رمدان
قابل ذکر ہیں ان کے علاوہ خوش باش دکھان و ناہران کی کثیر تعداد
شریک جلسہ تھی جلسہ گاہ کے انتظامات مولوی افتخار احمد خاں صاحب ستر
حمید اللہ خاں صاحب شیعہ آئینہ ادارہ اور مولوی تاج علی الیزا
رکن ادارہ اور مولوی خواجہ خاں صاحب کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔
مولوی حمید اللہ خاں صاحب شیعہ آئینہ شہناخ پرجی
نے اپنی رپورٹ سنائی اور آخر میں صدر جلسہ سے اسناد تقسیم کرنے کی
درخواست کی اس کے بعد صدر جلسہ نے تمام کامیاب غلیہ کو اسناد
عطا کئے اور نصیحت آمیز تقریر فرمائی مولانا ابراہیم صاحب نے
اپنے خاص انداز میں تقریر فرمائی اس کے بعد مولوی عبداللہ خاں
نیر تنظیم مال اور مولوی فیاض علی خاں صاحب پیش نے اپنی غلیہ
ساز خارج کیں ماحصل کیا۔ آخر میں مولوی حبیب اللہ خاں صاحب خلیا
نے شکر ادا کیا اور دعا سلا منی اعلیٰ حضرت دہقان عالی کے بعد
ہدایت کامیابی کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

شاخ بہمت نگر مولوی عبدالحی صاحب مہصف اور مولوی

فرید مرزا صاحب تحصیلدار و صدر ادارہ ادبیات اردو شہناخ
بہمت نگر اور مولوی عنایت اللہ خاں صاحب سوداگر پارچہ پختہ
شہناخ کی کوششوں سے بہمت نگر جلسہ کے اردو امتحانات کا
مرکز قرار دیا گیا اور پاس سے زائد غلیہ شریک امتحان ہوئے
جن کے درس مولوی انجمن الہیہ صاحب مددگار ہیں۔

مولوی فخر الحسن صاحب کے سپرد تھے۔ دارالمطالعہ کی تجدید
بھی عمل میں آئی۔ مولوی فخر الحسن صاحب ہنٹنم دارالمطالعہ منتخب
ہوئے اور شہناخ کے سرگرم معتمد مولوی عنایت اللہ خاں صاحب
نے اپنی تمام کتابیں بغرض استفادہ عام دارالمطالعہ میں
دے دی ہیں جس کے لئے ادارہ مشکور ہے۔

شاخ کلیانی دارالمطالعہ کے لئے مولوی سید نجم الدین حسن صاحب

قادر سررشتہ دار عدالت کلیانی نے حسب ذیل کتب مرحمت فرمائی ہیں۔
(۱) تاریخ مسلم لیگ مہصف، مرزا اختر حسن صاحب (۲) نانی عشو مہصف
علامہ راشد الخیری مرقوم (۳) تنہادت نامہ مہصف محمد عبدالسلام دکنی
(۴) خرقوم طالعہ العیوم کی یادیں (۵) سالہ مولوی بابت
ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ سب رس ستمبر ۱۹۴۰ء (۶)
تنظیم میلاد نمبر بابت ۲۷ ربیع المتور ۱۳۶۱ء عالمگیر بابت
ماہ ربیع الاول ۱۳۶۱ء۔

مولوی شیخ حسن صاحب چودھری نے دارالمطالعہ کے نام
کہکشاں دہلی اور کامیاب دہلی جاری کروائے اور ان کے علاوہ
حب ذیل کتب بھی دارالمطالعہ کو عنایت کیں۔ (۱) اسرار تنہا دین
(۲) حجتہ الاسلام (۳) التلک علیہ فیلسوف فارسی (۴) قصہ گل باصنوبر
(۵) ہزار مسائل ہندی (۵) جنگ نامہ حضرت علی (۶) بیلی جنوں اردو
(۷) یوسف زلیخا اردو (۸) طوطا کہانی۔

مولوی میر احمد علی صاحب داروفا اعراض نے بھی حسب ذیل
دو کتب عنایت کیں :-

(۱) آداب النبی (۲) وینس کا سوداگر۔
کتب مہلیہ مولوی محمد نظام علی خاں صاحب مددگار تعلقات مستقر کلیانی
(۱) محبوسات ماہر (۲) مضمرات جنگ اور قائد ملت (۳) حیدر آباد کا
سنت قبل (۴) حالات حضرت یوسف صاحب شریف صاحب قبلہ (۵)
تاریخ مجلس اتحاد المسلمین مملکت آصفیہ (۶) ہندوستان و پاکستان

کتاب معطلہ مولوی سید تاج الدین صاحب منشی فاضل

معیضہ دارالسیکھی و نائب معتمد شعبہ تقریر۔

(۱) خلافت اور ہندوستان (۲) شرح اسماعیل حنفی (۳) کلمۃ حق

(۴) اصلاح کار (۵) اصلی حقیقت (۶) آداب النبی (۷) و تلخیص

(۸) عطر الوردہ فی شرح بردہ (۹) پیغام رسول

کتاب معطلہ مولوی میر ظہر علی صاحب متعلم منشی (۱۱) طوطا کھانی

(۲۸) سوانح عمری غازی الوریہ شاہ حصہ دوم (۲۹) سوز دل

(۳۰) کمال اتاترک (۳۱) قومی شیر

جناب مولوی محمد اکبر شمس الدین صاحب سب انسپکٹر

کو قوالی کلیانی نے رسالہ اہم مرحمت فرمایا ہے۔

ناظرین دارالمطالعہ کی تعداد ۲۰۰۱ (۲۲) کتب گھر پر

مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

کلیانی ہیں ایک شعبہ طلبہ بھی قائم ہے۔ چنانچہ ارکان شعبہ

مذکورہ کو معروف رکھنے کے لئے ان سے وقتاً فوقتاً مختلف موضوع پر

تقریر بھی کرائی جاتی ہیں۔ اب اس سلسلہ کو پھر منظم طور پر جاری کر دیا

گیا ہے کارپردازان شعبہ تقریر مولوی محمد امین الدین صاحب اور

مولوی سیّد تاج الدین صاحب کی دہمچی نے اس معتمد لیجے بتاریخ

۱۹ اراہ داد ششہ بمقام دارالمطالعہ شاخ کلیانی شہریادہ بی

زندگی پر رسالہ کا موعظ پیدا کر دیا یہ مباحثہ مولوی مرزا محمد بیگ صاحب

معتمد شعبہ تقریر کی صدارت میں شروع ہوا مولوی محمد عبدالکریم صاحب

وکیل اور محمد حسین صاحب اور مظہر علی صاحب نے دیہی زندگی پر

اور مولوی غلام معین الدین صاحب نے شہری زندگی کی بڑی پر تقریر

کی آخر میں جناب صدر سلسلہ اپنی تقریر میں ہر وہ زندگیوں کے مختلف

پہلوؤں پر روشنی ڈال کر واضح کیا کہ ہر زندگی کے لئے خود اہم ہے اور

کسی زندگی سے بھی اغماض نہیں کیا جاسکتا آئندہ مباحثہ ہر شہری و دیہی

کو قرار پایا ہے اور اس کے لئے ”جنگ انسانی زندگی کے لئے سفر ہے

یا سفید“ عنوان تجویز کیا گیا ہے۔

بتاریخ ۲۲ شوال ۱۳۸۱ دارالمطالعہ میں یہ عنوان ”جنگ انسانی

زندگی کے لئے سفید“ عنوان ”مشر“ تقابروں میں آئندہ تقریر کا عنوان

”سینما میں“ سفید ہے یا ”مشر“ تجویز کیا گیا ہے۔

مولوی محمد امین الدین صاحب نے ”سینما میں انسانی زندگی کے لئے

سفید“ عنوان ”مشر“ تقابروں میں آئندہ تقریر کا عنوان

مولوی خواجہ معین الدین صاحب { خطبہ صدارت اجلاس شعبہ ترقی

فرزند غلام محی الدین صاحب { اعداد آل انڈیا مسلم ویکیشن ایک جلد

مولوی محمد علی خاں صاحب اردو عالم (۱) پرا ناخواب (۲) تاریخ ایران

معتمد شعبہ (۳) حسن انجلیا (۴) منصور و مہنا

(۵) بھارت سپوت (۶)

بتاریخ عرب و عراق و عمان

معتمد شاخ ہذا ۲ کتب (۱) کیا روح جسم سے علیحدہ ہے (۲) اہل کار

مولوی شیخ حسن صاحب چوہدری ۲ کتب ۱۔

(۱) بیارحمت (۲) نثر میر انیس (۳) دفتر غم (۴) خریدار محبت

(۵) سلسلہ دنیاات حصہ چہارم (۶) آج کی رات (۷) ہمارا طوطا

(۸) زہر عشق و خجرت عشق (۹) دفتر الم (۱۰) شریف بد معاش (۱۱)

جلوہ محبوب (۱۲) تولد صورت بلا (۱۳) سلسلہ دنیاات حصہ

اول و دوم (۱۴) میں بچپن کئی بیت لگائے (۱۵) مجیدہ وفات نامہ

فاطمہ زہرا (۱۶) لاکھوں سلام (۱۷) دکن کی تاریخی کہانیاں

(۱۸) آداب النبی (۱۹) تعلیم الاسلام تیسرا حصہ (۲۰) حکایت لطیف

(۲۱) جزا فی سلطنت ہند (۲۲) ایمان کے فضائل (۲۳)

عیسایہ اور اسلام (۲۴) اندر سبھا (۲۵) صدقہ صاع اسلام (۲۶)

اردو کی چوتھی کتاب (۲۷) سوانح عمری غازی الوریہ شاہ حصہ اول

پہلو پر مقرر شدہ کافی روشنی ڈالی اس جلسے کی رونمائی اور مقررین کی تقریروں کا خلاصہ مولوی تاج الدین صاحبہ منشی فاضل نائب مختد شعبہ تقریر نے دلچسپ انداز میں قلمبند کر کے دفتر شاخ ہذا میں ارسال کیا ہے۔ آئندہ تقریر کے لئے عنوان "قنارت و ملازمت" مقرر کیا گیا ہے۔

شعبہ طلبہ پرلی مجلس نے "مجھے اس بات سے بے انتہا مسرت ہوئی کہ محمد امجد علی الدین صاحبہ ادارہ کی شاخ شعبہ طلبہ پرلی میں بھی ہے پری ٹوش لکھتی تھی کہ بسراہ مولوی سعید الدین صاحبہ صدمتی مستعد تہ لائت ہوئی ادارہ کے کتب خانہ کو دیکھ کر مسرت ہوئی کارکنوں کی بدوشلکت و راضیات نے مجھے متاثر کیا یہ نوعیت اس ادارہ کو جس حصہ کوئی کے ساتھ چلا رہے ہیں وہ بڑوں کے لئے سبق آموز ہے۔"

شرح دستخط: محمد امجد علی الدین ایم اے
شعبہ طلبہ پرلی | دفتر شعبہ طلبہ ادارہ اہلیات اردو و شاخ ہنگولی
مدیر منزل قائم ہوا ہے۔ دفتر فرخ پور سے بھی کچھ بھرا ہے۔ ہم ہفتہ بزم شاہ

بزم مباحثہ بزم تقاریر و تقریری ادبی مضامین کے جلسے منعقد ہوا کرتے ہیں۔ یہاں کالو جوان طبقہ بڑی سرگرمی کے ساتھ تعاون عمل کر رہا ہے نیز زبان اردو سے دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے۔ دفتر شاہراہ عام پر واقع ہے جس کی بناء پر اس کا مہذب و ملت لوگ شرکت کرتے رہتے ہیں۔

مجلس انتظامی شعبہ

صدر دہلی مولوی عثمان خان صاحبہ کمالی مدتی ادارہ ادبیات اردو و شاخ ہنگولی
صدر اعلیٰ - سر سید احمد دہلی

مفتی - احمد خاں ندیم

شریک منہ - عبداللہ بیگ

خازن - عبدالرزاق اختر

ارکان محمد یعقوب، انیسویں خاں، شفاق، ابوالکرم، شارق

بزم مشاعرہ | اس جلسہ کے انعقاد میں تمام طلبہ نے نمایاں حصہ لیا۔ احمد خاں ندیم کی تحریک صدارت اور جناب اختر صاحب کی تائید پر حبیب احمد عارف تالیوں کی گونج میں کرسی صدارت پر نشست لائے اور جلسہ ۱۹ بجے مثبت شروع ہوا۔ محمد مصطفیٰ خاں طائب نے پروفیسر وحید الدین سلیم کی نظم "دوب کی طرح سے دب دبہ کے کلنا سیکھ" سن کر حاضرین جلسہ کو غیرت و عمل کا سبق دیا موقع ہوج صدارتے تحسین بلند ہوئی تھی۔ محمد یعقوب صاحب کی غیر طری طرح زاد غزل بہت مقبول ہوئی اور جلسہ کو کامیاب بنایا۔ اسماعیل خاں شفاق کے تفکرات سادہ بیانی قابل ذکر ہے (جلسہ کے انتظام میں آپ کا بہت کچھ ہے) احمد خاں ندیم کچھ بزدل اور جوشیلہ غزلیات اور بلند پروازی پر واہ واہی صدائیں بلند ہوئیں۔ محمد امجد علی شارق نے علامہ اقبال کی نظم سن کر حاضرین کو درس عبرت دیا جناب عبداللہ بیگ تقریر کی غیر طری طرح زاد غزل با ترجمہ سن کر سامعین کو محظوظ کیا اور خراج تحسین حاصل کی۔ عبدالرؤف اختر کی شرمیلی بیانی اور رسیلے پسند سے جلسہ کامیاب رہا۔

آخر میں جناب صدر نے موثر انداز میں اردو کی بقا و ترقی کے لئے حاضرین کو متوجہ کرتے ہوئے اردو شاعری سے دلچسپی رکھنے کا اظہار کیا اس طرح انجمن شعبہ طلبہ جلسہ فرخ پور سے مستعد ہوا۔

دوسرا جلسہ بروز جمعہ ۲۰ مہر ۱۳۵۸ منعقد کیا گیا جس میں وی ہوئی طرحوں پر غزلیں اور طبعی مضامین سنائے گئے۔

تیسرا جلسہ - بزم مباحثہ اربابان شاعریہ یہ تحریک محمد امجد علی شارق کے عنوان "گوشتیں پختہ ہیں" منعقد کیا گیا۔ جس کے مخالف محمد اسماعیل خاں شفاق تھے۔ مدلل دلائل پر غور و خوض ہوا تو یہیں صدر کے فیصلے کی وجہ تحریک کی تحریک کامیاب رہی۔

چوتھا جلسہ - تقریری ادبی مضامین ۱۸ اربابان شاعریہ

زیر صدارت حبیب احمد عارف عمل میں آیا۔ جس میں اسماعیل خاں شفاق

روز جمعہ ۲۲ دسمبر مطابق ۱۰ محرم ۱۳۸۵ھ

Ex. 1. Let $\frac{1}{x} = 0.1$. Find $\frac{1}{x^2}$.

[illegible]

پنجابستانِ محمدیہ | ایڈیٹر: مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

”بیشور الیہ“ کی تدقیق ہے۔ کتاب کا موضوع ایک اچھوتے بچہ خان اور

مستند است به این که در این صورت، این امر را می توان به عنوان یک نتیجه گیری در نظر گرفت.

ہندوستان میں مذہبی تفریقوں کو مٹانے کے لیے ایک نیا فلسفہ اور نظریہ پیش کیا۔

ان کا کو دھن رہا۔ بہت شگفتہ خلق پر چڑھا جنہوں اور نر و جہوں کے عہدہ سے عہدہ ارتقاء

اگر کسی نے یہی چاہا ہے کہ ان سببب امور پر مطلق اہانت ہو

1. *Chlorophyll a* (Chl a) is the primary photosynthetic pigment in most plants and algae. It is a green pigment that absorbs light energy in the blue and red regions of the visible spectrum. Chl a is essential for the light-dependent reactions of photosynthesis, where it converts light energy into chemical energy in the form of ATP and NADPH.

پیشتر متعلق تھا کہ ان کا مقصد یسوع کا ریل ایلیا کا لہجہ میں ہے

[illegible]

وہاں پہنچ کر انہوں نے ایک کھانے کی دکان پر روک لیا۔

کتابخانه عمومی مسجد اعظم کربلا

۱۰۰

نہروں کے غل و غمل کو

1944

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

سپہ منی، پٹا، ابراہیم شارق نے خاموشی کا پتلا آدم علی خاں کی آئی نے گلین دل، حبیب احمد عارف نے، عزیز کی موت، اپنے اپنے طبع زاد مضمون سنائے اور ہر ایک صاحب کامضمون کا مبادیہ رہا۔ خصوصاً عبدالعزیز خاں، شارق کی آپ منی، ابراہیم شارق، کا خاموشی کا پتلا بہا بہتہ شاندار رہا۔

پانچواں جلد نمبر ۲۵ اربابِ دانش پر صدارت جناب

افطہار احمد صدیقی متعلم فی اسد (عثمانیہ) جو کہ غلام احمد قریشی

یہ عنوان "سائنس مفرحہ" عمل میں آیا جس کی مخالفت مسجد طائفہ

طالب نے لکھو 'مدین'، معنی یقین نے اپنی دلیلیوں کے ذریعہ اپنی اپنی

تشریف کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ آخری دور معاذی کی تائیہ

و با اتفاق آراء، محرک کی ترکیب تمام می شود.

بتایا کہ اگر سائنس کا صحیح استعمال ہو گا تو فہیدہ پتہ کو فنا پتیز

ہذا: خود بری ہمیں بدلہ اس کا استعمال اس کو اچھا برتاؤ ہے۔

سلسلہ کا دوسرا حلقہ بنائوں اور اس طرح کے اخبار بنائی

اسحاق ابراهيم وافي | مستعد و درخشان استعدادهای بی نظیر و بی شائبه

اردو امتحانات کے اس سال صرف اردو دان طالبانِ علم

جیسے ہی اجازت دی ہے چنانچہ یہ استعمال ۱۴۴۱ھ میں شروع ہو گیا

[illegible]

۱۱۱) کوئمبر (۱۱) از ماک آبان (۱۱) به (۱۱) پرسیه با (۱۱) از ماک آبان (۱۱)

(۱) در صورتیکه در هر یک از این موارد،

وہ میرے لئے امتحان ہے اور میرے لئے امتحان ہے۔

که نشستند و از نظام مرکز فوج نویسی و قلم و کلام و کتب و کتابخانه

امیدواران این که امتحان عربی سال ۱۳۰۳ قمری در تهران

میں ہوگا۔ ہاں شک ہے اور ہر شک کو ہٹانے کے لئے

اگر کسی را مددگار کو هزار دوسرے کو ہزار ایک کو نہ دے تو اپنے لئے دے۔

امتحان اردو دانی کے نگران کار

محقق اردو دانی کا دوسرا امتحان بابہ ۱۹۴۳ء جمعہ ۲۴ دسمبر کو
ذمعات پر منعقد ہوا جن میں سات سو سے زیادہ امیدوار
شریک تھے۔ حسب ذیل صدر نگران کار صاحبان اپنے اپنے مرکز
پر تشریف لے گئے جن کا منجانب ادارہ شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔

ادوگیر مولوی رحیم الدین صاحب کمال، ادنگ آباد مولوی
خواجہ عبداللہ صاحب شاہد بی اے، بی بی مولوی محمد بن عمر صاحب ایم
پرنڈہ مولوی قاضی حبیب الدین صاحب، داوڑ واڑی مولوی محمد ابراہیم
صاحب، یوسن آباد مولوی محمد عبدالکریم صاحب، نظام آباد مولوی سید
مراد علی صاحب طالع اردو فاضل۔

بلوچ میں امیدواران اناش کا امتحان مدرسہ فوائدہ سنواں
نام پل میں لیا گیا۔ صدر نگران کار محترمہ بشیر النساء بیگم صاحبہ بشیر نقیہ
محترمہ مسز ڈاکٹر زورا اور محترمہ مسز محمد عبدالرحمن لے بھی ان کا ماتہ
ٹایا۔ ان سب خواتین کا منجانب ادارہ شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور
امیدواران دکنہ کا امتحان پوٹین فتح میدان اور سالار جنگ ہال
نظام کالج میں لیا گیا جن کے صدر نگران کار مولوی سید محمد صاحب ایم
پروفیسر محمد صدیقی صاحب تھے۔ سرشارن آرمی ایکویشنل افسر مولوی
نعیم الدین صاحب ہاشمی، مولوی اہل الدین اور مولوی احمد محمد الدین
صاحب نے بھی نگرانی میں مدد فرمائی۔ ان سب اصحاب کا ادارہ
کا طرف سے شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔

تذکرہ اردو مخطوطات

ادارہ ادبیات اردو میں اب تک
چوبندہ سو تکی کتابیں محفوظ ہو چکی ہیں ان میں سے صرف دو سو پچھتر
اردو مخطوطات کا تفصیلی تذکرہ بڑی سائز کے چار سو صفحات پر شائع

ہوا ہے۔ اس میں سلسلہ سے ۱۳۱۹ء کے درمیانی زمانے کے
تقریباً تین سو مصنفین و شعرائے اردو کے تفصیلی حالات اور کلام
و لغات پر روشنی ڈالی گئی ہے جن میں سے نصف کے قریب
ایسے ہیں جن کو اردو دنیا بالکل بھول چکی تھی اور جن کے نام اور کام
پہلی دفعہ اب منظر عام پر آ رہے ہیں۔ اس تذکرہ کو ڈاکٹر سید علی الدین
صاحب قادری نور محمد اعزازی ادارہ نے جدید تحقیقاتی طرز پر مرتب
کیا ہے اور اس کے اشارے سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں جن تین سو
شعرا و مصنفین کے تفصیلی حالات درج ہیں۔ ان کے علاوہ پندرہ
سے زیادہ ارباب علم ادب و آثار قدیمہ زیر بحث رہے ہیں۔

زیر طبع کتب

ادارے کے مختلف شعبوں کی جانب سے
کتابوں کی ترتیب اور طباعت کا
کام جاری ہے۔ بعض کتابیں ۱۹۴۳ء ہی میں شائع ہونی لگیں
لیکن طباعت کا کام مکمل نہ ہو سکا اس لئے توقع ہے کہ ادائل ۱۹۴۴ء
میں چھپ کر منظر عام پر آجائیں گی۔

شعبہ ادب و بچوں

اس شعبہ کی طرف سے حسب ذیل تین
کتابیں زیر طبع ہیں جو ادائل ماہ فروری میں شائع ہو جائیں گی۔

- ۱۔ مرزا غالب از سعید منظر صاحبہ بی اے۔
 - ۲۔ جہد آباد از رفیع سلطانہ صاحبہ شعلہ بی اے
 - ۳۔ اشوک اعظم از سیدہ جعفری صاحبہ
- یہ شعبہ محترمہ رقیہ بیگم ذاب زین بار جنگ بیاد پرنسپل
کلیہ اناش کی صدارت میں بچوں اور بچیوں کے لئے مفید کتابیں تیار
کرتا ہے۔

شعبہ تاریخ

اس شعبہ کی مرتبہ حسب ذیل تین کتابیں اس وقت

زیر طبع ہیں۔

ان دو ابتدائی کتابوں کے علاوہ حسب ذیل دو کتب مستطاب
سے ہی زیر طبع ہیں جو قریب میں شائع ہو جائیں گی۔

۱۔ رفیق اردو داں از مولوی محسن الدین صاحب

۲۔ معلم بالغاں از مولوی زاہد حسین صاحب صدر

مشقی خیریت آباد۔

شعبہ سائنس اسکالرشپ کے آخری چند مہینوں کے اندر اس

شعبہ کی جانب سے حسب ذیل کتابیں شائع ہوئی ہیں

۱۔ پودوں کی کہانی غزوات کی زبانی۔ از پروفیسر محمد

سجید الدین صاحب صدر شعبہ نباتات جامعہ عثمانیہ

۲۔ طبیعیاتی کائنات۔ از پروفیسر محمد علی خاں صاحب

اور حسب ذیل کتاب زیر کتابت ہے۔

زیر طبع پودوں سے از مولوی محمد عبدالسلام صاحب ایم ای

حسب ذیل کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔

۱۔ پودوں کی بیماریاں از مولوی عبدالباری صاحب ایم ای

۲۔ جراثیم از رائے ہند راج صاحب سکینہ ایم ای

۳۔ زریرگی از مولوی محمد معین الدین صاحب ایم ای

۴۔ جوہر کی ساخت از مسٹر سنیا نارائن راؤ ڈاکٹر ایم ای

۵۔ کھیتی از مولوی ہمدی علی صاحب ایم ای سی

یہ شعبہ پروفیسر محمد سجید الدین صاحب صدر شعبہ نباتات جامعہ عثمانیہ

کی مقتدی میں خاص طور پر سرگرم عمل ہیں۔

شعبہ ادب ادارہ کا شعبہ ادب ان خواتین جید راہنما

و ادبی سرگرمیوں میں بے ستور اضافہ کر رہا ہے۔ چنانچہ اخیر اسکالرشپ

میں اس شعبہ نے تہیہ کیا محالہ ہر تین مہینہ میں ایک بار ایک ادبی

مجلس کی جانے لگی اور اس کے مطابق اس شعبہ کی جانب سے

آجیال اور محالی پر خاص علمی اجلاس مستطاب ہیں یہ منقذ

۱۔ غفران مکالمات میر محبوب علی خاں آصفیہ سادس از مولوی

سید مراد علی صاحب طالع۔

۲۔ بیاریات از مولوی عبدالجید صاحب صدیقی ایم اے ایل ایل

۳۔ یورپ جنگ سے پہلے از پروفیسر مارون خاں صاحب

شروائی ایم اے میر سٹراٹ لا۔

۴۔ غفران مکالمات حضرت آصفیہ اول از مولوی سید

مراد علی صاحب طالع۔ (اس عنوان پر پہلے شیخ چاند پور کی ایک

کتاب ادارے کی طرف سے شائع ہو چکی تھی لیکن وہ سلاطین اصفی

کے حالات کا جو سلسلہ ادارے نے تیار کر لیا ہے اس کے مطابق نوی

اس لئے مولوی مراد علی صاحب طالع سے ایک نئی کتاب لکھوائی گئی ہے)

۵۔ میرالاجنگ مختار الملک از مولوی فیض محمد صاحب ایم ای

(دوسرا ایڈیشن) شعبہ تاریخ کی جانب سے اور چند کتب زیر ترتیب ہیں

جن میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں۔

(۱) مال والے از مولوی سید مراد علی صاحب طالع۔

(۲) فیروز شاہ بہمنی از مولوی عبدالجید صاحب صدیقی۔

(۳) ارطوچاہ " " " " (ترتیب ثانی)

(۴) تاجی احمد نگر " " " "

(۵) حیدر آباد کا ایک تاریخی پس نظر از ڈاکٹر سید محمد الدین قادری

شعبہ اردو امتحانات اس شعبہ کی جانب سے تعلیم بالغاں کے

سلسلہ کی ابتدائی دو کتابیں (یعنی اردو روانی کی پہلی اور دوسری)

نظر ثانی کے بعد دوبارہ شائع کی گئی ہیں۔ یہ دونوں کتابیں مولوی

محمد سجاد زار صاحب پرنسپل ٹرننگ کالج کی خاص نگرانی میں مرتب

کرائی گئی تھیں اور ان کی نظر ثانی بھی پرنسپل صاحب مدد و منت کی ہدایت

کے تحت کی گئی ہیں۔

ادارے کی جانب سے قلعہ
گوگلنڈہ میں قطب شاہ اور

اردو امتحانات کی تاریخیں | ادارے کے امتحانات

مرزوں کی روڈ داریں ۲۴۳ ستمبر ۱۹۳۳ء کو اردو دانی

کروڑوں کی چند روٹیاؤں کے اقتباس درج ذیل ہیں۔

کرار پر سیدہ | بتلیخ ۱۹ مہینہ ۲۵۳ تقریباً ۱۲ ساعت شب

پرنیوہ پہنچنے کا موقع ملا مقبرہ تین بجے وقت پر

شاخ اداره ادبیات اردو موقوفہ تعلقہ سرندہ فیصلہ شد

انہوں نے لکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جو ارادہ فرمایا

جناب اطراف صاحب تعلیمات حلقہ دوم نسل مذکور کا شکریہ ادا کرنا ضروری
ہے کہ ان کے انفرادی و اجتماعی کاموں کی خاطر ان کے لئے

امتحان گاہ استعمال کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ صدر مدرس جناب

کے مکان کا ایک اہل امتحان گاہ اناٹ کے لئے مختص کیا گیا تھا۔ مگر

لے لئے صدر نگران کار کے علاوہ جناب مستند صاحب ادارہ جناب سید
فتخان حسین صاحب صدر مجلس اہل سنت و اہل توحید کے نام سے درخواست ہے کہ ان کے نام سے

صاحب، دو گارہ رسد مختا سیم پر بیڈہ اور جناب محمد مصام الدین صاحب

صدر مدرسہ کوڑگاؤں منتخب کئے گئے۔ امتحان گاہ انات کی

و دیگر در سه نشانی مان کسب و ادب و توبه و شکر و انابه و صبر و محبت
و غیره

والا پر بیٹہ نے کی

امتحان میں جملہ (۵۰) امیدوار (قبول انات) شریک اور

لا نظام آباد ۲۳ دسمبر ۱۹۴۳ء کو حکمران منٹ شام

کے عمل کرنا اس کے پورے بارے میں نظام آباد میں اسٹیشن پر مولوی

سین خاں صاحب صدر مدرس مدرسہ عثمانیہ قلعہ و محمد شاہ اڈا

چونکہ راستہ ہی میں میں نے مولوی محمد حسین خاں صاحب سے

۱۰۔ دہر داند مرکز کے انتظامات سے متعلق تمام ضروری امور دریافت

۴۲۔ دوسری فصیح نہایت اطمینان سے ٹھیک پونے
 سو امتیاز کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

سارے حاضر تھے کہ وہ لڑکائی کے تمام شرکاء حاضر ہو گئے۔ نفاقہ

مولوی غلام احمد صاحب وکیل اور خباب کاشی ناتھ راؤ صاحب وکیل قابل ذکر ہیں۔ خباب کاشی ناتھ راؤ صاحب وکیل درکن شاخ ادارہ کی نسبت یہ معلوم کر کے مجھے بڑی مسرت ہوئی کہ بعض موقوفوں پر آپ نے غریب و نادار امیدواروں کی شرکت کے لئے امتحان کی فیس اپنی جیب سے ادا کی۔ مگر موصوف کا یہ وہ کام ہے جو باتیات صالحات میں شمار کیا جائے گا۔ اس لحاظ سے نظام آباد کے ارکان ٹکٹہ کالائٹ تاشیش اتحاد ادارہ کی دوری شاعوں اور مرکزوں کے لئے قابل تقلید ہے۔

مولوی محمد حسین خاں صاحب معتمد شاخ ادارہ ایک ذی علم اور تجربہ کار فرض شناس اور سنجیدہ مزاج، مستعد اور خاموش کارکن افراد سے ہیں۔ اس دفعہ نظام آباد کا مرکز امتحانات قرار پانا محض صاحب موصوف کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ امتحان گاہ سے متعلق تمام ضروری انتظامات بروقت اور نہایت عمدگی سے آپ نے انجام دیے۔ صاحب موصوف نے مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ:-

”عالیجناب مولوی مرزا محمد بیگ صاحب تعلقہ نظام آباد نے اردو امتحانات کی مقبولیت کو دیکھ کر ادارہ کی شاخ کے لئے ۱۳۵۰ء میں مبلغ ساٹھ روپے بطور عطیہ مرحمت فرمائے تھے اس رقم کا ہم نے یہ صرف کیا کہ ادارہ ادبیات اردو کے امتحان زبان اردو اور اردو عالم کے امتحانات میں مرکز نظام آباد سے بدرجہ امتیاز کامیاب ہونے والے سلم و غیر مسلم طلبات کو ہر سال دو نفر دیئے گئے عطا کئے جائیں گے چنانچہ بذریعہ اشتہار اس کا اعلان بھی کیا گیا۔ ۱۳۵۱ء میں لاٹری بیگم صاحبہ کو امتیازی کامیابی پر نفر دیئے گئے عطا کیا گیا چونکہ اس سال غیر مسلم طلبات شریک امتحان نہ تھیں اس لئے محمودہ خانم کو علیہ تقسیم انا کے موقع پر

چاک کیا جا کر ٹکٹ وقت پر تقسیم کیا گیا۔ دوسرے میں زبانی امتحان تین بجے شروع کر دیا گیا جو ٹکٹ چھ بجے ختم ہوا۔

مرکز وکھو میں نگرانی کی حد تک جن حضرات نے صدر نگران کا تعاون فرمایا ان میں خاص طور پر مولوی محمد حسین خاں صاحب معتمد شاخ ادارہ اور مولوی اعجاز احمد خاں صاحب اول مددگار و انچارج صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ نظام آباد قابل ذکر ہیں۔ زمانہ مرکز کا امتحان مختصر مگر بہت مزاج عالم صاحب بہتر پولیس اور مختصر بیگم بشیر حسین صاحب مددگار انجمن امداد باہمی کی نگرانی میں ختم ہوا۔ امتحان گاہ میں نشمنوں کا معقول انتظام تھا۔ حصہ انات کے لئے مدرسہ فوقانیہ کا ایک وسیع ہال مختص کر دیا گیا تھا۔ ہال کے باہر خواتین کی سہولت کی خاطر قانات گیر دی گئی تھی اور ہال کے ہر دروازہ پر چلنیں آویزاں تھیں۔ مدرسہ نواں اردو کی گاڑیاں اور عادات مصروف انتظام تھیں۔ اس خصوص میں مقرر رحیم النابی بیگم صاحبہ صدر مدرسہ نواں اردو نظام آباد نگرانی کی متحن ہیں۔

صاحبزادہ خباب مولوی میر علی صاحب ہنر تعلیمات ضلع نظام آباد بھی خاص طور پر شکر یہ کہ متحن ہیں کہ صاحب موصوف نے زمانہ مرکز کے انتظامات میں معتمد شاخ کا بڑی حد تک تعاون فرما کر ادارہ ادبیات اردو اور اردو امتحانات سے متعلق اپنی دیکھی اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ صاحب موصوف سے جب میں نے لافا کی قرار و امتحانات کی ترویج و مقبولیت اور ان امتحانات کے بانی و موجد کے متعلق گہری ہمدردی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور امتحانات کی ترویج اور ترویج و اشاعت کو فرض سمجھ کر جو حضرات ایشیا اور غلطی خاموشی اور مستعدی کے ساتھ یہاں کمر بستہ ہیں ان میں خاص طور پر مولوی محمد حسین خاں صاحب معتمد شاخ ادارہ

ابھی تقریر کے صلہ میں دوسرا نمونہ دے دیا گیا۔ ۱۲۵۲ء کے لئے بھی دو نمونے تیار ہو چکے ہیں جس کو میں نے مجسم خود دیکھا۔ تمہیں نہایت شاندار اور خوش وضع ہیں۔

ادارہ ادبیات اردو کی اہمیت اور عام ہر لغوی اردو امتحانات کی ترویج اور ترقی ہولی مقبولیت، ملک کے ہر حصے میں خدا داد خدمت گزاران اردو کی مخلصانہ سرگرمی اور ایشیا کو دیکھ کر ادارہ ادبیات اردو اور اس کے واجب الاحترام موسسین اور مستند انرازی کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

سید مراد علی خان

مرکز اورنگ آباد | گزشتہ چار سال سے اردو امتحانات حیدرآباد اور اس کے مختلف اضلاع میں ہر سال منعقد ہو رہے ہیں۔ مرکزی ادارہ کی گونا گوں مصروفیتوں اور مرکز مدہ ذکر وراثت کے انتظامات وغیرہ کے باعث مجھے اضلاع کے کسی مرکز پر جانے کا موقع نہ مل سکا لیکن میں اس ضرورت کو محسوس کر رہا تھا کہ اضلاع کے مرکزدوں کے حالات، انتظامات اور دیگر امور سے بھی مجھے واقف ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ اس دفعہ میں نے مرکز اورنگ آباد پر بحیثیت صدر مقرران کا رہنا طے کر لیا اور مجلس اردو امتحانات نے اس مرکز کے لئے میرا انتخاب کیا۔

سوالات کے پرچوں کے سرپر رفا نے بوالی بیاضات اور دیگر ضروری اشیاء کے ساتھ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۳ء کو رات کے دس بجے اورنگ آباد پہنچا، سٹیشن پر شاخ اورنگ آباد کی طرف سے کوئی صاحب مجھے لینے نہیں آئے۔ میں نے ٹانگہ کرایہ پر لیکر سید مولوی عارف الدین حسن صاحب دوم تعلقدار و مازن شاخ ادارہ کے دولت خانہ پہنچ گیا۔ صاحب موصوف ملک کے دفتر سے ابھی

ابھی واپس ہوئے تھے۔ نہایت خندہ پیشانی سے مجھ سے ملاقات کی۔ رات کا کھانا تیار تھا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ادارہ کے کاسوں سے متعلق تبادلہ خیال کیا گیا۔

صبح ہاشتمہ سے فارغ ہو کر ۱۰ بجے صاحب موصوف کے ساتھ ادارہ کے دفتر آکر لڑ باغ شاہ گنج پہنچا جہاں امتحانات کا انتظام کیا گیا تھا۔ اثاث کے لئے ایک علیحدہ ہال میں انتظام تھا۔ امتحان گاہ میں نشستوں اور دیگر انتظامات مولوی مارن صاحب ہی کو انجام دینے پڑے تھے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ عافیت نے اپنے ہاتھوں سے انتظام کیا تھا۔ ۱۰ بجے تک کوئی امیدوار نظر نہ آیا حالانکہ شاخ ادارہ کے دفتر میں امتحان کا وقت نامہ لگا دیا گیا تھا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ اورنگ آباد میں اس زمانہ میں سخت سردی تھی اور بروقت امیدواروں کا حاضری ہونا ذرا دقت طلب تھا۔ دس بجے کے بعد امیدوار یکے بعد دیگرے آنے شروع ہوئے۔ میں نے ۱۰ بجے بجائے ۱۰ بجے سوالات کے پرچے تقسیم کئے۔ مردانہ مرکز کی نگرانی میں جب ذیل علمدہ اصحاب نے میل ماتہ بلایا جن کا مناجب ادارہ شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔

مولوی عارف الدین حسن صاحب دوم تعلقدار،
مولوی عبدالوہاب صاحب صدر ہستم کو کلفندہ، مولوی وحید الدین صاحب ٹاؤن انجینیئر، مولوی سید علی صاحب منظم صوبہ داری،
مولوی غازی محسن الدین صاحب وکیل، مولوی ظفر ہمدی صاحب گنہ دار، مولوی حافظ عبدالنار صاحب۔

زمانہ مرکز کی صدر مقرران کا محترمہ بیگم صاحبہ عبدالوہاب صاحب ہستم کو کلفندہ تھیں۔ آپ ۱۰ بجے سے قبل امتحان کا تشریف لائیں اور نہایت باضابطگی اور حسن و خوبی کے ساتھ

ادب کا گہوارہ رہا ہے۔ اورنگ آباد کی خاک پاک سے ولی اور سراج جیسے اردو کے بلند پایہ شاعر پیدا ہوئے اور برسوں تک اس سرزمین میں اردو ادب نے نشوونما پائی۔ لیکن آج علم ادب کا یہ نگر سونا پڑا ہے۔ اس سے میری مراد یہ نہیں کہ وہاں عالموں کی کمی ہے بلکہ وہ شوق اور ولولے باقی نہیں رہے۔ عوام کو تو کالانعام بولا ہی جاتا ہے مگر صاحبان علم اور دیگر حضرات میں بھی علمی و ادبی تحریکات میں حصہ لینے کے جذبات سرد پڑ گئے ہیں۔ ادارہ کی شاخ قائم ہے اس کا کتب خانہ ہے اور دیگر تقریبی کھیلوں کا انتظام بھی کیا گیا ہے لیکن کوئی بندہ خدا وہاں قدم نہیں دھرتا۔ روز آد شام میں صرف عارف صاحب حاضری دیتے ہیں اور بس۔ بزم سراج برائے نام بزم ہے لیکن اس کی شمع تاریک ہے۔ میں ایک تلخ حقیقت کو عرض کر رہا ہوں چاہے کوئی برا مانے یا بھلا۔ لیکن اتنا کہے دیتا ہوں کہ اب بھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا ہے سب کو ایک جگہ جمع ہو کر اردو زبان و ادب کی خدمت میں حصہ نہ لےا ہے تاکہ دلی اور سراج کی اردو ادب کو اہل اورنگ آباد علمی و ادبی کارناموں سے سکون اور مسرت حاصل ہو۔ ان پڑھوں کو لکھنا پڑھنا سکھانا ایک ایسی نیکی ہے جس کا کوئی معاوضہ نہیں ہو سکتا۔ اردو کی خدمت وقت کی ایک اہم ضرورت ہے اور اردو کے ہر بے غواہ کا یہ مقدس فریضہ ہے کہ اس کام میں ممکنہ مدد سے دریغ نہ کرے۔

خواجہ حمید الدین

مہر گز اوو گہرا یہاں انجمن ترقی اردو کی شاخ قائم ہے جس کی سعی و کوشش سے اردو امتحانات کی افادیت کے نقطہ نظر سے اوو گہرا پہلی بار مقرر قرار دیا گیا ہے۔

جب ریل اسٹیشن پہنچی تو منشی عبدالرحمن صاحب مفرد موجود نہ تھے لیکن دوران سفر ہی میں دیکھا کہ صاحب تحفیل سے ملاقات ہو گئی تھی جس کے باعث اطمینان کے ساتھ آبادی کی طرف روانہ ہوا۔

راستہ میں متحدہ صاحب اور مولوی ظہیر الدین صاحب (عثمانیہ) سے

امتحان گاہ کی نگرانی فرمائیں۔ دوپہر میں گھر تشریف نہیں لے گئیں بلکہ امتحان گاہ پر اپنا کھانا منگوالیا۔ اس طرح ۱۰ بجے سے ۶ بجے تک مسلسل آٹھ گھنٹے امتحان گاہ میں تشریف رکھیں اور کسی کی شرکت کے بغیر زبانی امتحان بھی نہ ہالیا۔ محترمہ کی علم دوستی اور ادارہ کے ساتھ جو ہمدردی ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا اور موصوفہ کا ادارہ کی طرف سے پر غصہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ٹھیک ایک بجے جوانی بیا ضیں امیدواروں سے ملے گئیں اور اعلان کر دیا گیا کہ زبانی امتحان ۳ بجے سے ہو گا۔ وقت مقررہ پر امیدوار جمع ہو گئے۔ دوپہر میں مولوی عارف الدین حسن صاحب مولوی غازی معین الدین صاحب، مولوی وحید الدین صاحب میرے ساتھ تھے۔ بنظر سہولت مولوی عارف الدین حسن صاحب کو زبانی امتحان لینے کے لئے میں نے اپنا شریک بنالیا۔ ۶ بجے زبانی امتحان ختم ہوا۔

امتحان میں جملہ ۳۸ امیدواروں میں سے ۲۱ حاضر تھے۔ زیادہ تعداد کم عمر لڑکوں کی تھی لیکن دریافت پر معلوم ہوا کہ یہ کسی مدرسے کے طالب علم نہیں ہیں۔ بلکہ اوپر اوپر مارے مارے پھرتے ہیں۔ مولوی عارف صاحب کی حسن سعی اور مالی امداد سے ان کو پڑھنے لکھنے پر لگا دیا گیا ہے۔ حافظ عبدالنثار صاحب نے ان امیدواروں کو تعلیم دی۔ مگر تنگی وقت کے سبب تشفی بخش تعلیم نہ دے جا سکی۔ بعض امیدوار بڑی عمر کے تھے جو دفتر آبرسانی، لاسلی نشر گاہ اورنگ آباد اور ڈوئیزن کے چہرے تھے۔ امیدوار ناٹ (۱۳) شریک ہوئیں جن میں (۱۱) حاضر تھیں۔ اورنگ آباد میں دور دراز قیام رہا اور عارف صاحب کا بھان تھا آپ کی بھان لڑائی کے شکر یہ کہ لئے میرے پاس الغلام نہیں۔

اورنگ آباد کے متعلق میرے تاثرات اورنگ آباد ہندی ریاست کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور کسی زمانے میں اردو زبان

ملاقات ہوئی۔

۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء کو امتحان مدرسہ فوقانیہ میں شروع ہوا۔ صدر مدرس صاحب ہذا کی اعانت اور دیگر کارکنوں کے تعاون کی وجہ سے امتحانات بخوبی اختتام کو پہنچ سکے۔

دوران امتحان میں مولوی عثمان جعفری صاحب بیچ سی ایس منصف نے امتحان گاہ کا معائنہ فرمایا۔ صاحب موصوف کے ہمراہ صدر مدرس صاحب بھی تھے۔ ان اصحاب سے اردو کی ترویج و ترقی پر بہت دیر تک گفتگو ہوئی رہی۔

شام میں دارالمطالعہ کا معائنہ کیا گیا ہے۔ اس کے لئے ایک عمارت مرکزی مقام پر مختص کر دی گئی ہے۔ اخبار اور رسائل میں اضافہ کرنے کے علاوہ مطالعہ کے شوق کو عام کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

نشی عبدالرحمن صاحب اور ان کے کارکن نہایت ہی خلوص، انہماک اور سرگرمی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ مقامی عہدہ داروں کی اعانت اور خاص طور پر مولوی عثمان جعفری صاحب کی سرپرستی کی بدولت یہ شاخ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔

کلب میں مولوی زین العابدین صاحب تصیلدار اور وکلا صاحبان وغیرہ سے ملاقات ہوئی۔ صاحب موصوف سے بھی اردو امتحانات اور ادارہ کے اغراض و مقاصد کے سلسلہ میں بہت دیر تک گفتگو ہوئی رہی۔

رحیم الدین کمال

بہمنی میں اردو کے امتحانات

ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن کا امتحان اردو دانی ۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء کو صبح

۱۱ بجے انجمن اسلام بہمنی کے ہال میں لیا گیا۔ اس امتحان میں (۲۰)

امیدوار شریک تھے جن میں نوکڑ برس کی عمر سے ۶۰ برس کی عمر تک جوان

اور بوڑھے سب ہی موجود تھے۔ امیدواروں میں بہمنی اور اس کے

منعانات کے لوگوں کے علاوہ مسوومہ سرحد، سیار، آفریقہ اور ملایا کے

لوگ بھی موجود تھے۔ امتحان گاہ میں ایک خاتون بھی تھیں جو بہمنی کے اسکول میں لازم ہیں۔ موصوفہ کا اردو پڑھنے اور لکھنے کا ذوق بہمنی کی دوسری بہنوں کے لئے قابل تقلید ہے۔

ان حضرات کا میں شکریہ گزار رہا ہوں جنہوں نے میرے ساتھ

نگرانی کے فرائض انجام دیے۔ اور بالخصوص جناب عبدالزاق

صاحب قزوینی کا۔ سترقریشی ایک نہایت مستعد اور صاحب ذوق

نوجوان ہیں۔ انہیں اردو زبان کی اشاعت اور ترقی سے بحد

دیکھی ہے۔ یہ ایک زمانہ سے اپنے طور پر بہمنی میں اردو کی ترقی کے

لئے کوشاں رہے ہیں۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ پروفیسر نسیب انصاری

صاحب ندوی ایم اے سے اپنا جیل کالج بہمنی ادارہ کے امتحانات

سے خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ دورانِ تیام بہمنی میں آپ سے ادارہ

ادبیات اردو اور اردو زبان کے بعض اہم مسائل کے متعلق گفتگو بھی

غرض قسمتی سے ادارہ کو آپ کا تعاون عملی حاصل ہو چکا ہے۔

مجھے قوی توقع ہے کہ بہمنی کے اردو نواز حضرات کے سائی

و ہاں ہماری قومی زبان اردو ادب کا مستقبل نہایت شاندار رہے گا۔

ذیل میں جناب عبدالزاق صاحب قزوینی مندرجہ امتحانات ادارہ ادبیات

کی روئے و شائع کی جاتی ہے۔ محمد بن عمر

”ایک عرصے سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ بہمنی میں

عملی طور پر اردو زبان کی ترویج و اشاعت کا کام شروع کیا جائے چنانچہ

پچھلے اکتوبر میں ہم چند دوستوں نے جنہیں اردو زبان سے دلچسپی ہے

اس کام کو اپنے ذمہ لیا اور ادارہ ادبیات اردو سے اس سلسلہ میں

خط و کتابت کی گئی۔ جناب ڈاکٹر سید محمد الدین قادری صاحب ”آواز“

مستند ادارہ نے بڑی خوشی سے ہم کو بہمنی میں مرکز قائم کرنے کی اجازت

دی۔ اور اس سلسلہ کا پہلا امتحان (اردو دانی) ۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء

کو انجمن اسلام ہال میں ہوا۔ دقت کی تسلی کے باوجود ہم ۵۲ امیدواروں

کا در خواست شرکت حاصل کر سکے مگر چند در چند مجبور یوں کی بنا پر (۲۵)

امیدوار شریک امتحان نہ ہو سکے صرف ۱۲۰ امیدوار شریک ہوئے۔
 اس سلسلہ میں ادارہ کی طرف سے جناب محمد بن عمر صاحب ایم
 کچھراجہ عثمانیہ بمبئی تشریف لائے۔ ۲۴ دسمبر کو تبادلہ خیالات
 کی غرض سے بمبئی کے چند اہل ذوق اصحاب کی ایک مخصوص مجلس بلائی
 گئی جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی۔
 ۱۔ جناب قاضی احمد میاں صاحب آخر جو نگر دہلی۔
 ۲۔ جناب پروفیسر سید نجیب اشرف صاحب ندوی ایم (اسٹیل کالج)
 ۳۔ جناب پروفیسر ترمذی صاحب ایم۔ ۴۔ جناب احمد علی نور جہاں صاحبہ
 بی اے۔ ۵۔ ڈاکٹر پیر محمد علی بیگم بی اے۔ ۶۔ جناب مولانا
 محمود اسرار علی صاحب۔ ۷۔ جناب سید شہاب الدین صاحب کونوی بی اے
 بی ٹی پرنسپل انجمن اسلام ہائی اسکول۔ ۸۔ جناب مولانا مہر محمد خاں صاحب
 شہاب الملوک کوئی۔ ۹۔ جناب شیخ نور محمد صاحب بی اے بی ٹی اسسٹنٹ
 لڑوسی افسر۔ ۱۰۔ جناب منصور علی صاحب اسسٹنٹ سکریٹری انجمن اسلام
 ۱۱۔ جناب محمد عکاس صاحب بی اے (علیگ) ایس ٹی سی ہیڈ ماسٹر نیپل
 اردو ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ۔ ۱۲۔ جناب فسیار الدین صاحب بی اے۔
 ۱۳۔ جناب جمال صدیقی صاحب بی اے۔ ۱۴۔ جناب نور الدین صاحب
 بی اے (آنر)۔ ۱۵۔ جناب نقیصر حسین صاحب بی اے بی ٹی۔
 ۱۶۔ موٹی صاحب بی اے۔ ۱۷۔ جناب محمد عمر صاحب بی اے (جاسی)
 ۱۸۔ عبدالرزاق قریشی۔

جناب سید شہاب الدین صاحب کونوی پرنسپل انجمن اسلام بمبئی
 ہائی اسکول نے محمد بن عمر صاحب ایم اے کا ماحضرین سے
 تعارف کراتے ہوئے اردو زبان کی ترقی و اشاعت کے سلسلہ میں
 ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد کن جو پیش بہا خدمات انجام دے
 رہے اور بالخصوص اس کا شیعہ امتحانات اردو کو عوام میں پھیلانے
 کے لئے جو نظم جدوجہد کر رہے اس کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ
 بمبئی میں بھی ادارہ کے امتحانات نہایت مفید ثابت ہوں گے۔

صاحب موصوف کے بعد مولوی محمد بن عمر صاحب نے نہایت دلچسپ و شگفتہ انداز
 بیان کے ساتھ اردو کی ابتدا سے لے کر آج تک حیدرآباد کے مختلف سلاطین
 اور ادبی اداروں بالخصوص جامعہ عثمانیہ اور ادارہ ادبیات اردو نے
 اردو کی جو خدمات انجام دیں اور دے رہے ہیں ان کو نہایت وضاحت
 سے بیان فرمایا۔ صاحب موصوف کی حکیمات آفریں تقریر کے بعد ادارہ
 ادبیات اردو کی علمی و ادبی ساعی کے پیش نظر بمبئی میں اردو زبان کی
 ترقی و اشاعت کے مختلف مسائل پر ورتیک تبادلہ خیال ہوتا رہا۔
 ڈاکٹر زور صاحب ہائی ادارہ ادبیات اردو کی بے لوث
 مخلصانہ اور ہمہ گیر اردو خدمات پر اظہار تحسین کیا گیا۔ اس کے بعد ادارہ کے
 امتحانات کی اہمیت و افادیت اور دوسرے پہلوؤں پر بڑی دلچسپ
 بحث ہوئی جس میں محمد بن عمر صاحب کے علاوہ پروفیسر نجیب اشرف صاحب
 ندوی، قاضی احمد میاں صاحب آخر جو نگر دہلی، منہج مرکز امتحانات
 اور دیگر حضرات نے بھی حصہ لیا۔ تمام حضرات اس بات پر متفق تھے کہ
 ادارہ کا شعبہ امتحانات نہایت اہم و مفید چیز ہے اور ہم کو ہر طرح
 سے اس کام میں حصہ لینا چاہیے۔ پروفیسر نجیب اشرف صاحب ندوی
 سکریٹری انجمن ترقی اردو، صوبہ بمبئی نے اس خصوص میں ہر طرح سے
 (و اے) دے دے (سنسنے) امداد کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ اسی وقت بمبئی میں
 ادارہ کے اردو امتحانات کے جملہ انتظامات کے سلسلہ میں ایک مجلس انتظامی
 بنائی گئی۔

عبدالرزاق قریشی

ادارہ ادبیہ اردو دنیا اردو کی نظر میں

۱۹۴۱ء میں اردو رسائل و جرائد نے ادارے کے علمی و ادبی مہم سے متعلق جو رائے نمایاں کیں ان کے مختصر اقتباس یہاں درج کیے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے ماہ جنوری میں ادارے نے ۲۰۰ سے بڑھتی کی ایک کتاب بعنوان ”ادارہ ادبیہ اردو ۱۹۴۲ء میں“ بالچ کی۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لاہور کے موقر سر ای اورنٹیل کا لکھن نے لکھا کہ :-

”حیدرآباد میں زبان اردو کی توسیع و ترقی کے لئے جو کوششیں جاری ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ منجمد آن اداروں کے جو وہاں اردو کی خدمت میں مصروف ہیں ایک ادارہ ادبیات اردو ہے جو ہر سال سے اردو ادب کی نشر و اشاعت کا کام کر رہا ہے۔ ۱۹۳۱ء میں یہ ادارہ ڈاکٹر سید محمد الدین زور اور ان کے رفقاء کی تحریک سے قائم کیا گیا، اس قلیل عرصے میں نوے کے قریب اردو کی کتابیں کارکنان ادارہ کی کوشش سے شائع ہو چکی ہیں۔“

منجمد دیگر خدمات کے جو ادارہ انجام دے رہا ہے سب سے زیادہ مفید اور نمایاں کام یہ ہے کہ وہ اس وقت اردو انسائیکلو پیڈیا کی ترتیب و تکمیل میں مصروف ہے ہیں سب سے بڑی خوشی اس بات کی ہے کہ کارکنان ادارہ میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک ہیں اور اپنے ملک کی زبان کو ترقی دینے میں یکساں سرگرم ہیں۔

ادارہ کے صدر نواب محمد یار جنگ بہادر اور مسند ڈاکٹر سید محمد الدین زور ہیں۔ ان علم نواز بزرگوں کے نام ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ ادارہ کا مستقبل شاندار ہوگا اورنٹیل کا لکھن نے لکھا کہ :- لاہور۔ بابت مئی ۱۹۴۱ء

ماہ نامہ البیان امرتسر نے رائے دی کہ :-

”اردو ادب کی اشاعت و ترقی میں دلچسپی رکھنے والے اصحاب کو اس رپورٹ کا مطالعہ کرنا چاہئے“

البیان امرتسر بابت مئی ۱۹۴۲ء

ماہ نامہ نئی زندگی الدہلاؤ کو مشہور قومی رہنما ڈاکٹر محمود کی سرپرستی میں شائع ہوتا ہے (لکھا کہ :-

”ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن نے حال میں اپنی سالانہ روٹاد شائع کی ہے جس میں اپنی مختلف طبقات شعبوں اور شاخوں کی ان خدمات کا مجمل خاکہ پیش کیا ہے جو ۱۹۴۲ء میں اس ادارے کے ذریعہ انجام پائی ہیں۔“

یہ روٹاد اس ادارے کے بارہویں سال کی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ادارے نے اپنی زندگی کا ایک جگہ گزار لیا۔

اس ادارے نے زبان اردو کی چند نہایت ہی بنیادی خدمات انجام دی ہیں۔ اس وقت اس ادارہ کو حیدرآباد کے چوٹی کے عائدین کی حمایت حاصل ہے۔ اور ایک مذکورہ حکومت کی سرپرستی بھی۔ یہ قدرت نے بھی ادارے کی اس معاملے میں بڑی فیاضی سے مدد کی ہے یعنی جامعہ عثمانیہ نے جو ہر فن کے یگانہ روزگار لوگوں کو جمع کر رکھا ہے وہ سب کے سب ادارہ ادبیات

کو مفت مل گئے ہیں اور جناب دوران سمجھوں سے بیگاری لیتے رہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں کام کرنے سے زیادہ مشکل وہ سروں سے کام لیتا ہے اور یہ سلیقہ

سندیں دیتا ہے۔ رپورٹ مذکور سے معلوم ہوتا ہے کہ ادارے نے اس قسم کے امتحانات میں شامل ہونے والے ایک ہزار طلبہ کو سندیں تقسیم کیں جو بجائے خود ایک بہت بڑا کام ہے۔

ہمارے خیال میں ادارہ ادبیات اردو کا سب سے بڑا کارنامہ اردو انسائیکلو پیڈیا کی تدوین و تکمیل ہوگی۔ بشرطیکہ یہ کام پورا ہو گیا۔ سب سے آخر میں مجھے ادبیات اردو کی جس اہم ترین تعریف کرنی ہے وہ یہ ہے کہ حیدرآباد کی روایات کے برخلاف اس نے اپنی تحریروں کی زبان نسبتاً کم سمجھت اور عام فہم رکھی ہے۔ حیدرآباد اس معاملے میں اب کافی بدنام ہو چکا ہے اور وہ دن دور نہیں جب ہندوستان کی زبانوں کی فہرست میں حیدرآبادی اردو بھی شامل کر دی جائے گی اور یہ فہرست کچھ اس طرح مرتب کی جائے گی — مرہٹی، گجراتی، بنگلہ، تامل، تیلگو، ملیالم، کنڑی، ہندی، اردو، حیدرآبادی اردو وغیرہ۔

نئی زندگی بابت اگست ۱۹۳۳ء

علامہ سر محمد اقبال اور ہمارا جد شاد کے خطوط کا مجموعہ ”شاد اقبال“ بھی ۱۹۳۳ء کے اوائل میں شائع ہوا۔ اس بالقصور علمی دادی مجموعہ جو اہر کی نسبت اردو دنیائے اپنے تاثرات کا ان الفاظ میں اظہار کیا۔

”و زعماء خطوط کی اشاعت کا احساس اردو ادب کے لئے ایک نیک فال ہے۔ یہ خطوط بڑے آدمیوں کی زندگیوں کے مختلف پہلو اجاگر کرنے کے لئے مورخ اور سیرت نگار کو ایک نہایت مفید اور صحیح مواد بہم

بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر سید محمد الدین زور صاحب کام کرنا اور کام لینا دونوں ہی فنون سے آگاہ ہیں۔

ادارہ ادبیات اردو نے اپنا کام بارہ مختلف شعبوں پر تقسیم کیا ہے (۱) زبان (۲) تنقید (۳) تالیف و ترجمہ (۴) تاریخ (۵) شعرا و مصنفین (۶) سائنس (۷) نسوان (۸) ادبیات اطفال (۹) طلبہ (۱۰) اردو امتحانات (۱۱) کتب خانہ (۱۲) اردو انسائیکلو پیڈیا ان میں سے ہر ایک شعبہ کسی نہ کسی ماہر فن کے زیر نگرانی ہے اور اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔

ادارہ اس سال کاغذ کی دقتوں کے باوجود آٹھ مفید کتابیں شائع کر سکا ہے۔ (۱) گارلسا داسی (۲) بلاغت (۳) نظام علی خاں آصف جاہ ثانی (۴) سکندر جاہ آصف جاہ ثالث (۵) کشمکش ثانی (۶) عرب اور عربستان (۷) آریائی زبانیں (۸) شاد اقبال۔ رسالہ سب رس اور بچوں کا سب رس بھی برابر نکلتا رہا اور ان میں بدستور مفید مضامین شائع ہوتے رہے۔ زبان کی ترقی کے لئے جو انجمن بھی قائم ہو

اس کے لئے کتابیں چھاپنے سے زیادہ ضروری ان کتابوں کے پڑھے جانے کے لئے مناسب فضا پیدا کرنا ہے۔ یہیں مسرت ہے کہ ادارہ ادبیات، انجمن ترقی اردو (ہند) کے برخلاف نہ صرف کتابیں چھاپتا بلکہ اس کے لئے مناسب فضا پیدا کرتا ہے۔ شعریہ امتحانات نے ایک کورس مقرر کر دیا ہے اور اس کورس پر وہ اپنے قاعدہ قانون کے مطابق اردو دانی، زبان دانی وغیرہ کے امتحانات لیتا ہے اور لوگوں کو

پہنچاتے ہیں۔ ہمارا سرکشن پرشاد شاد اور علامہ
اقبال کی شخصیتوں کو بے شمار مضامین میں پیش کیا
جا چکا ہے۔ لیکن ان ہر دو زعماء کی خط و کتابت
یقیناً خارجی تاثرات کے مقابلہ میں صحیح اور صاف معلوم
ہم پہنچاتی ہے۔

ادب لطیف لاہور اگست ۱۹۳۳ء

”ہامی خط و کتابت کا ایک قابل قدر مجموعہ ہے جسے
ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور حیدر آباد دکن نے
نہایت خوش اسلوبی سے مرتب کیا ہے۔ کتاب گویا
دونوں محترم بزرگوں کے پر خلوص تعلقات ہامی
کا آئینہ ہے۔“

مجموعے کے شروع میں ڈاکٹر محی الدین زور کا
لکھا ہوا ایک بسیط مقدمہ ہے جس کے پڑھنے سے
ہمارا ہر شاد اور اقبال کے تعلقات ہامی پر مزید
روشنی پڑتی ہے۔ کتاب میں ہمارا ہر شاد اور اقبال کی
تصاویر اور دونوں کی تحریروں کے عکس بھی شامل
ہیں۔ جہاں کہیں ضرورت ہوتی ہے واقعات بھی
کے لئے فاضل مرتب نے مانتیہ بھی دے دیا ہے۔
الغرض یہ کتاب نہایت دلچسپ اور مطالعہ کے
قابل ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ سب عمدہ

زمانہ۔ کانپور۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء

”یہ کتاب اپنے اندر کافی دلچسپی کا سامان لئے
ہوئے ہے۔“

البدیان امرتسر ۱۹۳۳ء

”یہ مراسلت نہ صرف دو مشاہیر ہند کے ذاتی تعلقات
کا آئینہ دار ہے بلکہ ان کے ادبی میلانات اور

رجحانات کو بھی منعکس کرتی ہے۔“

ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور جنھوں نے
ان قابل قدر تاریخی خطوط کو ترتیب دیا ہے
ہمارے شکر کے مستحق ہیں۔“

ہالیون۔ لاہور۔ جون ۱۹۳۳ء

”شاد اور اقبال کے تعلقات کی جو جھلک ان
خطوط میں پائی جاتی ہے اس کو تعجب کی نگاہ سے
نہیں دیکھا جاسکتا۔ خاص کر وہ شخص جسے ہمارا ہر
مروج سے ادبی خدمات کے سلسلے میں نیاز حاصل
کر لے کا موقع ملا ہے ان خطوط کو پڑھ کر پورا
لطف اٹھا سکتا ہے۔ قابل مولف نے بڑا کام
کیا کہ ان خطوط کو جن میں اردو ادب کی ادبی
شان نمایاں ہے ہر ایک کے سامنے پیش کر دیا۔
اس مجموعے کے شائع ہونے سے یہ بھی فائدہ ہوا کہ
اقبال کے کردار کا وہ پہلو جو ان کی نجی زندگی سے
تعلق رکھتا ہے۔ ان کے ماحصل کے سامنے آ گیا۔“

ذوالقرنین۔ بابت ۱۹۳۳ء

”ہمارا سرکشن پرشاد کی ذات مشرقی تہذیب و ثقافت
اور اخلاق و مروت کا نمونہ تھی جس سے ایک مرتبہ تعلقات
پیدا ہو گئے اس کو بھر نہایا۔ وہ خود صاحب کمال
تھے اور ارباب کمال کی قدردانی ان کا خاص جوہر تھا۔
اس بنا پر ہندوستان کے بہت سے اصحاب علم سے ان
کے تعلقات تھے۔ سراقبال مروج سے بہت مخلصانہ
تعلق تھا۔ اور ہامی خط و کتابت بھی رقتی تھی۔ اتفاق
سے یہ خط محفوظ قرارہ گئے تھے ڈاکٹر سید محی الدین صاحب نے
ان کو شاد اقبال کے نام سے شائع کر دیا ہے۔ یہ خطوط

ذاتی حالات کے علاوہ ان خطوں میں ادبی تبادلہ خیالات بھی ہے۔ ادارہ ادبیات اردو نے اس کتاب کی اشاعت سے بہت عمدہ خدمت انجام دی ہے۔ شروع میں چالیس صفحے کا ایک مقدمہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور کا لکھا ہوا ہے جس میں بہت سی مفید اطلاعات درج ہیں۔“

ادریل کالج میگزین۔ لاہور۔ مئی ۱۹۳۹ء

”خود مرتب کے الفاظ میں خطوط خود اپنی آپ تعبیر ہیں۔ ان کے مطالعہ سے ہندستان کے دو بڑے انسانوں کے قلبی و ذہنی رجحانات بے نقاب ہو جاتے ہیں۔ ان میں ان کی اخلاقی اور روحانی قوتوں کی لڑائیاں آئینے کی طرح صاف و شفاف نظر آتی ہیں۔ یہ خطوط اس حقیقت حال پر سے پردہ اٹھا دیتے ہیں کہ دوستی اور محبت کو نبھانے اور اس کو ترقی دینے کے لئے قلب و دماغ کو کیسی وسعتیں درکار ہیں اور دو انسان وطن۔ مذہب اور مرتبہ کی وسیع سے وسیع تر غلیبہوں اور اختلافات کے باوجود کیونکر ایک دوسرے کے رنج و راحت کے شریک اور کمالات کے معترف رہ سکتے ہیں۔“

شاد اقبال ان دو بزرگوں کی عالی مقامی کی تصویر ہے اور اس تصویر میں علامہ مرحوم کی زندگی کے بعض خد و خال ہم میں سے بہت سوں کی نظروں سے اب تک اوجھل ہیں۔ صاف طور پر نمایاں امید ہے کہ زیر نظر کتاب حضرت علامہ کے نیاز مندوں کے حلقے میں بڑی عورت کی نظر سے دیکھی جائے گی۔ اور وہ مرتب کے مسوالموں کے کہ ان کی توجہ اور سعی سے مرحوم کی زندگی کے یہ چند

مختلف حیثیتوں سے قابل قدر اور پڑھنے کے لائق ہیں۔ دونوں اعلیٰ ادبی مذاق کے حامل تھے۔ اس لئے ان خطوط میں ادبی محاسن نمایاں ہیں۔ گو دونوں کے مراتب و خیالات میں بڑا فرق تھا لیکن وسعت قلب نے ان میں باہم جو اخلاص و اعتماد پیدا کر دیا تھا اس کا اندازہ ان خطوط کے پڑھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔

دونوں ایک دوسرے کے محرم راز تھے۔ خانگی معاملات میں متورہ لیتے تھے۔ ایک دوسرے کے حفظ مراتب کا کتنا لحاظ تھا۔ ہمارا یہ اپنی وجاہت کے باوجود مراقبہ کے ساتھ کس اخلاص و محبت کا برتاؤ رکھتے تھے۔ اقبال اپنے استغنائے باوجود ہمارا یہ کس ساتھ کس نیازمندی سے پیش آتے تھے۔ اقبال کے خطوط سے یہ حقیقت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ پرائیویٹ زندگی میں بھی کیسے مومن صادق تھے۔ یہ خطوط دو بڑی ہستیوں کی سیرت، اخلاق اور حفظ مراتب کا آئینہ ہیں۔“

معارف اعظم گڑھ۔ مارچ ۱۹۳۹ء

”ہم ان خطوط کو بے حد قابل احترام سمجھتے ہیں نہ صرف اس لئے کہ وہ ہندستان کی دو بہت بڑی ہستیوں کے باہمی تعلقات کا مرقع ہیں بلکہ اس لئے بھی کہ وہ موجودہ نسل کے لئے درس عبرت ہیں۔ خطوط کے مطالعہ سے پڑھنے والے پر اس پاک محبت اور دلی عقیدت کا گہرا اثر ہوتا ہے جو ان دو بزرگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ تھی۔ یہ عقیدت اور محبت ان باہمی تعلقات کا ایک نمونہ ہے جو پرانے بزرگوں میں بلا امتیاز مذہب دیکھے جاتے ہیں اور جن کا موجودہ نسل میں ڈھونڈنا بے سود ہے۔“

نفوش دنیا کے سامنے آگئے۔“

ماہ نامہ کتاب - لاہور جنوری ۱۹۲۳ء

”ڈاکٹر زور نے ان خطوط کو شائع کر کے اقبال کی زندگی کے ایک نہایت نرم گوشے سے پردہ اٹھایا ہے۔ اقبال کے خطوط پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت دوست پرست اور انہی طبیعت کے انسان تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب تک اس بلند انسان کی کوئی لائف نہیں لکھی گئی اس موقوف پر بانگ درا کی ابتدا میں سرعب القادری نے قلم سے ایک مختصر مضمون ہے جو ٹائمز آف انڈیا دیرپک کی سوانحیوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا اس کے بعد بھی جن لوگوں نے قلم اٹھایا ہے ان کا وہ سال بھی کم و بیش وہی رہا ہے۔ سیالکوٹ انٹر کالج سے گول میز کانفرنس تک۔ بہر حال ضرورت ہے کہ زندگی کے مختلف مرحلوں پر اقبال کو جہد و جدل کا کسے نے کیا کیا ٹک و دو کرنی پڑی۔ ان کی ذہنی کشمکشیں کیا کیا رہیں اور زندگی نے وہ کون سے تجربات دیے جو اقبال کی شاعری کا پس منظر ہیں۔ کوئی اہل قلم نہیں۔

مثلاً ان خطوط سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اقبال کی زندگی ایک شاعری کی حیثیت سے تھی بلکہ وہ اس سے بھی کہیں زیادہ ذہنی تھی۔

اقبال اور شاد کی محاسنات سے جو خال ذکر کرنا زیادہ و تفصیل چاہتی ہے۔ ہمارا جہد کوشش پرشاد اس تہذیب کے فوٹو ہے جسے ہم ہندی مسلم تمدن کہہ سکتے ہیں وہ اپنی ذات کے اندر اسلام اور ہندو تہذیب دونوں کی نشانی کی گرتی ہے۔

تنگ نظری سے وہ پاک تھے اور ہر مذہب کی عزت کرتے اور اس کی خوبیوں کو اپناتے تھے۔

یہاں یہ نکتہ قابل غور ہے کہ وہ کونسی چیز تھی جو ہمارا جہد کوشش پرشاد اور اقبال کے درمیان ان گہرے روابط کا باعث ہوئی۔ یعنی وہ ان کا مشترک کچھ تھا جو ان دونوں کو اس قدر قریب لایا۔ اگر ہم اس ملک کی مختلف قوموں کے درمیان اسی قسم کے کچھ روابط اور اتحاد مذاق پیدا کر سکیں تو یہ ان سارے جھگڑوں کا ایک علاج ہے۔

بہر حال کتاب بہت خوب ہے اور پڑھنے کے لائق ہے ان خوبیوں کے علاوہ خطوں میں کہیں کہیں ایسے ادبی ٹکڑے مل جاتے ہیں کہ طبیعت پھر مل جاتی ہے۔ ڈاکٹر سید محی الدین زور کا مقدمہ قابل مطالعہ ہے۔

نئی زندگی۔ الہ آباد۔ جون ۱۹۲۳ء

”ڈاکٹر زور صاحب کا دور قلم ادارہ ادبیات اردو کی سرپرستی کر کے کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے۔ ابھی کچھ ہی دنوں کی بات ہے کہ ”روح غالب کو وہ کاغذی ”پیکر“ میں لائے تھے۔ اب ملک کے دو ناموروں، ترجمان حقیقت ڈاکٹر سرحد اقبال اور مشہور صوفی فنش و ادب نواز رئیس ہمارا جہد کوشش پرشاد انجمنی کی باہمی مکتا بہت کے ایک بہت بڑے حصے کو خاص ترتیب و سلیقہ کے ساتھ شائع کر کے ادب اردو کے ذخیرہ میں ایک سننے اضافہ کے باعث جو ہے ہیں۔ مشاہیر اردو کے مکتا بہت کے مجموعے یوں تو متعدد شائع ہو چکے ہیں، لیکن ایسا مجموعہ جس میں طریقت کی مکتا بہت محفوظ رکھی گئی ہو یہاں سے قبل صرف ایک ہی ”مکتا بہت حسن الملک و قارا الملک“

”آریائی زبان کے ماخذ و تاریخ پر امراتہ بحث کی ہے
اس رسالے کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے
اس موضوع پر کافی ریسرچ کیا ہے۔“

لنگار۔ لکھنؤ۔ بابت مارچ ۱۹۲۳ء

”ڈاکٹر سدھیشور ورما ایم اے۔ ڈی لٹ پروفیسر
سنسکرت و لسانیات پرنس آف ویلز کالج جون کی
تحقیقی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ کتاب کے چار باب ہیں۔
پہلے باب میں ہندوی یعنی اردو زبان کی ابتدا اور
نشو و نما پر بحث کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں آریائی
زبانوں کی تفصیل اور خصوصیات بیان کی گئی ہیں
اور انہیں دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یعنی ہند ایرانی
اور ایرانی آریائی۔ تیسرے باب میں ہند آریائی زبانوں
کی قسمیں اور ان کی خصوصیات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
اور چوتھے باب میں ایرانی زبانوں پر بحث کی گئی ہے۔
جن حضرات کو علم لسانیات سے دلچسپی ہے ان کے
لئے اس کتاب کا مطالعہ عالی از فائدہ نہ ہو گا۔“

زمانہ۔ کانپور۔ بابت جون ۱۹۲۳ء

”اردو زبان میں لسانیات پر بہت کم کتابیں شائع
ہوئی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس فن کے جاننے
والے اس ملک میں بہت کم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے
موجودہ لسانی بھگڑے کے سلسلے میں جو مضامین
شائع ہوتے رہتے ہیں ان میں اکثر محض سطحی
اور جز باقی باتوں سے پر ہوتے ہیں۔ اور ہمیں ہر
موقعہ پر گریسن کے حوالہ کے سوا کوئی دوسری سند
نہیں ملتی۔ اس ملک میں فن لسانیات کے طالب علم
کے لئے کافی مواد موجود ہے یہاں ۲۵ زبانیں

کی شکل میں شائع ہوئے۔ کتاب کے شروع میں فاضل
مرتب کے قلم کا ایک دلچسپ، پُر از معلومات مقدمہ ہے
جس میں ہمارا جہ آنجہانی اور علامہ اقبال کے باہمی تعلق
اور ملاقاتوں کا تذکرہ اور ان خطوط پر تفصیلی تبصرہ کیا ہے۔“

صدق۔ لکھنؤ۔ بابت فروری ۱۹۲۳ء

پروفیسر ڈاکٹر سدھیشور ورما شاستری ایم اے ڈی لٹ سے
ادارہ ادبیات اردو نے اردو کے آغاز و ارتقاء کے ایک پہلو کو روشنی
میں لانے کے لئے ایک کتاب لکھوائی جو بعنوان ”آریائی زبانیں“
اول ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی۔ اس مفید لسانیاتی رسالے کے
متعلق اردو صحافت نے ان خیالات کا اظہار کیا۔

”یہ تصنیف لسانیات کے پُرانی اور دقیق مسائل پر
اردو زبان کی شاید دوسری کتاب ہے۔ زیر نظر کتاب
میں فاضل مصنف نے ان آریائی زبانوں پر ایک مختصر
لیکن پُر معنی نظر ڈالی ہے جو زیادہ تر ہندستان اور
ایران میں بولی جاتی ہیں۔“

اردو ادب کا دامن ایسی پرمغز تصانیف

سے ابھی تک تہی رہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ تصنیف
کئی دوسری ایسی تصانیف کا ہمیش خیمہ ثابت ہوگی۔

ہمایون لاہور۔ جون ۱۹۲۳ء

”ڈاکٹر سدھیشور ورما ہندستانی زبانوں کے ماہرین
میں خاص درجہ رکھتے ہیں۔ اور ان کی کتابیں اور
مقالے ہندستانی زبانوں کی لسانیاتی و صوتیاتی کتب
میں خاص وقعت رکھتی ہیں۔ یہ محققہ رسالہ موصوف نے
بڑی کاوش سے رقم کیا ہے۔ یہ کتاب ان اصحاب
خصوصاً طلبہ کے لئے بے انتہا مفید ثابت ہوگی جو
اردو زبان کا فنی نقطہ نظر سے مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔“
ہلد۔ الہ آباد اکتوبر ۱۹۲۳ء

بولی جاتی ہیں اور مقامی بولیوں کی تعداد ۵۰ تک پہنچتی ہے جن کا مطالعہ اہل علم اور صاحب ذوق کو دعوت دینا چاہئے۔ بہر حال اردو لٹریچر میں اس قسم کی ٹھوس کتابوں کی سخت ضرورت ہے۔ تاکہ لوگ زبان کے مسئلے پر جذباتی اور فرقہ واریت سے الگ ہو کر خالص علمی نقطہ نظر سے حقیقتوں کا ادراک کر سکیں۔ اور انھیں اس معاملے میں ایک صحت مند نقطہ نظر حاصل ہو۔

موجودہ تعینات پریم ادارہ ادبیات اردو کو مبارک باد دینا چاہتے ہیں کہ اگرچہ یہ فقیر رسالہ ہے لیکن اس کی اشاعت نے اس راستے پر ایک شمع رکھ دی ہے۔ کتاب میں آئین زبانوں کی مختلف شاخیں۔

ان کا ارتقاء اور اس سے موجودہ ہندی۔ ہندی اردو یا ہندستانی کی پیدائش، پہلوی زبان سے ہندستانی آئین زبانوں کا رشتہ وغیرہ پر نہایت مفصل طور پر بحث کی گئی ہے۔

لسانیات سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

نئی زندگی، الہ آباد۔ جولائی ۱۹۴۳ء

”زبانوں کے تغیر و تبدل پر اردو میں بہت کم کتابیں شائع ہوئی ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس سے کہ ہندوستان میں ماہرین لسانیات بہت کم ہیں اور زبانوں کا مسئلہ ہے بھی بہت اہم کہ ان کے ماخذ اور تبدیلیوں کی تلاش میں دماغ کو قطعاً دبسنے والے مراحل طے کرنے پڑتے ہیں۔ زیر نظر کتاب کو مختصر ہے لیکن بڑی معلومات آفریں ہے

جس میں قدیم آریائی زبانوں کی ارتقائی صورتوں ایرانی زبانوں اور ہندستان میں بولی جانے والی زبانوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اردو ہندی کا ماخذ و ارتقاء ہندی اردو اور ہندستانی پر اکرت فارسی اور سنسکرت وغیرہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب کے مضامین پر کوئی تفصیلی تبصرہ ممکن نہیں اس لئے کہ واقعات و حالات اتنے نازک ہیں اور تبدیلیوں کا بیان اتنا طویل کہ کتاب کو پڑھنے کے بعد ہی کسی نتیجے پر پہنچنا جاسکتا ہے۔ یہ کتاب سب کے لئے مفید ہے۔“

شاعر۔ آگرہ۔ دسمبر ۱۹۴۳ء

۱۹۴۳ء کے اواخر میں ادارہ ادبیات اردو کے شعبہ سائنس کی جانب سے پروفیسر سید محمد علی خاں اے آر سی ایس بی این سی (آنر) لندن صدر شعبہ طبیعیات نظام کالج کی کتاب ”طبیعیاتی کائنات“ شائع ہوئی تھی جس پر اس وقت تک صرف معارف اور ادب لطیف کے تبصرے شائع ہو چکے ہیں جن کے اقتباس یہ ہیں :-

”لایق مولف نے اس رسالے میں کائنات کے عناصر اور ان کے حالات پر فن طبیعیات کی روشنی ڈالی ہے۔ اور کوکب، حرارت، مادہ، نور، مقناطیسی رقی، اینتھر، آواز، شعاعوں کے اقسام اور جوہر فرد وغیرہ کائنات میں ان کے عمل کی نیونگیوں کو مختصر الفاظ میں لکھا ہے۔ یہ رسالہ فالس فنی اور سائنس کے ابتدائی دوروں کے طلبہ کے لئے مفید ہے۔“

معارف۔ اعظم گڑھ۔ بابت نومبر ۱۹۴۳ء

ظاہری حرکات کے پس منظر ایک ایسی باطنی پہچان بھی ہوتی ہے جو غیر محسوس دور رس نتائج کی تخلیق میں مصروف رہتی ہے۔ اور جب وہ داخلی تحریکیں اپنے پورے ماہ و ہلال اور اطمینانوں میں ہمارے سامنے ظاہر ہوتی اور ہم کو اپنے مستحکم نظریات میں جکڑتی دکھائی دیتی ہیں تو ہم چونک اٹھتے ہیں۔ ہندوستانی تمدن کا مصنف تاریخ کا ایک ایسا طالب علم ہے جس نے جماعتی مسائل کے مختلف عوامل کو نئے نئے فکری زاویوں سے ابھارا ہے۔ وہ قدم قدم پر ہمارے استعجاب میں حقائق کی آمیزش کر کے تحقیقی دور کا ایک جدید باب کھولتا چلا جاتا ہے۔ پھر ہندوستان کتنی ہی قومی سیاسی اور معاشی تہذیبوں سے مرکب ہے۔ کتنی ہی اقوام اور کتنے ہی مذاہب اپنی مخصوص آبائی روایات کی بدستج لاوٹ سے ہندوستانی تمدن کی شناخت میں حصہ لیتے رہے۔ فاضل مصنف نے ان سب تمدنوں کے عمل و رد عمل کو بالخصوص پیش نظر رکھا ہے۔

ادب لطیف۔ لاہور۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء

”قدیم ہندی یا ہندوستانی تمدن کی تاریخ ہے موضوع بہت وسیع ہے اور اسی قدر اہم بھی۔ ضرورت تھی کہ اردو میں اس پر مفصل مسالہ ہو ضرورت خاصی حد تک ادارہ ادبیات اردو کی اس جدید کتاب نے پوری کر دی۔

خاصی تفصیل کے ساتھ آگئی ہے۔ اور اردو خوانوں کے ہاتھ میں موضوع سے متعلق ایک اہم اور

”اس کتاب میں کائنات کی مختلف کیفیات پر طبعی نقطہ نظر سے تبصرہ کیا گیا ہے۔ پیرائے بیان عام فہم۔ کتاب چار حصوں میں منقسم ہے جس میں ٹکلی ایسا سم نظریہ تحریر کا نظریہ اضافیت، آواز، جوہری ساخت اور موجی میکانیات۔ غرض اس مضمون کے جملہ ضروری موضوعات آجاتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں طبیعیات کی انگریزی اصطلاحات کے تراجم بھی دئے گئے ہیں جو قاری کے لئے بے حد مفید ہیں۔“

ادب لطیف۔ لاہور۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء

طبیعیاتی کائنات کی طرح ادارے کی ایک اور کتاب ”ہندوستانی تمدن“ بھی اواخر ۱۹۴۳ء میں شائع ہوئی تھی اس پر بھی تبصرے ہو رہے ہیں۔ اب تک صرف صدق لکھنؤ اور ادب لطیف لاہور نے اظہار خیال کیا ہے۔ یہ کتاب تاریخ تمدن ہند کے مشہور ماہر پروفیسر ڈاکٹر ایشوریا ٹوپا ڈی نل کی محرکہ آراء تصنیف ہے۔ پروفیسر صاحب مذکور اس کی لقیہ دو جلدیں بھی مرتب فرما رہے ہیں۔

”یہ اردو تصنیف جامعہ عثمانیہ کے ایک ہو ہزار داغ ”ایشوریا ٹوپا“ کی تخلیق ہے۔ کتاب کا موضوع ایک اچھوتے رچان اور ہندوستانی ادب میں بڑھتے ہوئے جدید تحقیقاتی تقاضوں کا نتیجہ ہے۔ آج کے ہندوستانی تمدن کی ترتیب و ترمیم میں ماضی کے کتنے انقلابات اور تغیر پذیر افکار کو دخل رہا ہندوستانی سماج پر جماعتوں اور گروہوں کے عہد بہ عہد ارتقائی اثرات نے کتنی تہذیبی چھاپیں لگائیں۔ ان سب امور کے متعلق نہایت ٹھوس حقائق کی روشنی میں بحث کی گئی ہے تمدنی ہیئتوں میں چند

ایک مفصل پروفز تہذیب کے بعد اس میں ماہ لقا کے

علاوہ دو نظمیں اور ہیں۔

شاعر محض صنعت گریاں کا نہیں ہے دل بھی حا

رکھتا ہے۔ مغرب کے تماشے خوب اپنی آنکھوں سے دیکھ کر

مغرب کی زن پرستی سے عاجز آچکا ہے۔ شیخ و واعظان

کر نہیں رہی کے روپ میں یہ وعظنا جاتا ہے

صدق لکھنؤ بابت۔ نومبر ۱۹۲۳ء

”ان کے تخیل اور طرزِ خیالات پر انگریزی شاعری کا غلبہ ہے۔

یہ تینوں نظمیں اس کا بین ثبوت پیش کرتی ہیں۔ آخری نظم

”فردوسِ بر روئے زمیں“ میں انھوں نے آج کل کی ہل

اور ”ترقی پسندانہ“ شاعری کا خوب مذاق اڑایا ہے اس

سے شاعر کی سلامت طبع کا انداز ہوتا۔ اگرچہ ن۔ م۔

راشد اور میراجی کا ”منہ چڑانے“ میں خود شاعر کا ”وہن

بھی بگڑ گیا ہے“ لیکن اس میں شک نہیں کہ نقل مطابق

اصل ہوئی ہے۔ شروع کی دو نظمیں کسی قدیم عہدہ اور

مخلقی ضرور ہیں اور ہر کے اعتبار سے بھی مافانوس ہیں

لیکن ہل اور بے معنی نہیں بلکہ ایک خاص قسم کی حدت

کی حامل ہیں

میراجی دہلی۔ دسمبر ۱۹۲۳ء

ادارے کے شعبہ سائنس کے مستند پروفیسر محمد سعید الدین صاحب ایم ایس سی

جی ایس سی (آنرزا) ایڈمنسٹریٹو شعبہ بنیادیت جامعہ عثمانیہ کی کتاب بھی

”پودوں کی کہانی“ ادارے نے بھی لکھی شائع کی۔ اس پر یہ رائے موصول ہوئی۔

”پودوں کی کہانی خود ان کی زبانی نہایت شگفتہ اور

سلیس پیرائے میں ہر ممکن وضاحت سے بیان کی گئی

ہے۔ پودوں کی خوب پوش اور ان کے بیجوں کے انتشار

وغیرہ کے متعلق نہایت دلچسپ معلومات ہیں۔

مستند اور بڑے کام کی دستاویز دی گئی ہے۔ ڈراوڑی

تہذیب، آریائی تہذیب، رنگ و بے کا دور پر دست کی حکومت

اپنے لگا دور، اصرام شاستر کا دور، چینی اور برہمن فلسفہ،

بھگوت گیتا کا اثر، برہمنی تحریک، ڈراما اور قصے اور موسیقی

کی اہمیت ہندی تہذیب میں اس قسم کے سارے مسائل

وغزوات پر کتاب کے اندر معلومات ملیں گی۔ کتاب کی

اہمیت قدیم ہندی تاریخ کے طلبہ کے لئے تو ظاہر ہی ہے

لیکن عام شایعین و ناظرین بھی بہت سی باتیں اپنے

کام اور مذاق کی ان اوراق میں پائیں گے“

صدق لکھنؤ۔ نومبر ۱۹۲۳ء

مستند کے وسط میں مولوی عزیز احمد صاحب جی ایس سی (آنرزا) لندن

پکوانگریزی جامعہ عثمانیہ کا کئی نمبروں کا مجموعہ ”ماہ لقا“ ادارے کی جانب سے

شائع ہوا جس پر حسب ذیل رائے شائع ہوئی ہے۔

”عزیز احمد صاحب کی واقفیت انگریزی ادب اور

مغربی شاعری سے ”سنے ادب“ کے اکثر طلبہ داروں کی

طرح سلی اور مفلانہ نہیں۔ گہری اور استادانہ ہے۔

انھوں نے بہترین انگریزی رنگ میں ڈوب کر اپنا سنا

اور سلیف کے ساتھ اس کا چہرہ اتارنے کی کوشش کی ہے۔

ان کی شاعری کسی ”لوفر (آوارہ مزاج) کی شاعری

نہیں۔ ایک ”اسکالر (صاحب علم) کا کلام ہے۔

اردو خوانوں کو اگر اپنی ادبی لغت وسیع کرنا ہے تو انگلستانی

ادب، امریکی ادب، جرمن ادب، چینی ادب، روسی ادب

سب سے واقفیت ناگزیر ہے اور یہ اردو کو بگاڑنا نہیں۔

اس کی ایک سنجیدہ اور باورزن خدمت کرنا ہے۔ شروع

انگریزی میں اسی قسم کی کوششیں مولوی محمد حسن آزاد

وغیرہ اپنی بساط و استعداد کے موافق کر بھی چکے ہیں۔

”لائق مصنفہ حیدرآباد کی صاحب قلم خاتون ہیں۔ ان کے مضامین وہاں کے رسالوں میں نکلتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں میں تہذیب جدید کے غیر اسلامی طریقوں کے بارے میں مصنفہ کے خیالات لائق ستائش ہیں۔ جس کی توقع آج کل تعلیم یافتہ خواتین سے کم کی جاسکتی ہے۔ یہ کتاب بھی بچوں اور بچوں کے لئے مفید ہے“

معارف اعظم گڑھ۔ بابت نمبر ۳۳۱

”بچوں کے لئے جزیرہ نما عرب کے تاریخی۔ جغرافی و معاشرتی حالات نہایت آسان زبان میں نمونہ کئے ہیں۔ نقوش و تصاویر سے اس کی دلچسپی اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد کی طرف سے اچھی اچھی کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔“

نگار۔ مارچ ۱۹۴۳ء

”یہ کتاب خاص طور پر بچوں کے لئے ان کی سادہ و سلیس زبان میں لکھی گئی ہے۔ جگہ جگہ تصاویر اور نقوشوں نے اس کتاب کی افادیت میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے“

ہل۔ الہ آباد اکتوبر ۱۹۴۳ء

”آسان اور سہل زبان میں عربوں کی تاریخ اور ان کی تہذیب کو پیش کر کے مصنفہ نے ایک نہایت مفید کام کیا ہے۔ عربوں کی شہری اور بدوی زندگی کے عام پہلوؤں کو نہایت دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ سروق کی تصویر موزوں اور مناسب ہے۔ بچوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید ہے۔“

ادب لطیف۔ لاہور۔ مارچ ۱۹۴۳ء

محمد سعید الدین صاحب نے ایسے خشک موضوع کو بچوں کے لئے پریوں کی کہانی کا سنگھار دے دیا ہے۔“

ادب لطیف۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء

”انسانی زندگی کی راحت و آسائش میں پودوں کا جتنا بڑا حصہ ہے وہ ظاہر ہے۔ یہ پودے غذاؤں میں دوا میں، مکان کی تعمیر و تزئین میں اور لباس وغیرہ میں کام آتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان کے متعلق اردو زبان میں جو معلومات ہیں وہ کم کیا کالعدم ہیں۔ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ مختصر رسالہ لکھا گیا ہے جس میں پودوں نے اپنی کہانی خود اپنی زبانی بیان کی ہے اور عام فہم انداز میں تصویروں کی مدد سے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ پودے بھی احساس و تاثیر رکھتے ہیں اور توانائی اور غذا حاصل کرتے ہیں۔ لیکن اس کی صورتیں مختلف ہیں۔ اس کے علاوہ پودے ناٹروجن سے بھی جو کثیر مقدار میں ہوا میں موجود ہوتی ہے استفادہ کرتے ہیں۔ رسالہ عام فہم معلومات کے لحاظ سے بہت مفید ہے۔“

برہان۔ دہلی۔ دسمبر ۱۹۴۲ء

”ذریعہ کتاب پودوں کی زندگی پر ایک اجمالی مگر تحقیقی تبصرہ ہے پودوں کی خصوصیات ان کے اثرات و افعال شناخت وغیرہ وغیرہ کا ذکر بڑے دلچسپ پیرائے میں ہے۔ یقیناً ہمیں پودوں کی کہانی سے واقف ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ ان کا ہماری زندگی سے بہت قریبی تعلق ہے۔“

شاعر۔ آگرہ۔ دسمبر ۱۹۴۳ء

محمد جہاں بالا سیک صاحب ایم۔ اے۔ لکچرار جامعہ عثمانیہ ادارے کی ایک قدیمی فہم ہیں انھوں نے ادارے کے شعبہ ادب اطفال کے لئے عربی و عربی لکھی جس کی اشاعت پر حسب ذیل رائیں شائع ہوئیں:-

”جس میں ملک عرب کے مغربیائی، تاریخی معاشرتی اور تمدنی حالات انحصار کے ساتھ گرد لپیچ پیرائے میں درج کئے گئے ہیں۔ انہوں کو اس رسالہ کا مطالعہ بہت مفید ہوگا اگرچہ کتاب اپنے دامن میں بڑوں کے لئے بھی سامان دلچسپی دیتی ہے۔ جلد دیگر تصویریں دی گئی ہیں جن سے کتاب کی دلچسپی میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ چونکہ کتاب بچوں کے لئے ہے اس لئے زبان عام اور آسان ہے۔

رسالہ دلچسپ اور سبق آموز ہے۔

زمانہ: کانپور۔ نومبر ۱۹۴۳ء

”بچوں کے لئے جزیرہ نما ملک عرب کے تاریخی، جغرافیائی و معاشرتی حالات نہایت آسان زبان میں قلمبند کئے ہیں۔ نقش و نگار دیر سے اس کی دلچسپی اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں ادارہ ادبیات اردو (حیدرآباد) کی طرف سے اچھی اچھی کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔“

نگار: لکھنؤ۔ مارچ ۱۹۴۴ء

”انمازیان بے حد دلچسپ اور عام فہم ہے۔ کتابت واضح اور کا داک ہے۔ تاکہ پختہ آسانی سے پڑھ سکیں۔ غرض یہ نقشہ تاریخ ماضی کی یوں دستانوں کا جوڑ ہے اور اس قابل ہے کہ ہر بچہ کے مطالعہ میں رہے۔“

شاعر: آگرہ۔ بابت نومبر ۱۹۴۳ء

”یہ مختصر گرد لپیچ کتاب سلیبس اور عام فہم زبان میں لکھی گئی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ کتاب بچوں کی معلومات و وسعت نظر اور ترتیب کے لئے نہایت اہم ہے۔“

بھائیوں: لاہور۔ ۱۹۴۳ء

”کتاب میں آسان پیرائے میں عربوں کی زندگی کی تمام چھوٹی چھوٹی حسین چیزیں بیان کی گئی ہیں۔ جس سے اس ملک اور اس کے باشندوں کی مشکل پسند زندگی کی ایک خوبصورت اور روحانی تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ جگہ جگہ نقشے اور تصویریں دے کر کتاب کو اور زیادہ دلچسپ بنا دیا گیا ہے۔ زبان بچوں کے لحاظ سے نہایت سلیس اور حروف موٹے اور واضح ہیں۔ کتاب بہت مفید ہے اور بچوں کے لئے اس

قسم کے صحت مند لٹریچر کی ضرورت ہے۔“

نئی زندگی: الہ آباد۔ جون۔ ۱۹۴۳ء

”نہایت ہی دلچسپ انداز میں عرب اور وہاں کے بسنے والوں کے حالات لکھے ہیں۔ طرز بیان سادہ اور سلیس ہے۔ ادارہ ادبیات اردو نے اس کتاب کو شائع کر کے بچوں کی عمدہ اور مفید کتابوں کی کمی کو پورا کر دیا ہے۔ بچوں کے لئے پُر از معلومات کتاب ہے۔“

ہماری کتابیں: حیدرآباد۔ فیوری ۱۹۴۳ء

پروفیسر عبدالقادر سروری کے افسانوں کا مجموعہ ”عزیزات کا بھٹولا اور دیگر افسانے“ اگرچہ ۱۹۴۳ء کے ادوار میں چھپا تھا لیکن اس پر تقریر ۱۹۴۳ء میں بھی شائع ہوتے رہے جن میں سے بعض یہ ہیں:-

”پروفیسر عبدالقادر سروری ایم۔ اے۔ ایل ایل بی

اردو کے نامور ادبا میں سے ہیں ان کی تحریر میں افسانے کے آرٹ اور ناقدانہ نظر کی حامل ہیں۔ زیر نظر مجموعے میں ان کے گیارہ افسانے شامل ہیں جن میں سے بیشتر ملک کے ممتاز رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ سروری صاحب کا انمازیان آج کل کی روش کے خلاف ہوتا ہوا بھی اچھوتا اور دلکش ہے۔ ان افسانوں میں کردار کی

خود کر سکتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں سروری صاحب کے گیارہ طبع زاد افسانے ہیں اور سب کے سب بے حد دلچسپ۔ ہر افسانہ میں نفسیات کے گہرے نقوش پائے جاتے ہیں۔ زندگی کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا ایک مسلسل مروا اور پرکین خاکہ افسانوی رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ زبان وہی ہے جو افسانوں کے لئے ہونی چاہئے۔

اور ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ ایک کامیاب افسانہ نگار بھی ہیں۔

مشاعر۔ اگرہ۔ جولائی ۱۹۴۳ء

ادارے کے شعبہ ادب اطفال کی طرف سے ۱۹۴۲ء کے ادوار میں مولوی شجاع احمد صاحب قلم کا کتاب "باتیں" بھی تھی جس پر ۱۹۴۲ء میں جو تنقیدیں شائع ہوئیں ان کے اقتباس یہ ہیں:-
"اس کتاب میں چھ مکالمے شامل ہیں جو معلومات سے لبریز ہیں۔ جگہ جگہ ہایت ہو نیاری سے مزاح بھی پیدا کیا گیا ہے جو بچوں کے لئے اولین حیثیت رکھتا ہے۔ یہ مکالمے نشر گاہ حیدرآباد سے نشر بھی ہو چکے ہیں۔"

ادب لطیف لاہور۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء

"ادارہ ادبیات اردو۔ حیدرآباد دکن کا ایک شعبہ اطفال بھی ہے۔ یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ وہ باتیں (مکالمے) ہیں جو وقتاً فوقتاً حیدرآباد کی نشر گاہ سے نشر ہوئیں۔ سائنس، حفظان صحت، عام معلومات اور بچوں کی دلچسپیوں پر یہ باتیں مشتمل ہیں اور اپنے مقصد میں کامیاب ہیں۔"

صدق لاہور۔ نومبر ۱۹۴۳ء

اہمیت کو نمایاں کرنے میں سروری صاحب نے بہت کاوش سے کام لیا ہے۔ یہ مجموعہ یقیناً اردو ادب میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔"

ہمایوں لاہور۔ ستمبر ۱۹۴۳ء

"افسانے زیادہ تر سماجی اور معاشی بہبود گروں کی پردہ دری کے لئے لکھے گئے ہیں اور اس لحاظ سے مصنف کی کوشش کامیاب سمجھی جاتی ہے۔ زبان صاف ستھری استعمال کی گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ مجموعہ اردو لکھنے والوں میں مقبول ہو گا۔"

السیان لاہور۔ ستمبر ۱۹۴۳ء

"پروفیسر عبدالقادر سروری ایم اے۔ ایل ایل بی کے نگارہ افسانوں کا مجموعہ ہے جو مختلف رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ سروری صاحب حیدرآباد کے ممتاز اہل قلم سے ہیں اور افسانہ نگاری میں کافی مشق رکھتے ہیں۔"

نگار لاہور۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء

"پروفیسر عبدالقادر سروری ان فاضل ادب میں سے ہیں جن کی تصانیف قبول عام کی سند حاصل کر چکی ہیں۔ سروری صاحب متعدد تنقیدی، علمی اور ادبی کتابوں کے مصنف ہیں۔ افسانوی ادب پر بھی ان کی تین کتابیں، "دنیا کے افسانہ نگار" اور "افسانہ" اور "قدیم افسانے شائع ہو چکے ہیں۔ ان کتب میں موصوف نے افسانہ نگاری کے اصول اور مبادیات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ گویا افسانہ نگاری کے اصول ان کے دل و دماغ پر پوری طرح مرتسم ہو چکے ہیں۔ ایسی صورت میں خود ان کا افسانہ لکھنا کہاں تک کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس کا فیصلہ ہر شخص

سلسلہ میں مولوی مرزا ظفر الحسن صاحب نے اے کے افسانوں کا مجموعہ
”جنت کی پھاٹوں“ شائع ہوا تھا اس پر اب نکتہ تبصرے ہو رہے ہیں۔
علامہ کے ایک تبصرے کا اقتباس یہ ہے:-

”مختصر افسانہ نویسی ایک بہت مشکل فن ہے جسے بھانڈے
میں بہت کم افسانہ نویس کامیاب ہو سکتے ہیں۔ خوشی کا
مقام ہے کہ مرزا ظفر الحسن صاحب انہیں کامیاب
افسانہ نویسوں میں سے ہیں۔“

بالخصوص ”ان کی جیت“ ”بی بی بھو بھی“
”ااں کی بھول“ ”وٹیلی فون“ میں افسانہ نویس نے
کمال دکھایا ہے تقریباً تمام افسانے گھر بونہنگی کے
واقعات سے پُر ہیں اور مصنف نے گھر کی گفتگو کا جو
انداز دکھایا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جیسے
کتاب پڑھنے والے ان کے گھر بیٹھے باتیں سن رہے
ہیں۔ یہی تصویق بخشی، اصل افسانہ نویس کا کمال ہے:-

کتاب۔ لاہور۔ جولائی ۱۹۴۲ء

علامہ میں ادارے کے شعبہ ادب اطفال کی جانب سے مولوی علی صاحب
الغزالی کا چوں کا ڈراما ”سچ کا جادو“ شائع ہوا تھا جس پر سلسلہ
میں سب ذیل تبصرے شائع ہوئے:-

”یہ ایک تعلیمی اور اخلاقی سبق آموز ڈراما ہے جو مصنف
نے اپنے اسلوب میں شیخ پرارنے کے لئے لکھا تھا۔
وہ بیان میں علم و عمل کے متعلق بعض نہایت
سبق آموز مسائل بھی آگئے ہیں۔ تمثیل بہ حال عقید
اور دلچسپ ہے۔“

برلمان دہلی دسمبر ۱۹۴۲ء

”اصلاحی گفتگو اور زبان کی سلاست کے لحاظ سے

کامیاب بہت بچوں کے مطالعہ کے لئے عمدہ چیز ہے۔“
۱۹۴۲ء
دارالافتاء امرتسرہ۔ تیسری

ادارے نے حیدر آباد کے شعرا کے کلام کے مجموعے ”لہو میں شائع کئے
تھے ان میں مولوی علی منظور صاحب کا ”نمود زندگی“ بھی تھا جس پر سلسلہ
میں یہ تبصرہ شائع ہوا:-

”منظور صاحب حیدر آباد کے ممتاز شعرا میں سے ہیں۔
آپ کے اس مجموعے میں غزلوں کی نسبت نظمیں زیادہ
ہیں اور وہ منظر کشی کے علاوہ اصول و مقاصد کے
مانحت کی گئی ہیں۔“

نظموں کا انداز بیان خاصا دلکش ہے۔ خیالات
نہایت سلجھے ہوئے اور پاکیزہ ہیں۔

بلاشبہ منظور صاحب کی نظمیں قوم اور ملک
کے حق میں بہت مفید ہیں اور قوی امید ہے کہ ملک
کے فرزندان سے استفادہ کر کے رہیں گے۔

آپ کی تمام نظمیں اور غزلیں جیسا کہ اندازاً جانتا
سے ظاہر ہے اچھے اچھے اور مشہور ادبی رسائل میں
شائع ہو چکی ہیں۔ آپ کی شاعری کا ماحول نیا نہیں
پرانا ہے۔ جسے بھلنے میں خاص کمال دکھایا گیا ہے۔
کتاب میں جہاں بڑوں کے لئے نظمیں اور غزلیں
درج ہیں۔ وہاں بچوں کے لئے بھی شامل ہیں۔ مقام
مسرت ہے کہ اس سلسلے میں بھی آپ کامیاب ہیں۔
غزلوں میں بھی آپ کا رنگ تغزل آب و تاب کے ساتھ
چمک رہا ہے کلام کی بختگی اور انداز بیان کی شگفتگی
سخن فہموں کو گرویدہ بنا رہی ہے۔“

کتاب۔ لاہور۔ جولائی ۱۹۴۲ء

اردو زبان و ادب کی بلند پایہ کتابوں کے لئے سب سے کتاب گھر
خیبریت آباد۔ حیدر آباد وکن کی خدمات حاصل کیجئے۔

۱۹۴۳ء کے دوسرے امتحان اُردو دانی کا نتیجہ

۱۳۶- حوالدار مصطفیٰ خاں	۵۷- ابین الدین	۲۸۳- غلام غوث الدین (ناک)	۱۶۳- نایک حامد علی خاں	حبیب السیدواروں نے علی الترتیب
۱۳۸- محمد افضل	۵۸- سید وحید الدین	۲۸۴- نایک شیخ احمد دوم	۱۶۶- کپٹنی کوثر طراش سید حسین	سب سے زیادہ نشانات حاصل کیے
۱۴۳- نایک موجودار خاں	۶۰- مرزا قاضی بیگ	۲۸۸- میجر تاج احمد خاں	۱۶۷- حوالدار میجر محمد بن زیاد	۲۸۸- میجر تاج احمد خاں اول (بلد فوج)
۱۴۴- خواجہ حسین الدین	۶۱- عبدالرحمن (دوم)	(مرکز میں اول)	۱۶۸- عبداللہ بن یثرب	۵۹۰- عبدالصمد دوم (دادو دار)
۱۴۶- محمد عزیز حسن خاں	۶۳- فخر الدین	کامیاب	۱۶۹- حوالدار محمد باصارت	۶۲۹- کبریٰ بی (سوم) ()
۱۵۱- لانس نایک نور محمد	۶۴- عبداللہ خاں	۱- حوالدار شیخ سلطان مسعود	۱۷۸- نایک عبدالعزیز بغدادی	مرکز بلده فوج
۱۵۳- بابوراؤ	۶۷- رگروٹ عبدالعزیز	۲- سوپر کلرک عبدالقادر	۱۷۹- محمد بن حسن باہرہ	کامیاب بدرجہ امتیاز
۱۵۷- محمد شرف الدین	۶۹- تراب علی خاں	۳- محمد عبدالسلام	۱۸۳- اسلم بن احمد باجوہ	۴- نایک کلرک محمد عثمان خاں
۱۶۴- نایک مرزا فتح اللہ بیگ	۷۰- سید احمد	۵- حوالدار محمد حنیف	۲۰۷- جمعدار کلرک محمد یار خاں	۶- حوالدار عبدالحمید
۱۷۰- کپٹنی حوالدار میجر احمد لکھی	۷۱- جمعدار داد علی بیگ	۳۹۰- جے رام	۲۰۸- جمعدار کوثر طراش غلام حسین	۸- سوپر کلرک معظم علی
۱۷۱- حوالدار شیخ جعفر	۷۵- افضل خاں	۹- حوالدار شیخ کمال	۳۱۱- ایکویشن و فدار جنگم کھنیا	۵۱- لانس نایک عمر خاں
۱۷۲- غلام محمد خاں	۷۶- علی بہادر خاں	۱۰- غوث الدین	۲۱۳- دفعدار محمد شریف	۵۹- شیخ محمد
۱۷۴- نایک سید محمد بغدادی	۷۷- دفعدار عبدالحمید خاں	۱۱- حبیب خاں	۲۲۳- ڈرائیور کلرک محمد جعفر دوم	۶۶- رگروٹ بنیر احمد
۱۷۵- حسن سومالی	۸۴- کلرک عبدالقدوس	۱۲- نایک عبدالکریم	۲۲۵- لانس دفعدار محبوب علی خاں	۶۸- گینش سنگھ
۱۷۶- شیخ عمر عمودی	۸۶- عبدالحمید	۱۵- سید عبدالقیوم	۲۲۷- قاسم خاں	۷۲- رسالدار حامد علی خاں
۱۷۷- سید علوی بغدادی	۸۸- عبدالحفیظ	۱۶- لانس نایک عبدالحمید خاں	۲۲۸- شہبیم حیدر خاں	۸۵- غلام احمد
۱۸۰- لانس نایک محمد بن عبدالعزیز الکساد	۹۲- رگروٹ عبداللطیف	۱۷- محمد اکبر	۲۲۶- جمعدار سکندر بخش	۸۷- کلرک جعفر حسین
۱۸۱- طلحہ ایمانی	۹۳- فضل حسین	۲۲- محمد سالار	۲۵۰- شیخ بغیر علی	۸۹- رگروٹ کلرک عبدالقوی
۱۸۵- عبداللہ قریشی	۹۴- میر عمر علی	۲۷- عبدالشکور خاں	۲۵۵- دفعدار شیخ شفیع	۹۱- محمد خواجہ خاں
۱۸۶- حسن ابی اللیل	۹۵- اکبر حسین	۳۹- صوبیدار عبدالکریم	۲۶۴- جمعدار - سالم	۱۲۸- جمعدار سید عبدالرحمن
۱۸۷- عبدالقادر باحتوان	۹۶- محمد صدیق حسین	۴۰- محمد مراد	۲۶۵- ناصر	۱۲۹- صوبہ دار عبدالغنی
۱۸۸- عمود یا معلم	۹۷- محمد عبدالرحیم	۴۱- حوالدار میجر شیخ بندہ علی	۲۶۶- سعید	۱۳۷- حوالدار شرف الدین
۱۸۹- احمد بالقیب	۹۸- دفعدار محبوب خاں	۴۲- کوثر طراش حوالدار محمد صدیق	۲۶۷- حوالدار بشیر خاں	۱۳۹- عمر بن محبوب
۱۹۰- علی محمدی	۱۰۰- لقمٹہ ایم ایہرہ	۴۳- کپٹنی حوالدار میجر گیش پشا	۲۶۸- سید حسین	۱۴۰- سعید بن محمد
۱۹۱- احمد جباری	۱۲۵- صوبیدار موئن علی	۴۴- حوالدار عبدالحمید	۲۶۹- شیخ محبوب	۱۴۱- لانس حوالدار مرزا سومالی
۱۹۲- صالح بامسق	۱۲۶- ابراہیم خاں	۴۶- نایک جعفر حسین	۲۷۵- نایک شامراؤ	۱۴۲- نایک احمد خاں
۱۹۳- عمر الکساد	۱۲۷- معین الدین	۴۷- شیخ بھگن	۲۷۶- عطاء الرحمن خاں	۱۴۸- نایک مصطفیٰ احمد
۱۹۴- سعید باری	۱۳۴- حوالدار عبدالجبار	۴۹- محمدی نارائن	۲۸۰- عبدالوہاب	۱۵۴- لانس نایک نیاز محمد
۱۹۵- سید صالح جیلانی	۱۳۵- محمدی الدین علی	۵۶- محمد حسین الدین	۲۸۱- ابراہیم خاں	۱۵۵- مرزا ذوالفقار علی بیگ

۱۹۱. عبدالحمید قلیچ	۲۵۹. لانس فخر عبدالرشید خان	۳۸۲. محمد عبدالحمید	۴۳۲. ریاض النساہیم
۱۹۲. ابن علی عثمان	۲۶۲. دفتدار محمد حسین دوم	۳۸۶. محمد شریف (مرکز میں اول)	۴۳۵. کلیمی بانو
۱۹۳. سلطان احمد لکھنوی	۲۶۳. محمد نور خان	۳۸۸. اقبال احمد	۴۳۸. عزیز النساہیم
۱۹۴. سید محمد رفائی	۲۶۰. حسن بن محمد	مرکز اورنگ آباد (اناث)	۴۳۹. صغریٰ بیگم
۱۹۵. بدر کادی	۲۶۲. شیخ علی	کامیاب بدرجہ امتیاز	مرکز بمبئی
۱۹۶. سید علی العیدروس	۲۸۳. سید عثمان الدین	۴۰۹. محمد یحییٰ کبریٰ (مرکز میں اول)	کامیاب
۱۹۷. محمد ایمانی	۲۸۴. سید عبدالستار	کامیاب	۴۱۱. چچا داتی
۱۹۸. پکنی کارزار سید محمد باقر	۲۸۵. سید عثمان	۴۰۲. عابدہ بیگم	۴۱۲. بیگم گوان داس
۱۹۹. دفتدار شیخ غلام محمد الدین	۲۸۶. شیخ شامیہ	۴۰۳. خور بیگم	۴۱۳. عبدالغنی
۲۰۰. کارزار سید علی	۲۸۷. شیخ امین	۴۱۰. یوسف النساہیم	۴۱۴. پرہاکر
۲۰۱. دفتدار عبدالرشید خان	مرکز موئن آباد	۴۱۲. امیر النساہیم	۴۱۵. ہری
۲۰۲. محمد حسین	کامیاب	مرکز ملہ (ذکور)	۴۱۶. عبدالحمید
۲۰۳. لانس فخر محمد حسین	۲۸۸. سید محمد سید محمد	کامیاب بدرجہ امتیاز	۴۱۷. وکیل احمد
۲۰۴. محمد یعقوب	۲۸۹. محمد عثمان	۴۲۱. محمد یعقوب (مرکز میں اول)	۴۱۸. صادق حسین
۲۰۵. قرآن بن نصیب	۲۹۰. محمد علی	کامیاب	۴۱۹. یسین
۲۰۶. لانس فخر محمد حسین	۲۹۱. سید محمد علی	۴۱۴. اے بالارام	۴۲۱. ایم ایم کویا (مرکز میں اول)
۲۰۷. محمد کاظم (دوم)	۲۹۲. سید محمد الدین	۴۱۸. مرزا اقبال ظفر بیگ	۴۲۲. حبیب اللہ
۲۰۸. عبدالاحد	۲۹۳. غلام حسین	۴۲۲. محمد خواجہ	۴۲۰. محمد اسحق
۲۰۹. غلام الدین	۲۹۴. دفتدار امین خان	۴۲۳. جونت علی	۴۲۱. شاہ محمد
۲۱۰. لانس فخر عبدالحمید خان	۳۰۰. عبدالمجید	۴۲۴. نواب بشیر الدین خان	۴۲۲. نور محمد
۲۱۱. محبوب علی	۳۰۱. شیخ نبی	۴۲۵. مرزا اسعد سکندر بیگ	۴۲۳. مستقیم احمد
۲۱۲. دفتدار سید فضل حسین	۳۰۲. سید نعمت	مرکز ملہ (اناث)	۴۲۴. محمد صدیق
۲۱۳. دفتدار شیخ نعمت اللہ	۳۰۳. شیخ محمد	کامیاب بدرجہ امتیاز	۴۲۵. اسماعیل
۲۱۴. سید مستقیم	۳۰۴. لانس فخر عبدالرشید خان	۴۲۸. انور النساہیم (مرکز میں اول)	۴۲۶. شتاق احمد
۲۱۵. محمد خان	۳۰۵. فقید محمد	کامیاب	۴۲۷. عبدالغنی
۲۱۶. محمد حسین اول	۳۰۶. شیخ محمد کریم (مرکز میں اول)	۴۲۹. کلنٹن بیگم عتیق بیگم	۴۲۸. حسن علی
۲۱۷. عبد السلیم	۳۰۷. شتاق علی خان	۴۳۰. غلام النساہیم	۴۲۹. عبدالاحد
۲۱۸. شیخ محمد	۳۰۸. سید عبدالجبار	۴۳۱. بشیر النساہیم	مرکز پرتھو (ذکور)
۲۱۹. غلام محمد الدین	۳۰۹. سید فضل حسین	۴۳۲. لیلیٰ النساہیم	کامیاب
		۴۳۳. سلطان بیگم	۴۳۳. حبیب حسین

۲۹۴۔ حبیب احمد مقبل
۲۹۵۔ محی الدین مخیر
۲۹۶۔ رحیم خاں
۲۹۷۔ عباس خاں
۲۹۸۔ محمد الیاس
۲۹۹۔ بھگوان موہے
۵۰۰۔ بلونت راؤ کلکرنی
(مرکز میں اول)
۵۰۱۔ احمد عبدیہ
۵۰۲۔ عبد الغفور
۵۰۳۔ سید سبکی
۵۰۴۔ وشنو روجو
۵۰۵۔ محمد سکندر
۵۰۶۔ سری پتی
۵۰۷۔ عبد الصمد
۵۰۸۔ ولینٹو
۵۰۹۔ وینکیش
۵۱۰۔ محمد اوسف
۵۱۱۔ محمد خلیل
۵۱۲۔ بشیر الدین
۵۱۳۔ نصیر الدین
۵۱۴۔ محمود علی
۵۱۵۔ نارائن
۵۱۶۔ بوکرین صالح
۵۱۷۔ شیخ داؤد
۵۱۸۔ محمد اسحق
۵۱۹۔ محبوب علی
۵۲۰۔ عبد المنان
۵۲۱۔ عبد الغنی
۵۲۲۔ روہی داس
۵۲۳۔ محمد حسین
۵۲۴۔ جمالندر
۵۲۵۔ سمیع الدین
۵۲۶۔ پنڈہری گیانبا
۵۲۷۔ ولینٹو ناٹھ
مرکز میں سید (انات)

۵۳۷۔ قیصر بیگم
کامیاب
۵۳۸۔ اقبال بیگم
۵۳۹۔ بسیم اللہ بی
۵۴۰۔ شریفی
۵۴۱۔ زیب النساء بیگم
۵۴۲۔ صداقت بیگم
۵۴۳۔ بشیر النساء بیگم
۵۴۴۔ پریملا بانی
۵۴۵۔ روشن بی
۵۴۶۔ منانی
۵۴۷۔ اختر بیگم
مرکز داور واری (ذکور)
کامیاب بدرجہ امتیاز
۵۴۸۔ کھنڈے راؤ بھوسلے
۵۴۹۔ دیولشن سومانی
۵۵۰۔ حسن محمد
۵۵۱۔ فیض محمد
۵۵۲۔ محمد عرفان
۵۵۳۔ معین الدین
۵۵۴۔ عبد البصیر
۵۵۵۔ عبد الرزاق خاں
۵۵۶۔ امان اللہ خاں
۵۵۷۔ ثناء اللہ خاں
۵۵۸۔ عبد الجلال
۵۵۹۔ عطاء اللہ خاں
۵۶۰۔ احمد الدین
۵۶۱۔ رام بلاس لکھوٹے
کامیاب
۵۶۲۔ ناجی
۵۶۳۔ کشتن بندھ
۵۶۴۔ رام راؤ بھوسلے
۵۶۵۔ بابو
۵۶۶۔ کشتن تانگڑے
۵۶۷۔ جیتی لال بھنڈاری
۵۶۸۔ بندت تانگڑے
۵۶۹۔ شیش راؤ کالے
۵۷۰۔ نیورتی تانگڑے
۵۷۱۔ گلاب چن لکھوٹے
۵۷۲۔ بالکن

۵۶۵۔ بھادراو گرو
۵۶۶۔ رام راؤ ادنی
۵۶۷۔ دتو تانگڑے
۵۶۸۔ دن لال سارڈا
۵۶۹۔ کشتن
۵۷۰۔ گنگا لشن
۵۷۱۔ راجہ بھاد
۵۷۲۔ عبد الکرم
۵۷۳۔ عبد القادر خاں
۵۷۴۔ حیات اللہ خاں
۵۷۵۔ عبد المجید خاں
۵۷۶۔ شیح کریم
۵۷۷۔ سرفراز خاں
۵۷۸۔ زین الدین
۵۷۹۔ محمدین سالم باجوان
۵۸۰۔ عبد الغفور
۵۸۱۔ عبد الغفور
۵۸۲۔ رضا اللہ خاں
۵۸۳۔ عزیز اللہ خاں
۵۸۴۔ وٹایک راؤ تانگڑے
۵۸۵۔ حبیب اللہ خاں
۵۸۶۔ عبد الوالی
۵۸۷۔ انوار اللہ خاں
۵۸۸۔ عبد الغنی
۵۸۹۔ رحمت اللہ خاں
۵۹۰۔ محمد زبیر
۵۹۱۔ جمیل اللہ خاں
۵۹۲۔ عطاء الرحمن
۵۹۳۔ رتن بیگ
۵۹۴۔ عبد الحق خاں
۵۹۵۔ بابو مورے
۵۹۶۔ بابو
۵۹۷۔ رام راؤ تانگڑے
۵۹۸۔ رگھوناتھ تانگڑے
۵۹۹۔ شیش راؤ کھوات
۶۰۰۔ کرٹو ہمالپورے
۶۰۱۔ اسارام تانگڑے
۶۰۲۔ پرہکار پوکھارے
۶۰۳۔ لنگاریڈی

مرکز داور واری (انات)
کامیاب بدرجہ امتیاز
۶۰۴۔ نور النساء
۶۰۵۔ زہرہ بی
۶۰۶۔ آمنہ بی
۶۰۷۔ آمنہ بی
۶۰۸۔ کریم بیگم
۶۰۹۔ محتاج بیگم
۶۱۰۔ کریم بی
۶۱۱۔ کریم بی
مرکز نظام آباد (ذکور)
کامیاب بدرجہ امتیاز
۶۱۲۔ عبد الباقی
۶۱۳۔ مسرت علی خاں
۶۱۴۔ محمد یوسف خاں
۶۱۵۔ محمد ہاشم علی
۶۱۶۔ مرزا اسد اللہ بیگ
۶۱۷۔ شیح محمد
۶۱۸۔ شیح احمد
۶۱۹۔ صادق علی
(مرکز میں اول)
کامیاب
۶۲۰۔ صاحب حسین
۶۲۱۔ سید اقبال
۶۲۲۔ احمد عبد اللطیف خاں
۶۲۳۔ سید حامد حسین
۶۲۴۔ سید اکبر حسین
۶۲۵۔ خواجہ جمی الدین
۶۲۶۔ سید عمر
۶۲۷۔ محمد اعظم علی
۶۲۸۔ محمد قاسم
۶۲۹۔ خواجہ سید بشیر الدین
۶۳۰۔ خواجہ معین الدین
۶۳۱۔ کریم اللہ
۶۳۲۔ عبد الکرم
۶۳۳۔ گانیہ
۶۳۴۔ بلشی دھر
۶۳۵۔ لکشی پتی
۶۳۶۔ گنگا دھر راؤ
۶۳۷۔ لنگاریڈی

مرکز نظام آباد (انات)
کامیاب بدرجہ امتیاز
۶۳۸۔ عباسی بیگم
۶۳۹۔ رشید النساء بیگم (مرکز میں اول)
کامیاب
۶۴۰۔ عابدہ بیگم
۶۴۱۔ فاطمہ النساء بیگم
۶۴۲۔ پدمادتی
۶۴۳۔ ک۔ رنتنا
۶۴۴۔ مریم النساء بیگم
۶۴۵۔ لطیف النساء بیگم
۶۴۶۔ رابعہ بیگم
۶۴۷۔ عزیز خاتون
۶۴۸۔ اشرف بیگم
۶۴۹۔ قاسم بیگم
۶۵۰۔ ساجدہ بیگم
۶۵۱۔ زیب النساء بیگم
۶۵۲۔ محبت بیگم
۶۵۳۔ قرآنہ بیگم
۶۵۴۔ شمس النساء بیگم
۶۵۵۔ آمنہ بی
۶۵۶۔ حفیظ بیگم
۶۵۷۔ سیدہ بیگم
۶۵۸۔ عائشہ سعید
۶۵۹۔ سیدہ ہاشمہ بانو کاطھی
۶۶۰۔ کریم النساء بیگم
۶۶۱۔ عصمت بیگم
۶۶۲۔ چندر بھاکا
۶۶۳۔ فدیجہ بیگم
۶۶۴۔ کماری شکنتا بانی
۶۶۵۔ کماری اندوبانی
۶۶۶۔ کماری تارابانی
۶۶۷۔ کشوری کھپا کر

اردو امتحانات ۱۹۳۳ء کے دوسرے امتحان اردو

کے زیر عنوان میدواروں میں سے حسب ذیل کامیاب ہوئے۔

۱۔ محمد حسین کامیاب

۱۴۶۔ نعیم اللہ خاں امتیاز

۳۱۳۔ ڈی پتھر راؤ کامیاب

۳۱۳۔ ڈی پتھر راؤ کامیاب

کتابخانہ | ادارہ کا کتب خانہ آہستہ آہستہ ترقی کرتا جا رہا ہے

۱۹۳۳ء میں نواب میر سعادت علی صاحب رضوی، مولوی مرزا

فدا من علی صاحب غازی، محترمہ بشیر النسا بیگم صاحبہ بشیر

سیٹھ محمد ابا صاحب مینو اور سید جلال ید الہی صاحب نے متعدد

مطبوعہ و قلمی کتب بطور تحفہ ادارے میں داخل کئے محترمہ

صغریٰ بیگم (بہاویں مرزا مرحوم) نے بعض تاریخی تصاویر

اور متعدد مشاہیر کے تاریخی و ادبی خطوط بھی ادارے کو بطور

تحفہ عطا کئے جن کے لئے منجانب ادارہ ان سب کا دلی شکریہ

ادا کیا جاتا ہے۔

سیٹھ محمد ابا صاحب کے عطیے میں حسب ذیل قلمی نسخے خاص

قابل ذکر ہیں۔

۱۔ سالو ترا فارسی با تصویر از عبداللہ بن صفی حسب فرمائش

احمد شاہ ولی بہمنی بقام نگار تصنیف ۵۱۵۴ھ۔

۲۔ سرالاسرار عربی از حضرت محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانیؒ

۳۔ دیوان اردو فی الحال شاہ مرید سید قدرت اللہ شاہ۔

۴۔ مقالہ پارسی از محمد سعید بہمنی۔

۵۔ مجموعہ ادبیہ در سالہ جات رمل، نجوم، کف دست وغیرہ۔

سید جلال ید الہی صاحب نے حسب ذیل مطبوعات بطور عطیہ

داخل کئے۔

(۱) جلد ہندستانی اخبار (۲) مجموعہ دانش اردو جلد اول و دوم۔

(۳) سول اگزیمینشن دہلی دربار سلطنتی۔

اس سال تقریباً ڈیڑھ سو نوادری کتب ادارے کی جانب

سے خریدی بھی گئیں اور ۲۵۵ اردو خطوط کی تذکرہ نگاری کے

علاوہ اردو، فارسی، عربی اور ہندی خطوط کی تنظیم بھی کی گئی۔

مطبوعات میں بھی حسب معمول اضافہ ہوا ہے اور

ان کے کارڈ انڈیکس مصنفوں اور کتابوں دونوں کے لحاظ سے

تیار کئے گئے ہیں۔

۱۹۳۳ء میں ادارے کے مختلف کاموں میں

جن اصحاب نے رقی مدد کی ان کی تفصیل درج

ذیل ہے۔ واضح ہو کہ یہ جملہ عطیے اسد کا کے بغیر وصول ہوئے ہیں

اس لئے کہ اب تک ادارے نے اپنے کسی مدد کے لئے بھی چندوں

کی اسد عاہل نہیں کی ہے۔

(۱) آزیل مولوی غلام محمد صاحب سی آئی ای صدر الہام فیاض

بلسلہ اردو ادبیکو پیڈیا۔ ۵۰۰ حالی

(۲) آزیل راجہ دھرم کرن بہادر صاحب صدر الہام تعمیرات

بحیثیت سرپرست ادارہ پہلی قسط۔ ۵۰۰ حالی

(۳) پروفیسر شاد محمد صاحب صدیقی صدر شعبہ اردو جامعہ اسلامیہ گلبرہ

بلسلہ تنظیم اردو امتحانات۔ ۵۰۰ کھار

(۴) مولوی عبدالحی صاحب صدیقی ایم۔ اے۔ ایل بی۔

بلسلہ تحفہ جات اردو امتحانات۔ ۵۰۰ حالی

(۵) ڈاکٹر سید محمد الدین صاحب قادری زور معتمد اعزازی ادارہ

برائے انتظام تعلیم انعام۔ ۵۰۰ حالی

(۶) محترمہ بشیر النسا بیگم صاحبہ بشیر شریک معتمد شعبہ نواں ادارہ

برائے خریدی خطوط۔ ۵۰۰ حالی

(۷) مولوی عارف الدین حسن صاحب دوم تعلقات اور نگاہ

بحیثیت معاون ادارہ۔ ۵۰۰ حالی

(۹) مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی موسس ادارہ برائے متغیہات، اعلیٰ

اردو فاضل

(۲) عظیمہ سکینہ بیگم صاحبہ (محل مولوی پید حجت اللہ صاحب)

ایسا دگر طریقہ بنیاد پر مبنی ہے چونکہ کوئی امیدوار اس امتحان میں درجہ اول میں کامیاب نہیں ہوتا اس لیے تین دفعہ عطا نہیں کیا جائے گا۔

اردو عالم

(۱) تقریباً عظیمہ مولوی ریاض الحسن صاحب قریشی ایم ایس سی -
(چونکہ کوئی امیدوار مرکز یعنی سے کامیاب نہیں ہوئی اس لیے یہ عظیمہ علامہ صاحب

(۲) "عظیمیہ مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی میر کاظم علی (مرکز ہندوستان)
(تاریخ ادب اردو میں اول)

(۳) " " " " امتداد الرؤف (مرکز بلده انات)
 (بیادگار مس حبیبندی) (علم خانه داری مس اول)

(۴) "عطیہ آقا رام گنیت صاحب - سیدنی (مرکز پری میں اول)

(۵) عظیمہ مولوی محمد اظہار علی خاں صاحب دکنیل - حبیب آباد

(مرکز ویجاہ پور میں اول)

۶۔ عظیمہ ادارہ ادبیات اردو - بی وی گوپال رائے اور
(سب سے زیادہ نشانات حاصل کئے)

(۱) نقروی تمغہ۔ عطیہ حاجی سلیمان احمد صاحب سید غلام مرتضیٰ۔

(۲) "جبل وینما تہ جو نیگ نیٹری۔ عبد الکریم۔ (مرکز پری میں اول)

(مرکز پرانی میں اول)

(۳) . ڈاکٹر نندراج صاحب مکمل افسر غوثیہ سیکل مرکز

فوائد صدر شعبہ طلبہ بریلی { پری میں اولیٰ

(۴) یہ سنیہ مولوی احمد علی صاحب بی اے ایف ایف ایم اے

(۵) ۱۰۰ علمائے متبحرینہ بنگلہ دیش مولوی بسند زعماء الدین صاحب نہدی ہوا اگر فار

و متصف و سخی اور۔ معین الدین (مرکز و کمال پورس اول)

(۶) عظیمیہ مولوی محمد سعد اللہ خاں صاحب کسل دیکھا پورہ۔ فی نصرۃ النساء

عرف حاجی بیگم (مرکز ویجا پور، ناٹھ میں اول)

اردو دانی

نقروں تمخ۔ عطیہ جناب مولوی احمد عبد الجبار صاحب ایچ سی ایس
دوم تعلقہ ازمین آباد۔

" " " تانوبائی اکمرزیری اناشکی ہندو

کلمہ بانی مطالبات جنہوں نے علی الترتیب

کوسم بانی سب زیادہ نشانات حاصل ہے۔

مقامی حکومت نے عظیم مسروری داس راؤ صاحب بی آ

انہم دارالت وصدۃ حبیبہ پری۔ شیخ انیسیل (مرزا پری میں)۔

صدرا شد خود را در غلام جنگ غلام مرکز مس اول

بسم الله الرحمن الرحيم

مالیجات ڈاکٹر زور صاحب کی صدارت میں منعقد کر رہی ہیں۔
 شعبہ کی مجلس انتظامی نے سال میں ۱۹ اجلاس منعقد کئے۔
 اور مجلس انتظامی کے نئے انتخابات بھی عمل میں آئے۔ اب جب ذیل
 عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں۔

صدر۔ محترمہ عقیلہ بیگم کی ایم۔ آر۔ اے

سکریٹری۔ حبیب النساء بیگم صاحبہ۔

اسسٹنٹ سکریٹری۔ شمسہ زیب النساء بیگم صاحبہ۔

ارکان مجلس عاملہ۔ مذکورہ بالا عہدہ داروں کے علاوہ۔

محترمہ محبوب جان صاحبہ بی۔ اے

” عالیہ بیگم صاحبہ بی۔ اے

” زینب بی بی ” بی۔ اے

” صابرہ بیگم صاحبہ

” رفعت خلیلہ صاحبہ

” ملکہ حفیظہ صاحبہ

مرکز مومن آباد کی روئداد | بتایا ۱۹ اپریل ۵۳ء

مومن آباد ہوا۔ اسٹیشن پر ملی مولوی شیخ حسین صاحب رکن

ادارہ، مولوی نواز الدین صاحب رکن، مولوی عبدالنار صاحب

سابقہ خازن، مولوی نجم الدین صاحب نائب خزانہ طلبہ اور

مولوی سعید الدین صاحب مفتی شعبہ طلبہ نے رات کے پانچ بجے

شدت کی سردی میں میرا استقبال کرنے کی رحمت گوارا فرما کر

گھنٹی فرمائی جس کا میں شکریہ ادا کر رہی ہوں۔ چونکہ پری پرل گاڑی دیرین

پہنچی اس لئے مومن آباد کی بس روانہ ہو چکی تھی۔ مجبوراً اسٹیشن

ہی میں شب گزارنی پڑی۔ اگرچہ کہ مفتی صاحب پری نے آبادی میں

میرے قیام کا انتظام فرمادیا تھا لیکن صبح وقت سے پہلے مومن آباد

پہنچا تھا اس لئے اسٹیشن پر ہی رات گزاری گئی۔ صبح ٹھیک

(۶) نقوی محمد مجتہد سینیٹہ بیگم صاحبہ (محل مولوی سید رحمت اللہ صاحب

ناظم رجسٹریشن) مستند شعبہ نسواں ورکن مجلس ادارت سب رکن۔

کریم الحسن ریگم جیتا پور (ممالک بھوسہ میں اول)

نئے ارکان | اس کے علاوہ جن خواتین و اصحاب نے

ادارے کی رکنیت قبول فرمائی ان کے اسمائے گرامی مع درجہ رکنیت

درج ذیل ہیں۔

۱۔ شاہ نواز السلام صاحب طالب علم فوائدہ جالندہ۔

۲۔ سید محی الدین احمد صاحب قادیان تحصیلدار ملوڑ ضلع اورنگ آباد۔

۳۔ محمد عبد القادر صاحب وکیل گنگا پور۔

۴۔ خواجہ کلیم اللہ صاحب ہنرمند معذ خزانہ اورنگ آباد۔

۵۔ محمد حسن الدین خاں صاحب اسٹنٹ ہٹ آفیسر اورنگ آباد سے

۶۔ سید نور محمد صاحب نور اکیلوئی (عثمانیہ)

۷۔ ابو الخیر سید ابراہیم جینی صاحب بی آ (عثمانیہ) میجر محبوبیہ

فکر کین جم لم نظام آباد۔

۸۔ ایس شنکر صاحب آرمی ایجوکیشنل انسپکشنل باقاعدہ سکول لے

۹۔ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور ورکن شعبہ نسواں

۱۰۔ مولوی عبدالغفور خاں صاحب ہنرمند تعمیرات عثمانیہ

رکن شعبہ نسواں سے

۱۱۔ غنیمت النساء بیگم صاحبہ (محل مولوی رحمن انصاری مرحوم)

رکن شعبہ نسواں سے

۱۲۔ محترمہ سعید النساء بیگم صاحبہ (محل مولوی محمد عبدالرحمن صاحب

ایڈیٹر وقت) سے

شعبہ نسواں | محترمہ حبیب النساء بیگم صاحبہ ایم۔ اے

مفتی شعبہ نسواں بنگلور نے اطلاع دی ہے کہ ان کا شعبہ برابر

مرکز عمل ہے۔ جنوری ۱۹۵۳ء میں وہ دوسرا سالانہ اجلاس

قیام و طعام کا عمدہ انتظام تھا۔ نشست و نشست امتحان گاہ پہلے ہی ترتیب پا چکا تھا۔ داور واڑی کے ۸۵ امیدواروں کے علاوہ قصبہ نادر کے چودہ امیدوار شریک تھے جو مٹر ترکھم داس مدرسہ علی محمد صاحب مددگار مدرسہ تحفانیہ نادر کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ امتحان وقت مقررہ پر مدرسہ میں شروع ہوا۔ مٹر ترکھم داس و علی محمد صاحب و عبدالحق صاحب، مٹر رنگنا تھ راؤ و مٹر ڈگبیر راؤ، عبدالحق صاحب مخدوم آمنہ، بگم صاحبہ صدر معلمہ زہرہ صاحبہ مخدوم شاخ نسواں نے نگرانی میں میری مدد کی جس کا میں مشکور ہوں۔ سبجلہ ۱۹۵ امیدواران کے ۷۷ امیدوار حاضر تھے جن میں ہندوؤں کی تعداد ۳۲ اور ۹ عورتیں تھیں۔ صبح میں تحریری اور دوپہر کو زبانی امتحان ہوا۔ بعد از امتحان میری زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا جس میں کافی تعداد میں لوگ شریک تھے۔ عبدالحق صاحب مخدوم شاخ داور واڑی نے ساکوشہ کی رپورٹ پڑھی جس سے معلوم ہوا کہ بالانہ جلسہ ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد میں یہاں سے چودہ مرد اور دو عورتیں بحیثیت نمائندگان شریک تھیں۔ دوران سال میں اسی شاخ کا جلسہ تقیم اسناد زیر صدارت مولوی سراج احمد صاحب تحصیلدار ٹپن ہوا تھا۔ رپورٹ کے بعد مٹر ترکھم داس نے تعلیم بانگال پر اور خلیق صاحب نے تعلیم دادارہ کے کامز ناموں کے متعلق خیالات ظاہر کئے۔ آخر میں صدر جلسہ نے ادارے کے اغراض و مقاصد اور تعلیم و امتحانات ادارہ کے فوائد بیان کرنے کے بعد زیادہ سے زیادہ امیدواروں کو شریک امتحان ہونے کی ترغیب دی۔ بعد و عا سلامتی اعلیٰ حضرت بندگان عالی جلسہ برخاست ہوا۔ محمد ابراہیم

بچے مومن آبا و پیوچ کر امتحان گاہ گیا نشستوں کا مقبول انتظام کیا گیا تھا۔ البتہ نشستیں پر ہال ٹکٹ کے نمبر درج نہیں تھے۔ نمبر درج کرائے گئے۔ پرلی سے دیوی داس راؤ صاحب میری امداد کے لئے تشریف لانے والے تھے لیکن بوجہ جاترا موسن آباد انہیں بس میں جگہ نہ ملنے سے وہ نہ آ سکے۔ البتہ مولوی سعید الدین صاحب مخدوم نے میری امداد فرمائی۔ اور آخر وقت تک وہ میرے شریک کار رہے۔ ہمارا انتظام مخدوم نوش انڈین آفیسر مس (MESS) میں کیا گیا تھا۔ مولوی غلام حسین صاحب ایجنٹ جعفر راؤ مولوی محمد ویش صاحب اور مولوی خواجہ بدیع الدین صاحب کلرک فوج کی ہمدردیاں میرے شامل حال رہیں جس کی وجہ سے امتحان گاہ میں باضا بٹگی رہی۔ اس لئے میرا یہ خوشگوار فرضیہ ہے کہ میں ان جملہ اصحاب کا شکریہ ادا کروں گا۔

امتحان کے بعد میں نے جناب میر مہدی علی صاحب راج سی ایس منصف سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ موصوف کو اس امتحان کی پہلے سے اطلاع تھی کیونکہ وہ شخصیت پر بلند آئے ہوئے تھے۔ ازاں بعد مولوی میر غفصہ علی صاحب وکیل صدر ادارہ ادبیات اردو سے ملاقات کی۔ موصوف سے بہت دیر تک مقامی ادارہ کے متعلق گفتگو رہی۔ موصوف کے بیان سے ظاہر ہے کہ انہیں فرصت بہت کم ملتی ہے۔ درنہ موصوف دامنے دور سے ہر طرح ادارہ کی خدمت کے لئے تیار ہیں۔

عبدالکریم
مرکز داور واڑی | میں بحیثیت صدر نگران کار حیدرآباد سے روانہ ہو کر تبلیغ ۱۹ بہمن ۱۳۸۰ء اساعت بوقت شب داور واڑی پہنچا۔ ۵۰ امیدوار حاضر تھے۔ ابو الخلق محمد عبدالحق خلیق صاحب صدر مدرس مدرسہ تحفانیہ و مدوگار مٹر رنگنا تھ راؤ تعلیم دیر ہے تھے۔ صدر مدرس صاحب کے پاس قیام رہا۔ میرے

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

